تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

جلد ہفتم

کتاب الالفاظ . کتاب الذکر (حدیث 5885 تا 6873)

تالیف

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیشاپوری

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات:

محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ

نظر ثانی: حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث: محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

042-37321865

نام کتاب

تحفۃ المسلم جلد ہفتم

شرح صحیح مسلم (اردو)

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاذ القشیری النیشاپوری

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبد العزیز علوی حفظہ اللہ

نظر ثانی: حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ — تخریج الاحادیث: محمد عدنان درویش حفظہ اللہ — تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مقدمہ وسوانح: صلاح الدین علی عبد الموجود — ترقیم الاحادیث: فواد عبد الباقی رحمہ اللہ

تاریخ اشاعت: فروری 2017ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیشاپوری

جلد ہفتم

کتاب الالفاظ ... کتاب الذکر (حدیث 5885 تا 6873)

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات

محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبد العزیز علوی حفظہ اللہ

نظر ثانی
حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مقدمہ وسوانح
صلاح الدین علی عبد الموجود

ترقیم الاحادیث
فواد عبد الباقی حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تحفۃ المسلم اردو شرح صحیح مسلم مترجم اردو جلد ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرستِ مضامین

(جلد ہفتم)

فہرست

تحفۃ المسلم اردو شرح
صحیح مسلم مترجم اردو
جلد ہفتم

فہرست

حدیث نمبر 5885 سے 5896 تک

۴۲...... كِتَابُ الشِّعْرِ

۴۲. اشعار کا بیان

[5885] ١ ـ(٢٢٥٥)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيسرة

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ ((**هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ**)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((هِيهْ)) فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ ((هِيهْ)) ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ ((هِيهْ)) حَتّٰی اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ

[5885]۔عمرو بن شرید رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں، امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہیں؟'' میں نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''سناؤ'' میں نے آپ کو ایک شعر سنایا، آپ نے فرمایا: ''اور سناؤ'' پھر میں نے آپ کو ایک شعر سنایا تو آپ نے فرمایا: ''اور'' حتیٰ کہ میں نے آپ کو سو (١٠٠) اشعار سنائے۔

[5886] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيْدِ، قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

[5886]۔یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ نے سنائی کہ شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے سوار کر لیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ:...... **اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اچھے اشعار کا سننا جائز ہے، کیونکہ امیہ بن ابی صلت ایک جاہلی شاعر ہے، جو کتب مقدسہ کی تلاوت کرتا تھا، بت پرستی سے بیزار تھا اور ایک نبی کی آمد کی خبر دیتا تھا، بلکہ خود نبوت**

[5885] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: الشعر برقم (٣٧٥٨) انظر (التحفة) برقم (٤٨٣٦)
[5886] تقدم

کا امیدوار تھا، اس لیے توحید اور فکر آخرت پر مشتمل شعر کہتا تھا، اس لیے ایسے اشعار جو توحید، نعت رسول مقبول، مدح صحابی، دین اور اہل دین کے دفاع، فکرت آخرت اور اخلاق حسنہ کی تعلیم، نیکی کی ترغیب اور برائی سے نفرت دلانے والے ہوں، ان کا سننا اور سنانا جائز ہے، لیکن فحش اور بے حیائی کی تعلیم دینے والے، دین اور اہل دین کی مذمت اور اخلاق باختہ اشعار سننا اور سنانا جائز نہیں ہے، اس طرح اپنے اوپر شعر و شاعری کو سوار کر لینا کہ انسان فرائض کی پابندی، قرآن وسنت کے علم کی تحصیل اور یاد الٰہی سے ہی بیگانہ ہو جائے اور اسے آخرت کی فکر ہی نہ رہے تو یہ جائز نہیں ہے۔

[5887] (. . .)و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لِيُسْلِمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ((فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ))

[5887]۔ یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شعر سننے کے تقاضا فرمایا، اس میں یہ اضافہ ہے، آپ نے فرمایا: ''قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا۔'' ابن مہدی کی روایت میں ہے، آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے اشعار میں اسلام لانے کے قریب تھا۔''

فائدہ:...... چونکہ وہ خود نبوت کا امیدوار تھا تو جب اس کی آرزو امید بر نہ آئی تو وہ آپ سے حسد کرنے لگا، اس لیے اسلام کی خوبیوں اور کمالات سے آگاہی کے باوجود مسلمان نہ ہوا، لیکن اشعار اچھے کہے۔

[5888] ۲-(۲۲۵٦)حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي ابی سلمة عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ))

[5888]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عربوں نے جو بول بولے ہیں، ان میں بہترین کلام، لبید کا یہ شعر ہے۔
خبردار، اللہ کے سوا ہر چیز، فانی اور زوال پذیر ہے۔

[5887] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٤٦)
[5888] تقدم تخريجه برقم (٥٨٤٦)

فائدہ: ......لبید بن ربیعہ عامر ایک جاہلی شاعر اور شہسوار ہے، جس نے اسلام کا دور پایا اور بنو کلاب کے وفد میں شریک ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ رہا، شعر و شاعری کو چھوڑ کر تلاوت قرآن میں مشغول ہو گیا۔

[5889] ٣-(. . .) و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سلمة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ))**

[5889] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچا بول، جو کسی شاعر نے بولا ہے، لبید کا یہ بول ہے، خبردار! اللہ کے سوا ہر چیز فانی اور زوال پذیر ہے اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت، مسلمان ہو جاتا۔

[5890] ٤-(. . .) و حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرحمن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ))**

[5890] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچا بول شعر جو کسی شاعر نے کہا ہے، یہ ہے، خبردار! اللہ کے سوا ہر چیز بے حقیقت ہے۔'' اور قریب تھا کہ ابن ابی صلت اسلام لے آتا۔

فائدہ: ......اللہ تعالیٰ کا وجود، ذاتی اور مستقل اور ازلی ہے اور ابد تک رہے گا، نہ وہ معدوم تھا، نہ معدوم ہو گا، کائنات میں ہر چیز کا وجود، پہلے نہ تھا، بعد میں اللہ کی تخلیق اور ایجاد سے اس کو وجود ملا، نہ وہ ازلی ہے اور نہ ذاتی ہے، بلکہ اس کا عطا کردہ ہے اور اس کے ارادہ اور مشیت کے ساتھ موجود اور برقرار ہے، جب وہ چاہے گا، وہ ختم ہو جائے گا، وہ مستقل نہیں ہے بلکہ محتاج ہے اور ذاتی حیثیت سے وہ بے حقیقت ہے، اس لیے اس کو باطل کا نام

[5889] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: ايام الجاهلية برقم (٣٨٤١) وفي الادب باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه برقم (٦١٤٦) وفي الرقاق باب: الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك برقم (٦٤٨٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في انشاد الشعر برقم (٢٨٤٩) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: الشعر برقم (٣٧٥٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٧٦)

[5890] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٤٩)

دیا گیا، لیکن اس سے وحدت الوجود کا نظریہ کشید کرنا، ایک فضول اور بے کار کاوش ہے، اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر اس سے وحدت الوجود کا اثبات ہوتا تو یہ نظریہ صحابہ و تابعین کے دور میں پیدا ہو چکا ہوتا، یہ تو ایک فلسفہ یا نظریہ ہے، جو الحاد اور زندقہ کا راستہ کھولتا ہے اگر اسلامی نظریہ ہوتا تو بے دینی کا راستہ ہموار نہ کرتا۔

[5891] ٥-(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِی سلمة

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَآءُ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ))

[5891] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''سب سے سچا شعر جو شعراء نے کہا ہے، خبردار! ہر چیز اللہ کے سوا فانی ہے۔''

[5892] ٦-(. . .)و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اِسْرَآئِيلَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سمعت

ابا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)) مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ

[5892] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''سب سے سچا بول جو کسی شاعر نے بولا ہے، لبید کا قول ہے، خبردار، دنیا کی ہر چیز اللہ کے سوا فنا پذیر ہے۔'' آپ نے اس سے زائد نہیں کہا۔

[5893] ٧-(٢٢٥٧)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی صالح

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)) قَالَ اَبُو بَكْرٍ اِلَّا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ

[5893] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے پیٹ میں ایسی پیپ بھر جائے، جو اس کو بگاڑ دے، اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرے۔''

حفص کی روایت میں "یریہ" کا لفظ نہیں ہے۔

[5891] تقدم تخريجه برقم (٥٨٤٩)

[5892] تقدم تخريجه برقم (٥٨٤٩)

[5893] تقدم تخريجه برقم (٥٨٤٩)

مفردات الحدیث ❶ یَرِیه: جو اس کو بگاڑ دے۔ ❷ الوری: اس بیماری کو کہتے ہیں، جو پیٹ کو خراب کر دے یا اس کے پھیپھڑوں کو کھا جائے۔

فائدہ :......انسان پر اشعار کا اس قدر غلبہ اور تسلط کہ وہ قرآن وسنت اور علوم شرعیہ کی تحصیل سے محروم ہو جائے اور یاد الٰہی اور فرائض سے غافل رہے ناپسندیدہ ہے، اگرچہ وہ اشعار اچھے ہی کیوں نہ ہوں، لیکن وہ اشعار، جو کفر و فسق کی تعلیم دیتے ہیں، جن میں کسی کی پگڑی اچھالی گئی ہو یا عشق و محبت میں ڈوب کر کسی عورت کی مدح سرائی کی گئی، یا خلاف شریعت ہوں تو ایسے اشعار ہر حالت میں ناپسندیدہ اور مذموم ہیں۔

[5894] ٨-(٢٢٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**لَاَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا**))

[5894]۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھرنا جو اس کو بگاڑ دے، اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔''

[5895] ٩-(٢٢٥٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلٰى مُصْعَبِ بْنِ الزبير
عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا**))

[5895]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عرج مقام پر چل رہے تھے کہ اس دوران ایک شاعر سامنے آ کر شعر سنانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان کو پکڑو یا شیطان کو روکو، انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے، اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔''

[5894] طريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما يكره ان يكون الغالب على الانسان الشعر حتى يصده عن ذكر الله والعلم والقرآن برقم (٦١٥٥) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: ما يكره من الشعر برقم (٣٧٥٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٣٦٤) وطريق ابى سعيد الاشج اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الادب باب: ما يكره من الشعر برقم (٣٧٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٦٨)

[5895] اخرجه الترمذي في (جامعه) في باب: ما جاء لان يمتلى جوف احدكم قيحا خير من ان يمتلى شعرا برقم (٢٨٥٢) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: ما يكره من الشعر برقم (٣٧٦٠) انظر (التحفة) برقم (٣٩١٩)

۱...... بَاب: تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ

باب ۱: نردشیر (چوسر) کھیلنا حرام ہے

[5896] ۱۰-(۲۲۶۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بن بُرَيْدَةَ عن ابيه رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ))

[5896]۔ حضرت سلیمان بن بریدہ، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان نرد شیر کھیلتا ہے، گویا کہ وہ اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبوتا ہے۔''

فائدہ:...... ایسے تمام کھیل جن میں ذہنی یا جسمانی ورزش نہیں ہے یا ان میں ورزش تو ہے، لیکن ان میں جوا اور قمار پایا جاتا ہے یا وقت کا ضیاع ہے یا وہ فرائض سے غافل کرتے ہیں اور انسان کے ذہن پر ہر وقت کھیل ہی سوار رہتا ہے اور کسی چیز کا اسے دھیان ہی نہیں رہتا، یہ سب کھیل ناجائز ہیں، اگرچہ سب کی حرمت یکساں نہیں، جتنا حرمت شریعت کو پامال کیا جائے گا، اتنا ہی وہ قبیح اور ناپسندیدہ ہوگا، لیکن اگر وہ کھیل صحت افزاء ہے یا جنگی مہارت میں ممد ومعاون ہے اور فرائض کی ادائیگی میں حائل نہیں ہے، جیسے دوڑ، گھڑ سواری، نیزہ بازی، اسلحہ کی ٹریننگ، رسہ کشی، کشتی وغیرہ جبکہ ان میں شرط یا جوا نہ پایا جائے تو یہ کھیل جائز ہوں گے، لیکن بیٹھ کر کھیلے جانے والے کھیل، جن میں وقت کا ضیاع کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، وہ درست نہیں ہیں۔

[5896] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی النهی عن اللعب بالنرد برقم (۴۹۳۹) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: اللعب بالنرد برقم (۳۷۶۳) انظر (التحفة) برقم (۱۹۳۵)

ذخیرۂ الفاظِ حدیث نبوی ﷺ پر مشتمل اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب
لغات الحدیث عربی - اُردو
حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ
لغات الحدیث
یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
یہ کتاب علامہ وحید الزماں کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جسکی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو ''انوار اللغۃ ملقب بہ وحید الغات'' کے نام سے شائع کی گئی۔
دوسری مرتبہ علامہ وحید الزماںؒ نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (انڈیا) سے اسے ''اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات'' کے نام سے شائع کیا۔
اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی) سے شائع ہوتا رہا۔
لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں ''نعمانی کتب خانہ'' (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہائت اعلیٰ تحقیقی معیار، اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایان شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہائت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لیے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلفؒ نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لُغات سے استغنا کا باعث ہے۔
علم و ادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔
لغات الحدیث (چار جلد مکمل سیٹ) مبلغ 1620-00 روپے بذریعہ منی آرڈر ڈاک سے روانہ کر کے گھر بیٹھے حاصل کیا جا سکتا ہے۔
یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔
ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@gmail.com
Tel:042-37321865 Mob: 0334-4229127

حدیث نمبر 5897 سے 5937 تک

۴۳...... کِتَابُ الرُّؤْيَا

٤٣. خواب کا بیان

[5897] ١ ـ (٢٢٦١) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزهري

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ))

[5897] ۔حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خواب دیکھتا تو اس سے مجھے بخار کا لرزہ ہو جاتا، لیکن مجھ پر کپڑا نہیں ڈالا جاتا تھا، حتیٰ کہ میری ملاقات حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں اپنی کیفیت بتائی تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''پسندیدہ اور اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پراگندہ، ڈراؤنا خواب شیطان کی طرف سے ہے تو جب کسی کو ایسا خواب نظر آئے، جو اس کو ناگوار اور ناپسندیدہ ہو تو وہ بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے، اور اس کے شر و نقصان سے اللہ کی پناہ میں آئے تو وہ (خواب) اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[5898] (...) وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ وَعَبْدِ رَبِّهٖ وَيَحْيٰى ابْنَيْ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سلمة

[5897] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٠٠)

[5898] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الطب باب: النفث فی الرقية برقم (٥٧٤٧) وفی التعبير باب: الرؤيا من الله برقم (٦٩٨٤) وفی باب: من رای النبی ﷺ فی المنام برقم (٦٩٩٥)←

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيثِهِمْ قَوْلَ اَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ اَرٰى الرُّؤْيَا أُعْرٰى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لَا أُزَمَّلُ

[5898]۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن اس روایت میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بیان نہیں کیا گیا، میں خواب دیکھتا، اس سے مجھے بخار کا لرزہ چڑھ جاتا، لیکن مجھ پر کپڑا نہیں ڈالا جاتا تھا۔

[5899] (. . .) و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيثِهِمَا أُعْرٰى مِنْهَا وَزَادَ فِيْ حَدِيثِ يُونُسَ ((فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ حِينَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

[5899]۔ امام صاحب یہی روایت تین اساتذہ کی دوسندوں سے بیان کرتے ہیں، دو اساتذہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے، اس سے مجھے بخار کا لرزہ چڑھ جاتا اور یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''جب وہ اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے بائیں پہلو پر تین دفعہ تھوکے۔''

فائدہ:...... اہل سنت کے نزدیک خواب کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سونے والے کے دل میں کچھ خیالات و تصورات پیدا کر دیتا ہے، جیسا کہ وہ جاگنے والے کے دل و دماغ میں بھی کچھ خیالات و تصورات پیدا کرتا ہے، نیند ہو یا بیداری، ہر جگہ اس کا تخلیقی عمل کام کرتا ہے اور یہ افکار و تصورات بعض حقائق کے لیے علامت ہوتے ہیں، مثلاً دودھ، علم کی علامت ہے اور لباس، دینداری، کی علامت ہے، لیکن جو خواب انسان کے لیے مسرت و شادمانی کا باعث ہوں، ان میں شیطان کا دخل نہیں ہوتا، ان کا سبب اللہ کی طرف سے بشارت ہے اور جو خواب انسان کے لیے ناگواری اور ذہنی انتشار و پراگندگی کا باعث بنتے ہیں، وہ اگرچہ اللہ کی تخلیق ہیں، لیکن ظاہری طور پر ان میں شیطان کا دخل ہوتا ہے، اس لیے ان کو شیطان کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے اور ان میں امتیاز کے لیے عام طور پر اچھے خوابوں کو رویا کا اور برے خوابوں کو حلم کا نام دیا جاتا ہے۔

جن کا حل یہ ہے کہ انسان دل کی گہرائی سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور پہلو بدل کر بائیں طرف تین دفعہ تھوک

← وفي باب: الحلم من الشيطان، فاذا حلم ليبصق عن يساره وليستعذ بالله عزوجل برقم (٧٠٠٥) وفي باب: اذا راى ما يكره فلا يخبر بها ولا يذكرها برقم (٧٠٤٤) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في الرويا برقم (٥٠٢١) والترمذي في (جامعه) في الرويا باب: اذا راى في المنام ما يكره ما يصنع برقم (٢٢٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٢١٣٥)

[5899] تقدم تخريجه تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٥٨)

دے اور اعوذ باللہ پڑھے، اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، چونکہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو اس علاج اور حل کا علم نہیں تھا، اس لیے خوف اور دہشت کی وجہ سے انہیں بخار کا لرزہ چڑھ جاتا، اگرچہ تپ زدہ کی طرح ان پر کپڑا نہیں ڈالا جاتا تھا۔ مختلف احادیث کو اگر سامنے رکھا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ناگوار ذہن کو پراگندہ یا کبیدہ خاطر کرنے والا خواب نظر آنے کی صورت میں ایک انسان کو چھ کام کرنا چاہیے۔ (۱) اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ (۲) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے۔ (۳) بائیں طرف تین دفعہ تھوکے۔ (۴) یہ خواب کسی کو نہ سنائے۔ (۵) اٹھ کر نماز پڑھے (۶) اور اپنا پہلو بدل لے۔

[5900] ۲۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ سَمِعْتُ

ابا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَمَا أُبَالِيهَا

[5900]۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے تو جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو تین دفعہ بائیں طرف تھوکے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں خواب کو اپنے لیے پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری خیال کرتا تھا تو جب میں نے یہ حدیث سن لی تو اب مجھے خواب کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

[5901] (. . .)و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

[5900] تقدم تخريجه برقم (٥٨٥٨)
[5901] تقدم تخريجه برقم (٥٨٥٨)

[5901]۔امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ثقفی کی روایت میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، یقیناً میں خواب دیکھتا تھا، لیکن لیث اور ابن نمیر کی روایت میں، ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا یہ سارا قول ہی موجود نہیں ہے، ابن رمح کی روایت میں یہ اضافہ ہے،''وہ اس پہلو کو بدل لے، جس پر لیٹا ہوا تھا۔''

[5902] ٣۔(. . .)وحَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عبدالرحمن

عَنْ اَبِی قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْیَا السَّوْءُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی رُؤْیَا فَکَرِهَ مِنْهَا شَیْئًا فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَّسَارِهٖ وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ لَا تَضُرُّهٗ وَلَا یُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَاٰی رُؤْیَا حَسَنَةً فَلْیُبْشِرْ وَلَا یُخْبِرْ اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ))

[5902]۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے تو جس نے خواب دیکھا اور اس کا کچھ حصہ اس پر ناگوار گزرا تو وہ بائیں طرف تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ میں آئے، وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اس سے کسی کو آگاہ نہ کرے، کسی کو نہ بتائے اور اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو جائے اور صرف اس کو بتائے، جو اس سے محبت کرتا ہو۔''

[5903] ٤۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سعید

عَنْ اَبِی سَلَمَةَ قَالَ اِنْ کُنْتُ لَاَرٰی الرُّؤْیَا تُمْرِضُنِی قَالَ فَلَقِیْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَاَنَا کُنْتُ لَاَرٰی ((الرُّؤْیَا فَتُمْرِضُنِی حَتّٰی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ وَاِنْ رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ))

[5903]۔حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتا تو میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا، انہوں نے کہا، میں بھی خواب دیکھتا، جو مجھے بیمار کر دیتا، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو صرف اس کو بتائے جو اس سے محبت کرتا ہے اور اگر ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین دفعہ تھوکے اور شیطان کے شر اور خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور خواب کسی کو نہ بتائے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

[5902] تقدم تخریجه برقم (٥٨٥٨)

[5903] تقدم تخریجه برقم (٥٨٥٨)

فائدہ :...... لَا یُخْبِرْ اِلَّا مَنْ یُحِبُّ: اگر انسان اپنے سے محبت کرنے والے کو خواب بتائے گا تو وہ پورے حزم و احتیاط کے ساتھ، محبت کے تقاضوں کے مطابق، اچھی تعبیر لگائے گا، جو انسان کے لیے خوشی اور مسرت کا باعث بنے گی، لیکن اگر کسی ایسے شخص کو خواب سنائے گا، جو اس کو پسند نہیں کرتا تو وہ بلا تامل یا حسد اور بغض کی بنا پر غلط تعبیر لگائے گا، جو انسان کے لیے غم و حزن یا پریشانی کا باعث بنے گی اور اگر ناگوار خواب کی صورت میں بائیں طرف تین دفعہ تھوکے گا اور اعوذ باللہ من شر الشیطان و شرھا، اللہ پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے پڑھے گا تو وہ خواب اس کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بنے گا اور اگر کسی کو بتائے گا اور وہ اس کی ناگوار تعبیر لگا دے گا تو یہ تعبیر اس کے لیے غم و اندوہ کا باعث بنے گی، نیز بعض دفعہ تعبیر، پہلے تعبیر لگانے والے کی تعبیر کے مطابق ہوتی ہے، اس لیے اس کو تعبیر، کسی نیک اور محبت کرنے والے مُعَبِّر سے لگوانی چاہیے۔

[5904] ٥-(٢٢٦٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزبیر عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِی كَانَ عَلَيْهِ))

[5904] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ناگوار خواب دیکھے تو بائیں طرف تین دفعہ تھوکے اور تین دفعہ اللہ سے شیطان (کے شر) سے پناہ مانگے اور جس پہلو پر تھا، اس کو بدل لے۔''

[5905] ٦-(٢٢٦٣)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سيرين

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَاِنْ رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّينِ)) فَلَا اَدْرِی هُوَ فِی الْحَدِيثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ [انظر:٥٩١١]

[5904] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما جاء فی الرويا برقم (٥٠٢٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الرويا باب: من رای رويا يكرهها برقم (٣٩٠٨) انظر (التحفة) برقم (٢٩٠٧)

[5905] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما جاء فی الرويا برقم (٥٠١٩) والترمذی فی (جامعه) فی الرويا باب: ان رويا المومن من ستة واربعين جزاه من النبوة برقم (٢٢٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٤٤)

[5905] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب زمانہ قریب ہو جائے گا، مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا اور سب سے اچھا خواب تم میں سے اسی کا ہو گا، جو سب سے سچا ہو گا اور مسلمان کا خواب، نبوت کے اجزاء میں سے پینتالیسواں جز ہے، اور خواب تین قسم کے ہیں، اچھا خواب تو اللہ کی طرف سے بشارت ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے غم زدہ کرنے کے لیے ہوتا ہے اور ایک خواب وہ ہے جو انسان کی خود کلامی کا نتیجہ ہے، یعنی اس کے خیالات وتصورات کا پرتو ہے، سو اگر تم میں سے کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز پڑھے اور لوگوں کو خواب نہ بتائے۔'' آپ نے فرمایا: ''میں بیڑی کو پسند کرتا ہوں اور طوق دیکھنا ناپسند کرتا ہوں۔'' بیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔'' راوی عبد الوہاب ثقفی کہتے ہیں، معلوم نہیں آخری بات حدیث کا حصہ ہے یا ابن سیرین کا قول ہے۔

فائدہ:......إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ: جب زمانہ قریب ہو جائے گا، کی تفسیر میں مندرجہ ذیل اقوال ہیں:

۱۔ اس سے مراد دن اور رات کا موسم بہار میں تقریباً برابر برابر ہونا ہے، جب کہ انسان کی چاروں خلطیں، خون، بلغم، سودا اور صفراء کے اعتدال وتوازن کی وجہ سے طبائع میں اعتدال ہوتا ہے تو خواب بھی سچے نظر آتے ہیں۔

۲۔ جب وقوع قیامت کا زمانہ قریب آ جائے گا، اصحاب علم وفضل بہت کم رہ جائیں گے۔ فتنہ وفساد کے باعث دین کے آثار اور امتیازات مٹ جائیں گے اور مسلمان دینی معلومات کے محتاج ہوں گے تو ایسے حالات میں سچے خوابوں کے ذریعہ ان کی راہنمائی کی جائے گی۔

۳۔ قرب قیامت کی بنا پر جب زمانہ بہت تیزی سے گزرے گا، سال، مہینہ کے برابر محسوس ہو گا اور ماہ، ہفتہ کے برابر ہو گا اور ہفتہ ایک دن کی طرح گزر جائے گا۔

۴۔ مہدی علیہ السلام کے نزول کے سبب دنیا میں عدل وانصاف اور امن وسکون برپا ہو گا اور رزق کی فراوانی اور خوشحالی کی بنا پر، گزرنے والے دنوں کو پتہ ہی نہیں چلے گا۔

۵۔ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے والے لوگ، جن میں آپس میں پیار ومحبت ہو گا، عداوت ونفرت ختم ہو جائے گی اور وہ سچ بولیں گے، ان کے خواب بھی سچے ہوں گے اور ان کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا، کیونکہ جب کاد پر نفی داخل ہو تو اس سے مراد بالکلیہ نفی ہوتی ہے کہ یہ نہیں ہو گا، اس لیے لم تکد رؤیا المسلم تکذب کا معنی ہو گا۔ صحیح مسلمانوں کا کوئی خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔ اصدقکم رُؤیا اصدقکم حَدِیثاً، تم میں سے سچے خواب انہیں کے ہوں گے، جو سچ بولتے ہوں گے، کیونکہ سچا مسلمان جھوٹ نہیں بولتا، اس لیے اس کا دل روشن ہوتا ہے اور علم وشعور اور آگاہی کا ملکہ صحیح ہوتا ہے، اس لیے اس پر صحیح باتوں کا عکس پڑتا ہے، جھوٹے کا دل فاسد اور سیاہ ہوتا ہے، اس لیے اس پر معانی اور مطالب کا صحیح عکس نہیں پڑتا، اس لیے اس کا خواب بھی عموماً پراگندہ خیالی پر مبنی ہوتا ہے، سچے انسان کا خواب بہت کم پراگندہ خیالی کا شکار ہوتا ہے۔

رُؤْیا المُسْلِم جُزْء مِنْ خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ جزاً مِنَ النُّبُوَّة: صحیح مسلمان کا خواب نبوت کو پینتالیسواں حصہ ہے، عام روایات کی رو سے چھیالیسواں حصہ ہے، بعض کی رو سے سترھواں حصہ ہے، بعض روایات میں اس سے کم وبیش حصے آئے ہیں اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس میں پندرہ اقوال آئے ہیں، اللہ تعالیٰ کا نبی بہت سی صفات سے متصف ہوتا ہے اور اس کی ایک صفت یہ بھی ہے، اس کو سچے خواب نظر آتے ہیں، جن کے ذریعہ اس کو کس چیز کا قطعی اور یقینی علم دے دیا جاتا ہے اور اب بھی بعض سچے مسلمانوں کو خواب کے ذریعہ صحیح معلومات سے آگاہ کر دیا جاتا ہے، لیکن اس میں قطعیت اور یقین نہیں ہوتا اور خواب دیکھنے والے کے اعتبار سے اس کے اندر یقین و وثوق کی نسبت بدلتی رہتی ہے، اس لیے آپ نے بھی مختلف نسبتیں بیان کی ہیں، لیکن یہ بات طے ہے کسی کے اندر، اگر نبوت کا کوئی وصف کمی وبیشی کے ساتھ پایا جاتا ہے تو وہ نبی نہیں بن جاتا، بعض حیوانوں میں انسان کی بعض صفات پائی جاتی ہیں تو وہ انسان نہیں بن جاتے، جس طرح بعض انسانوں میں حیوانی صفات پائی جاتی ہیں تو وہ حیوان نہیں بن جاتے اور عام طور پر علماء نے چھیالیسویں حصہ کو ترجیح دی ہے، کیونکہ آپ کے تیئس سال دور نبوت سے پہلے، چھ ماہ آپ کو سچے خواب نظر آتے رہے ہیں، پھر وحی کا آغاز ہوا، اس طرح خوابوں کی نسبت چھیالیسواں حصہ ٹھہرے۔''

[5906] (. . .)و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عَنْ اَیُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیثِ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ فَیُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّینِ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِینَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5906]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے خواب میں بیڑی نظر آنا پسندیدہ ہے اور طوق کا نظر آنا ناپسند ہے اور بیڑی دین میں ثابت قدمی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

[5907] (. . .)حَدَّثَنِی اَبُو الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ یَعْنِی ابْنَ زَیْدٍ حَدَّثَنَا اَیُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ محمد عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِیثَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیهِ النَّبِیَّ ﷺ

[5907]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، جب زمانہ قریب آ جائے گا، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، لیکن اس کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف نہیں کی۔

[5906] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الرویا باب: ما جاء فی رویا النبی ﷺ المیزان والدلو برقم (٢٢٩١) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٥٢)

[5907] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٢٤)

[5908] (. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سيرين عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5908]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی اور اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی آخر تک درج کر دیا کہ میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں اور یہ بیان نہیں کیا، ”خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔“

[5909] ۷۔(۲۲۶۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ))

[5909] ۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔“

[5910] (. . .)و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ

[5910] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[5911] ۸۔(۲۲۶۳)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) [راجع:۵۹۰۵]

[5908] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التعبير باب: القيد فی المنام برقم (۷۰۱۷) انظر (التحفة) برقم (۱٤٤٩٤)

[5909] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التعبير باب: الرويا الصلاحة جزء من ستة واربعين جزاه من النبوة برقم (٦٩٨٨) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما جاء فی الرويا برقم (٥٠١٨) والترمذی فی (جامعه) فی الرويا باب: ان رويا المومن جزء من ستة واربعين جزا من النبوة برقم (۲۲۷۱) انظر (التحفة) برقم (٥٠٦٩)

[5910] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٢)

[5911] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الرويا باب: الرويا الصاحة يراها المسلم او ترى له برقم (۳۸۹٤) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۸٤)

[5911] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مومن کا خواب، نبوت کے چھیالیس میں سے ایک جزء ہے۔''

[5912] (۔ ۔ ۔)و حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ ابى صالح

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا اَوْ تُرٰى لَهُ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5912] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان خواب خود دیکھے یا اس کے بارے میں دکھایا جائے'' اور ابن مسہر کی روایت میں ہے، ''اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

[5913] (۔ ۔ ۔)و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا اَبُو سلمة

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5913] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک آدمی کا خواب، نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

[5914] (۔ ۔ ۔)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5914] ۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے، یحییٰ بن ابی کثیر ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

[5915] (۔ ۔ ۔)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ منبه

[5912] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٣) وبرقم (١٢٤٤٢)

[5913] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٨٢)

[5914] طريق محمد بن المثنى وطريق احمد بن المنذر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٠٩) وبرقم (١٥٣٦٨)

[5915] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٥)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ اَبِی کَثِیرٍ عَنْ اَبِیهِ

[5915]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کی طرح بیان کرتے ہیں۔

[5916] ۹۔(۲۲۶۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی قَالَا جَمِیعًا حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نافع

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِینَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ))

[5916]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[5917] (. . .)و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰی وَعُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[5917]۔امام دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5918] (. . .)و حَدَّثَنَاه قُتَیْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی فُدَیْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ یَعْنِی ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِی حَدِیثِ اللَّیْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ((جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِینَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ))

[5918]۔امام صاحب تین اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیث کی روایت ہے، نافع رحمہ اللہ نے کہا، میرا خیال ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا، (نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔)

۱...... بَاب:قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی

باب ۱: نبی اکرم ﷺ کا فرمان ''جس نے خواب میں مجھ دیکھا، واقعی اس نے مجھے دیکھا''

[5919] ۱۰۔(۲۲۶۶)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیعِ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَکِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ یَعْنِی ابْنَ زَیْدٍ حَدَّثَنَا اَیُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ محمد

[5916] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی تعبیر الرویا باب: الرویا الصالحة یراها المسلم او تری له برقم (۳۸۹۷) انظر (التحفة) برقم (۷۹۵۷)

[5917] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۶)

[5918] طریق قتیبة وطریق ابن رافع تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۳۱۳) وبرقم (۷۷۱۵)

[5919] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤۲٤)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي))

[5919]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خواب میں مجھے دیکھا، واقعی اس نے مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔''

[5920] ۱۱۔(. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي))

[5920]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ یقیناً مجھے بیداری میں دیکھے گا یا گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا، شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔''

فائدہ: ...... مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ: آپ کی رویت (آپ کو دیکھنا) کے بارے میں دو نظریات ہیں، (۱) امام محمد بن سیرین، امام بخاری، قاضی عیاض اور ایک جماعت کا نظریہ یہ ہے، اس حدیث کا تعلق، اس رویت سے ہے، جس میں خواب دیکھنے والا، آپ کو آپ کی مشہور و معروف شکل و صورت میں دیکھتا ہے۔

(۲) ایک جماعت کا نظریہ یہ ہے، آپ کے دیدار کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ خواب دیکھنے والا، آپ کو اپنی اصلی معروف اور مشہور شکل و صورت میں دیکھے، اگر دیکھنے والے کو آپ کے ہونے کا یقین ہو جاتا ہے تو آپ کسی بھی شکل و صورت میں نظر آئیں، آپ ہی ہوں گے۔

فَقَدْ رَآنِي: بعض حضرات کے نزدیک، دیکھنے والے نے آپ ہی کی ذات مقدسہ کو دیکھا اور بعض کے نزدیک آپ کی مثال و صورت کو دیکھا اور قاضی ابن العربی مالکی کا خیال ہے، جس نے آپ کو آپ کی معروف صفات میں دیکھا، اس نے آپ کی ذات کو دیکھا، جس نے کسی اور صفت میں دیکھا، اس نے آپ کی مثال اور عکس دیکھا اور

[5920] طريق ابی سلمة عن ابی قتادة اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التعبير باب: من رای النبی ﷺ فی المنام برقم (٦٩٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٢١٣٦) وطريق ابی سلمة عن ابی هريرة اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التعبير باب: من رای النبی ﷺ فی المنام برقم (٦٩٩٣) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما جاء فی الرويا برقم (٥٠٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٥٣١٠)

بقول امام غزالی، دیکھنے والا، ہر صورت اور ہر حالت میں آپ کے عکس کو دیکھتا ہے، وہ آپ کی روح یا شخصیت نہیں دیکھتا۔ (عمدۃ القاری ج ۲ ص ۱۵۵)۔

لیکن خواب کی حالت میں آپ اگر کسی چیز کی خبر دیں یا امر اور نہی فرمائیں تو چونکہ اس میں خواب دیکھنے والے کے فہم وفراست اور تخیل کا اثر ہوتا ہے، اس لیے وہ قرآن وسنت کے مطابق ہونے کی صورت میں تو قابل عمل ہوگا اور مخالف ہونے کی صورت میں، اس کا اپنا تخیل اور تصور ہوگا، جیسا کہ ایک آدمی نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے خواب میں فرمایا ہے، ''شراب پیو۔'' تو امام علی متقی مصنف کنز العمال نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے تو شراب نہ پیو فرمایا، لیکن شیطان نے تیرے خیال تصور میں، شراب پیو، ڈال دیا، کیونکہ تو شراب پیتا ہے، (فیض الباری ج ۱ ص ۲۰۳) اور خواب میں آپ کو دیکھنے سے کوئی صحابی بھی نہیں بنے گا، کیونکہ صحابی وہی ہے جس نے آپ کا دیدار، عام دیدار کی طرح آپ کی زندگی میں مسلمان ہونے کی حالت میں کیا ہو، ہاں جس نے آپ کی زندگی میں آپ کو خواب میں دیکھا، اس کو بیداری کی حالت میں آپ کو دیکھنے کا موقعہ مل جائے گا تو وہ صحابی بن جائے گا، سیرانی فی الیقظه کا یہی مفہوم ہے۔

لیکن اگر آپ کی زندگی کے بعد خواب میں دیکھا، پھر آپ کو بیداری میں بھی دیکھ لیا، جیسا کہ علامہ آلوسی کا دعویٰ ہے کہ خواب میں زیارت کرنے والوں کو آپ کی زیارت بیداری میں بھی ہوئی۔ (روح المعانی ج ۲۲ طبع ۴ ص ۳۶) تو پھر یہ انسان صحابی نہیں ہوگا۔ امام شعرانی نے لکھا ہے، میں نے نبی اکرم ﷺ سے آٹھ رفقاء کے ساتھ بیداری میں صحیح بخاری پڑھی ہے۔ (فیض الباری ج ۱ ص ۲۱۴)۔ لیکن عجیب بات ہے، بہت سے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خواب میں انہیں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور بعد میں انہیں بیداری میں زیارت ہوئی اور جن امور میں وہ پریشان تھے، انہوں نے ان امور سے متعلق نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اور آپ نے ان کی تشویش دور فرمائی اور ان امور کی اچھی طرح وضاحت فرمائی، جبکہ صورت حال یہ ہے، خلفائے راشدین اہل بیت صحابہ کرام اور فقہاء و تابعین، ائمہ اربعہ بہت سے امور میں آپس میں مخالف تھے، بعض جگہ معاملہ نے طول بھی پکڑا، لیکن آپ بیداری میں کسی کو نہیں ملے، نہ آپ نے ان کے اختلاف کو دور فرمایا اور ان کی راہنمائی کی، کم از کم آپ، حضرت فاطمہ کا حضرت ابوبکر سے وراثت کے مسئلہ میں اختلاف حل فرماتے، جنگ جمل اور جنگ صفین میں مسلمانوں کی راہنمائی فرماتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی اور حضرت معاویہ کو اس مشکل سے نکلنے کی صورت بتاتے، قاتلین عثمان کا قضیہ حل کر دیتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو فیوں کی بے وفائی سے آگاہ فرماتے، ان عزیز واقارب اور رفقاء سے تو ملاقات نہیں فرمائی لیکن بعد والوں سے باعث فہم گفتگو کر کے ان کی پریشانی دور فرماتے رہے۔

[5921] (٢٢٦٧)وَقَالَ: فَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ رَآنِى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ"

[5921] ۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے دیکھا، اس نے حق (صحیح خواب) دیکھا۔"

[5922] (. . .)و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ اَخِى الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَمِّى فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِاِسْنَادَيْهِمَا سَوَآءً مِّثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ

[5922] ۔ امام صاحب مذکورہ بالا دونوں حدیثیں ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5923] ١٢-(٢٢٦٨)و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابى الزبير

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَمَثَّلَ فِيْ صُورَتِي وَقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ))**

[5923] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے نیند میں مجھے دیکھا، واقعی مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان کے لیے ممکن نہیں ہے کہ میری شکل کی نقل اتارے۔" اور آپ نے فرمایا: "اگر کسی کو پراگندہ خواب نظر آئے تو وہ اپنے ساتھ نیند میں شیطان کے کھلنڈرے پن کا کسی سے اظہار نہ کرے۔"

[5924] ١٣-(. . .)و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِى اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهُ سمع

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ **((مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِي))**

[5924] ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے نیند میں مجھے دیکھا، واقعی مجھے دیکھا، کیونکہ شیطان کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ میری مشابہت اختیار کرے۔"

[5921] تقدم تخريجه

[5922] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٨٠)

[5923] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في تعبير الرويا باب: روية النبى ﷺ في المنام برقم (٣٩٠٢) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٤)

[5924] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٧١٢)

۲...... بَاب: لَا یُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِهٖ فِی الْمَنَامِ

باب ۲: نیند میں شیطان کی اپنے ساتھ چھیڑ خانی کی خبر کسی کو نہ دے

[5925] ۱۴-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ ابی الزبیر

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَائَهٗ فَقَالَ اِنِّی حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِی قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُهٗ فَزَجَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ وَقَالَ ((لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِكَ فِی الْمَنَامِ))

[5925] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک اعرابی کو جس نے آپ کے پاس آ کر کہا، میں نے خواب دیکھا ہے، میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا، ''اپنے ساتھ نیند میں شیطان کی چھیڑ خانی کی خبر کسی کو نہ دو۔''

فائدہ:...... سر کٹنے کی تعبیر، خواب دیکھنے والے کے حالات کے اختلاف کی بنا پر مختلف ہو سکتی ہے، امام مازری کہتے ہیں یہ پراگندہ خواب بھی ہو سکتا ہے، جس کا مقصد انسان کو رنج والم میں مبتلا کرنا ہوتا ہے اور اس کا مقصد نعمت اور خوش حالی سے محرومی بھی ہو سکتا ہے، یہ بھی تعبیر ہو سکتی ہے کہ اس کا سردار اور آقا فوت ہو جائے گا، اس کا اقتدار ختم ہو جائے اور اس کے تمام حالات تبدیل ہو جائیں گے لیکن اگر یہ خواب دیکھنے والا غلام ہو تو یہ تعبیر ہو سکتی ہے کہ وہ آزاد ہو جائے گا اگر بیمار دیکھے تو وہ شفایاب ہو جائے گا، اگر مقروض دیکھے تو اس کا قرض ادا ہو جائے گا اگر اس نے حج نہیں کیا تو وہ حج کرے گا اگر یہ پریشان حال دیکھے تو اسے مسرت ملے گی، اگر خوف زدہ دیکھے تو اسے امن حاصل ہو گا ابن قتیبہ نے اپنی کتاب ''اصول العبارۃ'' میں لکھا ہے کہ ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اسے اپنی ایک آنکھ سے دیکھ رہا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ہنس کر فرمایا، کس آنکھ سے دیکھ رہا تھا؟ کچھ عرصہ بعد رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور لوگوں نے خواب کی تعبیر یہ لگائی کہ سر آپ تھے اور اس کی طرف دیکھنا آپ کی سنت کی پیروی ہے۔(تکملہ ج ۴ ص ۴۵۵)۔

[5926] ۱۵-(. . .) و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سفیان عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُولَ اللّٰهِ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ

[5925] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی تعبیر الرویا باب: من لعب به الشیطان فی منامه فلا یحدث به الناس برقم (۳۹۱۳) انظر (التحفة) برقم (۲۹۱۵)

[5926] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی تعبیر الرویا باب: من لعب به الشیطان فی منامه فلا یحدث به الناس برقم (۳۹۱۲) انظر (التحفة) برقم (۲۳۰۸)

رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ ((لَا تُحَدِّثُ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ)) وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ ((لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ))

[5926] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جنگلی شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کچل دیا گیا ہے یا الگ کر دیا گیا ہے اور وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں تیزی سے اس کے پیچھے بھاگتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے بدوی سے فرمایا ''شیطان نے نیند میں تیرے ساتھ چھیڑ خانی کی ہے، لوگوں کو اس کے بارے میں نہ بتاؤ۔'' اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بعد میں، میں نے آپ سے یہ خطاب سنا، ''تم میں سے کوئی نیند میں اپنے ساتھ شیطان کی چھیڑ خانی کا ذکر نہ کرے۔''

[5927] ١٦۔(. . .)وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سفيان

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ ((إِذَا لُعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ))

[5927] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے نیند میں دیکھا ہے، گویا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان اس کی نیند میں اٹھکیلیاں کرے تو لوگوں کو نہ بتائے۔'' اور ابوبکر کی روایت میں، شیطان کا لفظ نہیں ہے، صرف اتنا ہے، ''جب تم میں سے کسی کے ساتھ اٹھکیلی کی جائے۔''

٣...... بَاب: فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا

باب ٣: خواب کی تعبیر

[5928] ١٧۔(٢٢٦٩)حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

[5927] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٨٥)

[5928] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التعبير باب: من لم ير الرويا لاول عابر اذا لم يصب برقم (٧٠٤٦) وفي باب: رويا الليل برقم (٧٠٠٠) وابو داود في (سننه) في الايمان ←

اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَرٰى سَبَبًا وَاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اعْبُرْهَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِينُهٗ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوصَلُ لَهٗ فَيَعْلُو بِهٖ فَاَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا)) قَالَ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي اَخْطَاْتُ قَالَ ((لَا تُقْسِمْ))

[5928] ۔ حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، ایک دوسرے استاد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں آج رات خواب میں دیکھتا ہوں، ایک سائبان سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے اپنے چلو میں اس سے لے رہے ہیں تو کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم اور میں ایک رسی دیکھتا ہوں، جو آسمان سے زمین تک پہنچ رہی ہے، سو میں دیکھتا ہوں، آپ نے رسی کو پکڑ لیا اور اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک اور آدمی نے اسے پکڑا اور چڑھ گیا، پھر ایک اور آدمی نے اسے

← والنذور باب: في القسم هل يكون يمينا برقم (٣٢٦٧) وبرقم (٣٢٦٩) وفي السنة باب: في الخلفاء برقم (٤٦٣٣) وابن ماجه في (سننه) في تعبير الرويا باب: تعبير الرويا برقم (٣٩١٨) انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٨)

پکڑا اور اوپر چڑھ گیا، پھر اسے ایک اور آدمی نے پکڑا تو اس کے لیے رسی ٹوٹ گئی، پھر اس کے جوڑ دی گئی تو وہ بھی اوپر چڑھ گیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرا باپ آپ پر نثار، اللہ کی قسم! آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اس خواب کی تعبیر لگاؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی تعبیر بیان کرو۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، رہا، سائبان تو وہ اسلام کا سائبان ہے، رہا اس سے ٹپکنے والا، گھی اور شہد تو قرآن ہے اور اس کی شرینی اور نرمی، رہا لوگوں کا اس سے چلو بھرنا تو قرآن زیادہ یا کم سیکھنا ہے، رہی آسمان سے زمین تک پہنچنے والی رسی تو وہ حق ہے، جس پر آپ قائم ہیں، آپ اس کو اپناتے رہیں گے، سو اللہ آپ کو اس کے ذریعہ اوپر اٹھائے گا، پھر آپ کے بعد اس کو ایک آدمی لے گا (دین پر چلے گا) اور اس کے ذریعہ بلند ہو جائے گا، پھر اس کو ایک اور آدمی اپنائے گا، وہ اس کے ذریعہ اوپر چڑھ جائے گا، پھر اس دین پر ایک اور آدمی چلے گا تو اس کے لیے یہ رسی ٹوٹ جائے گی، پھر اس کے لیے جوڑ دی جائے گی تو اوپر چڑھ جائے گا تو اے اللہ کے رسول! آپ پر میرا باپ قربان، آپ مجھے بتائیں، میں صحیح تعبیر بیان کی یا چوک گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ تعبیر تو نے صحیح بیان کی ہے اور کچھ چوک گئے ہو۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! آپ میری چوک سے مجھے ضرور آگاہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم نہ اٹھاؤ۔''

مفردات الحدیث

❶ ظُلَّة: سائبان، بادل کا ٹکڑا۔ ❷ تنطفُ: ٹپک رہا ہے، قطرہ قطرہ گر رہا ہے۔ ❸ يتكفَّفُونَ: لینے کے لیے ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے ہیں۔ ❹ لَتَدَعَنِّي فَلَأَعْبُرَنَّهَا: آپ مجھے اس کی تعبیر بیان کرنے کے لیے چھوڑ دیں گے، تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیں گے، جس سے معلوم ہوتا ہے، بڑے کی موجودگی میں چھوٹا اس کی اجازت سے، اپنی معلومات بیان کر سکتا ہے۔

فائدہ:...... اس خواب کی تعبیر میں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہاں صحیح تعبیر بیان کی اور کس جگہ چوک گئے، اس کے بیان میں علماء میں اختلاف ہے، لیکن اس کے بارے میں صحیح موقف اور درست رائے یہی ہے کہ اس سے تعرض نہ کیا جائے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرنا مناسب خیال نہیں فرمایا تو ہمیں اس کی وضاحت کی کیا ضرورت ہے، نیز اگر صدیق جیسی شخصیت چوک سکتی ہے، تو ہم صحت وصواب تک پہنچنے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں؟ بقول مولانا صفی الرحمٰن رحمہ اللہ سبب واصل کو حق سے تعبیر کرنا درست نہیں ہے کیونکہ حق پر تو قیامت تک ایک گروہ قائم رہے گا اور خلفائے ثلاثہ کے بعد حضرت علی بھی حق پر تھے بلکہ اس سے مراد خلافت علی منہاج النبوۃ اور امت کا ان کے خلافت پر اتفاق ہے حضرت عثمان کی مخالفت ہوئی ان کہ خلافت سے معزول کرنا چاہا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے خلفیہ کی حالت میں ان کو شہید کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ خلفیہ برحق تھے لیکن ان پر امت کا اتفاق نہیں ہو سکا۔ اس لیے آپ نے امت کی مصلحت کے لیے آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قسم دینے کے باوجود غلطی کی نشان دہی نہیں کی۔ (منة المنعم ج ٤ ص ١٧-١٨ کا حاشیہ)

[5929] (. . .)و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ

[5929]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوہ احد سے واپسی کے وقت ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے ایک بادل کا سایہ دار ٹکڑا دیکھا ہے، جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[5930] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عتبة

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

[5930]۔ حضرت ابن عباس یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عبد الرزاق رحمہ اللہ کہتے ہیں، معمر رحمہ اللہ بعض دفعہ، ابن عباس سے بیان کرتے اور بعض دفعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، میں آج رات ایک سائبان دیکھتا ہوں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5931] (. . .)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰه

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[5931]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بہت دفعہ اپنے ساتھیوں سے فرماتے، ''تم میں سے جس نے خواب دیکھا ہے تو وہ بیان کرے، میں اس کے لیے، اس کی تعبیر لگاؤں۔'' تو ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں نے ایک سائبان دیکھا ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا راویوں نے بیان کیا ہے۔

[5929] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٨٨٧)

[5930] تقدم تخريجه برقم (٥٨٨٧)

[5931] تقدم تخريجه برقم (٥٨٨٧)

٤......بَابُ: رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ

باب ٤: نبی اکرم ﷺ کے خواب

[5932] ١٨ـ(٢٢٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ))

[5932] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک رات میں نے خواب میں دیکھا، گویا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں تو ہمارے پاس ابن طاب کی تازہ کھجوروں میں سے کھجوریں لائی گئیں تو میں نے تعبیر لگائی، دنیا میں ہمارے لیے رفعت ہے اور آخرت میں اچھا انجام اور ہمارا دین پختہ اور مکمل ہو گیا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ: ابن طاب ایک مدنی آدمی ہے، جس کی طرف کھجوروں کی ایک قسم منسوب ہے، جس کو مختلف نام دیئے جاتے تھے۔ رُطَبُ ابن طاب، تَمْرُ ابنِ طاب، عِذْقُ ابن طاب، عُرْجُونُ ابن طاب۔

فائدہ ......خواب کی تعبیر بیان کی مختلف صورتیں ہیں:

۱۔ بعض دفعہ الفاظ سے اخذ کیا جاتا ہے، جیسا کہ آپ نے عقبہ بن رافع کے گھر میں ہونے کی بنا پر، رافع سے رفعت اور بلندی نکال لی، عقبہ سے آخرت کا انجام اخذ کر لیا، رُطب جو آہستہ آہستہ تدریجا پکتی ہیں اور دل کے لیے شیریں اور سہل ہوتی ہیں، شریعت اور دین کی تکمیل اخذ کر لی، کیونکہ دین سہل اور آسان ہے اور آہستہ آہستہ پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔

۲۔ خواب کی شکل وصورت سے ملتی جلتی صورت نکال لی جاتی ہے، خواب میں کسی کو پڑھاتے دیکھا تو معلوم ہوا، اگر صاحب علم ہے تو قاضی بنے گا، اقتدار حاصل ہوگا، اولاد ملے گی، کسی محکمہ کا رئیس ہوگا۔

۳۔ خواب میں نظر آنے والی چیز کا مقصد اور مراد کے مطابق تعبیر ہوگی، سفر کر رہا ہے تو سفر درپیش ہوگا، منڈی گیا ہے تو کمائی کرے گا، گھر بنا رہا ہے تو شادی ہوگی یا خادمہ ملے گی۔

۴۔ جس لفظ کا مصداق قرآن وسنت، کلام عرب، جاہلی اشعار، حکیمانہ کلام یا لوگوں کے کلام میں معروف ہے، وہی مراد ہوگا، جیسے خشبیہ لکڑی کی تعبیر منافق ہے، کیونکہ قرآن نے منافقوں کو خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ، کہا ہے، فارہ (چوہیا) سے مراد

[5932] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في الرؤيا برقم (٥٠٢٥) انظر (التحفة) برقم (٣١٦)

فاسق ہوگا، کیونکہ آپ نے اس کو فُوَیْسِقَۃ کا نام دیا ہے، زجاجۃ سے مراد عورت ہے، بعض شعروں میں عورت کو اس سے تعبیر کیا گیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے عورتوں قواریر کا نام دیا۔ (تکملہ ج۴ ص ۴۶۱۔۴۶۲)۔

[5933] ۱۹۔(۲۲۷۱)و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ))

[5933]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے دو آدمیوں نے کھینچا، ایک دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے مسواک ان میں سے چھوٹے کو دے دینی چاہی، سو مجھے کہا گیا، بڑے کو دو تو میں نے اسے بڑے کے حوالہ کر دی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کسی چیز کے دیتے وقت لوگوں کے مقام و مرتبہ اور حیثیت کا لحاظ رکھنا چاہیے، مسواک بڑے کی ضرورت ہے، کھانے پینے کی دعوت میں بڑے مقدم ہوں گے، لیکن اگر مجلس میں چھوٹے بڑے بیٹھے ہوں تو آغاز دائیں طرف سے ہوگا، ادھر بیٹھنے والا چھوٹا ہو یا بڑا۔

[5934] ۲۰۔(۲۲۷۲)حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرٰى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ))

[5933] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: دفع السواك الى الاكبر برقم (٢٤٦) ومسلم في الزهد باب: مناولة الاكبر برقم (٧٤٣٢) انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٩)

[5934] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٢٢) وفي المغازي باب (١٠) برقم (٣٩٨٧) وفي باب: من قتل المسلمين يوم احد برقم (٤٠٨١) وفي التعبير باب: اذا راى بقرا تنحر برقم (٧٠٣٥) وفي باب: اذا هز سيفا في المنام برقم (٧٠٤١) وابن ماجه في (سننه) الرويا باب: تعبير الرويا برقم (٣٩٢١) انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٣)

[5934] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، جہاں کھجوریں وافر ہیں تو میرا خیال اس طرف گیا کہ یہ یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہے اور وہ یثرب کا شہر نکلا اور میں نے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا تو اس سے مراد وہ مصیبت نکلی، جس سے مسلمان احد کے دن دوچار ہوئے، پھر میں نے اس کو دوبارہ ہلایا تو وہ انتہائی عمدہ حالت کی طرف لوٹ آئی تو اس سے مراد اللہ کی عطا کردہ فتح اور مسلمانوں کا اجتماع نکلا، اور اس میں، میں نے ایک گائے دیکھی اور اللہ کا فیصلہ ہی بہتر ہے تو اس سے مراد مومنوں کا گروہ ہے، جو احد کے دن شہید ہوا اور خیر سے مراد وہ خیر ہے، جو بعد میں حاصل ہوئی یا اللہ نے عطا کی اور لڑائی میں جم جانے کا وہ بدلا، جو اللہ نے ہمیں بدر کے بعد عطاء فرمایا۔''

فائدہ:...... ہجر اور یمامہ، یمن کی طرف دو علاقے ہیں، جہاں کھجوریں بہت ہوتی ہیں، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، خواب کی تعبیر میں، اجتہاد کو دخل ہے، اس لیے اس میں غلطی کا امکان موجود ہوتا ہے، انبیا کا خواب وحی ہوتا ہے، لیکن اگر وحی میں اس کی پوری تفصیل نہ ہو تو پھر اس میں اجتہاد کی بنا پر غلطی ہوسکتی ہے، آپ کو وحی کے ذریعہ یہ بتایا گیا کہ آپ ایسے علاقہ کی طرف ہجرت کریں گے، جہاں کھجوریں بہت ہوتی ہیں، لیکن وحی میں اس علاقہ کی تعیین نہیں کی گئی، اس لیے آپ نے یہ خیال فرمایا کہ اس سے مراد یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہے، لیکن بعد میں یہ حقیقت کھلی کہ اس سے مراد، مدینہ ہے، جس کو لوگ یثرب کہتے تھے اور خواب میں تلوار کا ٹوٹنا اس سے مراد وہ غم وحزن ہے، جو مسلمانوں کو آپ کے چہرہ مبارک کے زخمی ہونے اور آپ کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہنچا اور بقر کے اندر خود کاٹنے کا مفہوم موجود ہے اور وہ آپ کو ذبح ہوئے دکھائی گئی، اس لیے اس سے مراد، احد کے شہداء ہوئے اور اس خواب میں واللہ خیر کا جملہ آپ کی اور مسلمانوں کی تسلی وتشفی اور جمعیت خاطر کے لیے تھا کہ مسلمانوں کی شہادت، خیر وخوبی کا باعث ہوگی اور جنگ احد کے فوراً بعد مسلمانوں کا کفار کے تعاقب میں نکلنا اور صدق دل سے جہاد کرنا یا کافروں کا غزوہ احد کے بعد یہ کہہ کر جانا کہ اگلے سال بدر کے میدان میں لڑائی ہوگی اور مسلمانوں کا اگلے سال اس وعدہ کے مطابق نکلنا، وعدہ کو سچ کر دکھانا تھا، اس لیے اس کے نتیجہ میں بعد کی فتوحات حاصل ہوئیں اور یہاں بدر سے مراد بدر الموعد ہے، جو بدر ثانی ہے، جس کے لیے کافر دھمکی دے کر گئے تھے، لیکن آنے کی جرأت نہ کرسکے۔

[5935] ۲۱۔(۲۲۷۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جبير

[5935] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة الاسلام برقم (٣٦٢٠) وفي المغازي باب: وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن اثال برقم (٣٦٢٠) وفي المغازي باب: وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن اثال برقم (٤٣٧٣) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ ((لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدَّى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي)) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ إِنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ))

[5935]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے دور میں مسیلمہ کذاب مدینہ آیا اور کہنے لگا، اگر محمد خلافت اپنے بعد مجھے دے گا تو میں ان کی پیروی کروں گا، وہ مدینہ میں اپنی قوم کے بہت سے افراد کے ساتھ آیا تھا تو آپ ﷺ، ثابت بن قیس بن شماس کی معیت میں اس کی طرف گئے اور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں کھجوروں کی شاخ کا ایک ٹکڑا تھا، حتیٰ کہ آپ مسیلمہ کے پاس، جہاں وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا جا رکے اور فرمایا: ''اگر تو مجھ سے شاخ کا یہ ٹکڑا مانگے تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا اور تیرے بارے میں اللہ کا جو حکم ہے اس سے تجاوز نہیں کروں گا اور اگر تو نے (میری اطاعت سے) منہ موڑا تو اللہ تجھے غارت کر دے گا اور میں تمہیں دیکھ رہا ہوں، جس کے بارے میں مجھے خواب دکھائی گئی ہے اور یہ ثابت رضی اللہ عنہ ہے، جو میری طرف سے تجھے جواب دے گا۔'' پھر آپ اس سے لوٹ آئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''تو میں دیکھ رہا ہوں تو وہی جس کے بارے میں مجھے خواب دکھائی گئی ہے، جو بھی دکھائی گئی ہے۔'' کا مطلب و مفہوم پوچھا تو مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے تو مجھے ان کے معاملہ نے فکر میں ڈالا تو نیند ہی میں مجھے وحی کی گئی، ان کو پھونک مارو، سو میں نے انہیں پھونک ماری تو وہ اڑ گئے تو میں نے اس کی تعبیر یہ لگائی کہ میری نبوت کے ظہور و غلبہ کے بعد یہ دو جھوٹے ظاہر ہوں گے، ان میں سے ایک صنعاء کے علاقے کا عنسی تھا اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ تھا۔''

← ﴿انما قولنا لشی اذا اردناه﴾ برقم (٧٤٦١) والترمذی فی (جامعه) فی الرؤیا باب: ما جاء فی رؤیا النبی ﷺ المیزان والدلو برقم (٢٢٩٢) انظر (التحفة) برقم (٦٥١٨) وبرقم (١٣٥٧٤)

فائدہ:...... مسیلمہ کذاب کا تعلق ایک بہت بڑے جنگجو قبیلہ بنو حنیفہ سے تھا اور وہ لوگ اس سے بہت عقیدت رکھتے تھے، حتیٰ کہ نعوذ باللہ اس کو رحمان یمامہ کا نام دیتے تھے، اس نے ۱۰ھ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنی قوم کے بہت سے افراد کے ساتھ مدینہ آ کر رملہ بنت حارث کے گھر ٹھہرا، جہاں وفود آ کر ٹھہرتے تھے، چونکہ وہ آپ سے ملنے آیا تھا اور مسلمان ہونے کا دعویدار تھا، اس لیے آپ اس کے پاس گئے، تاکہ اس کی اور اس کی قوم کی تالیف قلبی ہو اور ان کو اسلام کا پیغام پہنچایا جائے، لیکن جب اس نے، خلافت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا، تیرے بارے میں جو اللہ کا حکم ہے، میں اس سے ہرگز تجاوز نہیں کروں گا، خلافت تو بہت دور کی بات ہے، تجھے یہ شاخ کا ٹکڑا بھی نہیں دوں گا اور تو اگر میری اطاعت نہیں کرے گا، اس سے رخ موڑے گا، تو تیرے بارے میں اللہ کا یہ فیصلہ ہے وہ تجھے غارت کر دے گا اور آپ کی اس پیشین گوئی کے مطابق جنگ یمامہ میں قتل ہوا اور آپ کو اس کے بارے میں خواب دکھائی گئی تھی، اس کا مصداق آپ کے سامنے آ گیا اور حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ، خطیب انصار کہلاتے تھے، آنے والے وفود کے خطابات کا جواب وہی دیتے تھے، اس لیے آپ نے فرمایا، اگر تجھے طویل گفتگو کا شوق ہے تو اس کے لیے میری طرف سے یہ ثبوت حاضر ہے، چونکہ کنگن مردوں کا زیور نہیں ہے، اس لیے آپ نے اس کی تاویل و تعبیر جھوٹے سے کی، کیونکہ جھوٹ خلاف حقیقت ہوتا ہے اور وہ سونے کے تھے، جو ذہب کہلاتا ہے اور ذہاب کا معنی مٹ جانا اور ختم ہو جانا ہے، اس لیے آپ کو ان کو پھونک مارنے کا حکم دیا اور وہ اڑ گئے اور اسود عنسی کو جو صنعاء کے مسلمان گورنر باذان کی وفات پر بادشاہ بن بیٹھا تھا، آپ کی وفات سے ایک دن رات پہلے ہی جہنم رسید کر دیا گیا اور مسیلمہ کو حضرت ابوبکر کی خلافت میں جہنم رسید کیا گیا۔

[5936] ۲۲۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حدثنا معمر عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ))

[5936] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہمام بن منبہ جو احادیث بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے دونوں ہاتھوں میں، سونے کے دو کنگن ڈالے گئے، سو وہ مجھے ناگوار گزرے اور مجھے فکر لاحق ہوئی تو مجھے وحی کی گئی ان پر پھونک مارو، میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ ختم ہو گئے تو میں نے ان کی تعبیر یہ کی کہ یہ دو جھوٹے ہیں جن کے درمیان میں ہوں، یعنی صنعاء کا باشندہ اور یمامہ کا باشندہ۔''

[5936] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التعبير باب: النفخ في المنام برقم (۷۰۳۶) وفي المغازي باب: قصة الاسود العنسي برقم (٤٣٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٧)

فائدہ:...... خَزَائِنِ اَرْض سے مراد قیصر و کسریٰ اور دوسرے بادشاہوں کے خزانے ہیں، جو مسلمانوں کو غنیمت کی شکل میں حاصل ہوئے اور وہ قدرتی دھاتیں اور وسائل معاش ہیں، جو آج تک مسلمانوں کو زمین سے حاصل ہو رہے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمان ان کو خام مال کی صورت میں دوسروں کو دے رہے ہیں، اہل صنعاء اور اہل یمامہ دونوں مسلمان ہو چکے تھے، اس لیے وہ اسلام کے دست و بازو تھے، لیکن مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی باتوں میں آ کر ان میں بہت سے مرتد ہو گئے تھے۔ اس لیے ان کے غلبہ کو سونے کے دو کنگنوں کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ڈال گیا اور خواب میں آپ کے پھونک مارنے سے ختم ہو گئے، جس میں اس طرف اشارہ تھا کہ یہ زیادہ دیر تک دھوکہ نہیں دے سکیں گے اور جلد ہی اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے اور ایسے ہی ہوا۔

[5937] ۲۳۔(۲۲۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا))

[5937]۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو رخ ان کی طرف کر لیتے اور پوچھتے، ''کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا؟''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کو صبح کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جانا چاہیے اور ان سے کوئی پوچھنے کی چیز ہو تو پوچھ لینا چاہیے اور صبح کی نماز کے بعد خواب کی تعبیر لگانا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ خواب دیکھنے والے کے ذہن میں خواب ابھی تازہ تازہ ہوتا ہے اور تعبیر لگانے والا ذہن اور دماغ میں حاضر ہوتا ہے، معاش کی فکر ابھی مبتلا نہیں ہوا ہوتا، اس لیے ان لوگوں کا خیال غلط ہے، جو کہتے ہیں، خواب کی تعبیر سورج نکلنے سے پہلے نہیں پوچھنی چاہیے۔

[5937] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاذان باب: یستقبل الامام الناس اذا سلم برقم (۸٤٥) وفی الجنائز باب: ۹۳ برقم (۱۳۸٦) وفی البیوع باب: اكل الربا وشاهده وكاتبه برقم (۲۰۸٥) وفی الجهاد والسیر، باب: درجات المجاهدین فی سبیل الله برقم (۲۷۹۱) وفی بدء الخلق باب: اذا قال احدكم (آمین) والملائكة فی السماء فوافقت احداهما الاخری غفرله ما تقدم من ذنبه برقم (۳۲۳٦) وفی التفسیر باب: (وآخروج اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی الله ان یتوب علیهم ان الله غفور رحیم) برقم (٤٦٧٤) وفی الادب باب: قوله تعالی: ﴿یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقین﴾ وما ینهی عن الكذب برقم (٦۰۹٦) وفی التهجد باب: عقد الشیطان علی قافیة الراس اذا لم یصل باللیل برقم (۱۱٤۳) وفی احادیث الانبیاء باب: قوله تعالی: ﴿واتخذ الله ابراهیم خلیلا﴾ وقوله: ﴿ان ابراهیم كان امة قانتا﴾ برقم (۳۳٥٤) وفی التعبیر باب: تعبیر الرویا بعد صلاة الصبح برقم (۷۰٤۷) والترمذی فی (جامعه) فی الرویا باب: ما جاء فی رویا النبی ﷺ المیزان والدلو برقم (۲۲۹٤) انظر (التحفة) برقم (٤٦۳۰)

مؤلف: ابوعبدالرحمن جیلان بن خضر عروسی

مترجم: الشیخ حافظ مبشر حسین

ہر انسان کی زندگی میں کچھ لمحات اور واقعات ایسے درپیش ہوتے ہیں کہ وہ دنیاوی ذرائع اور وسائل کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے بس اور مجبورِ محض محسوس کرتا ہے۔ اس عالمِ بے ساختہ میں اس کے ہاتھ دعا کے لیے اُٹھتے ہیں اور اُسکی زبان پر چند دعائیہ کلمات ادا ہوتے ہیں۔ اس صورت حال میں اپنے سے کسی بالاتر ہستی کو پکارنا، دعا اور مناجات کے زمرے میں شامل ہے۔ دنیا کے ہر مذہب میں دعا کا یہ تصور موجود رہا ہے مگر اسلام نے دعا کی حقیقت کو مستقل عبادت کا درجہ عطا کیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود دعا ہی کو عبادت قرار دیا ہے۔ قرآن مجید از آغاز تا اختتام مستقل دعاؤں سے عبارت ہے۔ سورۂ فاتحہ سے بہتر آداب اور دعا کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ اور آخری دو سورتوں (معوذتین) سے بہتر استعاذہ اور مدد کے لیے کیا اذکار ہوسکتے ہیں۔ المختصر اسلام سے بہتر حقیقتِ دعا کو کسی دوسرے مذہب نے پیش نہیں کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کسی نے اس کے آداب وضوابط اور کلمات عطا نہیں فرمائے۔ مگر افسوس کہ آج علم کے بازار میں دعا کے نام پر ایسے مشرکانہ اور جہل آمیز کلمات ملتے ہیں جن کی ادائیگی سے پریشانیاں دور ہونے اور مصیبتیں ٹلنے کی بجائے ہمارے نامۂ اعمال کی سیاہی میں کچھ اور اضافہ ہوجاتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعے سے دعا اور اس سے متعلقہ مسائل، آداب، ضوابط اور قبولیت وعدم قبولیت، دعا کے تمام مسائل سمٹ آئے ہیں۔ گویا دریا کو کوزے میں بند کردیا گیا ہے۔ دعا کے ساتھ منسوب غیر شرعی تصورات جن میں توسّل وغیرہ کو بہت گمراہ کن انداز میں پیش کیا جاتا ہے، ان کی علمی اور شرعی دلائل کے ساتھ تردید کی گئی ہے۔ مسنون دعا ایک بندۂ مومن کو عرش الٰہی کے قریب تر اور قبولیت و استجابت کے مقام پر فائز کردیتی ہے اور دعاؤں کا غیر مسنون طریق اسے شرک وبدعت کے تحت الثریٰ میں گرا دیتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد ہمیں قبولیت دعا کا وہ خزانہ مل جائے گا جس سے زیادہ اس دنیا میں ہماری کوئی اور ضرورت نہیں ہے۔ آیئے اس کتاب کے مطالعے سے ہم استجابت کے خزانوں کو حاصل کریں اور ہر نوع کی پریشانیوں سے نجات حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس علمی اور تحقیقی کاوش کو عامتہ الناس میں مقبول بنائے (آمین)

پروفیسر عبدالجبار شاکر

بیت الحکمت، لاہور (یکم ربیع الاول ۱۴۲۴ھ)
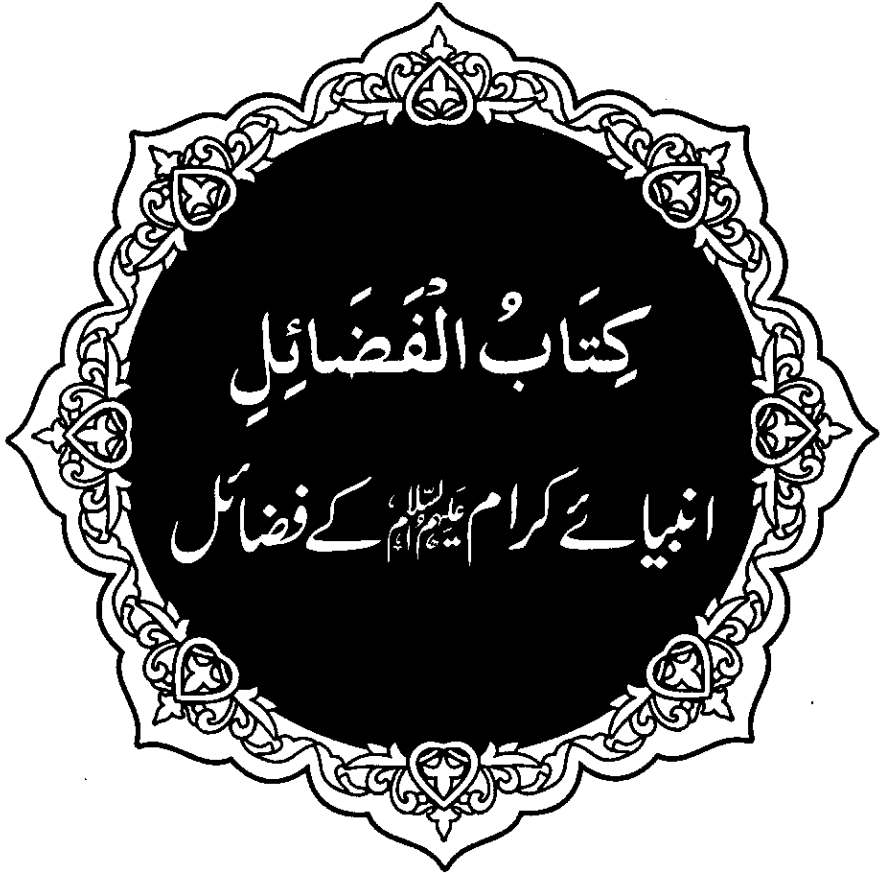
حدیث نمبر 5938 سے 6129 تک

٤٤ ...... كِتَابُ الْفَضَائِلِ

٤٤. انبیائے کرام علیہم السلام کے فضائل

١...... بَاب: فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

باب ١: نبی اکرم ﷺ کے نسب کی فضیلت اور نبوت سے پہلے پتھر کا آپ کو سلام کہنا

[5938] ١ - (٢٢٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)).

[5938] ۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، ''اللہ نے اسماعیل کی اولاد سے کنانہ کا انتخاب فرمایا اور کنانہ سے قریش کو منتخب کیا اور قریش سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم سے مجھے برگزیدہ فرمایا۔''

فائدہ: ...... قریش کنانہ کے بیٹے نضر کی اولاد میں اور بقول بعض فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں اور بنو ہاشم، عبد مناف بن قصی بن کلاب کی اولاد ہیں اور آپ عبد المطلب بن ہاشم کے بیٹے، عبد اللہ کی اولاد ہیں۔

[5939] ٢ - (٢٢٧٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ طَهْمَانَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ

[5938] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في فضل النبي ﷺ برقم (٣٦٠٥) وبرقم (٣٦٠٨) انظر (التحفة) برقم (١١٧٤١)

[5939] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٣٥)

عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْآنَ))

[5939] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں، مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں، جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کہتا تھا، میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔''

فائدہ:...... پتھر کا آپ کو نبوت کے اعلان سے پہلے سلام کرنا خرق عادت ہے اور اعلان نبوت سے پہلے خرق عادت کو ارہاص کہتے ہیں اور اعلان نبوت کے بعد خرق عادت کو معجزہ کہتے ہیں۔

٢......بَاب: تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

باب ٢: ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات پر فضیلت دی گئی ہے

[5940] ٣-(٢٢٧٨)وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي

أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا سَيِّدُ ((وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ))

[5940] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے آپ کی قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے آپ سفارش کریں گے اور سب سے پہلے آپ کی سفارش قبول ہوگی۔''

فائدہ:...... سیّد: اس کو کہتے ہیں، جو خیر اور خوبی میں تمام قوم پر فائق اور برتر ہو یا قوم مصائب اور مشکلات میں جس کی پناہ میں آئے اور وہ ان کے معاملات کو نپٹائے، مصائب اور مشکلات کو برداشت کر کے قوم کا تحفظ کرے اور آپ کی اس سرداری کا ظہور قیامت کے دن تمام انسانوں کے سامنے ہوگا۔

٣......بَاب: فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ٣: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

[5941] ٤-(٢٢٧٩)وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

[5940] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة باب: في التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٨٦)

[5941] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الطهارة باب: الوضوء من التور برقم (٢٠٠) انظر (التحفة) برقم (٢٩٧)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ

[5941]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو آپ کے پاس ایک کھلا پیالا لایا گیا تو لوگ وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ لگایا، وہ ساٹھ اور اسی کے درمیان تھے۔اور میں پانی کو دیکھنے لگا، وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔''

مفردات الحدیث ✲ **رَحْرَاح**: تھال کی طرح چھوٹے کناروں والا کھلا پیالہ، جس میں زیادہ پانی نہیں آتا۔

فائدہ:...... انگلیوں سے پانی کا پھوٹنا خرق عادت ہے، جو کسی انسان کے بس میں نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے معجزہ کے طور پر اس کو انگلیوں سے جاری کر دیا اور جو لوگ اللہ کی قدرت پر نظر نہیں رکھتے کہ علت اور معلول کا سلسلہ اس کا پیدا کردہ ہے اور اشیاء میں خواص اس کے رکھے ہوئے ہیں، وہ ان کا محتاج نہیں ہے اور وہ علت کے بغیر معلول پیدا کر سکتا ہے، اشیاء سے ان کے خواص سلب کر سکتا ہے، وہ معجزات کے منکر ہیں، کیونکہ ان کے بقول علت اور معلول ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے، ان کا وجود ایک دوسرے کے ساتھ ہی پایا جا سکتا ہے، حالانکہ یہ بات غلط ہے اور آج آئن سٹائن نے تسلیم کر لیا ہے کہ لزوم اور خواصہ مستقل وجود رکھتے ہیں، ملزوم اور خاصہ والی چیز کے ساتھ ہی نہیں ہوتے، اس لیے یہ ایک دوسرے کے بغیر پائے جا سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ملزوم، معلول، لزوم اور علت کے بغیر پیدا کر سکتا ہے، اسی طرح لازم ملزوم کے بغیر اور علت، معلول کے بغیر پائی جا سکتی ہے، اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے اور معجزہ اللہ کا ہی عمل ہے، جو رسول کے ہاتھوں ظاہر فرماتا ہے۔(تکملہ ج ۴ ص ۴۷۵)

مفردات الحدیث ✲ **حَتّٰى تَوَضَّأُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ**: عربی محاورہ کی رو سے اس کا معنی ہوتا ہے، تمام لوگوں نے وضو کر لیا، حتیٰ کہ جو آخر میں تھے، ان کی باری بھی آ گئی، آخری فرد بھی محروم نہ رہا۔

[5942] ۵۔(. . .)وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

[5942] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: التماس الوضوء اذا حانت الصلاة برقم (١٦٩) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٥٧٣) والترمذي في (جامعه) في المناقب برقم (٣٦٣١) والنسائي في (المجتبى) في الطهارة باب: الوضوء من الاناء برقم (١/ ٦١۔ انظر (التحفة) برقم (٢٠١)

فِی ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

[5942] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جبکہ عصر کی نماز کا وقت قریب آ چکا تھا، لوگوں نے پانی تلاش کیا اور وہ نہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھوڑا سا پانی لایا گیا، سو آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا، میں نے دیکھا، پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا ہے، لوگ وضو کرنے لگے حتیٰ کہ آخری فرد تک نے وضو کر لیا۔

[5943] ٦۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا معاذ يَعْنِيْ ابْنَ هِشَامٍ: حَدَّثَنِيْ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِمِائَةِ

[5943] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی زوراء مقام پر تھے (اور زوراء مدینہ کے بازار میں مسجد کے قریب ایک جگہ ہے) آپ نے پانی کا پیالہ طلب کیا اور اس میں آپ نے اپنی ہتھیلی رکھ دی تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا، سو آپ کے تمام ساتھیوں نے وضو کر لیا، حضرت انس کے شاگرد کہتے ہیں، میں نے پوچھا، اے ابوحمزہ! ان کی تعداد کتنی تھی؟ جواب دیا، وہ تین سو کے قریب تھے۔

[5944] ٧۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَأُتِيَ بِإِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ

[5944] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوراء جگہ پر تھے تو پانی کا ایک برتن لایا گیا، جس میں آپ کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا وہ آپ کی انگلیوں کو چھپانے کے بقدر تھا، پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

مفردات الحدیث ❶ **لَا يَغْمُرُ**: وہ ڈھانپتا نہیں تھا۔ ❷ **يُوَارِيْ**: وہ چھپاتا تھا۔

[5945] ٨۔(٢٢٨٠)و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

[5943] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧٩)

[5944] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٥٧٢) انظر (التحفة) برقم (١١٨٣)

[5945] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٥٩)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((عَصَرْتِيهَا)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا))

[5945] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالک رضی اللہ عنہا اپنے ایک کپہ میں نبی اکرم ﷺ کو گھی کا تحفہ دیتی تھیں، اس کے بیٹے اس کے پاس آ کر سالن مانگتے اور ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس کپہ کا رخ کرتی، جس میں نبی اکرم ﷺ کو تحفہ دیتی تھیں تو اس میں گھی پاتی، وہ کپہ ہمیشہ اس کے گھر کا سالن مہیا کرتا رہا، حتیٰ کہ اس نے اس کو نچوڑ لیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے پوچھا،''کیا تو نے اسے نچوڑ لیا ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا:''اگر تو اسے چھوڑ دیتی تو ہمیشہ سالن ملتا رہتا۔''

[5946] ۹-(۲۲۸۱)و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ

[5946] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ سے کھانا طلب کرنے کے لیے آیا تو آپ نے اسے آدھا وسق جو دیئے تو اس سے وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا مہمان کھاتے رہے، حتیٰ کہ اس نے اس کو ماپ لیا، (تو وہ ختم ہو گیا) سو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا:''اگر تم اس کو نہ ماپتے تو اس سے کھاتے رہتے اور تمہارے لیے باقی رہتا۔''

فائدہ :......اگر کسی کی دعا کے نتیجہ میں کسی کے غلہ میں برکت پیدا ہو جائے یا کسی اور چیز میں برکت ہو جائے تو اس کی کرید کی جستجو نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ تسلیم و رضا اور توکل کے منافی ہے، اس کے ماپ کی بنا پر، برکت اٹھ گئی، اگر وہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کرتا تو غلہ برقرار رہتا۔

[5947] ۱۰-(۷۰۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ

[5946] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۲۹۶۰)

[5947] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۱۳۲۲)

الصَّلٰوة فَصَلّٰى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمًا أَخَّرَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ ((إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ)) فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا)) قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَكَّ أَبُو عَلِيٍّ أَيُّهُمَا قَالَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ ((يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرٰى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا))

[5947] ۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو آپ دونمازوں کو جمع کرتے تھے، آپ نے ظہر اور عصر اکٹھی پڑھیں اور مغرب وعشاء کو جمع کیا، حتیٰ کہ آپ نے ایک دن نماز کو مؤخر کیا، پھر نکلے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھا، پھر اپنے خیمے میں داخل ہوگئے، پھر اس کے بعد نکلے اور مغرب وعشاء کو جمع کیا، پھر فرمایا،''تم کل ان شاء اللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور تم اس پر دن چڑھے ہی پہنچو گے تو تم میں سے جو اس پر پہنچے، میرے پہنچنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔'' ہم اس پر پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ میں تسمہ کی مانند تھوڑا تھوڑا پانی بہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا،''کیا تم نے اس کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟'' انہوں نے کہا، جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ڈانٹا، سخت سست کہا اور اللہ کو جو منظور تھا، انہیں کہا، پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے چشمہ سے تھوڑا تھوڑا پانی نکالا، حتیٰ کہ وہ کسی چیز میں جمع ہوگیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا، پھر پانی اس چشمہ میں لوٹا دیا تو چشمہ سے پانی جوش یا کثرت سے نکلنے لگا، حتیٰ کہ لوگوں نے (پی لیا اور) پلایا اور پھر فرمایا، ''اے معاذ! قریب ہے، اگر تجھے لمبی عمر ملی تو تم یہاں کے علاقہ کو باغوں سے بھرا ہوا دیکھو گے۔''

مفردات الحدیث ❶ تَبِضُّ: تھوڑا تھوڑا بہہ رہا ہے، قطرہ قطرہ نکل رہا ہے۔ ❷ مَاءٌ مُنْهَمِرٌ: مسلسل بہنے والا۔ ❸ غَزِيرٌ: بہت زیادہ۔ ❹ جِنَانٌ: جَنَّة کی جمع ہے، باغ، یہ آپ کا معجزہ ہے کہ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق اس چشمہ کے اردگرد سرسبز وشاداب باغات لہلہانے لگے۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے تبوک کے چشمہ پر پہنچ کر لوگوں کو اس پانی کے استعمال کرنے سے روک دیا تھا، تاکہ آپ سے پہلے، اس کو ہاتھ لگانے سے کہیں، وہ بالکل خشک نہ ہو جائے اور برکت کے ظہور کے لیے پانی ہی نہ مل سکے، اللہ چاہے تو پتھر سے بھی پانی کے ۱۲ چشمے نکل پڑتے ہیں۔
اور امام کسی مصلحت کے تحت مفاد عامہ کی چیز کے استعمال سے روک سکتا ہے، ان دو آدمیوں نے نادانی، جہالت یا بھول کے سبب آپ کے حکم کی مخالفت کی اور مخالفت کے سبب آپ نے ان کو سرزنش اور توبیخ فرمائی کہ تمہیں میرے فرمان کا پاس کرنا چاہیے تھا اور بقول بعض وہ دونوں منافق تھے، دو نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ، نماز کے مسائل میں گزر چکا ہے۔

[5948] ۱۱-(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ

عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ ((اَحْصِيهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا اَحَدٌ مِّنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ)) فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ وَجَآءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَآءِ صَاحِبِ اَيْلَةَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَاَهْدٰى لَهٗ بَغْلَةً بَيْضَآءَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْدٰى لَهٗ بُرْدًا ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّی مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّ خَيْرَ دُورِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُو اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ دُورَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ ((اَوَ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ))

[5948] تقدم تخریجه فی الحج باب: احد جبل یحبنا ونحبه برقم (۳۳۵۸)

[5948] ۔حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لیے نکلے تو ہم وادی القریٰ میں ایک عورت کے باغیچے پر پہنچے، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باغ کے پھل کا اندازہ لگاؤ۔'' ہم نے اس کا اندازہ لگایا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا اندازہ دس وسق لگایا اور آپ نے فرمایا: ''اے عورت! اس کے پھل کو یاد رکھنا، حتیٰ کہ ان شاء اللہ ہم تیرے پاس لوٹ آئیں۔'' ہم چل پڑے حتیٰ کہ تبوک پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات سخت آندھی چلے گی، تم میں سے کوئی اس میں نہ اٹھے۔'' اور جس کے پاس اونٹ ہے، وہ اس کا بندھن مضبوط کر کے باندھے۔'' تو سخت آندھی چلی، ایک آدمی کھڑا ہوا، آندھی نے اس کو اٹھا کر طی قبیلہ کے دو پہاڑوں میں پھینک دیا، اور ایلہ کے حاکم ابن علماء کا ایلچی رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خط لایا اور اس نے آپ کو تحفہ میں سفید خچر دی، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف خط لکھا اور آپ نے اسے ایک چادر تحفہ میں دی، پھر ہم واپس پلٹے، حتیٰ کہ ہم وادی القریٰ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے عورت سے اس کے باغ کے بارے میں پوچھا، ''اس کا پھل کتنا نکلا۔'' اس نے کہا، دس وسق، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تیز رفتاری اختیار کرنے لگا ہوں، تم میں سے جو چاہے وہ میرے ساتھ تیز تیز چلے اور جو چاہے ٹھہر جائے۔'' سو ہم چلے حتیٰ کہ مدینہ پر جا جھانکے تو آپ نے فرمایا: ''یہ (مدینہ) پاک سرزمین (طابہ) ہے اور یہ احد ہے اور یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: ''انصار کے گھرانوں سے بہترین خاندان بنو نجار ہے، پھر بنو عبدالاشہل کا گھرانہ ہے، پھر بنو عبدالحارث بن خزرج کا خاندان ہے، پھر بنو ساعدہ کا خاندان ہے اور انصار کے تمام خاندانوں میں خیر و خوبی ہے۔'' پھر ہم سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ملے تو حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا آپ کو معلوم ہے، رسول اللہ ﷺ نے انصاری خاندانوں میں امتیاز قائم کیا تو ہمیں آخر میں قرار دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ملے اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ نے انصاری خاندانوں کی فضیلت و خوبی کا تذکرہ فرمایا تو ہمیں آخر میں ٹھہرایا تو آپ نے فرمایا، ''کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ تم بہترین لوگوں میں سے ہو۔''

مفردات الحدیث

❶ **وَادِي الْقُرٰى**: یہ ایک پرانا شہر ہے جو مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہے۔

❷ **أُخْرُصُوهَا**: (اس باغ کے) پھل کا اندازہ لگاؤ، کتنا ہوگا۔

فائدہ: ...... حضور اکرم ﷺ نے سفر تبوک میں جن چیزوں کو نشاندہی فرمائی تھی، ان کا ظہور اسی طرح ہوا، چشمہ تبوک کا واقعہ پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے، اس حدیث میں، باغ کی کھجوروں کی مقدار کا تذکرہ ہے اور اس بات کا کہ آپ نے ساتھیوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کے پیش نظر، ان پر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے، ان کو ایک احتیاطی تدبیر اختیار کرنے کا حکم دیا کہ رات کو سخت آندھی چلے گی، اس لیے اس میں کوئی اکیلا آدمی نہ اٹھے اور اپنے اونٹوں کے زانو بند مضبوط طریقے سے باندھ لینا، لیکن دو آدمی مجبوری کی بنا پر اس کی پابندی نہ کر سکے، ایک

قضائے حاجت کے لیے اٹھا تو اس کا اس اثنا میں گلہ گھونٹ دیا گیا، دوسرا آدمی اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلا تو آندھی نے اس کو بنوطی کے دومشہور پہاڑوں میں پھینک دیا، جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا، ''کیا میں نے تمہیں اکیلے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا؟ پھر آپ کی دعا سے گلا گھٹنے والے کو تندرستی حاصل ہو گئی اور دوسرا جب آپ مدینہ واپس آ گئے تو آپ سے آ ملا اور آپ نے انصاری گھرانوں کی فضیلت ان کی اسلام لانے میں سبقت اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے ان کی محنت وکوشش کی بنیاد پر بیان کی، جو پہلے مسلمان ہوئے اور اسلامی خدمات میں پیش پیش رہے، ان کو اول نمبر دیا، اس بنیاد پر بعد والے مراتب بیان کیے۔

[5949] ۱۲ ـ(. . .)و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5949] ـ یہی روایت امام صاحب کے دو اور اساتذہ نے بیان کی، لیکن اس میں صرف ''انصار کے ہر خاندان میں خیر ہے۔'' تک بیان کیا ہے اور حضرت سعد بن عبادہ کا واقعہ بیان نہیں کیا اور وہیب کی حدیث میں، اس کی طرف رسول اللہ ﷺ کے خط لکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۴......بَاب: تَوَكُّلِهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى

باب ٤: آپ کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اللہ کا آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھنا

[5950] ۱۳ ـ(۸٤۳)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيسَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا

[5949] تقدم تخريجه في الحج باب: احد يحبنا ونحبه برقم (۳۳۵۸)

[5950] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: من علق سيفه بالشجر في السفر عند القائلة برقم (۲۹۱۰) وفي باب: تفرق الناس عن الامام عند القائلة والاستظلال بالشجر برقم (۲۳) وفي المغازي باب: غزوة ذات الرقاع وهي غزوة محارب خصفة من بني ثعلبة من غطفان برقم (٤۱۳٤) وبرقم (٤۱۳۵) انظر (التحفة) برقم (۲۲۷٦) وبرقم (۳۱۵٤)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَجُلًا اَتَانِي وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِي فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهٖ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ [راجع:١٩٤٩]

[5950] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک جنگی سفر کیا، رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک ایسی وادی میں ملے، جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار اس کی شاخوں میں سے کسی شاخ کے ساتھ لٹکا دی اور لوگ سایہ کی طلب میں اس وادی میں بکھر گئے، رسول اللہ ﷺ نے (سب کو بلا کر) فرمایا ''ایک آدمی آیا جبکہ میں سویا ہوا تھا، اس نے میری تلوار پکڑ لی، میں بیدار ہوا تو وہ میرے سر پر کھڑا تھا اور مجھے اس وقت پتہ چلا، جب تلوار اس نے اپنے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی، مجھے اس نے کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا، اللہ، اس نے پھر دوبارہ کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا، اللہ، رسول اللہ ﷺ نے تلوار میان میں ڈال لی (آپ نے فرمایا) یہ وہی شخص بیٹھا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ نہیں کہا۔

مفردات الحدیث ❶ صَلْتًا: تلوار میان سے نکال لینا۔ ❷ شَامَ السَّيْفَ: تلوار کو میان میں ڈال لیا۔

فائدہ:...... غزوہ ذات الرقاع ۷ھ میں یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ ایک سایہ دار کیکر کے درخت کے نیچے سوئے ہوئے تھے اور آپ کی تلوار درخت کی شاخ کے ساتھ لٹک رہی تھی کہ ایک غورث نامی مشرک آیا، اس نے آپ کی تلوار سونت لی اور کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا، آپ نے فرمایا، اللہ، تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور آپ نے اٹھا لی اور فرمایا، اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے کہا، آپ، آپ نے تلوار میان میں ڈال لی اور اسے چھوڑ دیا، تفصیل کے لیے دیکھئے۔ (الرحیق المختوم ص ۶۱۱، ۶۱۵)

اس حدیث سے آپ کا اللہ تعالیٰ پر اعتماد و بھروسہ اور اللہ کا آپ کو تحفظ دونوں ثابت ہوتے ہیں۔

[5951] ١٤۔(...) وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ

[5951] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٠٩)

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ

[5951] ۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک جنگی سفر پر گئے، جب نبی اکرم ﷺ واپس لوٹے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آئے، انہیں ایک دن ایک جگہ قیلولہ کرنا پڑا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5952] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[5952] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ جب ہم ذات الرقاع پہنچ گئے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، لیکن اس میں یہ نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہیں کیا۔

٥......بَاب: بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ

باب ٥: جس ہدایت اور علم کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو بھیجا گیا اس کی تمثیل

[5953] ١٥-(٢٢٨٢)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ **((اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي اُرْسِلْتُ بِهٖ))**

[5952] تقدم تخرجه فی صلاة المسافرين وقصرها باب: صلاة الخوف برقم (١٩٤٦)

[5953] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی العلم باب: فضل من علم وعلم برقم (٧٩) انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٤)

[5953] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ہدایت اور علم اللہ بزرگ و برتر نے مجھے دے کر بھیجا ہے، اس کی مثال بارش کی ہے، وہ ایک زمین پر برسی، اس کا ایک ٹکڑا زرخیز تھا، اس نے پانی کو قبول کیا، اس نے گھاس اور بہت سا سبزہ پیدا کیا، اس کا ایک ٹکڑا بنجر تھا، اس نے پانی کو روک لیا، اللہ نے لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچایا، لوگوں نے اس سے پانی پیا، جانوروں کو پلایا، کھیتی کو سیراب کیا اور اس کے ایک اور ٹکڑا پر بارش برسی، وہ بس چٹیل میدان تھا، نہ وہ پانی روکتا ہے اور نہ گھاس اگاتا ہے، یہ ان لوگوں کی تمثیل ہے، جنہوں نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے دے کر بھیجا ہے، اس نے اس کو فائدہ پہنچایا، اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور ان لوگوں کی تمثیل، جنہوں نے اس کی طرف (علم و ہدایت کی طرف) سر اٹھا کر نہیں دیکھا اور جو ہدایت دے کر مجھے بھیجا گیا ہے، اسے قبول نہیں کیا۔

مفردات الحدیث ❶ الکلاء: تازہ اور خشک سبزہ۔ ❷ العُشْبُ: تازہ سبزہ۔ ❸ اجادِب: جَدَبٌ کی جمع ہے، پتھریلی زمین جو پانی کو جذب نہیں کرتی۔ ❹ قیعان: قَاعٌ کی جمع ہے، ہموار اور چٹیل زمین، جو نہ پانی کو جذب کرتی ہے اور نہ وہ پانی جمع ہوتا ہے، ❺ فقه: اپنے اندر فقہاہت اور سوجھ بوجھ پیدا کی۔

فائدہ:......اس حدیث میں آپ کے لائے ہوئے دین و شریعت کو بارش سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کا فیض اور نفع سب کے لیے عام ہے، لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے قابلیت اور اہلیت کی ضرورت ہے، جس کے اندر، اس سے فائدہ اٹھانے کی استعداد اور صلاحیت نہیں ہے، وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور آپ نے بارش سے فائدہ اٹھانے والی زمین کی تین قسمیں کی ہیں، پہلی قسم کی زمین وہ جس میں بارش کے پانی کو جذب کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت ہے، یعنی وہ زرخیز زمین ہے، جو پانی کو جذب کرتی ہے، اس لیے بارش کے پانی سے اس میں سبزہ پیدا ہوتا ہے، اس طرح زمین نے بارش سے خود بھی فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا، اس طرح آپ کی شریعت اور ہدایت سے لوگوں کے ایک طبقہ نے خود بھی فائدہ اٹھایا، اس کو سیکھا اور اس پر عمل کیا، اس سے مسائل کا استنباط کیا، دوسروں کو بھی تعلیم و تدریس اور تصنیف و تبلیغ سے فائدہ پہنچایا، زمین کی دوسری قسم وہ ہے، جو پتھریلی ہے، پانی کو جذب کر کے خود فائدہ نہیں اٹھاتی ہے، لیکن پانی کو روک لیتی ہے، جس سے لوگ خود بھی پیتے ہیں، اپنے مویشیوں اور کھیتیوں کو بھی پلاتے ہیں۔اس طرح کچھ لوگ ہیں جو علم حاصل کرتے ہیں، اسے محفوظ رکھتے ہیں، لوگوں تک پہنچاتے ہیں، لیکن ان میں استنباط کی اہلیت نہیں ہوتی اور زمین کا تیسرا ٹکڑا یا تیسری قسم وہ ہے جس پر بارش ہوتی ہے، لیکن وہ چٹیل ہے، نہ پانی جذب کرتی ہے اور نہ ہی پانی کو روکتی ہے، اس لیے نہ بارش سے فائدہ اٹھاتی ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے، اس طرح لوگوں کی تیسری قسم وہ ہے جو دین و

شریعت کی باتیں سنتے ہیں، لیکن ان کو یاد کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے، اس لیے نہ خود اسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور نہ دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں، آپ نے پہلی دو قسموں کو جمع کر دیا ہے اور تیسری قسم کو الگ بیان فرمایا ہے، کیونکہ دونوں قسموں نے علم و ہدایت سے کسی نہ کسی اعتبار سے فائدہ اٹھایا، لیکن تیسری قسم نے کوئی فائدہ ہی نہیں اٹھایا، نہ خود کچھ حاصل کیا اور نہ دوسروں کو کچھ بتایا۔

٦......بَاب: شَفَقَتِهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ، وَمُبَالَغَتِهِ فِي تَحْذِيرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ

باب ٦: رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت پر شفقت فرمانا اور ان کو نقصان دہ چیزوں سے مبالغہ کے ساتھ ڈرانا

[5954] ١٦-(٢٢٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ يَاقَوْمِ اِنِّي رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَاَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ))

[5954] - حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میری اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے دے کر بھیجا ہے، اس کی تمثیل اس آدمی کی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں کہا، اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے (دشمن کا) لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں کھلم کھلا ڈراتا ہوں، لہٰذا اپنی جان بچاؤ تو اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور رات کے شروع میں چل پڑے اور آہستہ آہستہ چلتے رہے اور ان میں سے کچھ لوگوں نے اس کو جھٹلایا اور صبح تک اپنی جگہ رہے، لشکر نے ان پر صبح صبح حملہ کیا، ان کو ہلاک کر دیا اور ان کو ختم کر ڈالا، یہی تمثیل ہے ان لوگوں کی جنھوں نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں لایا ہوں، اس کی پیروی کی اور جنھوں نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں، اس کو جھٹلایا۔“

[5954] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: الانتهاء من المعاصي برقم (٦٤٨٢) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ برقم (٧٢٨٣) انظر (التحفة) برقم (٩٠٦٥)

مفردات الحدیث ❶ النَّذِيْرُ الْعُرْيَان: ننگا اور برہنہ ہو کر ڈرانے والا، جاہلیت کے دور میں یہ رواج اور دستور تھا، اگر کوئی انسان دور سے اپنی قوم کو کسی خطرہ سے آگاہ کرنا چاہتا تو اپنے کپڑے اتار کر، ان کپڑوں سے اشارہ کرتا کہ خطرہ ہے، تیار ہو جاؤ تو اس کے سچا ہونے کی دلیل ہوتی، چونکہ رسول کی بات قطعی اور یقینی ہوتی ہے، جس میں جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا، اس لیے اس کو نَذِیر عُرْیان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ❷ النَّجَاءَ: یعنی اُطْلُبُوا النَّجَاءَ: نجات اور خلاصی کا طریقہ اختیار کرو، اپنی راہ نجات تلاش کرو، ❸ أَدْلَجُوْا: وہ سر شام چل پڑے، رات بھر آہستہ آہستہ (عَلٰی مَهَلِهِمْ یا مُهْلِتِهِم: چلتے رہے اور دشمن کی دسترس سے نکل گئے۔ ❹ صَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ: لشکر نے صبح صبح سوئے سوئے حملہ کر دیا، مقصد ہے دشمن اچانک حملہ آور ہو گیا اور ان کو مقابلہ یا تیاری کا موقعہ نہ دیا۔ ❺ فاجتاحهم: ان کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیا، یعنی سب کو تہس نہس کر دیا، کوئی بھی نہ بچ سکا۔

فائدہ:...... رسول، قوم کے ہراول دستہ یا قوم کے نگران اور محافظ کی طرح اپنی امت کی نجات اور خطرات سے بچاؤ کا جذبہ رکھتا ہے اور ان کو ان تمام امور سے آگاہ فرماتا ہے، جو ان کے لیے نقصان یا ہلاکت کا باعث بن سکتے ہیں، اس لے امت خطرات اور نقصانات سے تبھی محفوظ رہ سکتی ہے کہ وہ اپنے رسول کی ہدایات و تعلیمات پر عمل پیرا ہو، وگرنہ وہ تباہی اور بربادی سے بچ نہیں سکتی، آج کل سر کی آنکھوں سے اس حقیقت کا ہم نظارہ کر رہے ہیں، لیکن عبرت پذیری اور سبق آموزی کا ملکہ مسخ ہو چکا ہے، اس لیے خواب غفلت سے بیدار ہونے کا نام نہیں لیتے۔

[5955] ١٧ ـ (٢٢٨٤) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ))

[5955]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بس میری مثال اور میری امت کی مثال یعنی ہماری تمثیل اس آدمی کی مثال ہے، جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے، سو میں تمہیں کمروں سے پکڑ رہا ہوں اور تم اس میں چھلانگیں لگا رہے ہو۔''

مفردات الحدیث ❶ دَوَابّ: دابّة کی جمع ہے، آگ میں گرنے والے پتنگے اور کیڑے، فَرَاش، روشنی اور آگ پر فریفتہ پروانے، حُجَزٌ، حَجَزہ کی جمع ہے، کمر، چادر باندھنے کی جگہ۔ ❷ تَقَحَّمُوْنَ: تم بلا سوچے سمجھے اس میں گھس رہے ہو، اس میں چھلانگیں لگا رہے ہو۔

[5955] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الامثال باب: ما جاء في مثل ابن آدم واجله وامله برقم (٢٨٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٩)

فائدہ: ......خواہشات نفس جو انسان کی تباہی اور بربادی کا باعث ہیں، انسان پروانوں کی طرح ان میں گرفتار ہو رہے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے پوری وضاحت کے ساتھ ان کے نقصانات کو بیان کر کے امت کو ان سے بچانے کی کوشش فرمائی ہے۔

[5956] (. . .)و حَدَّثَنَاه عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[5956]۔امام صاحب کو یہی روایت دو اور اساتذہ نے سنائی ہے۔

[5957] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا))

[5957]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال، اس آدمی کی مثال ہے، جس نے آگ جلائی، جب آگ سے اس کا اردگرد روشن ہو گیا تو پروانے اور یہ پتنگے اس آگ میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا اور وہ اس پر غالب آ کر اس میں گھسنے لگے، آپ نے فرمایا، یہ میری اور تمہاری تمثیل ہے، میں آگ سے بچانے کے لیے تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں، آگ سے ادھر آؤ، آگ سے ادھر آؤ، سو تم مجھ سے غالب آ کر، میرے قابو سے نکل کر، آگ میں چھلانگیں مار رہے ہو۔''

[5958] ۱۹۔(۲۲۸۵)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي))

[5958]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمہاری تمثیل اس آدمی کی

[5956] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۰۰)
[5957] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۷۷۱)
[5958] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۲٦٥)

ہے، جس نے آگ روشن کی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو اس سے روک رہا تھا اور میں تمہیں آگ سے بچانے کے لیے تمہاری کمروں سے پکڑے ہوئے ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے چھوٹ رہے ہو۔“

مفردات الحدیث ❶ جَنَادِبَ: یہ جُنْدُب کی جمع ہے، پتنگے، مکڑیوں جیسے کیڑے۔ ❷ تَفَلَّتُوْنَ یا تُفْلِتُوْنَ: تم چھوٹ کر بھاگ رہے ہو، میرے ہاتھوں سے نکل رہے ہو۔

٧.....بَاب: ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ

باب ٧: رسول اللہ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کا تذکرہ

[5959] ٢٠-(٢٢٨٦) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا بُنْيَانًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ أَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ))

[5959] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اور انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثال ہے، جس نے ایک عمارت تعمیر کی اور اس کو خوب حسین و جمیل بنایا، سو لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور کہہ رہے تھے، اس سے خوبصورت مکان ہم نے نہیں دیکھا، مگر یہ اینٹ (جو چھوڑ دی گئی ہے) اور میں وہ (آخری) اینٹ ہوں۔“

مفردات الحدیث ❶ لَبِنَة: اینٹ۔ ❷ يُطِيفُون: چکر لگاتے تھے، گھومتے تھے۔

[5960] ٢١-(...) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ أَلَّا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكُنْتُ أَنَا اللَّبِنَةَ))

[5960] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، ابو القاسم ﷺ

[5959] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧٠٥)
[5960] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٠)

نے فرمایا، ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال، ایک آدمی کی مثال ہے، اس نے گھر بنائے، ان کو انتہائی حسین وجمیل اور مکمل بنایا، مگر ان کے کونوں میں سے ایک کونے کی ایک اینٹ (چھوڑ دی) سو لوگ گھومنے لگے اور عمارت ان کو پسند آ رہی تھی اور وہ کہہ رہے تھے تو نے یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی کہ تیری عمارت مکمل ہو جاتی'' تو محمد ﷺ نے فرمایا: ''میں وہ اینٹ ہوں۔''

فائدہ:...... آپ نے پوری انبیاء کی جماعت کو ایک حسین وجمیل اور مکمل ترین عمارت سے تشبیہ دی ہے، جو آپ کی آمد سے پہلے، ایک اینٹ کے خلاء کی بناء پر نامکمل تھی اور اس کا حسن و جمال متاثر ہو رہا تھا، آپ کی تشریف آوری سے، اس اینٹ کا خلا پورا ہو گیا اور آپ کی آمد سے عمارت کا حسن و جمال مکمل ہو گیا اور عمارت میں کسی اور اینٹ کی گنجائش نہ رہی، اب کہیں اینٹ یا روزہ رکھنا اس کے حسن و جمال پر دھبہ لگانا ہے، جو اس میں عیب ونقص کا باعث ہوگا، جس کو اس کا بنانے والا کبھی برداشت نہیں کر سکتا، اس لیے آپ کی آمد کے بعد کسی قسم کا نبی اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں ہے، کیونکہ اس کی ضرورت باقی نہیں ہے، عمارت نبوت پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے، اس لیے آپ نے فرمایا، أنا خاتم النبيين، میں نبوت کی آخری کڑی ہوں، میری آمد سے نبوت کا محل مکمل ہو گیا ہے۔

[5961] ٢٢-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ))

[5961] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک آدمی کی ہے، اس نے ایک عمارت تعمیر کی اور اس کو انتہائی حسین وجمیل بنایا، مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے کی اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد چکر لگانے لگے اور اس پر خوش ہو کر کہنے لگے، یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ نے فرمایا: میں وہی اینٹ ہوں اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔''

مفردات الحدیث

خَاتِمٌ: علامہ راغب نے معنی کیا ہے۔ لِأَنَّهُ خَتَمَ النُّبُوَّةَ أي تَمَّمَهَا بِمَجِيئِهِ: کیونکہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا، یعنی آکر اس کو پورا اور مکمل کر دیا اور علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں، خِتَامُ القَوْمِ وَخَاتِمُهُم وخَاتَمُهُم: آخِرُهم، قوم کا خِتَام، خَاتِم، خاتم، اس کا آخری فرد ہے۔ (ج ۲ ص ۱۰)

[5961] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨١٧)

[5962](. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[5962]۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور نبیوں کی مثال'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[5963] ٢٣ ـ(٢٢٨٧)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِيَآءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ))

[5963]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور انبیاء کی مثال اس آدمی کی مثال ہے، اس نے ایک گھر بنایا، اس کو پورا اور مکمل بنایا، سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے، سو لوگ اس میں داخل ہوکر، اس سے تعجب کرنے لگے اور کہہ رہے تھے، یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑی گئی یا اے کاش یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اینٹ کی جگہ ہوں، میں نے آکر انبیاء کی (آمد کو) ختم کردیا۔''

[5964] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهٰذَا الْأَسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ: بَدَلَ۔ أَتَمَّهَا۔ أَحْسَنَهَا۔

[5964]۔یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی اور اتمّها کی بجائے أَحْسَنَها کہا۔

٨......بَاب :اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا

باب ٨: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو فوت کر لیتا ہے

[5965] ٢٤ ـ(٢٢٨٨)وَحُدِّثْتُ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

[5962] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٠٨)

[5963] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: خاتم النبيين ﷺ برقم (٣٥٣٤) والترمذي في (جامعه) في الامثال باب: ما جاء في مثل النبي ﷺ والانبياء فيه برقم (٢٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (٢٢٦٠)

[5964] تقدم

[5965] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٧٢)

عَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ))

[5965] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ بزرگ و برتر اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو قبض کر لیتا ہے اور اسے ان کے لیے، پیش رو اور پیشوا بنا دیتا ہے اور جب کسی امت کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو ان کے نبی کی زندگی میں ان کو عذاب سے دوچار کر دیتا ہے، سو وہ انہیں، اس کے سامنے تباہ کر کے ان کی تباہی سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے، کیونکہ انہوں نے اس کی تکذیب کی اور اس کے فرمان کی مخالفت کی۔''

مفردات الحدیث ❶ **فَرَطٌ**: آگے جا کر قافلہ کے لیے پانی کا انتظام کرنے والا، پیش رو۔ ❷ **سَلَف**: آگے آگے جانے والا۔

فائدہ:...... ہمارے رسول کریم ﷺ ہم سے پہلے اللہ کے حضور پہنچ چکے ہیں، اس لیے وہ ہمارے لیے رحمت کا باعث ہیں اور ہماری سفارش اور سیرابی کے لیے آگے موجود ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی شفاعت نصیب فرمائے اور آپ کی سفارش ہمارے لیے درجات و مراتب کی بلندی کا باعث ہو۔ آمین

٩......بَاب: اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِیِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهٖ

باب ٩: ہمارے نبی اکرم ﷺ کا حوض اور اس کی کیفیت کا اثبات

[5966] ٢٥-(٢٢٨٩) حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

جُنْدَبًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَی الْحَوْضِ))

[5966] ۔حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔''

[5967] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا

[5966] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق باب: فی الحوض وقوله تعالی: ﴿انا اعطیناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٨٩) انظر (التحفة) برقم (٣٢٦٥)

[5967] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٥٩٢٤)

ابــنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْــنُ الْـمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5967] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[5968] ٢٦ـ(٢٢٩٠)حَـدَّثَـنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ ابو حازم فسمع النعمان بْنَ اَبِي عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ))

[5968] ۔حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جو حوض پر پہنچ جائے گا، وہ پیئے گا اور جو پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، میرے پاس کچھ لوگ پہنچنے کی کوشش کریں گے، جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان، رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔''

[5969] (٢٢٩١)قَـالَ وَاَنَـا اَشْهَـدُ عَـلَـى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ ((اِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي))

[5969] ۔نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں، میں نے ان کو اس میں یہ اضافہ کرتے سنا، آپ فرمائیں گے،'' وہ مجھ سے ہیں، یعنی میرے تعلق دار ہیں تو آپ کو جواب دیا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے آپ کے بعد کون سے عمل کیے تو میں کہوں گا، دوری ہے، دوری ہے، ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد تبدیلی کی۔''

[5968] اخـرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تـصيبـن الـذيـن ظـلـموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (٧٠٥٠) برقم (٧٠٥١) انظر (التحفة) برقم (٤٧٨٢)

[5969] اخـرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تـصيبـن الـذيـن ظـلـموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (٧٠٥٠) برقم (٧٠٥١) انظر (التحفة) برقم (٤٧٨٢)

ابو حازم بیان کرتے ہیں: نعمان بن ابی عیاش نے سنا کہ میں انہیں یہ حدیث سنا رہا ہوں تو اس نے کہا تو نے سہل کو اس طرح بیان کرتے سنا؟ میں نے کہا: ہاں

فائدہ:...... حوض نبوی کے بارے میں بہت سے صحابہ کرام سے احادیث منقول ہیں، اس لیے تمام اہل سنت کے نزدیک میدان محشر میں آپ کا حوض سب سے بڑا اور وسیع ہوگا اور اس حوض میں جنت کی نہر کوثر سے دو پرنالے گریں گے، اس لیے اس کو بھی حوض کوثر سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور اس پر صرف وہی لوگ پہنچ سکیں گے، جن کو پانی پینا نصیب ہوگا اور پھر ان لوگوں کو میدان محشر میں پیاس نہیں لگے گی اور اگر یہ مانا جائے کہ جنت میں بھی پیاس نہیں لگے گی تو پھر جنت میں لوگ پیاس کی بنا پر مشروبات سے شاذ کام نہیں ہوں گے، محض لطف اندوزی اور حصول لذت کے لیے پئیں گے اور جو لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں، آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے، وہ حوض پر جانے سے روک دیئے جائیں گے، لیکن چونکہ وہ آپ کے عہد مبارک میں مسلمان تھے، اس لیے وہ آپ کی طرف بڑھنے کی کوشش کریں گے اور آپ بھی ان کو اپنا ساتھی خیال فرمائیں گے، اس لیے آپ ان کو بلا کر پانی پلانا چاہیں گے تو آپ کو جواب دیا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا حرکتیں کی تھیں، تب آپ ان سے برأت کا اظہار فرمائیں گے اور کہیں گے سُحْقا سُحْقا، ان کو دور ہٹاؤ، ان کو دور رکھو،'' اور یہ حوض، میزان اور پل صراط سے پہلے ہوگا۔ (شرح العقیدہ الطحاویہ ص ۲۲۹ مکتبہ العرفان) اس سے ثابت ہوتا ہے آپ غیب نہیں جانتے اور نہ ہی اس وقت امت کے افعال کو دیکھ رہے ہیں اگر آپ امت کے افعال کو دیکھ رہے ہوں تو پھر آپ کو یہ نہ کہا جاتا انك لا تدرى ما احدثوا بعدك

[5970] (. . .) و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ

[5970]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حضرت سہل رضی اللہ عنہ والی حدیث منقول ہے۔

[5971] ۲۷۔(۲۲۹۲) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ

[5970] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٦٨)

[5971] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٩٣) وفي الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (٧٠٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٧١٩)

سَوَآءٌ وَمَآؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا))

[5971]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے حوض کی مسافت ایک ماہ کی راہ ہے اور اس کے چاروں کونے برابر ہیں، (طول وعرض یکساں ہے) اور اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی مہک کستوری سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کے کوزے (آب خورے) آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں، جو اس سے پیئے گا، اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔"

[5972] (۲۲۹۳) قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُونِي فَاَقُولُ يَارَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ)) قَالَ فَكَانَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلَى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا

[5972]۔ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بتایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "میں حوض پر رہوں گا، تاکہ تم میں سے ان لوگوں کو دیکھوں جو میرے پاس آئیں گے اور کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے پکڑ لیا جائے گا تو میں کہوں گا، اے میرے رب! یہ میری راہ پر چلنے والے اور میرے ساتھی ہیں تو جواب دیا جائے گا، کیا تمہیں معلوم نہیں، انہوں نے تیرے بعد کیا عمل کیے؟ اللہ کی قسم! یہ تیرے بعد مسلسل اپنی ایڑیوں پر لوٹتے رہے۔" ابن ابی ملیکہ کے شاگرد کہتے ہیں، وہ یہ دعا کرتے تھے، اے اللہ! ہم ایڑیوں پر لوٹنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور اس سے کہ اپنے دین سے برگشتہ ہوں۔

فائدہ:...... حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ کی دعا سے ثابت ہوتا ہے، وہ ان لوگوں کو بھی اس میں داخل سمجھتے تھے، جنہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور کے بعد دین میں نئی نئی باتیں داخل کیں یا دین سے برگشتہ ہو گئے، لیکن وہ چونکہ کلمہ توحید پڑھتے تھے اور مسلمانوں کی طرح دینی احکام کو تسلیم کرتے تھے، اگرچہ ان پر پوری طرح عمل پیرا نہیں تھے، اس لیے وہ آپ کو اپنے امتی محسوس ہوں گے، اس لیے بعض روایات میں اُصحابی آیا ہے اور بعض میں من امتی، کیونکہ دونوں قسم کے لوگ ہوں گے۔ یعنی کچھ ابو بکر کے دور میں مرتد ہونے والے اور کچھ بعد کی امت سے بدعتوں کے مرتکب، جیسا کہ من امتی کے لفظ سے ثابت ہو رہا ہے۔

[5972] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: فی الحوض وقوله تعالیٰ: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٩٣) وفی الفتن باب: ما جاء فی قوله تعالیٰ: ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾ وما كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم يحذر من الفتن برقم (٧٠٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٧١٩)

[5973] ۲۸-(۲۲۹۴) و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ

عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ وَهُوَ بَیْنَ ظَهْرَانَیْ اَصْحَابِهٖ ((اِنِّی عَلَی الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ فَوَاللّٰهِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُونِی رِجَالٌ فَلَاَقُولَنَّ اَیْ رَبِّ مِنِّی وَمِنْ اُمَّتِی فَیَقُولُ اِنَّکَ لَا تَدْرِی مَا عَمِلُوا بَعْدَکَ مَا زَالُوا یَرْجِعُونَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ))

[5973]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ اپنے ساتھیوں میں فرماتے ہوئے سنا، ''میں حوض پر ہوں گا، تم میں سے اپنے پاس آنے والوں کا منتظر ہوں گا، سو اللہ کی قسم! مجھ سے ورے کچھ آدمی روک لیے جائیں گے تو میں کہوں گا، اے میرے آقا، میرے پیروکار، میرے امتی ہیں، سو وہ فرمائے گا، تمہیں پتہ نہیں ہے، انہوں نے تیرے بعد کیا عمل کیے، یہ ہمیشہ اپنے الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔''

[5974] ۲۹-(۲۲۹۵) حَدَّثَنِی یُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّدَفِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُکَیْرًا حَدَّثَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِیِّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَذْکُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِکَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا کَانَ یَوْمًا مِنْ ذٰلِکَ وَالْجَارِیَةُ تَمْشُطُنِی فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ ((اَیُّهَا النَّاسُ)) فَقُلْتُ لِلْجَارِیَةِ اسْتَأْخِرِی عَنِّی قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ یَدْعُ النِّسَآءَ فَقُلْتُ اِنِّی مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّی لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی الْحَوْضِ فَاِیَّایَ لَا یَاْتِیَنَّ اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّی کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیرُ الضَّالُّ فَاَقُولُ فِیمَ هٰذَا فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بَعْدَکَ فَاَقُولُ سُحْقًا))

[5974]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں لوگوں سے حوض کا تذکرہ سنتی تھی اور اس کا ذکر میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا تھا، ایک دن جبکہ ایک لڑکی مجھے کنگھی کر رہی تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''اے لوگو!'' میں نے لڑکی سے کہا، مجھ سے دور ہو جاؤ، اس نے کہا، آپ نے مردوں کو بلایا ہے، عورتوں کو نہیں بلایا تو میں نے کہا، میں بھی لوگوں میں داخل ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، تم ہوشیار ہو جاؤ، تم میں سے کوئی اس حال میں نہ آئے کہ اسے مجھ سے دور ہٹایا جائے، جس طرح

[5973] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۲٤۲)
[5974] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۷۳)

بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے، سو میں کہوں گا، یہ کس بنا پر ہوا؟ تو کہا جائے گا، تمہیں معلوم نہیں، انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں تو میں کہوں گا، دوری ہو، اس کو دور لے جاؤ۔''

[5975] (. . .) وحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُوعَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا كُفِّي رَأْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ

[5975]۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا، جبکہ وہ کنگھی کروا رہی تھیں، ''اے لوگو!'' تو اس نے کنگھی کرنے والی سے کہا، میرے سر کے بالوں کو جمع کر دو، مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[5976] ۳۰۔(۲۲۹۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا))

[5976]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن (گھر سے نکلے اور شہدائے احد کے لیے، میت کی طرح دعا کی پھر منبر کی طرف پلٹے اور فرمایا: ''میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارے بارے میں گواہی دوں گا اور میں اللہ کی قسم، اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں

[5975] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۱۷۳)

[5976] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: باب: الصلاة على الشهيد برقم (۱۳۴۴) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (۳۵۹۶) والمغازي باب: غزوة احد برقم (۴۰۴۲) وفي باب: احد يحبنا ونحبه برقم (۴۰۸۵) وفي الرقاق باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (۶۴۲۶) وفي باب: في الحوض برقم (۶۵۹۰) وابو داود في (سننه) في الجنائز باب: الميت يصلى على قبره بعد حين برقم (۳۲۲۳) وبرقم (۳۲۲۴) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الصلاة على الشهداء برقم ۶۲/ ۴۔ انظر (التحفة) برقم (۹۹۵۳)

دے دی گئی ہیں یا زمین کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور میں اللہ کی قسم! میں اپنے بعد تمہارے شرک کرنے کا خطرہ محسوس نہیں کرتا، لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔

فائدہ ...... صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ: آپ نے اپنی زندگی کے آخری دور میں، تمام شہداء کے لیے، میت کی طرح انتہائی اخلاص اور تضرع سے دعا فرمائی اور یہ دعا مسجد میں کی گئی، اس لیے نماز سے فراغت کے بعد آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اگلی باتیں ارشاد فرمائیں اور شہدائے احد کی قبور تو میدان احد میں ہی تھیں، وہاں منبر کہاں سے آ گیا، اس لیے علامہ انور شاہ نے لکھا ہے کہ روایات کے تتبع اور تلاش سے مجھ پر یہ حقیقت کھلی ہے کہ آپ نے یہ دعا اپنے وفات کے سال مسجد نبوی میں کی، اس طرح آپ نے زندوں کی طرح مردوں کو بھی الوداع فرمایا، (فیض الباری ج ۱ ص ۴۷۸)۔ جنگ اور تین ہجری کو ہوئی اور آپ کی وفات ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی، نماز اتنے عرصہ کے بعد تو نہیں پڑھی جاتی۔

اِنِّی قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الارض او مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ: مجھے زمین کے خزانوں کی یا زمین کی کنجیاں دے دی گئی ہیں، آپ کی اس پیش گوئی کے مطابق مسلمانوں نے تمام علاقوں کو فتح کیا اور کسری و قیصر کے خزانوں کے مالک بنے اور اب بھی ہر قسم کے قدرتی اسباب و ذرائع معیشت مسلمان ملکوں میں موجود ہیں، لیکن بدقسمتی سے مسلمان ان سے صحیح فائدہ نہیں اٹھا رہے۔

مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بعدی: مجھے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے، مقصد یہ ہے کہ آپ کی امت مجموعی اعتبار سے اسلام سے برگشتہ نہیں ہوگی یا جاہلیت کے دور والا شرک دوبارہ پیدا نہیں ہوگا کہ لوگ شرک کو اپنا دین قرار دیں، اگر کچھ لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں تو وہ اس کو شرک تسلیم ہی نہیں کرتے اور اسلام کو ہی اپنا دین تصور کرتے ہیں اور انفرادی طور پر اگر کچھ لوگ مرتد ہوئے ہیں تو اکثریت کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور بقول امام ابی اس کا مخاطب صحابہ کرام ہی کہ ان کے بارے میں یہ خطرہ نہ تھا۔ (تکملہ ج ۴ ص ۵۰۵)

لٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا: لیکن دنیا کے خزانوں اور دنیوی مال و دولت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنے کا اندیشہ ہے اور یہ چیز باہمی حسد و بغض اور دشمنی کا باعث بنتی ہے، جس سے اخلاق اور اعمال میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور آپ نے جس چیز کے اندیشے کا اظہار فرمایا تھا، آج وہی چیز امت کی تباہی اور بربادی کا باعث بن رہی ہے، دین و ایمان اتفاق و اتحاد ہر چیز اس کی بھینٹ چڑھ رہی ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں اس کی صراحت آ رہی ہے۔

[5977] ٣١-(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى الْجُحْفَةِ إِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ

[5977]۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے لیے دعا فرمائی، پھر منبر پر چڑھے، گویا کہ آپ زندوں اور مردوں کو رخصت فرمار ہے ہیں اور فرمایا: ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور اس کی چوڑائی اتنی ہے جتنا ایلہ اور جحفہ کا درمیانی فاصلہ ہے، میں تمہارے بارے میں یہ خوف وخطرہ محسوس نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن میں تمہارے بارے میں یہ خدشہ محسوس کرتا ہوں کہ تم دنیا میں دلچسپی لو گے، باہم لڑو گے اور تباہ و برباد ہو گے، جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔'' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، یہ آخری بار تھی جس میں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔

فائدہ: ...... كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَات: گویا آپ زندوں اور مردوں کو رخصت فرمارہے ہیں، آپ مردوں کی زیارت کے لیے جاتے تھے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے، اب گویا یہ ان کے لیے آخری دعا تھی، یہ بھی ممکن ہے آپ میدان احد میں تشریف لے گئے ہوں اور شہدائے احد کی قبروں پر نماز پڑھی ہو اور پھر واپس آ کر مسجد نبوی میں خطبہ دیا ہو، اس صورت میں یہ دعا کی بجائے نماز جنازہ ہوگی، جیسا کہ احناف کا موقف ہے، اگر مسجد میں نماز پڑھی تو جنازہ غائبانہ ہوگا۔ لیکن علامہ انور کشمیری اس کو دعا سمجھتے ہیں۔

إِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ إِلَى جُحْفَةَ: حوض کوثر کی لمبائی اور چوڑائی کے بارے میں آپ نے مختلف اوقات میں، مختلف مقامات کی مسافت بیان فرمائی ہے، آپ نے حاضرین کی معلومات کے مطابق جگہوں کے نام بیان فرمائے تھے، مقصود اس کی وسعت اور فراخی کا بیان ہے، مسافت کی تعیین یا تحدید مقصود نہیں، جحفہ، رابغ کے قریب ایک جگہ ہے، جو اہل شام کا میقات ہے اور ایلۃ ایک بندرگاہ ہے جو بحر قلزم پر واقع ہے اور مدینہ سے تقریباً ایک ماہ کا راستہ ہے۔

[5977] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٣٢)

[5978] ۳۲۔(۲۲۹۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو کُرَیْبٍ وَابْنُ نُمَیْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیقٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَیْهِمْ فَاَقُولُ یَارَبِّ اَصْحَابِی اَصْحَابِی فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بَعْدَکَ))

[5978] ۔ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں کچھ لوگوں کے بارے میں جھگڑا کروں گا، (تاکہ ان کو حوض پر آنے دیا جائے) پھر ان کے بارے میں مغلوب ہو جاؤں گا (ان کو اجازت نہ دلوا سکوں گا) میں کہوں گا، اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں تو جواب دیا جائے گا، تمہیں نہیں معلوم تیرے بعد انہوں نے کیا کیا نئی باتیں نکالیں۔''

[5979] (. . .)و حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ عَنْ جَرِیرٍ عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ ((اَصْحَابِی اَصْحَابِی))

[5979]۔ یہی روایت امام صاحب کو دو اور اساتذہ نے سنائی اور اس میں ''میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔'' بیان نہیں کیا۔

[5980] (. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ کِلَاهُمَا عَنْ جَرِیرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِیعًا عَنْ مُغِیرَةَ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِیثِ الْاَعْمَشِ وَفِی حَدِیثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِیرَةَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ

[5980]۔ امام صاحب تین اور اساتذہ کی دو سندوں سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

[5981] (. . .)و حَدَّثَنَاه سَعِیدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرٍ

[5978] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٧٥) انظر (التحفة) برقم (٩٢٦٣)

[5979] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٣٤)

[5980] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٨٦) وفي الفتن باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة﴾ وما كان النبي ﷺ يحذر من الفتن برقم (٧٠٤٩) انظر (التحفة) برقم (٩٢٩٢)

[5981] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٧٥) انظر (التحفة) برقم (٣٣٤١)

بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ

[5981]۔امام صاحب کو یہی روایت دو اور اساتذہ اپنی اپنی سند سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سناتے ہیں۔

[5982] ۳۳۔(۲۲۹۸)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ((الْاَوَانِي)) قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ ((تُرٰى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ))

[5982]۔حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''میرا حوض، صنعاء اور مدینہ کے فاصلہ کے برابر ہے۔'' تو حضرت مستورد رضی اللہ عنہ، ان سے پوچھا، کیا تو نے آپ سے ''برتنوں کے بارے میں نہیں سنا'' اس نے کہا،نہیں تو حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا،''اس میں برتن ستاروں کی مانند دکھائی دیں گے۔''

[5983] (. . .)وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ

[5983]۔امام صاحب کو یہ روایت ایک اور استاد نے سنائی، جس میں حوض کا تذکرہ ہے، لیکن حضرت مستورد کا قول اور آپ کا فرمان بیان نہیں کیا۔

[5984] ۔(۲۲۹۹)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ))

[5984]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تمہارے آگے حوض ہے، اس کے دونوں کناروں کا فاصلہ، اتنا ہے، جتنا جرباء اور اذرح کا فاصلہ۔''

[5982] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٩١) انظر (التحفة) برقم (٣٢٨٧)

[5983] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٣٨)

[5984] اخرجه ابو داود في (سننه) في باب: في الحوض برقم (٤٧٤٥) انظر (التحفة) برقم (٧٥٣٨)

فائدہ :...... علامہ ضیاء الدین المقدسی کا موقف یہ ہے کہ یہاں ایک لفظ چھوٹ گیا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، عرضه مثل ما بينكم وبين جرباء اذرح ، اس کا عرض تمہارے یعنی اہل مدینہ کے جرباء، اذرح کے درمیان فاصلہ کے برابر ہے، اس لیے حدیث میں ہوگا، كما بين مقامى و بين جرباء اذرح: جتنا فاصلہ میرے کھڑے ہونے کی جگہ اور جرباو اذرح کے درمیان ہے اور سنن دارقطنی کی روایت ہے، ما بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ و جرباء واذرح ، (فتح الباری ج ۱۱ ص ۴۷۲، مکتبہ دار المعرفۃ)۔

[5985] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى ((حَوْضِي))

[5985]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، "تمہارے آگے حوض ہے، جیسا کہ جرباء اور اذرح کا فاصلہ ہے۔" ابن المثنیٰ کی روایت میں حَوْض کی بجائے حَوْضِي (میرا حوض) ہے۔

[5986] (. . .) و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

[5986]۔ عبید اللہ نے کہا میں نے استاد سے پوچھا تو اس نے کہا، یہ شام کی دو بستیاں ہیں، جن کے درمیان فاصلہ تین رات کی مسافت کے بقدر ہے اور ابن بشر کی روایت میں ہے، تین دن کی مسافت کے بقدر۔

[5987] (. . .) و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

[5987]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[5985] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق باب: فی الحوض وقوله تعالیٰ: ﴿انا اعطیناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٧٧) انظر (التحفة) برقم (٨١٥٨)

[5986] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٠٠١) وبرقم (٨١٠٤)

[5987] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٢٤١)

[5988] ٣٥-(. . .) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ فِيهِ اَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا))

[5988] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے آگے اتنا بڑا حوض ہے، جیسے کہ جرباء اور اذرح کا فاصلہ ہے، اس میں آسمان کے ستاروں کی مانند کوزے ہیں، جو اس پر پہنچے گا، سو اس سے پیے گا اور اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔''

[5989] ٣٦-(٢٣٠٠) وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلَى اَيْلَةَ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ))

[5989] ۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! حوض کے برتن کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اس کے برتن سیاہ رات جس میں بادل نہ ہوں، کے نجوم وکواکب (ستارے وسیارے) کی تعداد سے زیادہ ہیں، وہ جنت کے برتن ہوں گے، جو ان سے پیے گا، آخر تک پیاسا نہیں ہوگا، اس میں جنت سے دو پرنالے بہیں گے، جو اس سے پیے گا، اسے پیاس نہیں لگے گی، اس کا عرض اور طول برابر ہیں، عمان سے ایلہ کے فاصلہ کی مانند، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔''

فائدہ :...... عَمَّان: یہ آج کل اردن کا دارالحکومت ہے، جسے عمان بلقاء کہتے ہیں، اگر عمان ہو تو یہ خلیج کا شہر ہے اور مسقط کا دارالحکومت ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو ترجیح دی ہے۔

[5988] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی صفة القيامة والرقاقء والورع باب: ما جاء فی صفة اوانی الحوض برقم (٢٤٤٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٥٣)

[5989] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢١١٦)

[5990] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي اَذُودُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي اِلَى عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ ((اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ))

[5990] ۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض کی بلند جگہ پر کھڑا ہو کر اہل یمن کی خاطر لوگوں کو ہٹاؤں گا، میں اپنے عصا سے ماروں گا، تاکہ پانی ان پر بہنے لگے، یعنی سب سے پہلے وہ پی سکیں۔'' آپ سے اس کے عرض کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، ''میری جگہ سے عمان تک۔'' آپ سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا، ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس میں دو پرنالے مسلسل پانی گرائیں گے، جنت سے، اس میں اضافہ کریں گے، ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔''

مفردات الحدیث ❶ **عُقر**: حوض کے پاس اونٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ یا بلند جگہ۔ ❷ **يَرْفَضُّ**: جاری وہ، بہنے لگے۔ ❸ **يَغُتُّ**: مسلسل پانی گرتا ہے۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حوض سے سب سے پہلے اہل یمن پانی پئیں گے اور انصار یمنی ہیں، انہوں نے آپ کی دشمنوں اور ناگوار حالات میں حفاظت کی، دین کا دفاع کیا، اس لیے ان کو یہ شرف اور احترام حاصل ہوگا، ان کو پانی پلانے کی خاطر دوسروں کو روکا جائے گا اور میدان حشر کے حوض میں، جنت کی نہر سے دو پرنالے مسلسل گریں گے، جو حوض کے پانی میں اضافہ کرتے رہیں گے۔

[5991] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ، بِاِسْنَادِ هِشَامٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِهِ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: "اَنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ"

[5991] ۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''میں قیامت کے دن حوض کے پاس اونٹوں کی جگہ پر ہوں گا۔'' یعنی بلند جگہ پر پلانے والے کی جگہ پر

[5990] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١١٦)

[5991] تقدم

[5992] (. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ

[5992]۔ امام صاحب مذکورہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے کہ محمد بن بشار نے یحییٰ بن حماد سے کہا، یہ حدیث آپ نے ابوعوانہ سے سنی ہے، اس نے کہا، میں نے شعبہ سے بھی سنی ہے تو میں نے کہا، میری خاطر اس پر نظر ڈالیے تو اس نے میری خاطر اس پر نظر ڈالی کہ مجھے یہ روایت سنائی۔

[5993] ۳۸۔(۲۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَأَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ))

[5993]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''میں اپنے حوض سے کچھ مردوں کو اس طرح ہٹاؤں گا، جس طرح اجنبی اونٹوں کو ہٹایا جاتا ہے۔''

فائدہ:...... جو لوگ آپ کے حوض سے پانی پینے کے حقدار نہیں ہوں گے، آپ ان کو اپنی امت کو پلانے کی خاطر ہٹا دیں گے، تاکہ آپ کی امت آسانی سے پانی پی سکے۔

[5994] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

[5994]۔ امام صاحب کو مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد نے بھی سنائی۔

[5995] ۳۹۔(۲۳۰۳) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)) [انظر: ۵۹۹۸]

[5992] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۱۶)

[5993] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۷۹)

[5994] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المساقاة باب: من رای ان صاحب الحوض والقربة احق بمائه برقم (۲۳۶۷) انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۸۵)

[5995] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق باب: فی الحوض وقوله تعالی: ﴿انا اعطیناك الکوثر﴾ برقم (۶۵۸۰) انظر (التحفة) برقم (۱۵۵۸)

[5995] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے حوض کا فاصلہ، ایلہ اور صنعائے یمن کے درمیان فاصلہ جیسا ہے اور اس میں کوزے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں۔''

[5996] ٤٠۔(٢٣٠٤)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ أُصَيْحَابِي أُصَيْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ))

[5996] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس حوض پر کچھ ایسے مرد آنے کی کوشش کریں گے، جو میرے ساتھ رہے تھے، حتیٰ کہ جب میں ان کو دیکھ لوں گا اور وہ میرے سامنے کیے جائیں گے، مجھ سے ورے ہی انہیں اچک لیا جائے گا تو میں کہوں گا، اے میرے رب! میرے ساتھی ہیں، میرے کچھ ساتھی ہیں تو مجھے کہا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں، انہوں نے آپ کے بعد کیا نئے نئے کام نکالے تھے۔''

مفردات الحدیث ❶ رُفِعُوا إِلَيَّ: میرے سامنے کیے جائیں گے۔ ❷ اُخْتُلِجُوا دونی: مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی انہوں نے انہیں الگ کر دیا جائے گا۔ اصیحابی، تصغیر دلیل ہے کہ ان کی تعداد کم ہوگی۔

[5997] (. . .)و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ ((آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ))

[5997] ۔امام صاحب کے تین اور اساتذہ یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، ''اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔''

[5998] ٤١۔(٢٣٠٣)و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

[5996] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: في الحوض وقوله تعالى: ﴿انا اعطيناك الكوثر﴾ برقم (٦٥٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٠٦٩)

[5997] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٧٩)

[5998] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٣١)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)) [راجع: ٥٩٩٥]

[5998] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض کے دونوں کناروں کا درمیانی فاصلہ، صنعاء اور مدینہ کے درمیانی فاصلہ کی مانند ہے۔''

[5999] ٤٢۔(. . .)و حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالَا اَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيثِ ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْ حَوْضِي))

[5999] ۔امام صاحب کے دو اور اساتذہ یہی روایت بیان کرتے ہیں، مگر ان دونوں نے شک کرتے ہوئے کہا یا مدینہ اور عمان کا درمیانی فاصلہ اور ابوعوانہ کی حدیث میں ہے، ''میرے حوض کے دونوں اطراف کا فاصلہ'' نَاحِيَتَي کی جگہ لَا بَتَي کا لفظ ہے، معنی ایک ہی ہے۔

[6000] ٤٣۔(. . .)و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

قَالَ اَنَسٌ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((تُرٰى فِيهِ اَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ))

[6000] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس میں سونے اور چاندی کے کوزے، آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔''

[6001] (. . .)و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ

[5999] طریق هارون بن عبدالله اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزهدباب: ذکر الحوض برقم (٤٣٠٤) انظر (التحفة) برقم وطریق حسن بن علی الحلوانی تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٢)

[6000] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: ذکر الحوض برقم (٤٣٠٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٣)

[6001] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٠٢)

[6001]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، ''یا آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہوں گے۔''

[6002] ٤٤۔(٢٣٠٥)حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((أَلَا إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَأَنَّ الْأَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ))

[6002]۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور اس کے دو کناروں کا فاصلہ صنعاء اور ایلہ کے درمیانی فاصلہ جتنا ہے اور گویا اس میں کوزے ستارے ہیں۔''

[6003] ٤٥۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ))

[6003]۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیثیں سنی ہیں، ان میں سے کوئی مجھے بتائیں تو اس نے مجھے لکھا، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا۔ ''حوض پر میں ہی تمہارا پیش رو ہوں گا۔''

١٠......بَابٌ :إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ

باب ١٠: آپ کی معیت میں فرشتوں کا جنگ میں حصہ لے کر آپ کی عزت افزائی کرنا

[6004] ٤٦۔(٢٣٠٦)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ

[6002] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٦٢)

[6003] تقدم تخريجه في الامارة باب: الناس تبع لقريش والخلافة في قريش برقم (٤٦٨٨)

[6004] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: ﴿اذا همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (٤٠٥٤) وفي اللباس باب: الثياب البيض برقم (٥٨٢٦) انظر (التحفة) برقم (٣٨٤٣)

عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَام

[6004] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں دو آدمی دیکھے، جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے، میں نے انہیں اس سے پہلے یا بعد میں نہیں دیکھا، یعنی جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔

[6005] ٤٧۔(. . .)و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

[6005] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں، سفید پوش دو آدمی دیکھے، جو آپ کی طرف سے انتہائی سخت جنگ لڑ رہے تھے، میں نے ان کو نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتوں نے صرف جنگ بدر میں ہی حصہ نہیں لیا، بلکہ آپ کے تحفظ و دفاع کے لیے، اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انہوں نے جنگ احد میں بھی حصہ لیا اور ایک عام انسان کی طرح جنگ کی، وگرنہ اپنی اصلی قوت و طاقت کے اعتبار سے تو ایک ہی فرشتہ کافروں کی تباہی اور بربادی کے لیے کافی تھا۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ انبیاء کے علاوہ بھی دوسرے نیک اور متقی انسانوں کو ان کی عزت و کرامت کے لیے فرشتوں کا دیدار کروا دیتا ہے اور ان کے ناموں کی تعیین، آپ کے بتانے پر ہوئی، کیونکہ آپ کی اطلاع کے بغیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے ان کو جبریل اور میکائیل کا نام دینا ممکن نہ تھا۔

١١......بَاب: فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وتقدمه للحرب

باب ١١: نبی اکرم ﷺ کی شجاعت اور جنگ کے لیے آپ کا پیش قدمی فرمانا

[6006] ٤٨۔(٢٣٠٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ

[6005] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٥٩)

[6006] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الشجاعة في الحرب والجبن←

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ

[6006] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین تھے، سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ دلیر تھے، ایک رات اہل مدینہ خوف زدہ ہو گئے تو لوگ آواز کی طرف نکل کھڑے ہوئے، سو رسول اللہ ﷺ کو واپس آتے ہوئے ملے، آپ ان سے پہلے آواز کی طرف جا چکے تھے اور آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور آپ کے گلے میں (گردن میں) تلوار تھی اور فرما رہے تھے، ''خوف زدہ نہ ہو، خوف زدہ نہ ہو۔'' آپ نے فرمایا: ''ہم نے اس کو سمندر کی طرح تیز پایا یا فرمایا، یہ سمندر ہے۔'' اور وہ گھوڑا سست رفتار سمجھا جاتا تھا۔

فائدہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انتہائی جامعیت اور اختصار کے ساتھ، آپ کے تین بنیادی اوصاف کی تعیین فرمائی ہے، جو اخلاق حسنہ کی اساس ہیں، انسان میں تین قوتیں ہیں، (۱) قوت غضبیہ، اس میں حسن و کمال شجاعت و بسالت ہے، (۲) قوت شہویہ، جس کا حسن و کمال جود و سخا ہے، (۳) قوت عقلیہ، جس کا حسن و جمال حکیمانہ قول و فعل ہے اور خَلق، خُلُق کی خوبصورتی اور حسن اس کا نتیجہ ہے اور حدیث سے آپ کی دلیری و شجاعت، بے خوفی، و بیباکی اور گھوڑ سواری کی مہارت کا پتہ چلتا ہے، آپ انتہائی بے خوفی سے اکیلے ہی حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے سب سے پہلے نکل گئے، تاکہ لوگوں کو آگاہ کیا جا سکے اور آپ کی برکت سے سست رفتار گھوڑا، انتہائی تیز رفتار نکلا اور آپ نے ظاہری اسباب و وسائل کو استعمال کرتے ہوئے جنگی اسلحہ تلوار کو بھی گردن میں حمائل کیا اور حقیقت حال معلوم کر لینے کے بعد لوگوں کی پریشانی اور گھبراہٹ کو بھی دور فرمایا۔

[6007] ۴۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

← برقم (۲۸۲۰) وفی باب: الحمائل وتعليق السيف بالعنق برقم (۲۹۰۸) وفی باب: اذا فزعوا بالليل برقم (۳۰۴۰) وفی باب: ركوب الفرس العربی برقم (۲۸٦٦) وفی الادب باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل برقم (٦٠٣٣) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی الخروج عند الفزع برقم (١٦٨٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الجهاد باب: الخروج فی النفير برقم (٢٧٧٢) انظر (التحفة) برقم (٢٨٩)

[6007] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الهبة باب: من استعار من الناس الفرس برقم (٢٦٢٧) ←

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَارَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا))

[6007] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں دہشت و گھبراہٹ پھیل گئی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار (مانگ کر) لیا، جسے مندوب کہا جاتا تھا، سو اس پر سوار ہوئے، (واپسی پر) فرمایا: ''ہم نے گھبراہٹ و پریشانی کی کوئی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے اسے انتہائی تیز رفتار پایا ہے۔''

[6008] (. . .)و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِاَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا

[6008] ۔ مصنف نے یہی روایت تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کی ہے، ابن جعفر کی حدیث میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی جگہ ہمارا گھوڑا بتایا گیا ہے اور خالد کی حدیث میں قتادہ کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح موجود ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی سے کوئی چیز ضرورت کے تحت مستعار لینا جائز ہے اور جانور کا نام رکھنا درست ہے اور انسان اگر دلیر اور باہمت ہو تو واقعہ کی تحقیق یا صورت حال سے آگاہی کے لیے اکیلا بھی جا سکتا ہے۔

۱۲...... بَاب: جُوْدِهٖ ﷺ

باب ۱۲: نبی اکرم ﷺ خیر میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے

[6009] ۵۰۔(۲۳۰۸) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي اَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

← وفی الجهاد والسير باب: اسم الفرس والحمار برقم (٢٨٥٧) وفی باب: الركوب على الدابة الصعبة والفحولة من الخيل برقم (٢٨٦٢) وفی باب: مبادرة الامام عند الفزع برقم (٢٩٦٨) وفی الادب باب: المعاريض مندوحة عن الكذب برقم (٦٢١٢) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ماروی فی الرخمة فی ذلك برقم (٤٩٨٨) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فی الخروج عندالفزع برقم (١٦٨٥) وبرقم (١٦٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٢٣٨)

[6008] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٥٩٦٢)

[6009] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی بدء الوحی باب (٦) برقم (٥) وفی الصوم باب: ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

[6009]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ، خیر (کسی کی بھلائی و ہمدردی) میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت سب سے زیادہ ماہ رمضان میں ہوتی تھی، جبریل ہر سال رمضان میں، مہینہ کے ختم ہونے تک، آپ کو ملتے، رسول اللہ ﷺ اس پر قرآن پیش کرتے، (دور کرتے) تو جب آپ کو جبریل علیہ السلام ملتے، تو رسول اللہ ﷺ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہوتے۔

مفردات الحدیث ❶ أَجْوَدُ النَّاسِ: جود کا معنی ہوتا ہے، ہر انسان کو اس کی ضرورت کی چیز عطا کرنا۔ یعنی جس کو علم و معرفت کی ضرورت ہوتی، اس کو علوم و معارف سے نوازتے، ننگے کو لباس پہناتے، بھوکے کو کھانا کھلاتے اور سخی تو صرف مال کی سخاوت کرتا ہے۔ ❷ الرِّيحُ الْمُرْسَلَةُ: آزاد چھوڑی ہوئی ہوا جو انتہائی تیز ہوتی ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فضیلت والے دنوں میں جود و سخا زیادہ کرنا چاہیے اور ماہ رمضان میں تلاوت قرآن کا اہتمام بھی زیادہ کرنا چاہیے، کیونکہ آپ اس مہینہ میں جبریل کے ساتھ دور کرتے تھے، یہ قرآن سنتے اور سناتے تھے۔

[6010] (. . .) وحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6010]۔ امام صاحب دو اساتذہ کی سندوں سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۳...... بَاب: حُسْنِ خُلُقِهِ ﷺ

باب ۱۳: رسول اللہ ﷺ کا اخلاق سب سے اچھا تھا

[6011] ۵۱۔(۲۳۰۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

← اجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان برقم (١٩٠٢) وفي بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (٣٢٢٠) وفي المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٥٤) وفي فضائل القرآن باب: كان جبريل يعرض القرآن على النبي ﷺ برقم (٤٩٩٧) والنسائي في (المجتبى) في الصيام باب: الفضل والجود في شهر رمضان برقم (٢٠٩٤) انظر (التحفة) برقم (٥٨٤٠)

[6010] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٦٤)

[6011] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٦)

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي أُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللّٰهِ

[6011] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے، اللہ کی قسم، آپ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ ہی مجھے کسی چیز کے بارے میں کہا تو نے اس طرح کیوں کیا اور تو نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ابوربیع اضافہ کرتے ہیں، جو کام خادم نہیں کرتا اور کلمہ، اللہ کی قسم، کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ انتہائی حلیم اور بردبار تھے، دس سال کا ایک نوخیز لڑکا آپ کا خادم تھا اور وہ اپنے لڑکپن کی بنا پر یقیناً ایسا کام کرتا ہوگا، جو آپ کے شایان شان نہیں ہوگا،، کبھی اس میں سستی اور غفلت کا مظاہرہ بھی کرتا ہوگا، جیسا کہ آنے والی روایات سے معلوم ہوتا ہے، لیکن آپ نے کبھی اکتاہٹ اور بیزاری کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ ہی سرزنش وتوبیخ سے کام لیا بلکہ اس کی دل داری فرمائی۔

نوٹ:...... لَيْسَ مِمَّا: لیس کلمہ میں تحریف ہوئی ہے، یہ درحقیقت لِشَيْءٍ مِمَّا ہے، یعنی خادم جو کچھ کرتا ہے، (فتح الباری ج ۱۰ص ۴۶۷ مکتبہ دارالمعرفہ)

[6012] (. . .) وحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ بِمِثْلِهِ

[6012]۔یہی روایت امام صاحب کے ایک اور استاد بیان کرتے ہیں۔

[6013] ۵۲۔(. . .) وحَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اَخَذَ اَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا

[6012] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: حسن الخلق والسخاء وما یکره من البخل برقم (٦٠٣٨) انظر (التحفة) برقم (٤٣٦)

[6013] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الوصایا باب: استخدام الیتیم فی السفر والحضر اذا کان صلاحا له ونظر الام او زوجها للیتیم برقم (٢٧٦٨) وفی الدیات باب: من استعان عبدا او صبیان برقم (٦٩١١) انظر (التحفة) برقم (١٠٠٠)

[6013] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے کر چل پڑے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! انس ایک سمجھ دار لڑکا ہے، آپ کی خدمت کرے گا، سو میں نے آپ کی سفر اور حضر میں خدمت کی، اللہ کی قسم! جو کام میں نے کیا، آپ نے مجھے یہ نہیں کہا، یہ کام تو نے اس طرح کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہ کیا، آپ نے یہ نہیں کہا تو نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

فائدہ :...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لخت جگر ہیں اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی تھی اور حضرت ام سلیم کے مشورہ ہی سے حضرت انس کو آپ کی خدمت کے لیے لے گئے تھے، اس لیے بعض جگہ لے جانے کی نسبت حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی طرف کی گئی ہے، نیز جنگ خیبر کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ سے کسی ایسے خادم کا مطالبہ کیا، جو سفر میں آپ کی خدمت کرے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بھی، حضرت انس ہی کو پیش کیا، اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے آپ کی سفر و حضر میں خدمت کی۔

[6014] ٥٣ ۔ (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ

[6014] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو سال خدمت کی تو میں نہیں جانتا، آپ نے مجھے کبھی فرمایا ہو، یہ کام تو نے کیوں کیا؟ اور نہ آپ نے کبھی میرے کام پر نکتہ چینی فرمائی (نہ کسی کام میں عیب نکالا)

فائدہ :...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نو سال کچھ ماہ گزارے تھے، اس لیے کبھی کسر کو پورا کرتے ہوئے دس سال کہہ دیا اور کبھی اس کو نظر انداز کرتے ہوئے ۹ سال کہہ لیا۔

[6015] ٥٤ ۔ (٢٣١٠) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحٰقُ قَالَ

[6014] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٥٨)

[6015] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في الحلم واخلاق النبي صلی اللہ علیہ وسلم برقم (٤٧٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٤)

أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((يَا أُنَيْسُ أَذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ

[6015] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا اخلاق سب سے اچھا تھا، آپ نے ایک دن ایک ضرورت کے لیے مجھے بھیجنا چاہا تو میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا اور میرے جی میں یہی تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جس مقصد کے لیے مجھے بھیجنا چاہا ہے، میں اس کے لیے جاؤں گا، سو میں نکلا، حتیٰ کہ بچوں کے پاس سے گزرا اور وہ (بازار میں) کھیل رہے تھے، (میں ان کے پاس رک گیا) اچانک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آ کر میری گدی کو پکڑ لیا تو میں نے آپ کی طرف دیکھا اور آپ ہنس رہے تھے، آپ نے فرمایا، ''اے انیس! کیا جدھر میں نے تمہیں بھیجا تھا، ادھر گئے ہو؟'' میں نے کہا، جی ہاں، میں جاتا ہوں، اے اللہ کے رسول!

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ لڑکپن کے بھول پن کی بنا پر، بسا اوقات جو کام کرنا چاہتے ہوتے، اس کے بارے میں بھی قسمیہ انداز میں کہہ دیتے کہ میں نہیں کروں گا، لیکن آپ اس کا برا نہ مناتے اور یہی سمجھتے یہ نادانی کے طور پر یہ کہہ رہا ہے، کام یہ کرے گا، پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ جاتے تو آپ ان پر نظر رکھتے، وہ بچوں کو کھیل میں مشغول دیکھ کر، ان کے پاس کھڑے ہو جاتے تو آپ چپکے سے پیار و محبت سے پیچھے سے ان کی گردن دبوچ لیتے، لیکن غصے کا اظہار نہ فرماتے، بلکہ فرماتے، اے پیارے انس، گئے نہیں ہو اور حضرت انس بڑی معصومیت سے جواب دیتے، ادھر ہی جا رہا ہوں، اور اس پر آپ کریمانہ اخلاق کی بنا پر خاموش ہو جاتے۔

[6016] (۲۳۰۹) قَالَ أَنَسٌ وَاللهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا [راجع: ٦٠١١]

[6016] ۔انس کہتے ہیں، اللہ کی قسم، میں نے آپ کی نو سال خدمت کی ہے، مجھے نہیں معلوم، میں نے جو کام کیا ہو، آپ نے کہا ہو، وہ فلاں فلاں کام تو نے کیوں کیا ہے؟ یا جو کام میں نے چھوڑا ہو، آپ نے کہا، وہ، ایسے ایسے یا فلاں فلاں کام کیوں نہیں کیا؟

[6016] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في الحلم واخلاق النبي ﷺ برقم (٤٧٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٤)

[6017] ۵۵۔(۲۳۱۰)و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا

[6017]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا اخلاق سب لوگوں سے اچھا تھا۔

۱۴......بَاب : سَخَائِهِ ﷺ

باب ۱۴: آپ ﷺ کی سخاوت

[6018] ۵۶۔(۲۳۱۱)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

[6018]۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی چیز کے مانگنے پر نہیں، نہ کہا۔"

[6019] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَآءً

[6019]۔امام صاحب کے دو اساتذہ اپنی اپنی سند سے یہی روایت، بالکل اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ مجبوری کے سوا، عام طور پر کبھی کسی سائل کو محروم نہیں رکھتے تھے، اگر دینا ممکن نہ ہوتا تو پھر فرماتے، یہ ممکن نہیں۔

[6020] ۵۷۔(۲۳۱۲)و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسٰى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَآئَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَآءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ

[6017] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير ونوب وغيرها من الطاهرات برقم (۱٤۹۸)

[6018] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۰۳۵)

[6019] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل برقم (٦۰۳٤) انظر (التحفة) برقم (۳۰۲٤)

[6020] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦۱٤)

[6020] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام لانے کے وقت جو کچھ مانگ لیا جاتا تھا، آپ عنایت فرما دیتے، آپ کے پاس ایک آدمی آیا تو آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں دے دیں تو وہ اپنی قوم کے پاس جا کر کہنے لگا، اے میری قوم! مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ محمد اس قدر عنایت فرماتا ہے کہ اسے فقر و فاقہ کا خدشہ ہی نہیں۔

فائدہ:...... غَنَمًا بَيْنَ جبلين: دو پہاڑوں کے درمیان کے علاقہ کو بھر دینے والی بکریاں، آپ نے صفوان بن امیہ کو حنین کی غنیمت سے بہت سی بکریاں عطا فرمائیں کہ آپ کے اس قدر عطیہ سے اسے محسوس ہو گا کہ واقعی آپ اللہ کے نبی ہیں، جو بلا خوف و خطر، اس قدر سخاوت کرتے ہیں، اس لیے اس نے اپنی قوم کو بھی مسلمان ہونے کی دعوت دی۔

[6021] ۵۸۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَسْلِمُوا فَوَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَآءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ اِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتّٰى يَكُونَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا تَسْلِيمٌ

[6021] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو پہاڑوں کے درمیان چرنے والی بکریاں مانگیں، آپ نے اسے وہ دے دیں، سو وہ اپنی قوم کے پاس آ کر کہنے لگا، اے میری قوم، اسلام قبول کر لو، اللہ کی قسم! محمد اس قدر عطیہ دیتا ہے کہ وہ فقر و فاقہ کا اندیشہ ہی نہیں رکھتا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک انسان محض دنیا کی خاطر مسلمان ہوتا تو اسلام لانے کے بعد اسے اسلام دنیا اور اس کی ہر چیز سے محبوب ہو جاتا۔

[6022] ۵۹۔(۲۳۱۳)وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللّٰهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَاَعْطٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً قَالَ ابْنُ

[6021] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۵۹)

[6022] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزكاة باب: ما جاء في اعطاء المؤلفة قلوبهم برقم (۶۶۶) انظر (التحفة) برقم (۴۹۴۴)

شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْطَانِي وَاِنَّهُ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتّٰى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ

[6022] ۔ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح مکہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ اپنے مسلمان ساتھیوں کے ساتھ نکلے اور حنین کی جنگ لڑی تو اللہ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی نصرت فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیے، پھر سو دیے، پھر سو دیے، ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے سعید بن المسیب نے بتایا، صفوان نے کہا، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا، جو بھی عطا یا فرمایا، جبکہ آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ مبغوض تھے، سو آپ مجھے (اس کے باوجود) دیتے رہے حتیٰ کہ آپ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

فائدہ:......صفوان بن امیہ جنگ حنین کے وقت مشرک تھا اور فتح مکہ کی بنا پر آپ کا شدید مخالف تھا، لیکن آپ نے تالیف قلبی کرتے ہوئے، اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں اس کو غنائم حنین سے اتنا کچھ دیا کہ وہ اسلام لانے پر مجبور ہو گیا، کیونکہ وہ سمجھ گیا کہ یہ کام پیغمبر کے بغیر کوئی اور دنیوی لیڈر یا سردار نہیں کر سکتا۔

[6023] ٦٠ـ(٢٣١٤)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ قَدْ جَائَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَوْ قَدْ جَائَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) فَحَثٰى اَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا

[6023] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں،

[6023] طريق عمرو الناقد اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: اذا وهب هبة او وعد ثم مات قبل ان تصل اليه برقم (٢٥٩٨) انظر (التحفة) برقم (٣٠٣٣) وطريق اسحاق اخرجه البخاري في (صحيحه) في الكفالة باب من تكفل عن ميت دينا فليس له ان يرجع برقم (٢٢٩٦) وفي الشهادات باب: من امر بانجاز الوعد برقم (٢٦٨٣) وفي فرض الخمس باب: ومن الدليل على ان الخمس لنوائب المسلمين برقم (٣١٣٧) وفي المغازي باب: قصة عمان والبحرين برقم (٤٣٨٣) انظر (التحفة) برقم (٢٦٤٠)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آئے گا تو میں تمہیں اتنا، اتنا دوں گا۔'' اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔ سو بحرین کا مال آنے سے پہلے آپ کا انتقال ہو گیا اور آپ کے بعد، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے اعلان کرنے والے کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا، جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے وعدہ کیا ہو یا آپ کے ذمہ کسی کا قرض ہو، وہ آ جائے، میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا، ''اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آ گیا تو میں تمہیں اس طرح، اس طرح، اس طرح دوں گا'' تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ لپ بھرا پھر مجھے کہا، اسے گنو، میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو درہم تھے تو انہوں نے فرمایا، اس سے دوگنا اور لے لو، یعنی پندرہ سو درہم دے دیئے۔

[6024] ٦١۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

[6024]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ وفات پا گئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے مال آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، جس کا نبی اکرم ﷺ کے ذمہ قرض ہو یا آپ نے اس سے وعدہ فرمایا ہو، وہ ہمارے پاس آ جائے، جیسا کہ ابن عیینہ کی حدیث ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ایک حکمران کے معاہدے اور وعدے اس کی جگہ لینے والے حکمران کو پورے کرنے ہوں گے، وہ یہ نہیں کہہ سکتا، یہ معاہدے اور وعدے ہم نے تو نہیں کیے۔

١٥...... بَابُ: رَحْمَتِهِ ﷺ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهِ وَفَضْلِ ذٰلِكَ

باب ١٥: نبی اکرم ﷺ کی بچوں اور اہل وعیال پر شفقت اہل وعیال اور آپ کی تواضع اور اس کی فضیلت

[6025] ٦٢۔(٢٣١٥)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ

[6024] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٧٧)

[6025] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: قول النبي ﷺ: انا بك لمحزونون برقم (١٣٠٣) وابو داود في (سننه) في الجنائز باب: في البكاء على الميت برقم (٣١٢٦) انظر (التحفة) برقم (٤٠٥)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ اَبِي اِبْرَاهِيمَ)) ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَى اُمِّ سَيْفٍ امْرَاَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ اَبُو سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَأْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى اَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ قَدِ امْتَلَاَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ فَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ اِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ))

[6025] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اپنے باپ کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔'' پھر آپ نے اسے ایک لوہار کی بیوی ام سیف کے سپرد فرمایا، لوہار کو ابوسیف کہتے تھے، آپ اس کے ہاں جانے کے لیے چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، ہم ابوسیف کے پاس پہنچے، جبکہ وہ بھٹی دھونک رہا تھا اور گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا تو میں جلدی جلدی آپ کے آگے چلا اور میں نے کہا، اے ابوسیف، رک جا، رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں، وہ رک گیا تو نبی اکرم ﷺ بچے کو منگوایا اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور اللہ کو جو منظور تھا، کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے اسے دیکھا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کی جان نکل رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے فرمایا، ''آنکھ آنسو بہا رہی ہے، دل غمزدہ ہے اور ہم زبان سے صرف وہی بات کہیں گے جو ہمارے رب کو پسند ہے، اللہ کی قسم، اے ابراہیم! ہم تیرے فراق پر غمگین ہیں۔''

مفردات الحدیث ❶ قَيْن: لوہار۔ ❷ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ: اس کی جان نکل رہی ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اولاد کی وفات پر آنسو بہانا اور دل کا رنجیدہ ہونا ایک طبعی چیز ہے، جو صبر کے منافی نہیں ہے، لیکن زبان سے کوئی ایسا کلمہ یا بول نہیں نکالا جائے گا، جو جزع فزع پر دلالت کرتا ہو یا اللہ کے فیصلہ پر ناگواری ظاہر کرتا ہو۔

[6026] ٦٣-(٢٣١٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

[6026] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٠٨)

كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ

[6026]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنی اولاد پر مہربان نہیں پایا، ابراہیم مدینہ کی بالائی بستی میں دودھ پیتے تھے، آپ جاتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے، آپ اس گھر میں داخل ہوتے، جبکہ وہ دھوئیں سے بھرا ہوتا، کیونکہ ابراہیم کا رضائی باپ لوہار تھا، آپ بچے کو پکڑتے، اسے بوسہ دیتے، پھر واپس آ جاتے، عمرو کہتے ہیں، جب ابراہیم وفات پا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا بیٹا ابراہیم، دودھ پیتے مر گیا ہے، اس کو دو دودھ پلانے والی ہیں جنت میں، اس کی رضاعت مکمل کر رہی ہیں۔''

مفردات الحدیث

✲ ظِئر: بچے کو دودھ پلانے والی عورت اور اس کے خاوند دونوں پر ظئر کا اطلاق ہوتا ہے، گویا یہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ:...... حضرت ابراہیم ۸ھ کو ماہ ذوالحجہ میں پیدا ہوئے تھے اور سولہ، سترہ ماہ کی عمر میں وفات پا گئے تھے اور ان کی مدت رضاعت کی تکمیل جنت میں ہوئی۔

[6027] ٦٤-(٢٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا أَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**وَأَمْلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ**)) وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ ((**مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ**))

[6027]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ اعرابی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھنے لگے، کیا تم اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ صحابہ کرام نے کہا، ہاں تو وہ کہنے لگے، لیکن ہم اللہ کی قسم! بوسہ نہیں دیتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور میں کیا کروں، اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت نکال لی ہے۔'' ابن نمیر کہتے ہیں، ''تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے۔''

[6027] طریق ابی اسامة اخرجه ابن ماجه فی الادب باب: بر الوالد والاحسان الی البنات برقم (٣٦٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٢٢) وطریق ابن نمیر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٠٥)

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اپنی چھوٹی اولاد سے بوس و کنار، ایک طبعی اور فطرتی شفقت و پیار کا نتیجہ ہے اور ان سے پیار و محبت نہ کرنا، دل کی سختی اور شقاوت کی دلیل ہے۔

[6028] ٦٥-(٢٣١٨) و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِيعُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُ **((مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ))**

[6028]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے دیکھا تو کہنے لگا، میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کسی ایک کا بوسہ نہیں لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔''

[6029] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6029]۔ امام صاحب کے ایک اور استاد اسی طرح روایت سناتے ہیں۔

[6030] ٦٦-(٢٣١٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ))**

[6030]۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ عز وجل اس پر رحم نہیں فرمائے گا۔''

[6028] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في قلبية الرجل ولده برقم ٨/ ٥٢۔ والترمذي في (جامعه) في البر والصلات باب: ما جاء في رحمة الولد برقم (١٩١١) انظر (التحفة) برقم (١٥١٤٦)

[6029] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٢٨٦)

[6030] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (٦٠١٣) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى﴾ برقم (٧٣٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣٢١١)

فائدہ :......مقصد یہ ہے کہ انسان کے دل میں دوسروں کے لیے ہمدردی، خیر خواہی اور مہربانی کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مہربانی اور شفقت کا معاملہ کرے جیسا وہ اللہ کی نعمتوں سے رویہ اختیار کرے گا اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اس سے سلوک کرے گا۔

[6031] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ

[6031]۔امام اپنے صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

١٦......بَاب كَثْرَةِ حَيَآئِهِ ﷺ

باب ١٦: رسول اللہ ﷺ کا بہت زیادہ باحیا ہونا

[6032] ٦٧-(٢٣٢٠)حَدَّثَنِى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىعُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ زُهَيْرٌ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِى عُتْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَيَآءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِىْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِىْ وَجْهِهٖ

[6032]۔امام صاحب اپنے کئی اساتذہ سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ، پردہ نشین، کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے اور آپ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہمیں آپ کے چہرے سے اس کا پتہ چل جاتا۔

مفردات الحدیث ❶ عَذْراء: کنواری دوشیزہ ❷ خِدْر: پردہ جو دوشیزہ کے لیے گھر کے کسی کونہ میں تانا جاتا ہے۔

[6031] طريق ابو بكر بن ابى شيبة اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى البر والصلة باب: ما جاء فى رحمة المسلمين برقم (١٩٢٢) انظر (التحفة) برقم (٣٢٢٨) وطريق ابوبكر بن ابى شيبة وابن عمر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٢٣٤)

[6032] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المناقب باب: صفة النبى ﷺ برقم (٣٥٦٢) وفى الادب باب: من لم يواجه الناس بالعتاب برقم (٦١٠٢) وابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: الحياء برقم (٤١٨٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٠٧)

فائدہ:...... کنواری دوشیزہ جب الگ تھلگ بیٹھی ہو اور وہاں کوئی مرد چلا جائے تو وہ بہت زیادہ شرم و حیاء محسوس کرتی ہے، آپ حیا کا پیکر تھے، اس لیے کسی ناگوار چیز کی ناگواری کا اظہار زبان سے نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ کے چہرہ کی رنگت سے اس کا پتہ چل جاتا تھا۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا، جب وہاں شرعی طور پر کچھ کہنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے۔ اس سے معلوم ہوا انسان کے جذبات مسرت و کراہت کا اظہار اس کے چہرے کی رنگت سے ہو جاتا ہے۔

[6033] ٦٨ ـ (٢٣٢١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا)) قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ

[6033]۔ امام مسروق رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، جس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ تشرف لائے ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر چھیڑ دیا اور کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ نہ طبعا بدگو تھے، اور نہ تکلفا بدگوئی کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہی ہیں جو اخلاق میں اچھے ہوں۔'' عثمان کی روایت میں ہے، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ آئے۔

[6034] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6034]۔ امام صاحب یہی روایت تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ فَاحِش: طبعی طور پر بدگو، بے حیا۔ ❷ مُتَفَحِّش: تکلف کے ساتھ بدگوئی کرنے والا، یعنی آپ نہ ابتداءً بدگوئی کرتے اور نہ جواباً فحش گوئی پر اترتے، کسی صورت میں حیاء کا دامن نہ چھوڑتے۔

فائدہ:...... حیاء، اس ملکہ اور قوت راسخہ کا نام ہے، جو انسان کو برے کاموں سے روکے اور اچھے کاموں پر ابھارے۔

[6033] اخرجه البخاري (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٥٩) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب عبدالله بن مسعود برقم (٣٧٥٩) وفي الادب لم يكن النبي ﷺ فاحشا (٦٠٢٩) وفي باب حسن الخلق برقم (٦٠٣٥) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في الفحش والتفحش برقم (١٩٧٥) انظر (التحفة) برقم (٨٩٣٣)

[6034] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٨٧)

۱۷......بَاب: تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عِشْرَتِهِ

باب ۱۷: نبی اکرم ﷺ کا تبسم، مسکراہٹ اور حسن معاشرت (رہن سہن)

[6035] ٦٩ـ(٢٣٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ

[6035]۔سماک بن حرب رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، انہوں نے کہا، ہاں، بہت دفعہ، آپ جس جگہ صبح کی نماز پڑھاتے، وہاں سے سورج نکلنے تک نہ اٹھتے، جب سورج طلوع ہو جاتا تو اٹھتے، صحابہ کرام باتیں کرتے رہتے، حتیٰ کہ جاہلیت کے دور کے کاموں کا ذکر چھیڑ لیتے اور ہنستے اور رسول اللہ ﷺ تبسم فرماتے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، صبح کی نماز کے بعد، سورج نکلنے تک اپنی جگہ بیٹھ کر ذکر و اذکار اور تلاوت کرنا ایک پسندیدہ عمل ہے اور عبرت پذیری و سبق آموزی کے لیے دور جاہلیت کے واقعات بیان کیے جا سکتے ہیں اور ہنسنے کے موقعہ پر ہنسنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ انسان تبسم پر کفایت کرے، یعنی مسکرائے اور آواز پیدا نہ ہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ عام طور پر مسکراتے تھے۔

۱۸......بَاب: فِي رَحْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلنِّسَآءِ وأمر السواق مطاياهن بالرفق بهن

باب ۱۸: نبی اکرم ﷺ کا عورتوں پر مہربانی فرمانا اور ان کی سواریوں کے ہانکنے والوں کو ان سے نرمی برتنے کا حکم دینا

[6036] ٧٠ـ(٢٣٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ

[6035] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: فضل الجلوس في مصلاه الصبح وفضل المساجد برقم (٢٨٦)

[6036] اخرجه البخاري في (صحيحه) في باب: ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه برقم (٦١٤٩) وفي باب: ما جاء في قول الرجل (ويلك) برقم (٦١٦١) وفي باب من دعاء صاحبه من اسمه فنقص من اسمه حرفا برقم (٦٢٠٢) وفي باب: المعاريض مندوحة عن الكذب برقم (٦٢٠٩) انظر (التحفة) برقم (٣٠٠) وبرقم (٩٤٩)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَغُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ))

[6036]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر تھے اور آپ کا انجشہ نامی حبشی (سیاہ فام) غلام حدی خوانی کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! شیشوں کے لیے، سواری آہستہ آہستہ ہانکو۔''

مفردات الحدیث ❶ **يَحْدُو**: اونٹوں کو تیز چلانے کے لیے گا رہا تھا۔ ❷ **رُوَيْدَ**: آہستہ آہستہ، نرمی کے ساتھ قواریر، قارورہ کی جمع ہے، آبگینہ، شیشہ، عورتوں کو صنف نازک ہونے کی بنا پر ان کے ضعف اور کمزوری کے سبب شیشہ سے تشبیہ دی ہے، کیونکہ وہ شیشہ کی طرح جلد ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے، زیادہ مشقت طلب کام کرنا، ان کے لیے مشکل ہے یا وہ جلد متاثر ہو جاتی ہیں، اس لیے تیز رفتاری سے، ان کے گرنے یا رنج والم محسوس کرنے ڈرنے کا خطرہ تھا۔

[6037] (. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِهِ

[6037]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6038] ٧١۔(. . .)و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى عَلَى اَزْوَاجِهِ وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ فَقَالَ ((وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ)) قَالَ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ

[6038]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، اپنی ازواج کے پاس پہنچے، انجشہ نامی اونٹ ہانکنے والا، ان کی سواریاں ہانک رہا تھا تو آپ نے فرمایا، افسوس، اے انجشہ شیشوں کی سواریوں کو نرمی سے ہانکو'' ابوقلابہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایسا بول بولا اگر تم میں سے کوئی بولتا تو تم اس پر اعتراض اور نکتہ چینی کرتے۔

[6037] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٩٠)
[6038] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٥٩٩٠)

فائدہ:...... حضرت ابو قلابہ کے نزدیک عورتوں کو شیشہ سے تشبیہ دینے کا مقصد، ان کا حسن صوت سے جلد متاثر ہو جانا تھا، حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ کی آواز سریلی تھی، آپ نے محسوس فرمایا کہ کہیں عورتیں، اس کی آواز سے متاثر ہو کر اس پر فریفتہ نہ ہو جائیں اور لوگوں کے سامنے ایسی بات کہنا، عام طور پر اچھا خیال نہیں کیا جاتا، اس لیے حضرت ابو قلابہ نے کہا، اگر تم میں سے کوئی یہ بات کہتا تو تم، اس کو برا مناتے کہ اس نے عورتوں کے بارے میں کیا کہہ دیا اور کہنے والے پر اعتراض کرتے، ایک ضرب المثل ہے، الغناء رُقْيَةٌ لزنا، گانا، زنا کا پیش خیمہ ہے یا راگ زنا کا منتر ہے۔

[6039] ٧٢-(...) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((أَيْ أَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ))

[6039]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا، ازواج مطہرات کے ساتھ تھیں اور ایک سواریوں کو ہانکنے والا، انہیں ہانک رہا تھا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ آہستہ چلاؤ۔''

[6040] ٧٣-(...) و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رُوَيْدًا يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ))

[6040]- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ایک خوش الحان، حدی خواں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''آہستہ آہستہ، اے انجشہ! شیشوں کو نہ توڑو۔'' یعنی کمزور اور ناتواں عورتوں کو۔

[6041] (...) و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ

[6041]- امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہ روایت سنائی، لیکن اس میں خوش الحان، حدی خواں کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کا مقصد وہ تھا جو ہم پہلی حدیث کے تحت بیان کر چکے ہیں لیکن حضرت ابو قلابہ والا معنی بھی اس سے نکل سکتا ہے، اس لیے انہوں نے اس پر مذکورہ بالا تبصرہ کیا۔

[6039] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٨٨٣)

[6040] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: المعاريض مندوحة عن الكذب برقم (٦٢١١) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٧)

[6041] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٦٩)

۱۹......بَاب: قُرْبِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام مِنَ النَّاسِ وَتَبَرُّكِهِمْ بِهِ وَتَوَاضُعِهِ لَهُمْ

باب ۱۹: نبی اکرم ﷺ کا لوگوں سے قرب اور ان کا آپ سے برکت حاصل کرنا اور آپ کا ان کے لیے تواضع اختیار کرنا

[6042] ۷۴-(۲۳۲۴)حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَآءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَآءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَآءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيهَا فَرُبَّمَا جَآؤُهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيهَا

[6042]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے، مدینہ کے نوکر چاکر، اپنے اپنے پانی کے برتن لاتے تو جو برتن بھی لایا جاتا، آپ اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے، بسا اوقات وہ انتہائی ٹھنڈی صبح آپ کے پاس آتے تو آپ برتن میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ مہر و محبت کا تعلق رکھتے اور زیر دست لوگ بھی بلا تکلف آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور آپ کے دست مبارک کے لمس سے برکت حاصل کرنے کے لیے اپنے پانی کے برتن پیش کرتے اور آپ ان کی تمنا و آرزو کی تکمیل کی خاطر، مشقت برداشت کرتے ہوئے سخت سردی کے موسم میں بھی ان کے برتنوں میں ہاتھ ڈال دیتے۔

[6043] ۷۵-(۲۳۲۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهٗ وَاَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَمَا يُرِيدُونَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ

[6043]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ سر مونڈنے والا آپ کے بال مونڈ رہا تھا اور آپ کے ساتھی، آپ کو گھیرے ہوئے تھے اور وہ چاہتے تھے، آپ کا بال کسی آدمی کے ہاتھ میں گرے۔

[6042] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۱۹)

[6043] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۲۰)

فائدہ:......اس حدیث سے صحابہ کرام کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عقیدت مندانہ تعلق و ربط ثابت ہوتا ہے کہ وہ آپ کے بال بھی زمین پر گرنا گوارا نہیں کرتے تھے، ان کو بھی پیار و محبت سے سنبھال کر رکھتے تھے اور اپنے لیے باعث برکت خیال کرتے تھے، علامہ عینی نے لکھا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی میں آپ کا بال رکھا ہوا تھا اور جہاد میں اس ٹوپی کو پہن کر جاتے تھے اور بال کی برکت سے، اللہ کی نصرت و مدد کے طالب ہوتے تھے۔

(عمدۃ القاری ج ۳ ص ۳۷ طبعہ منیریہ)

[6044] ٧٦-(٢٣٢٦) و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ ((يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا)) مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا

[6044] - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک عورت کی عقل میں کچھ فتور تھا، وہ کہنے لگی، اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کام ہے تو آپ نے فرمایا: ''اے ام فلاں، دیکھ تو کس گلی میں کھڑی ہو کر بات کرنا چاہتی ہے، تاکہ میں تیری ضرورت پوری کر دوں۔'' پھر آپ نے اس کے ساتھ کسی راستہ میں کھڑے ہو کر علیحدگی میں گفتگو کی، حتیٰ کہ اس نے اپنی ضرورت پوری کر لی۔''

فائدہ:......لوگ کم عقل کی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہوتے، لیکن آپ نے راستہ میں الگ تھلگ ہو کر، ایک کم عقل عورت کی خواہش کے مطابق اس کی بات سنی اور اس کی بات پوری ہونے تک اس کے پاس کھڑے رہے۔

٢٠......بَاب: تَرْكِ الْإِنْتِقَامِ إِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰی

باب ٢٠: آپ کا انتقام صرف اللہ کی خاطر لینا

[6045] ٧٧-(٢٣٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ

[6044] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في الجلوس في الطرقات برقم (٤٨١٩) انظر (التحفة) برقم (٣٢٦)

[6045] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٦٠) وفي الادب باب: قول النبي ﷺ (يسروا ولا تعسروا) برقم (٦١٢٦) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في التجاوز في الامر برقم (٤٧٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٩٥)

اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

[6045]۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے آسان کو اختیار کیا، بشرطیکہ وہ گناہ کا باعث نہ ہوتا، اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کی خاطر بدلہ نہیں لیا۔ الا یہ کہ کوئی اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیز کا مرتکب ہوتا (اس کی حرمت کو پامال کرتا۔)

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر دو کام ایسے ہوں کہ شرعی رو سے دونوں کے کرنے کی گنجائش اور سہولت موجود ہے تو پھر اپنی عزیمت اور قوت پر اعتماد کرتے ہوئے مشکل کام کو اختیار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ آسان اور سہل کام کو اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ اسلام سہولت اور آسانی پر مبنی ضابطۂ حیات ہے، لیکن اگر ان میں سے ایک کام گناہ کا پیش خیمہ بن سکتا ہو اور انسان سہولت پسندی اور سہل نگاری کی بنا پر کسی فتنہ میں مبتلا ہو سکتا ہو تو پھر اس کام سے بچنا چاہیے اور اختلافی مسائل میں، دلیل و برہان کو نظر انداز کر کے محض سہل اور آسان کو اپنانا درست نہیں ہے، ہاں دلائل کی یکسانیت کی صورت میں یا محض اجتہادی مسائل میں امت کی سہولت اور آسانی کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور آپ شخصی اور ذاتی امور میں چشم پوشی سے کام لیتے، جیسا کہ آپ نے پتھر کھا کر دعا فرمائی، اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے، وہ میرے مقام و مرتبہ اور میری دعوت سے آگاہ نہیں ہے۔ اس طرح گستاخانہ رویہ اختیار کرنے والوں کو معاف فرمایا، بعض دفعہ اللہ کی ناراضی سے بچنے اور دوبارہ اس کام سے روکنے کی خاطر تادیب و سرزنش کے طور پر بدلہ لیا، جیسا کہ لدود کرنے والوں روکنے کے باوجود نہ رکنے پر لدود کروایا۔

[6046] (. . .) وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ فُضَيْلٍ ابْنُ شِهَابٍ وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ مُحَمَّدُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

[6046]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6047] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ

[6046] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٦٧٩)

[6047] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحدود باب كم التعزير والادب برقم (٦٨٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٠٩)

[6047]۔ ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6048] ۷۸۔(۔ ۔ ۔)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ

[6048]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا، آپ نے دونوں میں سے آسان تر کو پسند فرمایا، بشرطیکہ وہ گناہ کا باعث نہ ہو، اگر وہ گناہ کا کام ہوتا، آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے۔

[6049] (۔ ۔ ۔)و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ

[6049]۔ امام صاحب کے دو اساتذہ یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن، آسان تر تک بیان کرتے ہیں، بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

[6050] ۷۹۔(۲۳۲۸)حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

[6050]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں جہاد کے سوا کسی عورت یا غلام کو کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں پیٹا اور کبھی آپ کو کسی طریقہ سے اذیت نہیں پہنچائی گئی کہ آپ نے یہ کام کرنے والے سے انتقام لیا ہو، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کی خلاف ورزی کی گئی ہو تو اللہ عزوجل کی خاطر انتقام لیتے۔

[6051] (۔ ۔ ۔)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح

[6048] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٤٧)
[6049] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٩٤)
[6050] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٤٨)
[6051] طريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى النكاح باب: ضرب النساء برقم (١٩٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٦٢) وطريق ابن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥١) وطريق ابى كريب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢١٨)

وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

[6051] ۔امام صاحب کے تین اساتذہ، دوسندوں سے کم وبیش کرتے ہوئے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

۲۱......بَاب: طِيبِ رَآئِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَلِينِ مَسِّهِ

باب ۲۱: نبی اکرم ﷺ کے بدن کی پاکیزہ خوشبو اور اس کے چھونے پر اس کی ملائمت اور اس کو چھو کر برکت حاصل کرنا

[6052] ۸۰۔(۲۳۲۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَهُوَ ابْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْأُولٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ

[6052] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ اپنے گھر والوں کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا تو سامنے سے کچھ بچے آئے اور آپ ایک ایک کر کے ان کے رخساروں پر ہاتھ پھیرنے لگے اور آپ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس کی یا مہک، گویا آپ نے اسے عطر فروش کی ڈبیہ سے نکالا ہے۔

مفردات الحدیث ✽ **جُؤْنَة یا جُونہ:** ڈبیہ۔عطار، خوشبو بیچنے والا۔

[6053] ۸۱۔(۲۳۳۰) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ

حدثنا أَنَسٌ مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6053] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کبھی عنبر یا کستوری یا کوئی اور چیز ایسی نہیں سونگھی جس کی خوشبو، رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے بہتر ہو اور نہ میں نے کبھی کوئی چیز، دیباج، نہ ریشم چھوا جس کی ملائمت و نرمی رسول اللہ ﷺ کے بدن سے زیادہ ہو۔

[6052] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۳۶)
[6053] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۲۱)

[6054] ۷۲۔(. . .)و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[6054]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا رنگ سفید چمکدار تھا اور آپ کا پسینہ گویا موتی ہے، (صفائی اور سفیدی میں) جب آپ چلتے، آگے کو جھک کر چلتے اور میں نے کوئی دیبا یا کوئی ریشم رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نہ میں نے کوئی کستوری یا عنبر رسول اللہ ﷺ کے بدن کی خوشبو سے بہتر سونگھا۔

فائدہ :...... ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، آپ کا رنگ انتہائی خوبصورت اور بدن انتہائی نرم اور گداز تھا اور اس سے انتہائی معطر پسینہ نکلتا تھا، جس کے قطرے موتی کی طرح صاف شفاف اور سفید ہوتے تھے۔

۲۲...... بَاب: طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّبَرُّكِ بِهِ

باب ۲۲: نبی اکرم ﷺ کے پسینہ کی خوشبو اور اس سے برکت حاصل کرنا

[6055] ۸۳۔(۲۳۳۱)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ)) قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ

[6055]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ کیا تو آپ کو پسینہ آ گیا، میری ماں، ایک شیشی لائی اور اس میں سونت سونت کر پسینہ ڈالنے لگی، نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے تو آپ نے پوچھا، ''اے ام سلیم! تم یہ کیا کر رہی ہو؟'' اس نے عرض کیا، یہ آپ کا پسینہ، ہم اسے اپنی خوشبو میں ڈالیں گے اور یہ سب سے اعلیٰ خوشبو ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی شناسا اور عزیز کے ہاں جا کر قیلولہ کر سکتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک سے ہمیشہ انتہائی پاکیزہ خوشبو آتی تھی اور آپ کا پسینہ انتہائی معطر ہوتا تھا، جو عام خوشبو میں مزید نکھار پیدا کر دیتا تھا۔ جس سے معلوم ہوا آپ ہر وقت صاف ستھرے رہتے تھے۔

[6054] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٦٠)

[6055] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٢٢)

[6056] ٨٤ـ(. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا فَأُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ عَلَى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ

[٦٠٥٦] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ، ام سلیم کے گھر تشریف لے جاتے اور اس کے بستر پر سو جاتے، جبکہ وہ گھر میں نہ ہوتیں، آپ ایک دن تشریف لائے اور اس کے بستر پر سو گئے، اس کے پاس آ کر اسے بتایا گیا، یہ نبی اکرم ﷺ تیرے گھر میں، تیرے بستر پر سو چکے ہیں، وہ آئیں اور آپ کو پسینہ آ چکا تھا، بستر پر ایک چمڑے کے ٹکڑے میں، آپ کا پسینہ جمع ہو چکا تھا تو اس نے اپنا صندوقچہ کھولا اور اس پسینہ کو چوسنے لگیں اور اپنی شیشی میں نچوڑ لیتیں تو نبی اکرم ﷺ گھبرا کر اٹھے اور پوچھا، ''کیا کر رہی ہو؟ اے ام سلیم'' اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم اپنے بچوں کے لیے اس کی برکت کے امیدوار ہیں، آپ نے فرمایا: ''تو نے درست رائے قائم کی۔''

مفردات الحدیث ❶ اِسْتَنْقَعَ: جمع ہو گیا، اکٹھا ہو گیا۔ ❷ عَتِيدَة: قیمتی سامان رکھنے کا چھوٹا سا صندوق، صندوقچی۔

فائدہ:...... حضرت ام سلیم اور حضرت ام حرام دونوں بہنیں رضاعی اعتبار سے آپ کی خالہ یا خالہ کے قائم مقام تھیں، کیونکہ آپ کے باپ یا دادا کی رضاعی خالہ تھیں، اس لیے آپ ﷺ ان کے ہاں، ان کی غیر موجودگی میں بھی چلے جاتے اور وہاں قیلولہ کر لیتے تھے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ کا پسینہ خوشبو اور تبرک کے لیے ایک شیشی میں ڈال لیا تھا، اگر کسی بزرگ کی کسی چیز سے برکت حاصل کرنے کی امید رکھی جائے، بشرطیکہ اس میں شرک و بدعت کا شائبہ نہ ہو تو اس کی گنجائش ہے، لیکن چونکہ یہ چیز آہستہ آہستہ شرک کا باعث بن سکتی ہے، اس لیے صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کے سوا کسی کی کسی چیز سے تبرک حاصل کرنے سے بچتے تھے۔

[6056] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٢)

[6057] ٨٥۔(٢٣٣٢)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ

عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَاْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِى الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا)) قَالَتْ عَرَقُكَ اَدُوفُ بِهٖ طِيبِى

[6057]۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس کے ہاں آتے اور اس کے ہاں قیلولہ کرتے، وہ آپ کے لیے چمڑے کا ٹکڑا بچھا دیتیں، جس پر آپ قیلولہ کرتے اور آپ کو پسینہ بہت آتا تھا تو وہ آپ کا پسینہ جمع کر کے خوشبو اور شیشی میں ڈال لیتیں تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا، اے ام سلیم! یہ کیا ہے؟'' اس نے کہا، آپ کا پسینہ ہے، میں اسے اپنی خوشبو میں ملا لیتی ہوں۔

مفردات الحدیث ❶ **نِطْعٌ**: چمڑے کا بچھونا۔ ❷ **أَدُوْفُ**: میں ملا لیتی ہوں۔

٢٣......بَابُ: عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَرْدِ، وَحِينَ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ

باب ٢٣: سردی میں اور وحی کی آمد پر نبی اکرم ﷺ کو پسینہ آنا

[6058] ٨٦۔(٢٣٣٣)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا

[6058]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ٹھنڈی یا سرد صبح رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا، پھر آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا۔

فائدہ ......وحی کی آمد پر چونکہ آپ کو سخت مشقت سے گزرنا پڑتا، اس لیے سردی کے باوجود آپ کی پیشانی پسینہ سے شرابور ہو جاتی۔

[6059] ٨٧۔(...)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ

[6057] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٣٢٥)

[6058] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٤٩)

[6059] طريق ابى بكر بن ابى شيبة وطريق محمد بن عبدالله بن نمير تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٢٤) وبرقم (١٧١٨٧)

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ **((أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعِي مَا يَقُولُ))**

[6059] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کبھی کبھی وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے اور یہ صورت میرے لیے سخت ترین ہے، پھر یہ سمٹ جاتی ہے، یہ کیفیت چھٹ جاتی ہے اور میں اسے یاد کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی کبھی فرشتہ، آدمی کی شکل میں آتا ہے تو وہ جو کچھ کہتا ہے، میں یاد کر لیتا ہوں۔''

فائدہ:...... صَلْصَلَه: اصل میں لوہے کی زنجیر کو زمین پر مارنے سے جو آواز اور جھنکار پیدا ہوتی ہے، اس کو کہتے ہیں اور جھنکار کی آواز چونکہ ہر طرف سے سنائی دیتی ہے اور اس میں تسلسل ہوتا ہے، وقفہ نہیں ہوتا، اس لیے اس سے الفاظ کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اور بقول بعض یہ فرشتے کے پروں کی آواز ہوتی تھی تاکہ آپ وحی کے لینے کے لیے پوری طرح متوجہ ہو جائیں، کسی اور طرف دھیان نہ رہے اور اس صورت میں چونکہ آپ پر روحانیت اور ملکیت کا غلبہ تھا، یعنی بشری مزاج سے ملکوتی مزاج کی طرف نکلنا پڑتا تھا، جو خلاف عادت کام تھا، اس لیے اس صورت میں آپ کو بہت مشقت برداشت کرنی پڑتی اور جب فرشتہ انسانی صورت میں آتا تو آپ بشریت کے رنگ ہی میں ہوتے، اس لیے یہ صورت آپ کے لیے سہولت اور آسانی کا باعث بنتی۔

[6060] ۸۸۔(۲۳۳۴)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ

[6060] ۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ پر جب وحی طاری ہو جاتی تو اس پر آپ کرب و تکلیف میں مبتلا ہو جاتے اور آپ کا چہرہ خاکستری رنگ کا ہو جاتا۔

مفردات الحدیث: ❶ يَفْصِمُ: رک جانا، بند ہو جانا یا کیفیت کا چھٹ جانا۔ ❷ كُرِبَ: کرب و اذیت محسوس کرنا۔ ❸ تَرَبَّدَ: متغیر ہو جانا، سیاہی مائل ہو جانا، یعنی وحی کی شدت کی بنا پر چہرے کا رنگ فق ہو جاتا، کیونکہ

[6060] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٤٣٩٢)

قول ثقیل کے نزول کی بنا پر، آپ تکلیف اور مشقت سے گزرتے تھے۔

[6061] ٨٩۔(٢٣٣٥)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُؤُسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ

[6061]۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل کی جاتی، آپ اپنا سر جھکا لیتے اور آپ کے ساتھی اپنے سر جھکا لیتے اور جب منقطع ہو جاتی، اپنا سر اٹھا لیتے۔

مفردات الحدیث ✲ أُتْلِيَ عَنْهُ: وحی اٹھ جاتی، یعنی اس کی آمد بند ہو جاتی۔

٢٤......بَابٌ: فِي سَدْلِ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرَهُ وَفَرْقِهِ

باب ٢٤: نبی اکرم ﷺ کا اپنے بالوں کو کھلا چھوڑنا اور مانگ نکالنا

[6062] ٩٠۔(٢٣٣٦)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُؤُسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ

[6062]۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اہل کتاب اپنے بال کھلے چھوڑتے تھے اور مشرک لوگ اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ جن کاموں کے بارے میں حکم نہ آتا، اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے (پہلے) پیشانی پر بال لٹکائے، پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

[6061] تقدم تخریجه فی الحدود باب: حد الزنی برقم (٤٣٩٢)

[6062] اخرجه البخاری فی (صحیحة) فی المناقب باب: صفة النبی ﷺ برقم (٣٥٥٨) وفی مناقب الانصار باب: اتیان الیهود النبی ﷺ حین قدم المدینة برقم (٣٩٤٤) وفی اللباس باب الفرق برقم (٥٩١٧) وابو داؤد فی (سننه) فی الترجل باب: ما جاء فی الفرق برقم (٤١٨٨) والنسائی فی (المجتبی) فی الزینة باب: فرق الشعر برقم (٥٢٥٣) وابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: اتخاذ الجمة والذوائب برقم (٣٦٣٢) انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٦)

مفردات الحدیث ❶ يَسْدِلُوْن: پیشانی پر بال لٹکاتے، کھلے چھوڑتے۔ ❷ يَفْرِقُون: مانگ نکالتے۔

فائدہ: ......آغاز میں رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کو مانوس کرنے کے لیے جن کاموں میں صریح حکم نہ آتا، وہاں ان کی موافقت کرتے، لیکن جب انہوں نے ہٹ دھرمی اور ضد وعناد کے وطیرہ پر اصرار کیا اور اکثر مشرکین مسلمان ہوگئے تو آپ اہل کتاب کی مخالفت کرنے لگے۔

[6063] (. . .) و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6063] ۔یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد نے سنائی۔

۲۵...... بَابٌ: فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا

باب ۲۵ : نبی اکرم ﷺ کی شکل وصورت اور آپ کا چہرہ مہرہ تمام انسانوں سے خوبصورت تھا

[6064] ۹۱۔(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ

[6064] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے آدمی تھے، آپ کے دونوں شانوں کا درمیانی فاصلہ کافی تھا، آپ کے جمہ بال گھنے تھے اور کانوں کی لوتک پہنچتے تھے، آپ پر سرخ جوڑا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے کبھی کوئی حسین نہیں دیکھا۔

مفردات الحدیث ❶ رَجُلٌ: مرد، آدمی۔ ❷ رَجِلٌ: کنگھی کیے ہوئے بال۔ ❸ مَرْبُوع: متوسط و معتدل، درمیانہ قد۔ ❹ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْن: چوڑے چکلے سینے والے۔ ❺ جُمَّة: کانوں کی لوتک پہنچنے والے

[6063] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٠١٦)

[6064] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المناقب باب: صفته برقم (٣٥٥١) وفى اللباس باب الثوب الاحمر برقم (٥٨٤٨) وابو داود فى (سننه) فى اللباس باب: فى الرخصة فى ذلك برقم (٤٠٧٢) وفى الترجل باب: ما جاء فى الشعر برقم (٤١٨٤) والترمذى فى (جامعه) فى الادب باب: ما جاء فى الرخصة فى لبس الحمرة للرجال برقم (٢٨١١) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة باب: اتخاذ الجمة برقم (٥٢٤٧) وفى باب: لبس الحلل برقم (٥٣٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٨٦٩)

بال، جو کنگھی کرنے کی صورت میں کندھوں تک پہنچ جاتے ہیں اور بقول بعض وَفرۃ: کانوں کی لوتک۔ ❻ جمۃ: کانوں کی لو سے نیچے کندھوں سے گرنے والے اور ❼ لِمَّۃٌ: کندھوں پر پڑنے والے۔

[6065] ۹۲-(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِى لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِى حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعَرٌ

[6065] - حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کسی کندھوں پر گرنے والے بالوں والی شخصیت کو سرخ جوڑے میں رسول اللہ ﷺ سے حسین نہیں دیکھا، آپ کے بال کندھوں پر پڑتے تھے اور دونوں شانوں کا فاصلہ زیادہ تھا، نہ قد لمبا تھا اور نہ پستہ، ابوکریب نے شعرہ کی جگہ لہ شَعْر کہا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، سرخ جوڑا پہننا جائز ہے، شوافع، موالک اور محقق حنفیہ کا یہی نظریہ ہے اور بقول علامہ ظفر احمد تھانوی، امام ابوحنیفہ کا قول یہی ہے۔ (تکملہ ج ۴ ص ۵۵۴)۔

[6066] ۹۳-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ

[6066] - حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مہرہ سب انسانوں سے حسین تھا اور آپ کا خُلُق بھی سب سے اچھا تھا یا بناوٹ سب سے اچھی تھی۔ نہ بہت لمبے تھے، نہ چھوٹے۔

مفردات الحدیث ❶ خُلُق: کردار، اخلاق۔ ❷ خَلْق: بناوٹ

[6065] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الترجل باب: ما جاء فى الشعر برقم (٤١٨٣) والترمذى فى (جامعه) فى اللباس باب: ما جاء فى الرخصة فى الثوب الاحمر للرجال برقم (١٧٢٤) وفى المناقب باب: ما جاء فى صفة النبى ﷺ برقم (٣٦٣٥) وفى الادب باب: ما جاء فى الرخصة فى لبس الحمرة للرجال برقم (٢٨١١) والنسائى فى (المجتبى) فى الزينة باب: اتخاذ الجمعة برقم (٥٢٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٨٤٧)

[6066] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المناقب باب: صفته برقم (٣٥٤٩) انظر (التحفة) برقم (١٨٩٣)

٢٦......بَابُ: صِفَةِ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ

باب ٢٦: نبی اکرم ﷺ کے بالوں کی حالت و کیفیت

[6067] ٩٤-(٢٣٣٨) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ

[6067] - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ قتادہ رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے؟ آپ کے بال درمیانے تھے، نہ گھنگریالے اور نہ بالکل کھلے اور کانوں اور آپ کے کندھے کے درمیان پڑتے،

مفردات الحدیث ❊ جَعْدٌ: گھنگریالے، سَبْط، کھلے۔ رجل: کنگھی کیے ہوئے۔

[6068] ٩٥-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ

[6068] - حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کندھوں پر پڑتے تھے۔

[6069] ٩٦-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

[6069] - حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کے آدھے حصہ پر پڑتے تھے۔

فائدہ: ...... بقول ملا علی قاری، نبی اکرم ﷺ نے عمرہ اور حج کے موقع پر سر منڈایا ہے، اس کے بعد بال بڑھنے شروع ہوتے، سر منڈوانے کے زمانہ کے قریب، کانوں کے نصف تک پہنچتے، پھر آہستہ آہستہ بڑھتے ہوئے کانوں

[6067] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: الجعد برقم (٥٩٠٥) وبرقم (٥٩٠٦) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الاخذ من الشعر برقم (٥٠٦٨) وابن ماجه في (سننه) في اللباس باب: اتخاذ الجمة والذوائب برقم (٣٦٣٤) انظر (التحفة) برقم (١١٤٤)

[6068] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: الجعد برقم (٥٩٠٣) وبرقم (٥٩٠٤) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: اتخاذ الجمة برقم (٥٢٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٦)

[6069] اخرجه ابو داود في (سننه) في الترجل باب: ما جاء في الشعر برقم (٤١٨٦) والنسائي في (المجتبى) في الزينة باب: اتخاذ الجمة برقم (٥٢٤٩) انظر (التحفة) برقم (٥٦٧)

کی لو تک پہنچ جاتے، پھر کانوں اور کندھوں کے درمیان تک پہنچ جاتے، پھر کندھوں پر پڑنے لگتے، پھر بقول بعض بال ترشوا لیتے تو کانوں کے نصف تک ہوتے اور پھر آہستہ آہستہ بڑھتے رہتے، اس طرح مختلف اوقات میں مختلف کیفیت ہوتی تھی۔

٢٧...... بَابُ: فِي صِفَةِ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَيْنَيْهِ، وَعَقِبَيْهِ

باب ٢٧: نبی اکرم ﷺ کے منہ، آنکھوں اور ایڑیوں کی کیفیت

[6070] ٩٧-(٢٣٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ

[6070]۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا دہن فراخ اور کشادہ تھا، آنکھیں سرخ و سپید تھیں، ایڑیوں پر گوشت کم تھا، شعبہ کہتے ہیں، میں نے سماک سے پوچھا، ضَلِيعُ الفم کا کیا معنی ہے؟ اس نے کہا، بڑے دہن والا، میں نے کہا، أَشْكَلُ الْعَيْنِ کیا کیا مفہوم ہے، اس نے کہا، آنکھوں کے بڑے شگاف والا، میں نے پوچھا، مَنْهُوسُ العقب کا کیا مطلب ہے؟ جواب دیا، ایڑیوں پر کم گوشت والا۔

نوٹ:...... امام سماک نے أَشْكَلُ الْعَيْنِ کی تفسیر درست نہیں کی، علماء کے نزدیک بالاتفاق شُكْلَة، آنکھوں کی سفیدی کے اندر سرخی کو کہتے ہیں، جو محمود وصف ہے۔

٢٨...... بَابُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ

باب ٢٨: رسول اللہ ﷺ سپید اور حسین چہرہ کے مالک تھے

[6071] ٩٨-(٢٣٤٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ

[6070] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی صفة النبی ﷺ برقم (٣٦٤٦) وبرقم (٣٦٤٧) انظر (التحفة) برقم (٢١٨٣)

[6071] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: هدی الترجل برقم (٤٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (٥٠٥٠)

الْوَجْهِ مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

[6071] ۔ جریری رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، آپ کا رنگ سفید تھا، چہرہ مَلِیح یعنی حسین تھا، امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت ابو طفیل ۱۰۰ھ میں فوت ہوئے اور آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں سب سے آخر میں مرنے والے ہیں۔

فائدہ :...... حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں مرنے والے صحابی ہیں، لیکن سن وفات میں اختلاف ہے، ۱۰۲ھ، ۱۰۷ھ، ۱۱۰ھ، مختلف اقوال ہیں۔ لیکن آپ کا دس ہجری میں فرمانا کہ آج سے سو سال بعد کوئی اس وقت کے موجود لوگوں میں سے زندہ نہیں رہے گا کہ تقاضا کہ آخری قول صحیح ہے۔

[6072] ۹۹۔(...)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا

[6072] ۔ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور اب میرے سوا روئے زمین پر آپ کو دیکھنے والا کوئی شخص نہیں ہے، جریری کہتے ہیں، میں نے ان سے پوچھا تو آپ کو کیسے، (کس حالت میں) دیکھا، انہوں نے کہا، آپ سفید رنگ، حسین درمیانہ قد تھے۔

مفردات الحدیث ❶ مَلِیح: حسین، خوبصورت، نمکینی رنگ۔ ❷ مُقَصَّدَ: معتدل، نہ دراز اور نہ پستہ، نہ موٹے اور نہ نحیف ونزار۔

۲۹......بَاب: شَيْبِهِ ﷺ

باب ۲۹: نبی اکرم ﷺ کا بڑھاپا

[6073] ۱۰۰۔(۲۳۴۱)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

[6073] ۔ ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب

[6072] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٢٥)

[6073] اخرجه البخاري في (صحيحه) في اللباس باب: ما يذكر في الشيب (٥٨٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٠)

لگایا تھا، (بال رنگے تھے) انہوں نے جواب دیا، آپ نے بہت کم سفید بال دیکھے تھے یا آپ نے بہت کم بڑھاپا دیکھا تھا، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا۔

فائدہ :...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت کم بال سفید ہوئے تھے، اس لیے آپ کو بال رنگنے کی ضرورت نہ تھی، لیکن چونکہ چند بال سفید ہو گئے تھے، اس لیے بعض دفعہ آپ نے ان کو رنگا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عمومی صورت بیان کی ہے اور بعض صحابہ نے مشاہدہ کے مطابق، بعض دفعہ رنگے ہوئے بالوں کا تذکرہ بھی کیا ہے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی متفق علیہ روایت ہے کہ میں نے آپ کو زرد رنگ کرتے دیکھا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن وہب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرخ بال دکھائے تھے۔

[6074] ۱۰۱۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَاَلْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِيضٌ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

[6074]۔ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا تھا؟ انہوں نے کہا، آپ کے بال رنگنے کی حد کو نہیں پہنچے، آپ کی داڑھی میں چند سفید بال تھے، میں نے ان سے پوچھا، کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ بال رنگتے تھے؟ انہوں نے کہا، ہاں، مہندی اور وسم سے۔

فائدہ :...... مہندی اور وسم ملا کر لگانے سے بال سیاہی مائل ہو جاتے ہیں، بالکل سیاہ نہیں ہوتے۔

[6075] ۱۰۲۔(. . .) وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَاَلْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ اِلَّا قَلِيلًا

[6075]۔ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال کیا، (بال رنگے) انہوں نے کہا، آپ نے بڑھاپا بہت کم دیکھا، آپ کے بال بہت کم سفید ہوئے۔

[6076] ۱۰۳۔(. . .) حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سُئِلَ

[6074] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٠٢٧)

[6075] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٠٢٧)

[6076] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى اللباس باب: ما يذكر فى الشيب برقم (٥٨٩٥) وابو داود فى (سننه) فى الترجل باب: فى الخضاب برقم (٤٢٠٩)

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا

[6076] ۔ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا گیا، انہوں نے جواب دیا، اگر میں ان سفید بالوں کو جو آپ کے سر میں تھے، گننا چاہتا گن لیتا اور کہا آپ نے بالوں کو رنگا نہیں ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ سے بالوں کو رنگا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالص مہندی سے رنگا۔

مفردات الحدیث ❶ **شَمَطَات**: سر کی سیاہی میں سفیدی، مراد سفید بال ہیں۔ ❷ **بحت**: خالص جس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہو۔

[6077] ۱۰۴۔(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ

[6077] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ چیز ناپسند کی جاتی تھی کہ آدمی اپنے سر اور اپنی داڑھی کے سفید بال اکھاڑے اور رسول اللہ ﷺ نے بال نہیں رنگے۔آپ کے سفید بال صرف، آپ کے داڑھی بچے (نچلے ہونٹ کے نیچے کا گڑھا) کنپٹیوں اور سر میں چند سفید بال تھے۔

[6078] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6078] ۔یہی روایت امام صاحب کے ایک اور استاد بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ **عَنْفَقَة**: نچلے ہونٹ، ٹھوڑی کے درمیان کا گڑھا۔ ❷ **صُدْغ**: کنپٹی۔ ❸ **نَبْذ**: چند بکھرے ہوئے۔ ❹ **نَبْذ**: نُبْذة کی جمع ہے۔ چند ایک ہے۔

[6079] ۱۰۵۔(. . .) وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا إِيَاسٍ

[6077] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الزينة باب: الخضاب بالصفرة برقم (۵۱۰۲) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۸)

[6078] تقدم

[6079] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۵۹۷)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا شَانَهُ اللّٰهُ بِبَيْضَآءَ

[6079]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے سفید بالوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، اللہ نے آپ کے بالوں کو سفید بالوں سے عیب دار نہیں کیا تھا، یعنی چند سفید بال محسوس نہیں ہوتے تھے۔

[6080] ۱۰۶۔(۲۳۴۲)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَآءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ اَصَابِعِهِ عَلَى عَنْفَقَتِهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ اَبْرِى النَّبْلَ وَاَرِيشُهَا

[6080]۔حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس حصہ کے بال سفید دیکھے اور زہیر نے اپنی کوئی انگلی اپنے بچہ پر رکھی، ان سے پوچھا گیا، ان دنوں آپ کس جیسے تھے، انہوں نے کہا، میں تیر تراشتا تھا اور ان میں پر لگاتا تھا۔

[6081] ۱۰۷۔(۲۳۴۳)حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

[6081] ۔حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کا رنگ سفید تھا، بڑھاپا شروع ہو گیا تھا، حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے مشابہ تھے۔

[6082] (. . .)و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُولُوا اَبْيَضَ قَدْ شَابَ

[6082]۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن رنگ کی سفیدی اور بڑھاپے کے آغاز کا ذکر نہیں ہے۔

[6083] ۱۰۸۔(۲۳۴۴)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ

[6080] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: صفة النبی ﷺ برقم (۳۵۴۵) وابن ماجه فی (سننه) فی اللباس باب: من ترك الخضاب برقم (۳۶۲۸) انظر (التحفة) برقم (۱۱۸۰۲)

[6081] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: صفة النبی ﷺ برقم (۳۵۴۳) وبرقم (۳۵۴۴) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی العدة برقم (۲۸۲) وبرقم (۲۸۲۷) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۹۸)

[6082] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۶۰۳۴)

[6083] اخرجه النسائی فی (المجتبیٰ) فی الزینة باب: الدهن برقم (۵۱۲۹) انظر (التحفة) برقم (۲۱۸۲)

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ

[6083] ۔ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے بڑھاپے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، جب آپ تیل لگا لیتے تو کوئی سفید بال نظر نہیں آتا تھا اور جب تیل نہ لگاتے تو سفید بال دکھائی دیتے۔

[6084] ۱۰۹۔(. . .) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ

[6084] ۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کے اگلے بال سفید ہو گئے تھے اور جب آپ تیل لگا لیتے تو وہ واضح نہیں ہوتے تھے اور جب آپ کا سر پراگندہ ہوتا، نظر آتے اور آپ کی داڑھی کے بال بہت تھے، ایک آدمی نے پوچھا، آپ کا چہرہ تلوار جیسا تھا؟ یعنی لمبا چمکدار تھا، کہا، نہیں، بلکہ آفتاب و مہتاب جیسا تھا، گول تھا اور روشن تھا اور میں نے آپ کے کندھے کے پاس کبوتری کے انڈے جیسی مہر دیکھی، جو آپ کے جسم کے مشابہ تھی۔

فائدہ: ......تلوار لمبی اور تیز چمک والی ہوتی ہے، جب کہ سورج روشن، گول ہوتا ہے اور چاند حسین و جمیل سمجھا جاتا ہے۔

۳۰......بَابُ: إِثْبَاتِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، وَصِفَتِهِ، وَمَحَلِّهِ مِنْ جَسَدِهِ ﷺ

باب ۳۰: نبی اکرم ﷺ کی مہر نبوت، اس کی صورت اور آپ کے جسم میں اس کا محل وموقع

[6085] ۱۱۰۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ

[6085] ۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر مہر دیکھی گویا کہ وہ کبوتری کا انڈا ہے۔

[6084] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۳۹)

[6085] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۹۰)

فائدہ:......مہر نبوت، نبی اکرم ﷺ کے بائیں کندھے کے قریب گوشت کے سرخ ابھرے ہوئے ٹکڑے جیسی تھی، جس کو مختلف صحابہ نے تفہیم کی خاطر اپنے اپنے خیال کے مطابق مختلف چیزوں سے تشبیہ دی ہے، بعض نے شکل وصورت کو سامنے رکھا، بعض نے حجم اور جسامت کو اور بعض نے دونوں کو۔

[6086] (. . .) وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[6086]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6087] ۱۱۱۔(۲۳۴۵) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ

السَّآئِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِهٖ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

[6087]۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہا، اے اللہ کے رسول! میرے بھانجے کو تکلیف ہے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، پھر میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان، آپ کی مہر دیکھی، جو ڈولی کے بٹن جیسی تھی یا ہنس کے انڈے جیسی تھی۔

مفردات الحدیث

❶ حَجَلة: دلہن کی ڈولی یا ہنس۔ ❷ زِرّ جمع ازرار: گھنڈی، بڑے بٹن یا انڈا۔ اگر رز ہو تو پھر معنی انڈا ہی ہوگا۔

[6088] ۱۱۲۔(۲۳۴۶) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ

[6086] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱٤٦)

[6087] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: استعمال فضل وضوء الناس برقم (۱۹۰) وفي المناقب باب: (۲۱) برقم (۳٥٤۰) وفي المرضى باب: من ذهب بالصبي المريض ليدعى له برقم (٥٦۷۰) وفي الدعوات باب: الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رووسهم برقم (٦۳٥۲) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في خاتم النبوة برقم (۳٦٤۳) انظر (التحفة) برقم (۳۷۹٤)

[6088] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥۳۲۱)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيلِ

[6088] ۔امام اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی یا کہا ثرید کھایا تو میں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا، کیا آپ کے لیے نبی اکرم ﷺ نے دعائے مغفرت کی تھی، انہوں نے کہا، ہاں اور تیرے لیے بھی، پھر یہ آیت سنائی، اپنے لیے مغفرت کی دعا کیجئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے، سورہ محمد آیت نمبر ۱۹۔ انہوں نے بتایا، میں گھوم کر آپ کے پیچھے آ گیا تو میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، بائیں کندھے کی باریک ہڈی کے پاس گھٹی ہوئی اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

مفردات الحدیث ① **ناغِضْ**: باریک یا کندھے کی حرکت کرنے والی ہڈی۔ ② **جُمْع**: بند انگلیوں کی طرح۔ خِیلانَ، خال کی جمع ہے، تل۔ ③ **ثالیل**: ثؤلول کی جمع ہے، مسے۔

۳۱......بَابُ: فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَبْعَثِهِ وَسِنِّهِ

باب ۳۱: نبی اکرم ﷺ کی صفت، آپ کی بعثت اور آپ کی عمر

[6089] ۱۱۳-(۲۳۴۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَاْسِ اَرْبَعِينَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَاْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

[6089] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: صفة النبي ﷺ برقم (۳۵٤۷) وبرقم (۳۵٤۸) وفي اللباس باب: الجعد برقم (۵۹۰۰) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في مبعث النبي ﷺ وابن عم كان حين بعث واخرجه برقم (۳۶۲۳) انظر (التحفة) برقم (۸۳۳)

[6089] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت دراز قد تھے اور نہ پست قد اور نہ چونے جیسے سفید اور نہ بالکل گندمی، اور نہ سخت گھنگھریالے بال تھے اور نہ بالکل کھلے، سیدھے، چالیس پورے ہونے پر اللہ نے آپ کو مبعوث فرمایا، مکہ میں دس سال ٹھہرے اور مدینہ میں دس سال رہے، اللہ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں اپنے پاس بلالیا اور آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس (۲۰) بال بھی سفید نہ تھے۔

مفردات الحدیث ❶ بَـائِـن: لمبا تڑنگ، بہت دراز قد۔ ❷ الْأَمْهَق: چونے کی طرح چٹا۔ ❸ آدم: بالکل گندمی، سیاہی مائل کیونکہ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل تھا، جس کو اَسْمر یا ازھر کہہ دیتے ہیں۔

فائدہ:......آپ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور اس ماہ میں سچے خوابوں کا آغاز ہوا، اگرچہ وحی کا نزول رمضان میں شروع ہوا، اگر بعثت کا آغاز رمضان سے کیا جائے تو عمر ساڑھے انتالیس یا ساڑھے چالیس سال بنے گی، آدھے سال کو نظر انداز کرنے پر چالیس ہوگی، مکہ میں وحی کی آمد کی مدت دس سال ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو شمار کیا یا تین سال کی کسر کو نظر انداز کر دیا، جس طرح بعض نے اس کو پورا کر کے آپ کی عمر کو پینسٹھ سال بنا دیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ آگے خود آپ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں بتاتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے، اس حدیث میں انہوں کسر کے تین سال نظر انداز کر دیئے ہیں۔ یا فترت الوحی تین سال کے عرصہ کو نکال دیا۔

[6090] (. . .) و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ

[6090]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ آپ کا رنگ ازہر سرخی مائل سپید تھا۔

۳۲......بَابُ: كَمْ سِنُّ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ قُبِضَ

باب ۳۲: وفات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کتنی تھی؟

[6091] ١١٤ـ(٢٣٤٨) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ

[6090] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٤٢)

[6091] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٣٧)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَاَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

[6091]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی روح تریسٹھ برس کی عمر میں قبض کی گئی، ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کی وفات بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

[6092] ۱۱۵۔(۲۳۴۹)و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً و قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

[6092]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی، ابن شہاب کہتے ہیں، سعید بن المسیب نے بھی مجھے یہی بتایا۔

[6093] (. . .)و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسٰى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ

[6093]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۳......بَابُ: كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

باب ۳۳: نبی اکرم ﷺ مکہ اور مدینہ میں کتنا عرصہ ٹھہرے

[6094] ۱۱۶۔(۲۳۵۰)حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ

لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

[6092] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: وفاة النبي ﷺ برقم (۳۵۳۶) وفي المغازي باب: وفاة النبي ﷺ برقم (۴۴۶۶) انظر (التحفة) برقم (۱۶۵۴۱)

[6093] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۷۲۸)

[6094] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۶۳۰۱)

[6094] ۔عمرو رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے عروہ سے پوچھا، نبی اکرم ﷺ مکہ میں کتنا عرصہ رہے، اس نے کہا، دس سال، میں نے کہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما تو تیرہ سال کہتے ہیں۔

[6095] (. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِیُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَرَهٗ وَقَالَ اِنَّمَا اَخَذَهٗ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ

ثوی فی قریش بضع عشرة حجة یذکر لویلقی خلیلا مواتیا

[6095] ۔عمرو کہتے ہیں، میں نے عروہ سے پوچھا، نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں کتنا عرصہ قیام کیا؟ اس نے کہا، دس سال، میں نے کہا، ابن عباس رضی اللہ عنہ تو دس سال سے زائد بتاتے ہیں،عروہ نے کہا، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، انہوں نے یہ بات شاعر کے قول سے اخذ کی ہے۔

فائدہ :......حضرت عروہ کا اشارہ، ابوقیس صرمہ بن ابی انس کے اس شعر کی طرف ہے۔

ثَوٰی فِی قُرَیْشٍ بَضْعَ عَشَرَةَ حَجَّةٌ ، یُذَکِّرُ لَو یَلْقٰی خَلِیْلًا مُوَاتِیا

''وہ قریش میں دس سال سے کچھ زائد سال رہے، اس خیال سے وعظ و تذکیر کرتے رہے کہ کوئی دوست مل جائے، جو ہم نوائی کرے۔''

لیکن صحیح قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے، حضرت عروہ نے اپنے خیال کے مطابق اس کو درست نہیں سمجھا، اس لیے ان کے حق میں مغفرت کی دعا کی۔

[6096] ۱۱۷ ـ(۲۳۵۱)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّیَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّینَ

[6096] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

[6095] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٣٠١)

[6096] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مناقب الانصار باب: هجرة النبی ﷺ واصحابه الی المدینة برقم (٣٩٠٣) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی سن النبی ﷺ کم کان حین مات برقم (٣٦٥٢) انظر (التحفة) برقم (٦٣٠٠)

[6097] ۱۱۸ـ(. . .)و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِی جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

[6097] ـ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا مکہ میں قیام تیرہ سال رہا، آپ کی طرف وحی آتی رہی اور مدینہ میں دس سال رہے اور آپ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

[6098] ۱۱۹ـ(۲۳۵۲)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ اَبُو بَكْرٍ اَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

[6098] ـ ابواسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حاضرین نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا ذکر چھیڑ دیا تو بعض لوگوں نے کہا، ابوبکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے عمر میں بڑے تھے، عبداللہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر بھی تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی، لوگوں میں سے ایک آدمی جسے عامر بن سعد کہا جاتا تھا، نے کہا، ہمیں جریر نے بتایا، ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حاضرین نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا ذکر شروع کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ کی روح تریسٹھ برس کی عمر میں قبض کی گئی اور ابوبکر تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔

[6097] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٣٣)

[6098] طریق عبدالله بن عمر بن محمد بن ابان الجعفی اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی سن النبی ﷺ کم کان حین مات برقم (٣٦٥٣) انظر (التحفة) برقم (١١٤٢) وطریق عامر بن سعد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٥٨٠)

[6099] ۱۲۰۔(...)و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

[6099]۔ جریر سے روایت ہے کہ اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے یہ سنا، رسول اللہ ﷺ تریسٹھ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اور میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔ (موت کا خواہاں ہوں)

فائدہ:...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ان کی وفات بھی، رسول اللہ ﷺ اور شیخین کی عمر میں ہو، لیکن ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی، وہ اٹھتر ۷۸ سال سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔

حضور اکرم ﷺ عام الفیل کو سوموار کے دن، صبح کے وقت پیدا ہوئے، اور علم ہیئت و ریاضی کے ماہر، فلکیات کے عالم محمود پاشا کی تحقیق کے مطابق، یہ نو (۹) ربیع الاول کا واقعہ ہے اپریل کی، ۲۰ یا ۲۱ تاریخ ۵۷۱ء تھی اور وفات تقریباً دن کے بارہ بجے، سوموار ہی کے دن ۱۱ھ میں ہوئی، مشہور و معروف قول کے مطابق، اس وقت ۱۲ ربیع الاول، ۶۳۲ء تھا، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق، ۲، ربیع الاول تھا، علامہ سیوطی اور علامہ شبلی نے بھی یکم یا دو ہی کو ترجیح دی ہے اور صحیح قول یہی ہے، حضرت ابوبکر بروز منگل ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳ھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان فوت ہوئے، ان کی خلافت کی مدت، ۲ سال ۳ تین ماہ، ۸ دن ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بروز بدھ، ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ کو قاتلانہ حملہ ہوا اور ہفتہ کے روز یکم محرم کو سپرد خاک کیے گئے، مدت خلافت دس سال، چھ ماہ اور چار دن ہے۔

[6100] ۱۲۱۔(۲۳۵۳)و حَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ أَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

[6100]۔ بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام عمار کہتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، وفات کے

[6099] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٥١)

[6100] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في سن النبي ﷺ كم كان حين مات برقم (٣٦٥٠) وبرقم (٣٦٥١) انظر (التحفة) برقم (٦٢٩٤)

وقت رسول اللہ ﷺ کی عمر کتنی تھی تو انہوں نے کہا، میرا گمان نہیں تھا کہ تیرے جیسے آپ کی قوم کے فرد سے یہ بات مخفی رہ سکتی ہے، میں نے کہا، میں نے لوگوں سے پوچھا، انہوں نے مجھے مختلف جوابات دیئے تو میں نے اس بارے میں آپ کا قول جاننا پسند کیا، انہوں نے کہا، حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں، انہوں نے کہا، یاد رکھو، چالیس سال کی عمر میں آپ مبعوث ہوئے، پندرہ سال امن اور خوف کی حالت میں مکہ میں رہے اور دس سال ہجرت کے بعد مدینہ میں رہے۔

فائدہ:...... تیرہ (۱۳) کی کسر کو پورا کرتے ہوئے پندرہ کہا گیا ہے اور اس کے مطابق وفات کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ شمار کی ہے۔

[6101] (. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ

[6101]۔ یہی روایت امام صاحب کے ایک اور استاد بیان کرتے ہیں۔

[6102] ۱۲۲۔(. . .)و حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

[6102]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پینسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔

[6103] (. . .)و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6103]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6104] ۱۲۳۔(. . .)و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرٰى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحٰى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا

[6101] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٥٣)
[6102] تقدم تخريجه برقم (٦٠٥٣)
[6103] تقدم تخريجه برقم (٦٠٥٣)
[6104] تقدم تخريجه برقم (٦٠٥٣)

[6104] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مکہ میں پندرہ سال قیام پذیر رہے، سات سال تک آواز سنتے رہے اور روشنی دیکھتے رہے، کوئی شکل نہ دیکھتے تھے، آٹھ سال وحی آتی رہی اور دس سال مدینہ میں رہے۔

فائدہ:......سات سال آپ ہاتف کی آواز سنتے رہے، فرشتوں کا نور اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا نور دیکھتے رہے، پھر فرشتہ سامنے آیا اور وحی کا نزول شروع ہوا۔ (نووی)

۳۴......بَاب :فِيْ اَسْمَآئِهٖ ﷺ

باب ۳٤: رسول اللہ ﷺ کے اسماء (نام)

[6105] ١٢٤-(٢٣٥٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ**)) الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

[6105] ۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، میرے ذریعہ کفر محو کیا جائے گا، میں حاشر ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے جمع کے جائیں، میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

فائدہ:......مُحَمَّد: کامل خصال محمودہ کا مالک، جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

اَحْمَد: سب سے زیادہ تعریف کرنے والا، ان دونوں چیزوں میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ جس کی تعریف خود اللہ تعالیٰ فرمائے، اس کے محمد ہونے میں کیا شبہ اور جس کو حمد خود اللہ تعالیٰ سکھائے، اس کے احمد ہونے میں کیا شک۔

الماحی: مٹانے والا، جس کے ذریعہ کفر کے دلائل و براہین کا قلع قمع کر دیا گیا، دلیل و براہین کی رو سے وہ مٹ گیا۔

[6105] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: ما جاء فی اسماء رسول الله ﷺ وقول الله عزوجل ﴿محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار﴾ وقوله: ﴿من بعدی اسمه احمد﴾ برقم (٣٥٣٢) وفی التفسير باب (ياتی من بعدی اسمه احمد) برقم (٤٨٩٦) والترمذی فی (جامعه) فی الادب باب: ما جاء فی اسماء النبی ﷺ برقم (٢٨٤٠) انظر (التحفة) برقم (٣١٩١)

الحاشر: اکٹھا کرنے والا، جس کے پیچھے پیچھے لوگ میدان محشر میں جمع کیے جائیں گے، گویا آپ کی نبوت شریعت آخری ہے، قیامت اور آپ کے درمیان کوئی اور نبوت وشریعت نہیں ہوگی۔

عاقب: پیچھے آنے والا، کیونکہ آپ تمام انبیاء کے بعد آئے ہیں۔

پہلی کتابوں میں آپ کا نام احمد تھا اور قرآن میں محمد ہے۔

[6106] ١٢٥ـ(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَؤُوفًا رَحِيمًا

[6106] ۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے چند نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں، میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی (نبی) نہیں ہے۔'' اور اللہ نے آپ کا نام رؤوف، رحیم بھی رکھا ہے۔

[6107] (. . .)و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ

[6107] ۔ امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، عُقیل کی حدیث میں، سفیان کہتے ہیں، میں نے زہری سے پوچھا، عاقب سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور معمر وعقیل کی حدیث میں، کُفْر کی جگہ کَفَرۃ (کافر کی جمع) ہے اور شعیب کی حدیث میں کُفْر ہے۔

[6106] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٥٨)

[6107] تقدم تخريجه برقم (٦٠٥٨)

[6108] ١٢٦ـ(٢٣٥٥) وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً فَقَالَ ((اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ))

[6108]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے چند نام بتاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں، احمد ہوں، مقفی ہوں، میں حاشر ہوں، نبی التوبہ ہوں، نبی رحمت ہوں۔''

فائدہ:...... مُقَفِّی کا معنی عاقب ہے، سب کے عقب میں آنے والا یا پہلے انبیاء کی راہ پر چلنے والا، نبی توبہ، جو توبہ کی تلقین کرتا ہے، جس کی پیروی پر توبہ قبول ہوتی ہے اور رحمتیں برستی ہیں، جو باہمی رحمت وشفقت پر زور دیتا ہے اور رحمت کی تلقین کرتا ہے۔

بعض لوگوں نے آپ کے نام ننادوے بیان کیے ہیں، بعض نے تین سو (٣٠٠) سے زائد اور امام ابن العربی مالکی نے شرح ترمذی میں ایک ہزار ہونے کا دعویٰ کیا ہے، مگر ان میں سے اکثر نام ان لوگوں نے خود ہی بنائے ہیں، بلکہ بعض اسماء الٰہی کو نبی ﷺ کے نام بھی قرار دے، مثلا الاول، الاخر الباطن، حالانکہ یہ صفات صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں۔

٣٥...... بَاب: عِلْمِهِ ﷺ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ

باب ٣٥: رسول اللہ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم اور خوف وخشیت کی زیادتی

[6109] ١٢٧ـ(٢٣٥٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهِ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً))

[6109]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا اور اس کے کرنے کی اجازت دی،

[6108] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٤٧)

[6109] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: من لم يواجه الناس بالعتاب برقم (٦١٠١) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من التعمق والتنازع والغلو في الدين والبدع برقم (٧٣٠١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٤٠)

آپ کے کچھ ساتھیوں تک یہ بات پہنچی تو گویا کہ انہوں نے اس کام کو ناپسند کیا اور اس سے احتراز (پرہیز) کیا، سو آپ تک یہ معاملہ پہنچا، آپ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا، ''ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، انہیں میری طرف سے ایک کام کی خبر پہنچی، میں نے اس کی رخصت دی، انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور اس سے پرہیز کیا، سو اللہ کی قسم! میں سب سے اللہ کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں اور اس سے سب سے زیادہ خوف کھاتا ہوں۔''

[6110] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6110]۔ امام تین اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6111] ۱۲۸۔(. . .) و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً))

[6111]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کی رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے پرہیز کیا، نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ناراض ہوئے، حتیٰ کہ ناراضی کا چہرے سے اظہار ہوا، پھر آپ نے فرمایا، ''ان لوگوں کا کیا حال ہے، اس کام سے بے رغبتی برتتے ہیں، جس کی مجھے رخصت دی گئی ہے، سو اللہ کی قسم! میں ان سے اللہ کے بارے زیادہ علم رکھتا ہوں اور ان سے اس سے زیادہ ڈرتا ہوں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کوئی انسان یا چند لوگ غلط کام کریں تو لوگوں کے سامنے ان کی تعیین کرنا، ان کا نام لینا، بلا ضرورت، درست نہیں ہے اور آپ علم اور عمل دونوں میں آخری مرتبہ پر فائز تھے، یہ دونوں قوتیں، آپ میں کمال درجہ کی پائی جاتی تھیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، رخصتوں کو چھوڑ کر مشقت والا کام کرنا پسندیدہ نہیں ہے، کیونکہ اس پر دوام و استمرار مشکل ہے اور آسان و سہل کام پر دوام و ہمیشگی ممکن ہے، نیز، انسان کے مقام عبدیت کے لیے رخصت پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ مشقت و عزیمت والا کام دلیری اور جسارت پر دلالت کرتا ہے، جس کے باعث عجب اور خود پسندی کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے اور یہ تواضع اور فروتنی کے منافی ہے۔

[6110] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٦٢)
[6111] تقدم تخريجه برقم (٦٠٦٢)

٣٦.....بَاب: وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ ﷺ

باب ٣٦: رسول اللہ ﷺ کی اتباع (پیروی) ضروری ہے

[6112] ١٢٩ ـ (٢٣٥٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

[6112] ۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کا، حرہ کی نالیوں کے بارے میں، جن سے وہ نخلستان کو پانی پلاتے، رسول اللہ ﷺ کے پاس، حضرت زبیر سے جھگڑا ہوا، انصاری نے کہا، پانی کو چھوڑیئے، وہ بہتا رہے، حضرت زبیر نے انکار کیا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے جھگڑا پیش ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے زبیر، بقدر ضرورت زمین کو سیراب کرلو اور پھر پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔'' انصاری غصہ میں آ گیا اور کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! یہ فیصلہ اس لیے ہوا کہ یہ آپ کا پھوپھی زاد ہے! نبی اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اے زبیر! زمین کو پانی پلاؤ، پھر پانی روک لو حتیٰ کہ وہ منڈیر (روک) تک پہنچ جائے۔'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میرے خیال میں یہی آیت اس سلسلہ میں اتری ہے، ''بات وہ نہیں جو یہ سمجھتے ہیں، تیرے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت مومن نہیں ہو سکتے، جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حکم تسلیم نہ کریں، پھر آپ کے فیصلہ کے بارے میں، اپنے دلوں میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کریں، (نساء آیت ٧٥)۔

[6112] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المساقاة باب: سكر الانهار برقم (٢٣٥٩) (٢٣٦٠) وابو داود في (سننه) في الاقضية باب: ابواب من القضاء برقم (٣٦٣٧) والترمذي في (جامعه) في الاحكام باب: ما جاء في الرجلين يكون احدهما اسفل من الآخر في الماء برقم (١٣٦٣) وفي التفسير القرآن باب: ومن سورة النساء برقم (٣٠٢٧) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: اشارة الحاكم بالرفق برقم (٥٤٣١) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه برقم (١٥) انظر (التحفة) برقم (٥٢٧٥)

مفردات الحدیث ❶ شِراج: شَرْج کی جمع ہے، نالی۔ ❷ سَرِّح الماء: پانی چھوڑ دیجئے، اسے روکئے نہیں۔

فائدہ :......حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین پہلے واقع تھی اور اس انصاری صحابی کی زمین ان کے بعد تھی، اس لیے پہلے حق حضرت زبیر کا تھا، جب حضرت زبیر نے کچھ پانی لگا لیا تو انصاری نے کہا، پانی میرے طرف آنے دیجئے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، میری ضرورت پوری نہیں ہوئی، اس لیے میں ابھی نہیں چھوڑوں گا، جھگڑا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے زبیر کے حق کی بنا پر انہیں کہا، بقدر کفایت پانی لگا لو، رکاوٹوں تک پانی نہ پہنچاؤ، پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو، اس طرح آپ نے صلح جوئی کے لیے یہ مشورہ دیا، یہ اصولی فیصلہ نہ تھا، لیکن انصاری چاہتا تھا، اس کی رعایت کی جائے، اس لیے غصہ میں آ گیا اور ایسی بات کہہ دی، جو ایک مسلمان کے لیے زیبا نہیں ہے، بلکہ کفر و ارتداد کا باعث ہے، لیکن چونکہ ابھی ابتدائی حالات تھے اور اس نے غیر شعوری طور پر بلا سوچے سمجھے یہ بات کہہ دی تھی، اس لیے آپ نے عفو و درگزر سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر پیغمبر کے مقام و مرتبہ کی تعیین کرتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی کہ ایمان دار کے لیے ضروری ہے، وہ آپ کا فیصلہ دل و جان سے قبول کرے اور اس کے بارے میں زبان پر تو کیا لانا ہے، دل میں بھی ناگواری محسوس نہ کرے، چونکہ انصاری نے جذبات کی رو میں بہہ کر اپنی رعایت کو حضرت زبیر کی رعایت سمجھا، اس لیے آپ نے پھر دوٹوک فیصلہ سنا دیا اور پہلے زمین والے کے حق کی تعیین کر دی کہ وہ منڈیر بھرنے تک پانی لگانے کا حقدار ہے۔

۳۷......بَاب: توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم وترك إِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ أَوْ لَا يَتَعَلَّقُ بِهِ تَكْلِيفٌ وَّمَا لَا يَقَعُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ

باب ۳۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا اور جس چیز کی ضرورت نہ ہو، اس کے بارے میں زیادہ سوال نہ کرنا یا جس چیز کا انسان مکلف نہ ہو اور جس کے واقعہ ہونے کا احتمال نہ ہو، اس قسم کے سوال نہ کرنا

[6113] ۱۳۰ ـ (۱۳۳۷) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا

[6113] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۵۵)

اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى اَنْبِيَآئِهِمْ))

[6113]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: ''جس چیز سے میں نے تمہیں روکا ہے، اس سے پرہیز کرو اور جس کے کرنے کا میں نے تمہیں حکم دیا، اس کو مقدور بھر کرو، تم سے پہلے لوگوں کو محض زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کی مخالفت کرنے کی پاداش میں ہلاک کیا گیا۔''

فائدہ :...... بقول علامہ خطابی، بلاضرورت یا محض ضد وعناد اور ہٹ دھرمی کے سوال کرنے سے منع کیا گیا، کیونکہ بقول امام نووی، بلاضرورت اور بال کی کھال اتارنے کے نتیجہ میں کوئی چیز حرام ہو سکتی تھی، جو مسلمانوں کے لیے مشقت کا باعث بنتی سوال کا جواب بھی ہو سکتا تھا، جو سائل کے لیے ناپسندیدگی اور مشقت کا سبب بنتا اور زیادہ سوال آپ کی تکلیف واذیت کا باعث بھی بن سکتا تھا، جو رسوا کن عذاب کا سبب بنتا۔

[6114] (. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَآءً

[6114]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6115] ۱۳۱۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ ((مَا

[6114] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۱۷)

[6115] طريق ابن نمير وطريق قتيبة بن سعيد ابن ابی عمر وطريق محمد بن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٤۲٥) وبرقم (۱۳۹۰۳) وبرقم (۱۳۷۱۸) وبرقم (۱٤۳۹٦) وبرقم (۱٤۷۷۲)

تَرِكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[6115] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی مختلف سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے چھوڑو جب تک میں تمہیں کچھ نہ کہوں۔'' یعنی جو چیز میں بیان نہ کروں، اس کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھو، ہمام کی حدیث میں ہے، ''جب تک تمہیں کچھ نہ کہا جائے، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6116] ۱۳۲۔(۲۳۵۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ

[6116] ۔عامر بن سعد، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے، جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں کرید کی، جو مسلمانوں پر حرام نہ تھی تو اس کے سوال کی بنا پر، ان پر حرام قرار دے دی گئی۔''

[6117] ۱۳۳۔(. . .)وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَحْفَظُهُ كَمَا أَحْفَظُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عن ابيه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ))**

[6117] ۔امام سفیان کہتے ہیں، یہ حدیث مجھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی طرح یاد ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیا کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے، جس نے ایسی چیز کے بارے میں کریدا، جو حرام نہ تھی، سو لوگوں پر اس کے سوال کے نتیجہ میں حرام ٹھہرائی گئی۔''

[6116] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاعتصام بالکتاب والسنة باب: ما یکره من کثرة السؤال ومن تکلف ما لا یعنیه وقوله تعالی: ﴿لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم﴾ برقم (۷۲۸۹) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: لزوم السنة برقم (٤٦١٠) انظر (التحفة) برقم (۳۸۹۲)

[6117] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٠٦٩)

[6118] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا

[6118]۔ یہی روایت امام صاحب کو دو اساتذہ نے اپنی اپنی سند سے سنائی، معمر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''وہ آدمی جس نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا اور اس کی کرید کی، تفتیش کی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی مسئلہ میں بال کی کھال اتارنا، بلاضرورت، انتہاء پسندی اختیار کرنا، بسا اوقات، بطور سزا حلال چیز کی حرمت کا باعث بن جاتا ہے اور اس میں ایسی قیود لگ جاتی ہیں، جو انسان کے لیے مشقت اور تنگی کا باعث بنتی ہے، جیسا کہ بنو اسرائیل کے ان لوگوں کے ساتھ ہوا، جنہوں نے گائے کے بارے میں بلاضرورت سوال کیے، حالانکہ وہ کوئی بھی گائے ذبح کر سکتے تھے۔

[6119] ۱۳۴۔(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤْلُؤِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَنَسٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ ((**عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ**)) كَثِيرًا قَالَ فَمَا أَتَى عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ ((**أَبُوكَ فُلَانٌ**)) فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ

[6118] تقدم تخريجه برقم (٦٠٦٩)

[6119] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (لا تسألوا عن اشياء ان تبدلكم تسؤكم) برقم (٤٦٢١) وفي الرقاق باب: قول النبي ﷺ: (لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا) برقم (٦٤٨٦) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السؤال ومن تكلف ما لا يعنيه بقوله تعالى: ﴿لا تسألوا عن اشياء ان تبدلكم تسؤكم﴾ برقم (٧٢٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٠٨)

[6119] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تک اپنے ساتھیوں کی کوئی بات پہنچی تو آپ خطبہ دیا اور فرمایا: ''مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئیں، سو میں نے آج جیسا اچھا اور برا منظر نہیں دیکھا اور اگر تم وہ جان لو، جو میں جانتا ہوں تو ہنسو کم (بالکل نہ ہنسو) اور زیادہ روؤ، (روتے رہو)۔'' حضرت انس کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر اس سے زیادہ سنگین دن نہیں آیا، انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لیے اور وہ ہچکیاں لے کر رونے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا، ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دستور زندگی اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر مطمئن ہیں، وہی آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا، میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے۔'' اس پر یہ آیت اتری، ''اے ایمان دارو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو، اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں رنج پہنچے۔'' (المائدہ آیت ۱۰۱)

[6120] ۱۳۵۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ فُلَانٌ)) وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ تَمَامَ الْآيَةِ

[6120] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے'' اور آیت اتری، ''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں۔'' مکمل آیت نمبر ۱۰۱۔

[6121] ۱۳۶۔(. . .)و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَبْلَهَا أُمُورًا عِظَامًا ((ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ ((سَلُونِي)) فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ

[6120] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٧٢)

[6121] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٦٧)

فَقَالَ مَنْ اَبِی یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ((اَبُوْكَ حُذَافَةُ)) فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَنْ يَقُولَ ((سَلُونِی)) بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوْلٰى وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِی عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُونَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِی بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ

[6121]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سورج ڈھل گیا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو گئے اور قیامت کا تذکرہ کیا اور بتایا، اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات ظاہر ہوں گے، پھر فرمایا: ''جو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہے، وہ مجھ سے اس کے بارے میں پوچھے، سو اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس کے بارے میں بھی سوال کرو گے، جب تک میں یہاں اس جگہ ہوں، اس کے بارے میں، میں تمہیں بتا دوں گا'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو بہت روئے اور رسول اللہ ﷺ نے بکثرت یہ فرمایا، ''مجھ سے پوچھ لو۔'' تو حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا میرا باپ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''حذافہ'' تو جب رسول اللہ ﷺ نے بار بار یہ فرمایا: ''مجھ سے پوچھ لو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے، ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے ضابطۂ حیات ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی و مطمئن ہیں تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے، رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہلاکت قریب تھی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، ابھی اس دیوار کی چوڑائی میں میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئی، سو میں نے آج جیسا خیر و شر کا منظر نہیں دیکھا'' ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے عبد اللہ بن حذافہ سے کہا، میں نے تجھ جیسا نافرمان بیٹا کبھی نہیں سنا، کیا تم اس بات سے بے خوف تھے کہ تیری ماں نے کسی ایسی حرکت کا ارتکاب کیا ہو جس کا ارتکاب جاہلیت میں عورتیں کرتی تھیں، اس طرح تم اسے لوگوں کے سامنے رسوا کر دیتے، حضرت عبد اللہ بن حذافہ نے کہا، اللہ کی قسم! اگر مجھے حبشی کا بچہ قرار دیتے تو میں اس کے ساتھ منسوب ہو جاتا۔

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ سے کچھ منافقوں نے دق کرنے کے لیے لایعنی سوال کیے، جن کا مقصد رسالت اور ہدایت وراہنمائی سے کوئی تعلق نہ تھا، آپ اس پر ناراض ہوئے تو آپ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا گیا کہ ان کو سوال کرنے دیں، ہم آپ کو بتلائیں گے، اس لیے آپ نے غصہ کے عالم میں بار بار یہ فرمایا، میں جب تک یہاں کھڑا ہوں، تم نے جو سوال کرنا ہے، کرلو، بعض پختہ کار مسلمان بھی بدفہمی کی بنا پر سوالوں میں شریک ہو گئے، لیکن اکثر لوگ آپ کی ناراضی کی کیفیت دیکھ کر رونے لگے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ترجمانی میں مذکورہ الفاظ کہے، جس سے آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، حضرت عبداللہ بن حذافہ کے نسب پر بعض لوگ طعن کرتے تھے، انہوں نے آپ کی کیفیت کو نہ سمجھا، اس لیے انہوں نے اپنے باپ کے بارے میں سوال کر لیا، تاکہ معاملہ صاف ہو جائے، جاہلیت کے دور میں عورتیں زنا کرتی تھیں اور بیٹا زانی کا ہی تصور ہوتا تھا، اس لیے جب حضرت عبداللہ کی والدہ نے غصے کا اظہار کیا کہ تمہیں کیا معلوم، اگر بالفرض میں نے دور جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا ہوتا تو تمہارے سوال کے نتیجہ میں، میں تمام لوگوں کے سامنے ذلیل ہو جاتی تو حضرت عبداللہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ وحی کی روشنی میں جو بھی فیصلہ فرماتے مجھے دل و جان سے قبول ہوتا، حق کے سامنے سر جھکانے میں، کوئی رسوائی آڑ نہ بنتی، لیکن ظاہر ہے، اسلام کے اصولوں کے مطابق شادی شدہ عورت سے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا، زانی کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا، وہ اگر خاوند تسلیم نہ کرے تو اپنی ماں کی طرف منسوب ہوتا ہے، وگرنہ الولد للفراش کے مطابق بیٹا اس کا ہوگا جس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔

علامہ سعیدی نے امام نووی سے نقل کیا ہے، ''علماء کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر اس وقت وحی نازل کی گئی تھی، ورنہ اللہ تعالیٰ کے بتلائے بغیر نبی ﷺ غیب کی باتوں کو نہیں جانتے تھے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۸۲۴)۔

[6122] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا

[6122] طريق عبد بن حميد اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السوال ومن تكلف ما لا يعنيه وقوله تعالى: ﴿لا تسالو عن اشياء ان تبدلكم تسوكم﴾ برقم (٧٢٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٨) وطريق عبدالله بن عبدالرحمن اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: من برك على ركبتيه عند الامام او المحدث برقم (٩٣) وفي مواقيت الصلاة باب: وقت الظهر عند الزوال برقم (٥٤٠) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السوال ومن تكلف ما لا يعنيه وقوله تعالى: ﴿لا تسالو عن اشياء ان تبدلكم تسوكم﴾ برقم (٧٢٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٣)

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عُبَيْدِاللّٰهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

[6122]۔ امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث اپنے دو اساتذہ کی سند سے بیان کی ہے، مگر شعیب کی روایت میں یہ ہے، عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا، مجھے اہل علم میں سے ایک آدمی نے بتایا کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے کہا، آگے مذکورہ بالا واقعہ ہے۔

[6123] ۱۳۷۔(. . .)حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ **((سَلُونِي لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ))** فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَرَمُّوا وَرَهِبُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاحَى فَيُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ **((أَبُوكَ حُذَافَةُ))** ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هٰذَا الْحَائِطِ))**

[6123]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیے، حتیٰ کہ آپ سے سوالات پر اصرار کیا، (آپ تنگ پڑ گئے) تو آپ ایک دن تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا، ''مجھ سے سوال کرلو، تم مجھ سے جو بھی سوال کروگے، جس چیز کے بارے میں پوچھو گے، میں اس کی حقیقت کھول دوں گا۔'' جب لوگوں نے یہ سنا تو وہ چپ ہو گئے اور ڈر گئے کہ کہیں یہ کسی عذاب کا پیش خیمہ نہ ہو، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر آدمی اپنے کپڑے میں سر لپیٹ کر رو رہا تھا تو ایک آدمی نے مسجد سے آغاز کیا، جس سے لوگ جھگڑتے تو اس کی نسبت، باپ کے سوا کسی اور کی طرف کرتے تو اس نے کہا،

[6123] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: التعوذ من الفتن برقم (٧٠٨٩) انظر (التحفة) برقم (١١٨٤)

اے اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''حذافہ'' پھر حضرت عمر بن خطاب کہنے لگے، ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دستور زندگی ہونے اور محمد کے رسول ہونے پر خوش ہیں اور اللہ سے برے فتنوں سے پناہ چاہتے ہیں، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خیر و شر کا آج کی طرح نظارہ کبھی نہیں کیا، میرے لیے جنت اور دوزخ کی تصویر کشی کی گئی ہے اور میں نے انہیں اس دیوار کے ورے دیکھا ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ **احفوہُ بالمسئلة:** سوالات میں اصرار کیا۔ ❷ **أَرَمُّوا:** ہونٹ ملا لیے یعنی چپ ہو گئے۔ ❸ **أَنْشَا رَجُلٌ:** ایک آدمی نے ابتدا کی۔ ❹ **يُلَاحِيُ:** اس سے جھگڑا کیا جاتا تھا۔

[6124] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيّ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ

[6124]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے مذکورہ بالا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

[6125] ۱۳۸۔(۲۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ((سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِي قَالَ ((اَبُوكَ حُذَافَةُ)) فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ)) فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ))

[6124] طريق يحيى بن حبيب اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: التعوذ من الفتن برقم (٦٣٦٢) وفي الفتن باب: التعوذ من الفتن برقم (٧٠٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢) وطريق عاصم بن النضر التيمي اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: التعوذ من الفتن برقم (٧٠٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨)

[6125] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: الغضب في الموعظة والتعليم برقم (٩٢) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السوال برقم (٧٢٩١) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٢)

[6125] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ کو ناگوار گزرا، جب سوالات زیادہ ہونے لگے، آپ ناراض ہو گئے، پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''مجھ سے جو مرضی ہے پوچھ لو۔'' تو ایک آدمی نے کہا، میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ حذافہ ہے۔'' ایک اور آدمی کھڑا ہوا، اس نے بھی پوچھا، میرا باپ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔'' تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھے، کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں، اس کی طرف لوٹتے ہیں، ابوکریب کی روایت ہے، اس نے کہا، میرا باپ کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تیرا باپ شیبہ کا آزاد کردہ غلام سالم ہے۔'' یعنی پہلی روایت میں فقال ہے اور اس میں قال ہے۔

فائدہ:...... یہ دوسرا سوال کرنے والا، سعد بن سالم مولیٰ شیبہ بن ربیعہ ہے۔

۳۸...... بَاب: وُجُوبِ اِمْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَايِشِ الدُّنْيَا عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ

باب ۳۸: جو بات آپ نے بطور شریعت (قانون سازی) فرمائی ہے، اس کا امتثال یا اس پر عمل ضروری ہے اور جو بطور رائے دنیوی معیشت کے بارے میں فرمائی ہے اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے

مَعَايِش، مَعِيْشَة کی جمع ہے، زندگی گزارنے کے اسباب و ذرائع اور متاع حیات کو کہتے ہیں، قرآن مجید میں ہے، وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ: ہم نے تمہارے لیے زمین زندگی گزارنے کے اسباب و ذرائع رکھے ہیں۔

[6126] ۱۳۹ ـ(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَهٰذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ ((مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ)) فَقَالُوا يُلَقِّحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْأُنْثَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[6126] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: تلقيح النخل برقم (۲٤۷۰) انظر (التحفة) برقم (۵۰۱۲)

مَا اَظُنُّ يُغْنِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ فَاُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ ((اِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَاِنِّي اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ وَلٰكِنْ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللّٰهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَاِنِّي لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

[6126] ۔موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، جو کھجور کے درختوں پر تھے تو آپ نے پوچھا، ''یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔'' لوگوں نے کہا، کھجوروں میں پیوند لگا رہے ہیں، نر کھجور کو مادہ کھجور کے ساتھ ملاتے ہیں، جس سے وہ بارآور ہو جاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا، اس سے کچھ فائدہ ہوتا ہو'' لوگوں کو آپ کی بات کی خبر دی گئی تو انہوں نے یہ کام ترک کر دیا، رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے اس عمل کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: ''اگر یہ عمل انہیں فائدہ پہنچاتا ہے تو اسے عمل میں لائیں، میں نے تو بس، ایک خیال وگمان کیا تھا، تم میرے گمان پر عمل نہ کرو، لیکن جب میں تمہیں اللہ کی طرف سے کچھ بتاؤں تو اس کو اختیار کرو، کیونکہ میں اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کرتا۔''

مفردات الحدیث ❶ **يُلَقِّحُوْن**: نر کھجور کا گابھا، مادہ کھجور کے گابھا میں داخل کرتے ہیں، مذکر کھجور کا شگوفہ مؤنث کھجور میں ڈالنا۔ ❷ **يَتَلَقَّحُ**: وہ پھل دار ہو جاتا ہے۔

[6127] ۱۴۰۔(۲۳۶۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِي

رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَاْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعُونَ)) قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا)) فَتَرَكُوهُ فَنَفَضَتْ اَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَاْيٍ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ)) قَالَ عِكْرِمَةُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ

[6127] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۵۷۵)

[6127] ۔حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ نر کھجوروں کا بور مادہ کھجوروں کے اوپر ڈالتے، آپ نے پوچھا، ''تم کیا کرتے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہم پہلے سے کرتے آ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''شاید، اگر تم یہ عمل نہ کرو تو بہتر ہو۔'' انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ جھڑ گئیں یا کم ہو گئیں، صحابہ کرام نے اس کا تذکرہ آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''میں صرف بشر ہوں، جب میں تمہیں، تمہارے دین کے بارے میں کچھ کہوں تو اس کو اختیار کرو، اس پر عمل پیرا ہو اور جب میں تمہیں محض اپنی سوچ سے کہوں تو میں بس بشر ہوں۔'' عکرمہ کہتے ہیں، استاد کا یہی مفہوم تھا، مقبری کی روایت میں بغیر شک کے ہے، وہ جھڑ گئیں۔

مفردات الحدیث ❶ یَابُرُوْن (ف۔ض) اور یُؤَبِّرُوْنَ: نر کا بور مادہ پر ڈالتے تھے۔ ❷ تلقیح اور تابیر کا معنی ایک ہی ہے۔ ❸ نَفَضَتْ: پھل جھڑ گیا۔

فائدہ :...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اہل مدینہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت، نر کھجور کے شگوفے کے بور کو مادہ کھجور کے شگوفے میں داخل کرتے تھے اور رافع بن خدیج کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، یہ ان کا ہمیشہ کا عمل تھا اور تجربہ پر مبنی تھا، لیکن چونکہ آپ کو اس کا تجربہ نہیں تھا، اس لیے آپ نے خیال کیا، اس کا کیا فائدہ ہوتا ہے، یہ سن کر صحابہ کرام نے یہ عمل ترک کر دیا تو جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا، اگر تجربہ کی رو سے یہ سودمند ہے تو انہیں یہ کام جاری رکھنا چاہیے، میں نے یہ کوئی حکم نہیں دیا، میں نے تو محض ایک خیال کا اظہار کیا تھا، میرے گمان کی پابندی ضروری نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا، آپ نے کوئی حکم نہیں دیا تھا یا فیصلہ نہیں کیا تھا، ایک تجربہ سے تعلق رکھنے والی چیز کے بارے میں محض اپنی رائے یا گمان کا اظہار کیا تھا، اس لیے اس حدیث سے یہ کشید کرنا کہ دنیوی امور و معاملات میں آپ کے حکم کی پابندی ضروری نہیں ہے، محض سینہ زوری ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے، کیونکہ آپ کے ہر حکم اور فیصلہ کی پابندی ضروری ہے اور یہاں آپ نے حکم نہیں دیا تھا، بلکہ آپ نے فرما دیا تھا، اگر یہ کام نفع بخش ہے تو جاری رکھو، میں نے تو محض ایک خیال کا اظہار کیا تھا، جس کے تم پابند نہیں ہو، اس طرح آپ نے خود ہی اجازت دے دی۔

[6128] ۱۴۱۔(۲۳۶۳) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

[6128] طريق ابي بكر بن ابي شيبة اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الرهون باب: تلقيح النخل برقم (۲٤۷۰) انظر (التحفة) برقم (۱٦۸۷٥)

عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ یُلَقِّحُونَ فَقَالَ لَوْ ((لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ)) قَالَ فَخَرَجَ شِیصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ ((مَا لِنَخْلِكُمْ)) قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْیَاكُمْ))

[6128] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے، جو کھجوروں میں پیوند لگا رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم یہ عمل نہ کرو تو اچھا ہوگا۔'' حضرت انس کہتے ہیں، اس (عمل کے ترک) سے ردی کھجوریں پیدا ہوئیں، سو آپ ان کے پاس سے گزرے اور پوچھا، ''تمہاری کھجوروں کو کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، آپ نے یہ یہ فرمایا تھا، آپ نے فرمایا: ''تم اپنے دنیوی معاملات سے خوب آگاہ ہو۔''

مفردات الحدیث ✲ شِیْصٌ: گٹھلی اور ردی کھجور۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، وہ دنیوی معاملات، جن کا تعلق تجربہ سے ہے اور شریعت نے ان کے بارے میں کوئی قطعی یا یقینی حکم نہیں دیا، اس کو لوگوں کے تجربات اور مشاہدات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ اپنے تجربہ میں عمل پیرا ہوں۔ اس کا یہ معنی نہیں ہے جن دنیوی امور کے بارے میں آپ قطعی حکم صادر فرمائیں ان میں بھی اپنے تجربہ کو ترجیح دی جائے گی۔

۳۹...... بَاب: فَضْلِ النَّظَرِ اِلَیْهِ ﷺ وَتَمَنِّیهِ

باب ۳۹: رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کا شرف اور اس کی آرزو کرنا

[6129] ۱۴۲-(۲۳۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِی یَدِهِ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی اَحَدِكُمْ یَوْمٌ وَلَا یَرَانِی ثُمَّ لَاَنْ یَرَانِی اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)) قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ الْمَعْنٰی فِیهِ عِنْدِی لَاَنْ یَرَانِی مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِی مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ

[6129] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ

[6129] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۷۷۳)

نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم پر ایک وقت ضرور آئے گا کہ تم میں سے کوئی مجھے نہیں دیکھ سکے گا، پھر اس کے لیے میرا دیدار کرنا، اپنے اہل اور ان کے ساتھ ان کا مال ہو سے زیادہ محبوب ہو گا۔'' ابو اسحاق کہتے ہیں، میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ مجھے ان کے ساتھ دیکھنا، اسے اپنے اہل اور مال س سے زیادہ محبوب ہو گا، میرے نزدیک یہاں الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے، یعنی معھم آخر کی بجائے یرانی کے بعد ہے۔

نوٹ:...... ابو اسحاق سے مراد امام مسلم کے شاگرد ابراہیم بن محمد بن سفیان نیسابوری ہے۔

فائدہ:...... آپ کا مقصد صحابہ کرام کو سفر و حضر میں آپ کی مجلس میں حاضر رہنے کی تلقین کرنا اور اس کی تشویق و ترغیب دلانا ہے، تاکہ وہ آپ سے شریعت کی ہدایات و تعلیمات سیکھیں، آپ کا طریقہ اپنائیں اور اس کو یاد رکھ کر بعد والوں تک پہنچائیں، کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ آپ کی مجلس میں حاضری میں کوتاہی کرنے پر انہیں ندامت ہو گی اور اپنے اہل و مال کی بجائے آپ کو دیکھنا زیادہ محبوب ہو گا، اس لیے آپ کی وفات پر صحابہ کرام کے سامنے دنیا تاریک ہو گئی تھی اور وہ اپنے آپ ہی سے اجنبی ہو گئے تھے۔

حدیث نمبر 6130 سے 6168 تک

۴۵...... کتاب احادیث الانبیاء

٤٥. انبیاء کے واقعات

۱...... بَاب : فَضَآئِلِ عِیسٰی عَلَیْهِ السَّلَام

باب ۱: عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل

[6130] ۱٤۳ ۔(۲۳٦٥) حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ الْاَنْبِیَآءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ))

[6130] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میں سب لوگوں سے ابن مریم کے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں، میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

فائدہ:...... آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب اس بنا پر ہیں کہ انہوں نے آپ کی آمد کی بشارت دی اور آخری دور میں آپ کی شریعت کی تنفیذ کریں گے اور آپ کا دور، ان کے دور کے بعد شروع ہوا ہے، اقتدار اور پیروی کے اعتبار سے اور اولاد ہونے کے اعتبار سے آپ حضرت ابراہیم کے زیادہ قریب ہیں اور انبیاء علاتی بھائی ہیں، یعنی ان کا باپ، عقائد و ایمانیات ایک ہیں اور مائیں، فرعی اور فقہی احکام جدا جدا ہیں، رسول اللہ ﷺ اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا، ہاں عیسیٰ علیہ السلام کے مبلغ اور فرستادے موجود تھے۔

[6131] ۱٤٤ ۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ

[6130] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی التخییر بین الانبیاء علیهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٢٤)

[6131] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٩٧٤)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیسٰی الْاَنْبِیَآءُ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ وَلَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَ عِیسٰی نَبِیٌّ))

[6131] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عیسیٰ علیہ السلام سے سب سے زیادہ قریب ہوں، انبیاء وہ ایک باپ کے بیٹے ہیں، میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

[6132] ١٤٥ ـ(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا

حَدَّثَنَا اَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیسٰی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُولٰی وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَیْفَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْاَنْبِیَآءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِینُهُمْ وَاحِدٌ فَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ))

[6132] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی احادیث میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دنیا اور آخرت میں، عیسیٰ بن مریم کے سب سے زیادہ قریب ہوں،'' لوگوں نے دریافت کیا، کیسے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''انبیاء علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے اور ہمارے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔''

فائدہ:...... سب انبیاء کا دین، اسلام ہی تھا، یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری، اس لیے بنیادی اور اساسی باتیں یکساں ہیں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اطاعت میں کوئی اختلاف نہیں۔

[6133] ١٤٦ ـ(٢٣٦٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیدٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ یُولَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّیْطَانُ فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَخْسَةِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْیَمَ)) وَاُمَّهُ ثُمَّ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ اقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّی اُعِیذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ۔ (آل عمران:٣٦)

[6133] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، شیطان

[6132] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٩)

[6133] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (وانی اعیذها بك وذریتها من الشیطان الرجیم) انظر (التحفة) برقم (٤٥٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٧٦)

اس کو کچوکا لگاتا ہے تو وہ شیطان کے کچوکے سے چلاتا ہے، مگر ابن مریم اور اس کی ماں (وہ اس سے محفوظ رہے)'' پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو اور میں اسے اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ (آل عمران آیت نمبر ۳۶)

مفردات الحدیث ❶ **نَخَسَ:** کچوکا لگانا، کوئی نوکدار چیز چبھونا۔ ❷ **یستھل صارخا:** بلند آواز سے روتا ہے۔

فائدہ :......حضرت مریم کی والدہ کی دعا کے نتیجہ میں، اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کو شیطانی کچوکے سے محفوظ رکھا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہ فضیلت صرف مریم اور ابن مریم کو حاصل ہے، اگرچہ قاضی عیاض، تمام انبیاء کو اس میں شریک کرتے ہیں۔

[6134] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح: وَحَدَّثَنِي، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: "يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّهِ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ، وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ "مِنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ"۔

[6134]۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے: ''پیدائش کے وقت وہ چھوتا ہے تو وہ شیطان کے چھونے کے سبب بلند آواز سے روتا ہے۔''
اور شعیب کی روایت میں، مَسِّهِ الشيطان کی جگہ مَسِّ الشيطان ہے۔

[6135] ۱۴۷۔(. . .) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا يُونُسَ سُلَيْمًا مَوْلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ حدثه
عن ابى هريره عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((**كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا**))

[6135]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کے ہر بیٹے کو جب اس کی ماں جنتی ہے، شیطان چھوتا ہے، مگر مریم اور اس کا بیٹا۔''

[6134] تقدم تخريجه

[6135] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قول الله تعالى: ﴿واذكر في الكتاب مريم اذا انتبذت من اهلها مكانا شرقيا﴾ برقم (۳۴۳۱) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۴۹)

[6136] ١٤٨ـ(٢٣٦٧) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ اَخْبَرَنَا اَبُوعَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ))

[6136] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نومولود بچہ اس وقت روتا ہے، جب شیطان ان کو کچوکا لگاتا ہے۔

مفردات الحديث ✻ نَزْغة اور نَخس کا معنی کچوکا لگانا ہے۔

[6137] ١٤٩ـ(٢٣٦٨) حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَاى عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيسٰى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسٰى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِى))

[6137] ۔ ہمام بن منبہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ احادیث میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے ایک آدمی کو چوری کرتے دیکھا تو اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا، ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا، میں نے اللہ پر یقین کیا اور اپنے آپ کو خطا کار قرار دیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نکتہ نظر سے کوئی انسان اللہ کے نام کی جھوٹی قسم کھانے کی جسارت نہیں کر سکتا، اس لیے انہوں نے فرمایا، میری آنکھ کو غلطی لگی ہے۔

٢...... بَاب مِنْ فَضَائِلِ اِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ علیہ السلام

باب ٢: حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فضائل

[6138] ١٥٠ـ(٢٣٦٩) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ

[6136] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٩٧)

[6137] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واذكر فى الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها مكانا شرقيا﴾ برقم (٣٤٤٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٧١٣)

[6138] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى السنة باب: فى التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧٢) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة لم يكن برقم (٣٣٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٤)

الْمُخْتَارِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام))

[6138]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے بہترین مخلوق! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔“

[6139] (. . .)و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ

[6139]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔“

[6140] (. . .)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6140]۔امام صاحب کے ایک اور استاد یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......انسان مقام و مرتبہ میں کس قدر ہی فائق اور برتر کیوں نہ ہو جائے، وہ ادب و احترام اور تواضع کے اعتبار سے اپنے باپ کو اپنے سے برتر ہی سمجھتا ہے، اس طرح یا اسی اعتبار سے آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو افضل المخلوقات قرار دیا، اگرچہ حقیقت اور واقعہ کے اعتبار سے آپ سب سے برتر اور بلند ہیں۔

[6141] ۱۵۱۔(۲۳۷۰)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ))

[6139] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٠٩٠)

[6140] تقدم تخريجه برقم (٦٠٩٠)

[6141] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واتخذ الله ابراهيم خليلا﴾ وقوله: ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا لله﴾ برقم (٣٣٥٦) وبرقم (٣٣٥٧) وفي الاستئذان باب: الختان بعد الكبر ونتف الابط برقم (٦٢٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٦)

[6141] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی (۸۰) سال کی عمر میں تیشہ سے اپنے ختنے کیے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر انسان کسی سبب یا نادانی کی بنا پر، بچپن میں ختنے نہ کروا سکے تو پھر اسے جب بھی موقعہ ملے تو ختنے کروا لینے چاہئیں، الا یہ کہ کوئی شرعی یا طبعی روکاٹ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ساتویں دن بچے کے ختنے کر دیے جائیں، دوسرا معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے قدوم نامی جگہ پر اپنے ختنے کیے تھے۔ (قاموس)

[6142] ۱۵۲ ۔(۱۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ))

[6142] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم ابراہیم علیہ السلام سے شک کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں، جب انہوں نے کہا، اے میرے رب! مجھے دکھایئے، آپ مردوں کو کس طرح زندہ کرتے ہیں، فرمایا، کیا تمہیں یقین نہیں، کہا، کیوں نہیں، لیکن میں چاہتا ہوں (مشاہدہ سے) میرا دل مطمئن ہو جائے اور آپ نے فرمایا، اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، وہ مضبوط پناہ کا تحفظ چاہتے تھے اور اگر میں جیل میں یوسف علیہ السلام کی لمبی قید کاٹتا تو بلانے والے کے ساتھ فوراً چلا جاتا۔''

فائدہ :......اس حدیث کی تشریح و توضیح کتاب الایمان، باب دلائل کی کثرت سے دلی طمانیت میں اضافہ ہوتا ہے، گزر چکی ہے، رُکن: جس سے قوت حاصل کی جائے۔ رُکن الرجل: آدمی کا قبیلہ و قوم۔ نیز تفصیل کے لیے دیکھیے سنت خیر الانام از پیر کرم شاہ ص ۲۳۲ تا ۲۳۶۔

[6143] (...) وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[6142] تقدم تخريجه في الايمان باب: زيادة طمانينة القلب بتظاهر الادلة برقم (۳۸۰)
[6143] تقدم تخريجه في الايمان باب: زيادة طمانينة القلب بتظاهر الادلة برقم (۳۸۱)

[6143] ۔ یہی روایت امام صاحب نے ایک اور استاد سے بیان کی ہے۔

[6144] ۱۵۳ ۔(. . .)و حَدَّثَنَاه اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوطٍ اِنَّهُ اٰوٰى اِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ))

[6144] ۔ لیکن کسی استاد سے سنی ہے، اس میں شبہ کی بنا پر کہہ دیا کہ ان شاء اللہ یعنی ظن غالب یہی ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن اسماء سے سنی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''اللہ لوط علیہ السلام کو معاف فرمائے، وہ مضبوط رکن کی پناہ چاہتے تھے۔''

فائدہ:...... حضرت لوط علیہ السلام عراق کے باشندے تھے، سدوم جو شام کا علاقہ ہے، وہاں ان کا خاندان اور کنبہ نہیں رہتا تھا، اس لیے انہوں نے خواہش کی، اے کاش! آج یہاں میرا خاندان اور قبیلہ ہوتا جو میری معاونت اور مدد کرتا، وہ چونکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے اسباب ظاہرہ (خاندان ونسب) کو اسباب باطنہ (اللہ پر اعتماد وتوکل) پر ترجیح دی اور ان پر بھروسہ کیا، اس لیے آپ نے فرمایا، اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، ان کو معاف کرے۔

[6145] ۱۵۴ ۔(۲۳۷۱)و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام قَطُّ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ اِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَوَاحِدَةٌ فِي شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيهِ اَنَّكِ اُخْتِي فَاِنَّكِ اُخْتِي فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تَكُونَ اِلَّا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيمُ

[6144] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۳۳)

[6145] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: قوله تعالى: ﴿واتخذ الله ابراهيم خليلا﴾ وقوله: ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا لله﴾ برقم (۳۳۵۷) وفی النكاح باب: اتخاذ السراری ومن اعتق جارية ثم تزوجها برقم (۵۰۸۴) انظر (التحفة) برقم (۱٤٤۱۲)

عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى الصَّلوٰةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَكِ اللَّهَ أَنْ لَا أَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَأُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ فَأَخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطِهَا هَاجَرَ)) قَالَ فَأَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَآهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ

[6145]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ توریہ و تعریض کے سوا کبھی توریہ سے کام نہیں لیا، دو دفعہ اللہ کی خاطر، آپ کا کہنا، میں بیمار ہوں، (روحانی طور پر) بلکہ یہ کام ان کے اس بڑے نے کیا ہے اور ایک بار حضرت سارہ کے معاملے میں، کیونکہ وہ ایک جابر حکمران کی زمین میں آئے اور حضرت سارہ ان ساتھ تھیں، جو بہت زیادہ حسین تھیں تو آپ نے اس سے کہا، اس جابر (سرکش) کو اگر یہ پتہ چل گیا تو میری بیوی ہے، تیرے سلسلہ میں مجھ پر غالب آ جائے گا، (تجھے مجھ سے چھین لے گا) تو اگر وہ تجھ سے دریافت کرے تو اس کو کہہ دینا، تم میری بہن ہو، کیونکہ تم اسلامی بہن ہو، کیونکہ میں اس علاقہ میں تیرے اور اپنے سوا کسی مسلمان کو نہیں جانتا تو جب وہ اس کی سرزمین میں داخل ہو گئے، حضرت سارہ کو اس سرکش کے کسی کارندے نے دیکھ لیا اور اس کے پاس آ کر اسے کہا، تیرے علاقہ میں ایک ایسی عورت آئی ہے، جو آپ ہی کے پاس ہونی چاہیے، سو اس نے اسے بلوا بھیجا، اسے لایا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو جب وہ اس کے پاس پہنچیں، وہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکا اور اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ زور سے جکڑ لیا گیا تو اس نے ان سے کہا، اللہ سے دعا کرو، وہ میرا ہاتھ آزاد کر دے اور میں تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے ایسا کیا، اس نے دوبارہ حرکت کی تو اس کا ہاتھ پہلی دفعہ سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ جکڑ لیا گیا، اس نے پھر پہلی بات کہی، انہوں نے دعا مانگی، اس نے پھر تیسری بار حرکت کی تو اس کا ہاتھ پہلی دو دفعہ سے زیادہ شدت سے جکڑ دیا گیا تو اس نے کہا، اللہ سے دعا کریں، میرا ہاتھ آزاد کر دے، اللہ گواہ یا ضامن ہے، میں تمہیں تکلیف نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے دعا کی اور اس کا ہاتھ آزاد کر دیا گیا اور اس نے ان کو لانے والے کو بلوایا اور اسے کہا، تم میرے پاس کس جن کو لائے، میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو، اس کو میرے علاقہ سے نکال دو اور اسے ہاجرہ دے دو، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ چلتی ہوئی آئیں تو جب

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں دیکھا، سلام پھیر دیا اور ان سے پوچھا، کیا واقعہ پیش آیا، انہوں نے کہا، اچھا ہوا، اللہ نے بدکار کے ہاتھ کو روک لیا اور اس نے ایک خادمہ دی ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اے عربو! اے خالص نسب والو! یہ تمہاری ماں ہیں۔

مفردات الحدیث ❶ كَذَبات: كَذْبَة کی جمع ہے، امام ابن انباری کا قول ہے، کذب کی پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) نقل کرنے والے نے جو بات سنی ہے، اس کو تبدیل کر دیا اور یہی بات نقل و بیان کر دی، جس کا پتہ نہیں ہے، یہ شکل وقسم انسان کو گناہ گار بناتی ہے اور شرافت کو ختم کر دیتی ہے۔

(۲) چوک جانا، غلطی کرنا، عربوں کے کلام میں کذب کا یہ معنی بہت استعمال ہوا ہے۔

(۳) باطل ہونا خاک میں مل جانا، کہتے ہیں، كَذَبَ الرَّجُلُ: آدمی کی امید ورجا خاک میں مل گئی، ناکام ہوگئی۔

(۴) کسی کو دھوکہ میں رکھنا۔

(۵) ایسی بات کہنا جو کذب کے مشابہ ہو، لیکن اس سے مقصد صحیح ہو اور كَذَبَ ابراهيم ثلاث كَذَبات، والی حدیث میں یہ یہی معنی مراد ہے کہ انہوں نے جھوٹ کے مشابہ بات کہی، جب کہ حقیقتاً تینوں حکم صادق تھے، تاج العروس فصل الكاف من باب الباء ، گویا کذب کا لفظ توریہ وتعریض کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ❷ إِنِّي سَقِيمٌ: میں بیمار ہوں، انہوں نے جسمانی اور مادی بیماری سمجھی، حالانکہ آپ کا مقصود روحانی بیماری تھا کہ میری روح تمہاری ان شرکیہ حرکتوں کی وجہ سے تڑپ رہی ہے اور میں تمہارے شرک کی بنا پر پریشان ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے خطرہ ہے، اگر میں تمہارے ساتھ چلا گیا تو تمہاری شرکیہ حرکتیں دیکھ کر بیمار ہو جاؤں گا۔ ❸ بل فعله كبيرهم هذا: کہ تم ان بتوں کو نفع اور نقصان کا مالک سمجھتے ہو اور بڑے کرنی والے قرار دیتے ہو، میں کہتا ہوں، یہ کام اس بڑے نے کیا، ان سے پوچھو تو سہی، اگر یہ بولتے ہیں، گویا یہ تہکم اور استہزاء کے طور پر کہا ہے، جس طرح ایک بدخط اپنے ایک خوش نویس دوست سے، ایک خوش خط تحریر کے بارے میں پوچھتا ہے، یہ آپ نے لکھی ہے تو وہ جواب دے، نہیں جناب یہ تو آپ ہی نے لکھی ہے، مقصد یہ ہے، یہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے، یہ میں نے ہی لکھی ہے، یعنی بظاہر جس چیز کی نفی کی ہے، حقیقت میں اس کا اثبات کیا ہے۔

فائدہ :......اس حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف تین كَذَبات کی نسبت کی گئی، جبکہ قرآن مجید ابراہیم علیہ السلام کو صدیقا نبیا کا معزز لقب دیتا ہے، اس لیے بعض قدیم وجدید علماء نے اس متفق علیہ یعنی بخاری ومسلم کی روایت کا انکار کیا ہے، حالانکہ یہ کذبات کا لفظ توریہ اور تعریض کے لیے استعمال ہوا اور توریہ وتعریض کا استعمال بالکل جائز ہے، جس میں متکلم اپنی بات کا ایک ایسا مفہوم ومعنی مراد لیتا ہے، جو صحیح اور درست ہوتا ہے اور سامع اس کا دوسرا معنی لیتا ہے، جس کی رو سے متکلم والا معنی درست نہیں ہوتا، جیسا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا

مشہور واقعہ ہے کہ حضرت ام سلیم نے محسوس کیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سارے دن کی محنت شاقہ کے بعد تھکے ہارے گھر آئیں گے، انہیں ایسی صورت میں ان کے محبوب لخت جگر کی موت کی المناک اطلاع دینا مناسب نہیں ہے، صبح جب آرام سے اٹھیں گے ان کو بتا دوں گی، چنانچہ انہوں نے اپنے لخت جگر کو چار پائی پر لٹا کر اوپر چادر ڈال دی اور گھر کے ایک طرف اس کو رکھ دیا، جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے اور آتے ہی پوچھا، بچہ کیسا ہے؟ تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: هَدَأَ نَفْسُهُ وَارْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اسْتَرَاحَ، اسے سکون آ گیا ہے اور مجھے امید ہے، اس کی تکلیف کٹ گئی ہے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا بچے کو واقعی آرام آ گیا ہے، اس کی بیماری کٹ گئی ہے، حالانکہ حضرت ام سلیم کا مقصد یہ تھا، بچہ فوت ہو گیا ہے، اس لیے اس کی ہر قسم کی تکلیف اور بیماری ختم ہو گئی ہے تو حضرت ابوطلحہ کے اعتبار سے یہ معنی صحیح نہیں ہے، جبکہ حضرت ام سلیم کے فہم و ذہن کی رو سے یہ معنی درست ہے، اس کو تعریض کہتے ہیں۔

اور اس حدیث سے معلوم ہوا، حضرت ابراہیم نے اپنی پوری زندگی میں، توریہ اور تعریض سے بہت کم کام لیا ہے اور قیامت کے دن اس کو اپنی ایک کمزوری کے طور پر پیش کریں گے تو اس طرح یہ حدیث ان کی عظمت شان پر دلالت کرتی ہے یا ان کی توہین کرتی ہے؟ پہلے ایک غلط معنی لیا گیا اور پھر اس کی آڑ میں ایک صحیح حدیث کا انکار کر دیا گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، حضرت سارہ کو اپنی بہن قرار دینے کا مشورہ اس لیے دیا کہ بہن تو بہرحال پرایا دھن ہے، اس نے دوسرے گھر سدھارنا ہوتا ہے، لیکن بیوی رفیقہ حیات ہے، اس نے خاوند کے ساتھ رہنا ہوتا ہے، اس لیے اگر وہ کہتی ہیں، ابراہیم کی بیوی ہوں تو وہ راستہ صاف کرنے کے لیے، حضرت ابراہیم کو راستہ سے ہٹانے کے لیے قتل کروا دیتا اور حضرت سارہ کے لیے اس کے چنگل سے نکلنے کی کوئی امید نہ رہتی، اس کے برعکس ابراہیم علیہ السلام کے زندہ رہنے کی صورت میں، وہ اس کی نجات و خلاصی کے لیے کوئی تدبیر اختیار کرتے، جیسا کہ یہاں فوراً وہ نماز میں کھڑے ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے ہیں، اس طرح ان کی زندگی بھی بچ گئی اور دعا کے نتیجہ میں میاں بیوی کی عزت و ناموس بھی بچ گئی، جبکہ ایک خادمہ بھی مل گئی، جب جابر حکمران نے دست درازی کی کوشش کی تو حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کی دعا کے نتیجہ میں اس کا ہاتھ شدت کے ساتھ جکڑ لیا گیا اور اس نے فوراً دعا کی درخواست کی، لیکن اس کی بدعہدی کی بنا پر اس کی پکڑ میں اضافہ ہوتا گیا، حتیٰ کہ گھٹن کی بنا پر وہ ایڑیاں رگڑنے لگا اور حضرت سارہ کو اس کی ہلاکت کا خطرہ پیدا ہو گیا اور وہ ڈر گئیں کہ مجھے قاتلہ قرار دیا جائے گا، اس لیے انہوں نے اس کے حق میں دعا فرمائی اور آخر میں اس سے دعا کی درخواست کے باوجود شیطان یعنی بڑا سرکش جن قرار دیا، کیونکہ یہ لوگ بڑے بڑے کارنامے جنوں کی طرف منسوب کرتے تھے اور ان کی بہت تعظیم و توقیر کرتے تھے، اس

لیے اس نے ان کو خوش کرنے کے لیے بطور خادمہ اپنی کی لخت جگر ہاجرہ پیش کی تا کہ حضرت سارہ کا غصہ فرو ہو جائے اور اس کو نقصان نہ پہنچائے۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے خیر الانام ص ۲۳۷ تا ۲۴۵)

عربوں کا نسب چونکہ خالص تھا یا ان کی گزر اوقات حیوانات پر تھی، جو سبزہ کھا کر پلتے تھے اور سبزہ آسمانی بارش سے ہوتا تھا، اس لیے ان کو ماء السماء کہا گیا اور بقول قاضی عیاض، اس سے مراد انصاری لوگ ہیں اور ان کے جد امجد کو ماء السماء کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

٣......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب ٣: موسیٰ علیہ السلام کے فضائل

[6146] ١٥٥ ـ(٣٣٩)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلَى سَوْاَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسٰى بِاَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو اِسْرَآئِيلَ اِلَى سَوْاَةِ مُوسٰى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا)) قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام بِالْحَجَرِ

[6146]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی احادیث میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسرائیلی ننگے نہاتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھتے رہتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے الگ تھلگ غسل کرتے تھے تو وہ کہنے لگے، اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو ہماری ساتھ نہانے سے صرف یہ چیز روکتی ہے کہ ان کے خصیے پھولے ہوئے ہیں، ایک دن وہ نہانے لگے تو اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے، پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا، موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے سرپٹ دوڑتے، کہتے جاتے تھے، میرے کپڑے دے، اے پتھر، میرے کپڑے دے، اے پتھر حتی کہ اسرائیلیوں نے موسیٰ علیہ السلام کی شرم گاہ کو دیکھ لیا تو وہ کہنے لگے، اللہ کی قسم!

[6146] تقدم تخريجه في الحيض باب: جواز الاغتسال عريانا في الخلوة برقم (٧٦٨)

موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں ہے، اس کے بعد پتھر ٹھہر گیا، حتیٰ کہ انہیں اچھی طرح دیکھ لیا گیا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارنے لگے،'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر کے مارنے کے بنا پر، پتھر پر چھ یا سات نشان پڑ گئے۔

مفردات الحدیث ❶ آدرُ: دونوں خصیوں کا سوج جانا۔ ❷ جَمَحَ موسیٰ: موسیٰ علیہ السلام سرپٹ دوڑے، ❸ نَدَب: زخم کے نشان کو کہتے ہیں، یہاں مراد، مار کا نشان ہے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جس طرح انبیاء کی سیرت وکردار صاف ستھرا ہوتا ہے، اس طرح ان کا جسم بھی عیوب ونقائص سے پاک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی برکت کے اظہار کے لیے پتھر کو ایک جاندار کی طرح دوڑایا اور اس میں یہ شعور اور تمیز پیدا کی کہ وہ بنو اسرائیل کو پہچان کر ان کے پاس رک گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غصہ میں آ کر اس کو مارا تو پتھر پر مار کے نشان ثبت ہو گئے اور یہ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا، اس لیے حَجر پتھر کو حِجْر (گھوڑی) قرار دینا تحریف ہے اور معجزات کے انکار کا شاخسانہ ہے، اگر وہ گھوڑی ہوتی تو انسانوں کی طرف نہ جاتی اور اس میں مار کا نشان پڑنا بھی کوئی عجوبہ نہیں، جبکہ حضرت ابو ہریرہ ایک عجیب واقعہ قرار دے رہے ہیں۔

[6147] ١٥٦-(. . .) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا

[6147]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت باحیاء مرد تھے اور کبھی ننگے دکھائی نہیں دیتے تو بنو اسرائیل کہنے لگے ان کے خصیتین سوجھے ہوئے ہیں، انہوں نے ایک تھوڑے سے پانی کے پاس غسل کیا اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے، پتھر بھاگ کھڑا ہوا، موسیٰ علیہ السلام اپنا ڈنڈا لے کر مارنے کے لیے پیچھے بھاگے، میرے کپڑے، اے پتھر، میرے کپڑے، اے پتھر حتیٰ کہ وہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا کر رک گیا، اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے یہ آیت اتری، اے ایماندارو، ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا،

[6147] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٥٧٠)

جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دی، سو اللہ نے ان کو ان کی باتوں سے بری کر دیا اور وہ اللہ کے ہاں بہت عزت والے تھے، احزاب نمبر ۶۹

مفردات الحدیث ❶ حَيِيٌّ: باحیاء، شرمیلے۔ ❷ مویہ: مَاء کی تصغیر ہے، پانی کا چھوٹا سا گڑھا۔

[6148] ۱۵۷ ـ(۲۳۷۲)و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلَى رَبِّهِ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِي اِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ))

[6148] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ بھیجا گیا تو جب وہ ان کے پاس پہنچا، انہوں نے اسے تھپڑ رسید کیا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی تو وہ اپنے رب کے پاس آیا اور عرض کی، آپ نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ لوٹا دی، اس کے پاس دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو، اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھو تو اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے، ہر بال کے عوض ایک سال عمر ملے گی، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا، اے میرے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا، پھر مرنا ہوگا، عرض کیا تو ابھی مار لو اور اللہ سے درخواست کی، مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) کے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ تک قریب کر دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر میں اس جگہ ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا، راستہ کے کنارے پر سرخ ٹیلے کے نیچے۔

مفردات الحدیث ❶ لَطَمَهُ: اسے تھپڑ مارا۔ ❷ فَقَاَ عَيْنَهُ: اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ ❸ كَثِيبٌ: ٹیلہ۔

فائدہ :...... موت کا فرشتہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے گھر ایک اجنبی آدمی کی شکل میں داخل ہوا، موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پہچانا نہیں، اس لیے بلا اجازت آنے پر، دشمن خیال کر کے اپنے تحفظ و دفاع میں اسے تھپڑ مارا، چونکہ وہ انسانی شکل

[6148] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: من احب الدفن في الارض المقدسة او نحوها برقم (۱۳۳۹) وفي احاديث الانبياء باب: وفاة موسىٰ وذكره بعد برقم (۳٤۰۷) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: نوع آخر برقم (٤/ ۱۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۳۵۱۹)

میں تھا، اس لیے فرشتہ واپس چلا گیا، اگر موت کا وقت آ چکا ہوتا تو فرشتہ اطلاع دے کر آتا اور مارے بغیر واپس نہ جاتا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دفاع میں آنکھ پھوڑی، اس لیے دیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آنکھ لوٹا بھی دی پھر جب فرشتہ دوبارہ آیا تو موسیٰ علیہ السلام مرنے کے لیے تیار ہو گئے، کیونکہ اب ان کا وقت مقرر ہو گیا تھا، اس لیے انہوں نے مزید زندگی کی خواہش نہیں کی، صرف ارض مقدسہ سے قرب کی خواہش کا اظہار کیا تو اللہ نے ان کی درخواست قبول کر لی اور ان کو بیت المقدس سے اس قدر قریب کر دیا کہ اگر بیت المقدس سے پتھر پھینکا جائے تو وہ ان کی قبر کے قریب گرے گا اور اسراء کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھائی گئی۔

[6149] ١٥٨۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أَمِتْنِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((وَاللّٰهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ))

[6149]۔ ہمام بن منبہ کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ احادیث میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت کا فرشتہ، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگا، اپنے رب کی بات قبول کرو تو موسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ موت کی آنکھ پر تھپڑ مارا اور اسے پھوڑ دیا تو فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ گیا اور کہا تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا، جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے تو اللہ نے اس کی آنکھ اس کو لوٹا دی اور فرمایا، میرے بندے کے پاس دوبارہ جاؤ اور کہو، زندگی چاہتے ہو؟ تو اگر زندگی کے خواہاں ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھو تو

[6149] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: وفاة موسی برقم (٣٤٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٢٨) هذا الحدیث فی التحفة مذکور عن البخاری فقط ولم یذکر انه روی عن مسلم ولکن النکت الظراف علی تحفة الاشراف استدرك هذا واضافه ابن حجر من روایة البخاری۔

تیرا ہاتھ جس قدر بال چھپائے گا تو تم اتنے سال زندہ رہو گے، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا، پھر کیا ہوگا؟ کہا، پھر موت ہوگی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ابھی جلدی ہی، اے میرے رب! مجھے ارض مقدسہ کے پاس ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ پر مار، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم، اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں، ان کی قبر، راستہ کے ایک جانب، سرخ ٹیلے کے پاس دکھاتا۔“

مفردات الحدیث ✲ أَجِبْ رَبَّكَ: اپنے رب کی دعوت قبول کرو، اپنے رب کے پاس چلو۔

[6150] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

[6150]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6151] ۱۵۹۔(۲۳۷۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ اَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَّ عَبْدُالْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَبَاالْقَاسِمِ اِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ **((لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ اُخْرٰى فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِي اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا اَقُولُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَام))**

[6150] تقدم تخريجه

[6151] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وان يونس لمن المرسلين۔ الى قوله۔ فمتعناهم الى حين﴾ و ﴿ولا تكن كصاحب الحوت اذا نادى وهو مكظوم﴾ برقم (٣٤١٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٣٩)

[6151] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ ایک یہودی اپنا سامان پیش کر رہا تھا، اس کی ایسی قیمت لگائی گئی، جسے اس نے ناپسند کیا یا اس پر راضی نہ ہوا، عبد العزیز راوی کو شک ہے، کہنے لگا نہیں، اس ذات کی قسم، جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں سے برگزیدہ کیا یا چن لیا، اس کی یہ بات ایک انصاری آدمی نے سن لی اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا تو کہتا ہے، اس ذات کی قسم، جس نے تمام انسانوں سے موسیٰ علیہ السلام کا انتخاب کیا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر موجود ہیں تو یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے ابو القاسم، مجھے پیمان اور امان حاصل ہے اور بتایا، فلاں نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے اس کے چہرے پر تھپڑ کیوں مارا؟'' انصاری نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس نے آپ کے ہمارے درمیان ہوتے ہوئے یہ کہا ہے، اس ذات کی قسم، جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فوقیت دی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے، حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر ناراضی نمایاں ہو گئی، پھر آپ نے فرمایا: ''انبیاء کے درمیان مقابلہ نہ کرو، کیونکہ صور میں پھونکا جائے گا تو آسمان والے اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا یا پہلے اٹھنے والوں میں سے ہوں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے، مجھے معلوم نہیں، کیا ان کی طور والی بے ہوشی شمار کر لی گئی یا مجھ سے پہلے اٹھائے گئے اور میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی ایک یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔

فائدہ :...... انبیاء درجات و مراتب کے اعتبار سے، ایک دوسرے پر فوقیت اور برتری رکھتے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں صراحت ہے، ﴿فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے، لیکن جب ہم اس فضیلت کو بیان کرنے لگیں گے تو ایک قسم کے موازنہ اور مقابلہ کی صورت پیدا ہو گی، اس لیے اس میں کسی رسول کی تحقیر و تنقیص کا پہلو پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اسی پہلو سے روکنا مقصود ہے کہ ایسا اسلوب اختیار نہ کرو، جس سے تحقیر و تنقیص کا پہلو نکلتا ہو اور اس کے ماننے والوں کے جذبات میں اشتعال پیدا ہوتا ہو، جیسا کہ اس حدیث میں یہودی کے قول سے مسلمان کے جذبات کو ٹھیس پہنچی کہ موسیٰ علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دے رہا ہے، اس لیے اس نے تھپڑ رسید کر دیا اور یہاں اگر تھپڑ مارنے والے ابوبکر ہیں تو ان کو معنوی طور پر آپ کی نصرت و حمایت کرنے پر انصاری کہہ دیا گیا ہے۔

پہلے نفخہ کا اثر زندوں اور مردوں دونوں پر ہو گا، زندے فوت ہو جائیں گے اور مردوں پر بے ہوشی اور گھبراہٹ طاری ہو گی، انبیاء کو برزخی زندگی حاصل ہے، جب قیامت کے وقوع کے لیے صور میں پھونکا جائے گا تو اس سے برزخی زندگی بھی ختم ہو جائے گی، اس لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے نفخہ سے سب سے پہلے ہوش میں آئیں گے تو موسیٰ علیہ السلام کو عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے دیکھیں گے اور اس مسئلہ میں متردد ہوں گے، موسیٰ علیہ السلام

پہلے ہوش میں آ گئے ہیں یا طور کی بے ہوشی کے سبب ان کو اس صعقہ سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے، اس طرح انہیں جزئی فضیلت حاصل ہے۔

[6152] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، سَوَاءً

[6152]۔امام بالکل یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6153] ١٦٠۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا **((تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ))**

[6153]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی آدمی اور ایک مسلمان آدمی کے درمیان تلخ کلامی ہوئی تو مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر فوقیت بخشی، سب سے چن لیا اور یہودی نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب جہانوں سے چن لیا، اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا تو یہودی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اپنے اور مسلمان کے معاملہ کی خبر دی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو، کیونکہ تمام لوگ بے ہوش

[6152] تقدم

[6153] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: نفخ الصور برقم (٦٥١٧) وفی الخصومات باب: ما يذكر فی الاشخاص والخصومة بين المسلم واليهود برقم (٢٤١١) وفی التوحيد باب فی المشيئة والارادة برقم (٧٤٧٢) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧١) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٥٦)

ہوں گے تو میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا اور اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کنارے کو پکڑے ہوئے ہوں گے، مجھے معلوم نہیں، کیا وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں داخل تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان میں سے ہیں، جن کو اللہ نے اس صعقہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔''

فائدہ :......آپ نے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ﴾ (الزمر: ٦٨)

''اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں، بے ہوش ہو جائیں گے، مگر جن کو اللہ بچانا چاہے گا، پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو فوراً اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔''

[6154] ١٦١ـ(. . .)و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

[6154]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مسلمان آدمی اور ایک یہودی آدمی میں تلخ کلامی ہوئی، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6155] ١٦٢ـ(٢٣٧٤)و حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيهِ

[6154] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: وفاة موسى ذكره بعد برقم (٣٤٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٣١٥٠)

[6155] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الخصومات باب: ما يذكر في الاشخاص والخصومة بين المسلم واليهود برقم (٢٤١٢) وفي احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وواعدنا موسى ثلاثين ليلة---﴾ برقم (٣٣٩٨) وفي التفسير باب (ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه) برقم (٤٦٣٨) وفي الرقاق باب: نفخ الصو برقم (٦٥١٧) وفي الديات باب: اذا لطم المسلم يهوديا عند الغضب برقم (٦٩١٧) ﷺ في التوحيد باب: (وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم) برقم (٧٤٢٧) وابو داود في (سننه) في السنة باب: في التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٦٨) انظر (التحفة) برقم (٤٤٠٥)

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوِ اكْتَفَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ))

[6155] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کے چہرے پر طمانچہ مارا گیا تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث ہے ہاں اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا، ''سو مجھے معلوم نہیں، کیا وہ بھی بے ہوش ہونے والوں میں تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ان کے لیے طور کی بے ہوشی پر اکتفا کر لی گئی۔''

[6156] ١٦٣ ۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي

[6156] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''انبیاء کے درمیان فضیلت قائم نہ کرو۔''

[6157] ١٦٤ ۔(٢٣٧٥) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتَيْتُ وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ ((مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي)) عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ

[6157] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میں اسراء کی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، ایک روایت میں ہے، میرا سرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا، اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔''

[6156] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٠٥)

[6157] أخرجه النسائي في (المجتبى) في قيام الليل وتطوع النهار باب: ذكر صلاة نبي الله موسى كليم الله عليه السلام وذكر الاختلاف على سليمان التيمي فيه برقم ٢١٦/ ٣ وبرقم (١٦٣٢) وبرقم (١٦٣٣) وبرقم (١٦٣٤) وانظر (التحفة) برقم (٨٨٢)

[6158] ١٦٥۔(. . .)وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسَى مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي

[6158]۔امام صاحب مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔'' عیسیٰ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''جس رات مجھے اسراء کراوایا گیا، میرا گزر ہوا۔''

فائدہ:......قبروں میں انسانوں کو برزخی زندگی حاصل ہے، جس کے سبب انہیں عذاب وثواب ہو رہا ہے، انبیاء کی برزخی زندگی کا معیار سب سے اعلیٰ واشرف ہے، لیکن اس کی کیفیت اور حقیقت کو نہیں جانا جا سکتا اور برزخی زندگی میں انسان کسی عمل کا مکلف نہیں ہے، کیونکہ برزخ دارالعمل نہیں ہے، لیکن انبیاء کو نماز سے لذت وسرور حاصل ہوتا ہے، اس لیے موسیٰ علیہ السلام آپ کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے نظر آئے۔

٤......باب: فِي ذِكْرِ يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ: أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّونُسَ بْنِ مَتَّى))

باب ٤: یونس علیہ السلام کا تذکرہ اور نبی اکرم ﷺ کا فرمان، ''کسی انسان کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ وہ یہ کہے میں یونس بن متی سے بہتر ہوں

[6159] ١٦٦۔(٢٣٧٦)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ

[6158] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦١٠٧)

[6159] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وان يونس لمن المرسلين۔ الى قوله۔ فمتعناهم الى حين﴾ برقم (٣٤١٦) وفى التفسير باب: ﴿ويونس ولوطا وكلا فضلنا على العالمين﴾ برقم (٤٦٣١) وفى باب (وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذى ظفر ومن البقر والغنم حرمنا عليهم شحومهما) برقم (٤٦٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٧٢)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ يَعْنِي اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى لِعَبْدِي ((اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ))

[6159] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا،''اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے، میرے کسی بندہ کے لیے زیبا نہیں ہے، ابن المثنیٰ کی روایت میں لِعَبْد کی جگہ عبدی ہے کہ وہ یوں کہے، میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

فائدہ:......حضرت یونس علیہ السلام کا جو واقعہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے، اس کے سبب کسی کے دل میں، ان کی شان اور مقام کم ہونے کا وہم گزر سکتا ہے، حالانکہ کوئی انسان کتنا بھی بلند مقام حاصل کر لے، وہ کسی نبی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے کسی بندے کے لیے بھی یونس علیہ السلام پر اپنے آپ کو ترجیح دینا جائز نہیں، رہا کسی رسول یا نبی کو ترجیح دینا تو یہ اس صورت میں منع ہے، جب اس سے تحقیر و تنقیص لازم آتی ہو یا نفس نبوت میں ترجیح دی جائے، انبیاء کے مقام و مرتبہ میں فرق و تفاوت تو ایک حقیقت ہے، جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔

[6160] ۱۶۷ ـ(۲۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى)) وَنَسَبَهُ اِلٰى اَبِيهِ

[6160] ۔حضرت ابن عباس، نبی اکرم ﷺ کے چچا کے بیٹے، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''کسی بندے کے لیے زیبا نہیں ہے کہ وہ یہ کہے، میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔'' آپ نے ان کی نسبت، اس کے باپ کی طرف کی۔

[6160] أخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وهل اتاك حديث موسى- وكلم الله موسى تكليما﴾ برقم (٣٣٩٥) وفی باب: قوله تعالى: ﴿وان يونس لمن المرسلين- الى قوله- فمتعناهم الى حين) برقم (٣٤١٣) وفی التفسير باب ﴿ويونس ولوطا وكلا فضلنا على العالمين﴾ برقم (٤٦٣١) وفی باب: ﴿وعلى الذين هادوا حرمنا كل ذی ظفر ومن البقر والغنم حرمنا عليهم شحومهما﴾ برقم (٤٦٣٣) وفی التوحيد باب: ذكر النبی ﷺ وروايته عن ربه برقم (٧٥٣٩) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام برقم (٤٦٧١) انظر (التحفة) برقم (٥٤٢١)

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام ہے، ماں کا نام نہیں ہے، جبکہ وہب بن منبہ، امام طبری اور ابن اثیر، اس کو ماں کا نام قرار دیتے ہیں۔ (تکملہ ج ۵ ص ۳۵)۔

۵......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ یُوسُفَ عَلَیْهِ السَّلَام

باب ۵: یوسف علیہ السلام کے فضائل

[6161] ۱۶۸ ـ(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِی سَعِیدُ بْنُ أَبِی سَعِیدٍ عَنْ أَبِیهِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ ((أَتْقَاهُمْ)) قَالُوا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ ((فَیُوسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِیلِ اللّٰهِ قَالُوا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِی خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا))

[6161]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! سب سے عزت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو سب سے زیادہ متقی ہے۔“ لوگوں نے کہا، ہم اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کر رہے، آپ نے فرمایا: ”تو یوسف، اللہ کا نبی، اللہ کے نبی کا بیٹا، اللہ کے نبی کا پوتا، اللہ کے خلیل اللہ کا پڑپوتا۔“ لوگوں نے کہا، ہم آپ سے اس کے بارے میں سوال نہیں کر رہے، آپ نے فرمایا، ”تو عربی قبائل کے بارے میں مجھ سے دریافت کرتے ہو؟ ان میں جو جاہلیت کے دور میں بہتر تھے، وہ اسلام کے دور میں بھی بہتر ہیں، جب کہ دین کی سوجھ بوجھ حاصل کر لیں۔“

فائدہ :......جب لوگوں نے آپ سے اَكْرَمُ النَّاسِ کا سوال کیا تو آپ نے خیال کیا، ان صفات و خصائل کے بارے میں سوال کر رہے، جن سے انسان عزت و شرف حاصل کرتا ہے، اس لیے آپ نے فرمایا، اللہ کی حدود کا سب سے زیاہ پابند، جب انہوں نے کہا، ہمارا سوال یہ نہیں ہے تو آپ نے سمجھا، یہ ان صفات کے ساتھ، خاندانی شرافت کی آمیزش چاہتے ہیں تو آپ نے یوسف علیہ السلام کا نام لیا، کیونکہ وہ ان صفات کے ساتھ شرف نبوت

[6161] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الانبیاء باب: قوله تعالی: ﴿واتخذ الله ابراهیم خلیلا﴾ برقم (۳۳۵۳) وفی المناقب باب: قوله تعالی: ﴿یا ایها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثی وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم﴾ برقم (۳۴۹۰) انظر (التحفة) برقم (۱۴۳۰۷)

اور نبوت کے خاندان کے فرد تھے، تعبیر رؤیا کے ماہر تھے، دنیوی سیادت وقیادت کے حامل تھے اور اعلیٰ سیرت و کردار کے ساتھ رعایا کے محافظ و نگران اور ان کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے، جب انہوں نے کہا، ہمارا سوال یہ بھی نہیں ہے، تب آپ نے فرمایا، عربی قبائل کے بارے میں پوچھتے ہو اور قبائل کو معادن (کانیں) قرار دیا ہے، کیونکہ ان میں مختلف معدنیات ہوتی ہیں، جن کی قدر و قیمت اور مقام الگ الگ ہوتا ہے، جیسا کہ قبائل مختلف خصائل و عادات کے حامل ہوتے ہیں، اس لیے آپ نے فرمایا، مکارم اخلاق اور عادات حسنہ سے متصف لوگ جو جاہلیت میں شرف و منزلت کے حامل تھے، اسلام لانے کے بعد اگر دین کی سوجھ بوجھ اور اس کے فہم کا ملکہ پیدا کر لیں تو انہیں دین اسلام میں بھی قدر و منزلت حاصل ہوگی۔

٦......بَاب فِيْ فَضَآئِلِ زَكَرِيَّاءَ عَلَيْهِ السَّلَام

باب ٦: زکریا علیہ السلام کے فضائل

[6162] ١٦٩ ـ(٢٣٧٩)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا))

[6162] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''زکریا علیہ السلام بڑھئی، ترکھان تھے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، دستکاری کا پیشہ اور اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے کمانا فضیلت کا باعث ہے۔

٧......بَاب مِنْ فَضَآئِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام

باب ٧: خضر علیہ السلام کے فضائل

[6163] ١٧٠ ـ(٢٣٨٠)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

[6162] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: الصناعات برقم (٢١٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٥٢)

[6163] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: ما ذكر في ذهاب موسى ﷺ في البحر الى الخضر وقوله تعالى: ﴿هل اتبعك على ان تعلمني مما علمت رشدا﴾ برقم (٧٤) وفي باب: الخروج في طلب العلم برقم (٧٨) وفي باب: ما يستحب للعالم اذا سئل اى الناس اعلم فيكل العلم الى الله برقم (١٢٢) وفي: الاجارة باب: اذا استاجر اجيرا على ان يقيم حائطا يريد ان ينقض جاز برقم (٢٢٦٧) وفي الشروط باب: الشروط مع الناس بالقول برقم (٢٧٢٨) ←

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((قَامَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى أَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسٰى أَنْ يُّخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُّسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسٰى فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا

← وفي باب: ﴿فلما جاوزا قال لفتاه آتنا غدانا لقد لقينا في سفرنا هذا نصبا۔ الى قوله۔ قصصا﴾ وفي باب: (ارايت اذ اوينا الى الصخرة) برقم (٤٧٢٧) وفي الايمان والنذور باب: اذا حنث ناسيا في الايمان برقم (٦٦٧٣) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة بني اسرائيل برقم (٣١٣٠) انظر (التحفة) برقم (٣٩)

اَعْصِی لَکَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِی فَلَا تَسْاَلْنِی عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِکْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسٰی یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِینَةٌ فَکَلَّمَاهُمْ اَنْ یَّحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَیْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰی لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِینَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسٰی قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰی سَفِینَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِی بِمَا نَسِیتُ وَلَا تُرْهِقْنِی مِنْ اَمْرِی عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِینَةِ فَبَیْنَمَا هُمَا یَمْشِیَانِ عَلَی السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِیَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسٰی اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاکِیَةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُکْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهِ اَشَدُّ مِنَ الْاُولٰی قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِی قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّی عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِیهَا جِدَارًا یُّرِیدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهُ یَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِیَدِهِ هٰکَذَا فَاَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسٰی قَوْمٌ اَتَیْنَاهُمْ فَلَمْ یُضَیِّفُونَا وَلَمْ یُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِی وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰی لَوَدِدْتُ اَنَّهُ کَانَ صَبَرَ حَتّٰی یُقَصَّ عَلَیْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ کَانَتِ الْاُولٰی مِنْ مُوسٰی نِسْیَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتّٰی وَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِینَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِی وَعِلْمُکَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ)) قَالَ سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَکَانَ یَقْرَاُ وَکَانَ اَمَامَهُمْ مَلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِینَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَکَانَ یَقْرَاُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ کَافِرًا

[6163] ۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، نوف بکالی کا خیال ہے کہ بنو اسرائیل کے موسیٰ علیہ السلام وہ خضر علیہ السلام کے ساتھی موسیٰ نہیں تھے تو انہوں نے کہا، اللہ کا دشمن غلط کہتا ہے، میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''موسیٰ علیہ السلام، بنو اسرائیل کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے سوال کیا گیا، سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ تو انہوں نے کہا، میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو

گئے، کیونکہ انہوں نے اس کا علم اللہ کی طرف نہیں لوٹایا، سو اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ، دو سمندروں کے سنگم پر ہے، جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب میں اس تک کیسے رسائی حاصل کروں؟ تو انہیں کہا گیا، ایک ٹوکری میں ایک مچھلی رکھ لو تو جہاں تم مچھلی کو گم پاؤ گے، وہ وہیں ہوں گے تو وہ چل پڑے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی روانہ ہو گئے، سو موسیٰ علیہ السلام نے ایک ٹوکری میں مچھلی اٹھائی اور چل دیئے اور ان کے خادم بھی ساتھ تھے، دونوں چلتے چلتے ایک چٹان پر پہنچ گئے تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کا ساتھی سو گئے اور مچھلی ٹوکری میں پھڑ پھڑائی، حتیٰ کہ ٹوکری سے نکل گئی اور سمندر میں گر گئی، آپ نے فرمایا، اللہ نے اس کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا، حتیٰ کہ وہ ایک طاق کی طرح ہو گیا اور مچھلی کے لیے سرنگ بن گیا اور موسیٰ اور ان کے ساتھی کے لیے تعجب انگیز ٹھہرا اور وہ باقی دن اور رات چلتے رہے اور موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی، انہیں اس کی خبر دینا بھول گیا تو جب صبح ہوئی، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا، صبح کا کھانا لاؤ، ہمیں اپنے سفر سے بہت تکان لاحق ہو گئی ہے، آپ نے فرمایا، جب تک اس تکان سے جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا، گزر نہیں گئے، انہیں تکان لاحق نہیں ہوئی، ساتھی نے کہا، آپ کو معلوم ہے، جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے، (مچھلی سمندر میں چلی گئی) تو میں آپ کو بتانا بھول گیا، اور اس کا تذکرہ کرنا مجھے شیطان ہی نہیں بھلایا ہے اور اس نے سمندر میں اپنا عجیب طریقہ سے راستہ بنا لیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اس جگہ کے ہم متلاشی تھے، پھر وہ دونوں اپنے نقش قدم کا پیچھا کرتے ہوئے لوٹ آئے، حتیٰ کہ اس چٹان کے پاس پہنچ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی دیکھا، جو اپنے آپ کو کپڑے سے ڈھانپے ہوئے تھا، موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کہا تو خضر نے ان سے پوچھا، اس علاقہ میں سلام کہنے والا کہاں سے آ گیا، انہوں نے کہا، میں موسیٰ ہوں، پوچھا، بنو اسرائیل کے موسیٰ؟ کہا، ہاں، خضر نے کہا، اللہ کے علوم میں سے ایک علم تمہیں حاصل ہے، جو اللہ نے تجھے ہی سکھایا ہے، میں اس سے آگاہ نہیں ہوں اور اللہ کے علوم میں سے مجھے ایک علم حاصل ہے، جو اس نے مجھے سکھایا ہے، آپ اسے نہیں جانتے، موسیٰ علیہ السلام نے، ان سے پوچھا، کیا، میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے وہ رشد و ہدایت سکھائیں، جو آپ کو سکھائی گئی ہے تو خضر علیہ السلام نے کہا، آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ ایسی چیز پر صبر کیسے کر سکیں گے، جس سے آپ واقف نہیں ہوں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ان شاء اللہ! آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کی کسی معاملہ میں مخالفت نہیں کروں گا، خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو آپ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کریں گے، حتیٰ کہ خود میں تمہارے سامنے اس کا ذکر چھیڑوں، انھوں نے کہا، ٹھیک ہے تو خضر اور موسیٰ علیہ السلام ساحل سمندر پر چل پڑے اور ان کے پاس سے ایک کشتی گزری تو انہوں نے کشتی والوں سے کہا، ان دونوں کو بھی سوار کر لیں، انہوں نے خضر کو پہچان کر، ان

دونوں کو بغیر کرائے کے سوار کر لیا، حضرت خضر نے کشتی کے تختیوں میں سے ایک تختی کا رخ کر کے اس کو اکھاڑ دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا، ان لوگوں نے ہمیں کرائے کے بغیر سوار کر لیا اور تو نے ان کی کشتی کا رخ کر کے اس میں سوراخ کر ڈالا، نتیجہ یہ نکلے کہ کشتی والے غرق ہو جائیں تو نے بہت ناگوار کام کیا، اس نے کہا، کیا میں نے کہا نہیں تھا، آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، میری بھول پر میرا مواخذہ نہ کیجئے اور مجھ پر میرے معاملہ میں سختی نہ کریں، پھر وہ کشتی سے نکلے اور وہ سمندر کے کنارے کنارے چل رہے تھے کہ انہوں نے ایک بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا، سو خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اسے الگ کر دیا اور اسے قتل کر ڈالا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، کیا آپ نے ایک بے گناہ لڑکے کو مار ڈالا، جس نے کسی کا خون نہ کیا تھا، آپ نے بہت ناپسندیدہ کام کیا، خضر علیہ السلام نے کہا، کیا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا، آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے؟ آپ نے فرمایا، یہ انکار پہلے سے شدید تھا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اگر اب میں کسی چیز کے بارے میں آپ سے سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، آپ میری طرف سے معذور ہوں گے تو وہ دونوں چل پڑے، حتیٰ کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچ گئے، بستی کے باشندوں سے کھانا طلب کیا، انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا تو وہاں انہوں نے ایک دیوار پائی جو گرا چاہتی تھی تو خضر علیہ السلام نے اسے اشارے سے سیدھا کر دیا، یعنی وہ ایک طرف جھکی ہوئی تھی، خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا، یہ لوگ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اور ہمیں کھانا نہ کھلایا، اگر آپ چاہتے تو آپ اس کام کی مزدوری لے لیتے، خضر علیہ السلام نے کہا، یہ میرے اور تیرے درمیان جدائی کا وقت ہے، میں ابھی آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتاتا ہوں، جن پر آپ صبر نہیں کر سکے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، میں چاہتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے صبر کیا ہوتا تاکہ ہمیں ان کی باتیں سنائی جاتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''پہلی بار موسیٰ علیہ السلام بھول گئے'' اور آپ نے فرمایا، ''ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ گئی، پھر سمندر میں ٹھونگ ماری تو خضر علیہ السلام نے انہیں کہا، میرے اور تیرے علم نے اللہ کی معلومات میں اتنی ہی کمی کی ہے، جتنا اس چڑیا نے سمندر میں کمی کی ہے۔'' سعید بن جبیر کہتے ہیں، حضرت ابن عباس کی قرأت اس طرح تھی۔'' ان کے آگے ایک بادشاہ تھا، جو ہر صحیح اور سالم کشتی کو چھین لیتا تھا اور پڑھتے تھے، رہا غلام تو وہ کافر تھا۔''

فائدہ ...... نوف بکالی: یہ کوفہ کا ایک قصہ گو شخص تھا، جو کعب احبار کی بیوی کا بیٹا یا کعب کا بھتیجا تھا، جس نے کہا، جس موسیٰ کا خضر کے ساتھ واقعہ بیان کیا گیا ہے، وہ موسیٰ بن لیث بن افرائیم بن یوسف علیہ السلام تھا، معروف جلیل القدر نبی موسیٰ بن عمران نہ تھا۔ بعض نام موسی بن میشا بیان کیا ہے۔

خِـضـر: جوایک سفید، خالی زمین پر بیٹھے تو وہ سبزہ سے لہلہانے لگی، ان کے نسب وخاندان کے بارے میں بہت اختلاف ہے، یہی صورت حال نام کی ہے، کوئی قابل اعتماد بات نہیں کہی جا سکتی، اس میں بھی اختلاف ہے، وہ فرشتہ ہیں یا انسان، نبی ہیں یا ولی، اگر وہ فرشتہ نہیں ہیں تو نبی ہیں، جمہور کا موقف یہ ہے کہ وہ نبی ہیں لیکن وہ تکوینی امور کے بارے میں علم رکھتے تھے، جس کا تعلق عموماً فرشتوں سے ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی نبوت تشریعی تھی، ان کی زندگی کے بارے میں بھی اختلاف ہے، علامہ آلوسی نے اس پر طویل بحث کی ہے اور علامہ سعیدی کے بقول حرف آخر یہی ہے، ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ اور دلائل نقلیہ سے ان علماء کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے، جو حضرت خضر کی وفات کے قائل ہیں، (شرح صحیح مسلم ج ٦ ص ٨٥٩)۔ تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے، روح المعانی سورہ کہف اور بقول علامہ تقی قرآن وسنت کی منطقی دلیل سے موت یا حیات ثابت نہیں ہے، اس لیے اس میں بحث وتمحیص کی بجائے توقف اور سکوت بہتر ہے۔ (تکملہ ج ٥ ص ٤١)۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے ''تفسیر القرآن الکریم'' سورہ کہف از حافظ عبدالسلام بھٹوی رحمہ اللہ، فتح الباری حافظ ابن حجر شرح صحیح مسلم از مولانا سعیدی ج ٦ ص ٨٥٣ تا ٨٥٩

كَذَبَ عَدُوُّ الله: چونکہ نوف نے ایک بالکل بے بنیاد اور غلط بات کہی تھی، اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے غصہ میں آکر زجر وتوبیخ کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے۔

عَتَبَ الـلّـهُ عليـه: موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر کی شان کے مطابق، تواضع اور ادب کے لحاظ مناسب یہ تھا کہ وہ انا اعـلـم کی بجائے، الـلّـه اعلم فرماتے اور اللہ اپنے بلند اور اعلیٰ مراتب کے حامل بندوں کی معمولی بات پر بھی گرفت فرماتا ہے، اس لیے ان کا لفظی مواخذہ ہوا۔

مَـجْـمَعُ البَحْرين: دوسمندروں کا سنگھم، اس کے بارے میں اختلاف ہے، وہ کون سے دوسمندر تھے، لیکن اس کی تعیین کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے، سنگھم تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

یوشع بن نون: یہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی بنے اور بطور خدمت گزار ان کے شریک سفر تھے، جب موسیٰ علیہ السلام سو گئے تو یہ جاگ رہے تھے اور مچھلی جب زندہ ہو کر حرکت کر کے سمندر میں گری تو یہ دیکھ رہے تھے، لیکن انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور سوچا جب بیدار ہو جائیں گے تو میں انہیں آگاہ کروں گا، کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں پابند کیا تھا، جب مچھلی گم ہو جائے تو مجھے بتانا، لیکن وہ بھول گئے اور جب موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو جلدی میں ان کے ساتھ چل پڑے، جب موسیٰ علیہ السلام نے آگے چل کر کھانا طلب کیا، تب یاد آیا اور معذرت کے ساتھ صورت حال بیان کردی، اَنّـی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ: یہاں پر سلام کہنے والا کہاں سے آ گیا، یہاں تو لوگ سلام نہیں کہتے، اَنَا عَلٰی عَلمٍ من علم الله عَلَّمَنِيْه لا تَعْلَمَهُ موسیٰ علیہ السلام کا علم تشریعی تھا اور خضر علیہ السلام کا تکوینی تھا، یعنی دنیا میں اس کائنات کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے اور ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے، ہم اس کے مکلف یا پابند نہیں ہیں، ان

امور غیبیہ سے تعلق رکھتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کو تکوینات سے کوئی واسطہ نہ تھا اور حضرت موسیٰ کا علم تشریعی تھا، جس کے مطابق انسان زندگی گزارنے کا پابند ہے اور اس کا مکلف ہے اور خضر، ایک انسان ہونے کے ناطے اس پر عمل پیرا ہونے کا پابند تھا، اس لیے وہ شرعی امور سے آگاہ تھا، اگرچہ وہ علم موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں بہت کم تھا، اس لیے خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کے علم کے بارے میں بھی کہا، لا أعلمہ، میں اس سے آگاہ نہیں ہوں، یعنی آپ کے علم کے اعتبار سے، اس طرح خضر علم تکوینی کے ساتھ کچھ تشریعی علم سے بھی آگاہ تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ: وہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

لا أَعْصِيْ لَكَ أَمْراً: موسیٰ علیہ السلام یہ سمجھتے تھے، یہ اللہ کا بندہ ہے، اس لیے کسی شرعی حکم اور ضابطہ کی مخالفت نہیں کرے گا، اس لیے انہوں نے کہہ دیا، آپ مجھے ان شاء اللہ صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی مخالفت نہیں کروں گا، لیکن جب انہوں نے ایسے کام دیکھے جو شرعی رو سے یا حالات کے لحاظ سے درست نہ تھے اور انہیں پتہ چل گیا، میرا ان کے ساتھ چلنا مشکل ہے تو انہوں نے جدائی اور فراق چاہا، اس لیے تیسرے واقعہ پر بھی اعتراض کر ڈالا،

نَول: اجرت و مزدوری یہاں کرایہ مراد ہے۔

عَمَدَ الخَضِر الیٰ لَوح: حضرت خضر کا کشتی کا تختہ اکھاڑنا، کشتی والوں میں سے کسی کو بھی نظر نہ آ سکا، اس لیے ملاحوں اور سواریوں میں سے کسی نے اعتراض نہ کیا اور نہ کشتی ڈوبی۔

شَيْئاً إِمْراً، بہت ناگوار کام۔ لا تُرْهِقْنِي: مجھے نہ ڈھانپ یعنی مکلف اور ذمہ دار نہ ٹھہرا۔

مَا نَقَصَ عِلْمِي وعِلْمَكَ من عِلْمِ الله: اور میرے اور تیرے علم نے اللہ کی معلومات میں کمی نہیں کی، یہ الفاظ انسانی محاورہ کے اعتبار سے ہیں، وگرنہ اللہ کا علم لامحدود ہے، اس لیے اس میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، صرف اتنا سمجھانا مقصود تھا کہ مخلوقات کے علم کی اللہ کے علم کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے۔

نوٹ:...... وَرَاءَهُم مَلِكٌ کی جگہ، اَمَامُهُم مَلِك اور ام الغَلام کے بعد وَكَانَ كافِراً، یہ قرأت تفسیر و توضیح کے لیے ہے، یہ قرآن نہیں ہے۔

[6164] ۱۷۱۔(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوسٰى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ اَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ

[6164] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١١٣)

[6164] ۔سعید بن جبیر رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا، نوف کا خیال ہے، وہ موسیٰ جو علم کی تلاش میں نکلا تھا، وہ بنو اسرائیل والا موسیٰ نہ تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا تو نے اس سے خود سنا ہے؟ اے سعید! میں نے کہا، ہاں، انہوں نے فرمایا، نوف نے غلط کہا۔

[6165] ۱۷۲۔(. . .)حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ ((اِنَّهُ بَیْنَمَا مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلَام فِیْ قَوْمِهٖ یُذَکِّرُهُمْ بِاَیَّامِ اللّٰہِ وَاَیَّامُ اللّٰہِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ اِذْ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ رَجُلًا خَیْرًا وَاَعْلَمَ مِنِّی قَالَ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْهِ اِنِّی اَعْلَمُ بِالْخَیْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِی الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ یَا رَبِّ فَدُلَّنِی عَلَیْهِ قَالَ فَقِیلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَاِنَّهُ حَیْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰی انْتَهَیَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَعُمِّیَ عَلَیْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِی الْمَآءِ فَجَعَلَ لَا یَلْتَئِمُ عَلَیْهِ صَارَ مِثْلَ الْکُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ اَلَا اَلْحَقُ نَبِیَّ اللّٰہِ فَاُخْبِرَهُ قَالَ فَنُسِّیَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِینَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ یُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰی تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَکَّرَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّی نَسِیتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِیهُ اِلَّا الشَّیْطَانُ اَنْ اَذْکُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِیلَهُ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِی فَارْتَدَّا عَلٰی آثَارِهِمَا قَصَصًا فَاَرَاهُ مَکَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا هُنَا وُصِفَ لِی قَالَ فَذَهَبَ یَلْتَمِسُ فَاِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّی ثَوْبًا مُسْتَلْقِیًا عَلَی الْقَفَا اَوْ قَالَ عَلٰی حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَکَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ قَالَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوسٰی قَالَ وَمَنْ مُوسٰی قَالَ مُوسٰی بَنِی اِسْرَآئِیلَ قَالَ مَجِیْءٌ مَا جَآءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِی مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیعَ مَعِیَ صَبْرًا وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا شَیْءٌ اُمِرْتُ بِهٖ اَنْ اَفْعَلَهُ اِذَا رَاَیْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ سَتَجِدُنِی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِی لَكَ اَمْرًا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِی فَلَا تَسْاَلْنِی عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِکْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِینَةِ خَرَقَهَا قَالَ انْتَحٰی عَلَیْهَا قَالَ لَهُ مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلَام اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِی بِمَا نَسِیتُ وَلَا تُرْهِقْنِی مِنْ اَمْرِی عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا لَقِیَا غِلْمَانًا یَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلٰی اَحَدِهِمْ

[6165] تقدم تخریجه برقم (٦١١٣)

بَادِیَ الرَّأْیِ فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلَام ذَعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِیَةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا نُكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلٰی مُوسٰی لَوْلَا اَنَّهُ عَجَّلَ لَرَاٰی الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهُ اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِی قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّی عُذْرًا وَلَوْ صَبَرَ لَرَاٰی الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ بَدَاَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَخِی كَذَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْنَا فَانْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةٍ لِئَامًا فَطَافَا فِی الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِیهَا جِدَارًا یُّرِیدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِی وَبَیْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْهِ صَبْرًا اَمَّا السَّفِینَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِینَ یَعْمَلُونَ فِی الْبَحْرِ اِلٰی آخِرِ الْآیَةِ فَاِذَا جَآءَ الَّذِی یُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ یَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَیْهِ فَلَوْ اَنَّهُ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْیَانًا وَكُفْرًا فَاَرَدْنَا اَنْ یُّبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَیْنِ یَتِیمَیْنِ فِی الْمَدِینَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ)) اِلٰی آخِرِ الْآیَةِ

[6165] ۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا، ''جبکہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں، انھی واقعات الہیہ سے تذکیر و نصیحت فرما رہے تھے اور ایام اللہ سے مراد اس کی نعمتیں اور اس کی آزمائشیں ہیں، اس وقت انہوں نے کہا، میں زمین میں اپنے سے بہتر یا زیادہ جاننے والا آدمی نہیں جانتا، آپ نے فرمایا، اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی، میں خیر کو اس سے زیادہ جانتا ہوں یا یہ کس کے پاس ہے، زمین میں ایک آدمی ہے، جو تجھ سے بڑا عالم ہے، اس نے عرض کی، اے میرے رب! مجھے اس سے آگاہ فرمائیے، آپ نے فرمایا تو انہیں کہا گیا، ایک نمکین مچھلی کا زادراہ لو تو جہاں تم مچھلی کو گم پاؤ تو وہ وہیں ہوگا، آپ نے فرمایا، وہ اور ان کا خادم چل پڑے حتیٰ کہ وہ چٹان کے پاس پہنچ گئے تو ان (موسیٰ) سے راستہ مخفی وہ گیا تو وہ چل پڑے اور اپنے خادم کو چھوڑ دیا تو مچھلی کود کر پانی میں چلی گئی اور پانی اس پر ملتا نہیں تھا، حتیٰ کہ وہ طاق کی طرح ہو گیا، آپ نے فرمایا، خادم نے دل میں کہا، کیا میں اللہ کے نبی کے پاس پہنچ کر، اسے خبر نہ دوں؟ لیکن اسے بھلا دیا گیا، تو جب دونوں (مطلوب جگہ سے) گزر گئے، اپنے خادم سے کہا، ہمارا صبح کا کھانا لاؤ، ہمیں ہمارے اس سفر سے تکان لاحق ہوگئی ہے، آپ نے فرمایا، جب تک وہ (مطلوب جگہ سے) گزر نہیں گئے، تھکے نہیں، (موسیٰ علیہ السلام کے پوچھنے پر) اسے یاد آ گیا، اس نے کہا، جان لیجئے، جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کے

بارے میں بتانا بھول گیا اور مجھے اس کا ذکر شیطان نے بھلا دیا اور اس نے سمندر میں اپنا راستہ حیران کن بنا لیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، وہی تو ہمارا مطلوب تھا، وہ اپنے نقش پا کی پیروی کرتے ہوئے واپس لوٹے، تو خادم نے انہیں مچھلی کی جگہ دکھائی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، یہ جگہ مجھے بتائی گئی تھی تو وہ وہاں تلاش کرنے لگے، اچانک ان کی نظر خضر پر پڑی، جو کپڑا اوڑھے ہوئے تھے اور چت لیٹے ہوئے تھے یا کہا، گدی سیدھی کر کے لیٹے ہوئے تھے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، السَّلامُ عَلَيْكُم تو اس نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا، وَعَلَيْكُم السلام، تم کون ہو؟ انہوں نے کہا، میں موسیٰ ہوں، پوچھا، کون موسیٰ؟ جواب دیا، بنواسرائیلی موسیٰ، پوچھا، کس مقصد کے لیے آئے ہو؟ جواب دیا، میں آیا ہوں، تاکہ جو رشد و ہدایت تمہیں سکھائی گئی ہے، آپ مجھے سکھائیں، کہا، آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے اور جس چیز سے آپ آگاہ نہیں ہوں گے، اس پر آپ صبر کیسے کر سکیں گے، جس چیز کے کرنے کا مجھے حکم ملے گا، آپ جب اس کو دیکھیں گے، صبر نہیں کر سکیں گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے یقیناً صابر پائیں گے اور میں کسی کام میں آپ کی مخالفت نہیں کروں گا، خضر علیہ السلام نے کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کریں، حتیٰ کہ میں خود ہی اس کا آپ سے تذکرہ چھیڑوں، سو وہ دونوں چل پڑے، حتیٰ کہ جب دونوں ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو خضر نے اس میں شگاف کر ڈالا، آپ نے فرمایا، خضر نے (شگاف کے لیے) اس پر سارا وزن ڈال دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، کیا تو نے شگاف ڈالا ہے کہ کشتی والوں کو ڈبو دو؟ یہ تو نے خطرناک کام کیا، خضر نے کہا، کیا میں نے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا، مجھ سے جو بھول ہو گئی ہے، اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے لیے میرا کام مشکل نہ بنا دیجئے، چنانچہ وہ دونوں چل دیئے، حتیٰ کہ جب وہ کھیلتے ہوئے بچوں کو ملے تو خضر بلا سوچے سمجھے ان میں سے ایک بچے کی طرف چل پڑے اور اسے قتل کر ڈالا، اس واقعہ پر موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ دہشت زدہ ہو گئے، کہا کیا تو نے ایک بے گناہ شخص کو، بغیر اس کے، اس نے کسی کو قتل کیا ہو، قتل کر ڈالا ہے تو نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ یہ فرمایا، ہم پر اور موسیٰ پر اللہ کی رحمت ہو، اگر وہ عجلت سے کام نہ لیتے تو انتہائی تعجب خیز کام دیکھتے، لیکن انہیں اپنے ساتھی سے حیاء آئی (مذمت سے ڈر گئے) کہنے لگے، اگر اس کے بعد میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں، آپ میری طرف سے معذور ہوں گے، (اب میرے پاس کوئی عذر نہ ہو گا) اور اگر وہ صبر کرتے حیران کن چیزیں دیکھتے، حضرت ابی نے بتایا، جب آپ انبیاء سے کسی کا ذکر فرماتے تو آغاز اپنے آپ سے کرتے ہوئے فرماتے، ''ہم پر اور ہمارے فلاں بھائی پر اللہ کی رحمت ہو، اللہ کی ہم پر رحمت ہو، چنانچہ وہ دونوں چل کھڑے

ہوئے، یہاں تک کہ وہ ایک بستی والوں کے پاس آئے جو کمینے لوگ تھے، وہ دونوں مجلسوں میں گھومے، بستی والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا تو انہوں نے بستی میں ایک دیوار دیکھی، جو گرنا چاہتی تھی تو خضر نے اسے درست کر دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے لیتے، خضر علیہ السلام نے کہا، اب میرا اور تیرا ساتھ ختم ہوا اور کپڑا پکڑلیا اور کہا، اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں، جن پر تم صبر نہ کر سکے، کشتی کا معاملہ تو یہ تھا کہ وہ چند مسکینوں کی ملکیت تھی، جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں، کیونکہ ان کے آگے ایک ایسا بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا تو جب اس کو چھیننے والے آئے گا، اسے ٹوٹی ہوئی پائے گا تو اس سے آگے گزر جائے گا اور وہ اسے ایک تختہ لگا کر ٹھیک کر لیں گے اور رہا لڑکا تو اس کی طبیعت اور مزاج میں کفر قبول کرنے کا مادہ پہلے دن سے رکھ دیا گیا تھا اور اس کے والدین اس پر بہت مشفق و مہربان تھے تو اگر وہ جوانی کو پہنچ جاتا تو انہیں بھی سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دیتا تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلہ میں انہیں اس سے بہتر لڑکا عطا کرے جو پاکیزہ ہو اور قرابت کا خیال رکھنے والا ہو اور رہا دیوار کا معاملہ تو وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ ایک اچھا نیک آدمی تھا، آیت ۸۲ کے آخر تک۔

مفردات الحدیث ❶ اِنِّی اَعْلَمُ بِالْخیر منه: میں خوب جانتا ہوں کہ اس سے بہتر کون ہے۔
❷ اَوْعِنْدَ مَن هو: یا اس سے زیادہ خیر کس کے پاس ہے۔ ❸ دُلَّنِیْ عَلَیْهِ: اس تک میری راہنمائی کریں، تاکہ میں اس تک پہنچ سکوں۔ ❹ عُمِّیَ عَلَیْهِ: اس پر راستہ اوجھل ہو گیا اور وہ اپنے ساتھی سے الگ ہو گئے، لیکن یہ راوی کا وہم ہے، کیونکہ مچھلی کی گمشدگی کے وقت موسیٰ علیہ السلام پاس ہی سوئے ہوئے تھے، لیکن اس نے بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ ❺ حُلَاوَةَ الْقَفَاء: گدی کے درمیان، یعنی ایک طرف نہیں لیٹے تھے، بلکہ چت لیٹے تھے۔
❻ مجیٔ ما جَاءَ بك: کسی اہم اور ضروری کام کے لیے آپ آئے ہیں یا کسی مقصد کے لیے آئے ہیں۔
❼ اِنْتَحیٰ عَلَیْهَا: (تختہ توڑنے کے لیے) سارا وزن اس پر ڈال دیا، ❽ بَادِی الرای: (بلا سوچے سمجھے)
❾ ذعر عند ها موسیٰ ذُعْرَةً مُنْكَرَةً: انتہائی زیادہ خوف زدہ یا دہشت زدہ ہو گئے۔ ❿ ذَمَامَة بحیاء: ملامت اور مذمت کا خوف، لِئَام، لیئم کی جمع ہے، کمینے اور خسیس لوگ، کیونکہ مہمان نوازی اچھے اخلاق کا حصہ ہے، کمینے لوگ اس سے انکار کرتے ہیں۔ ⓫ طُبِعَ یَومَ طُبِعَ کافِراً: اس کے دل میں پہلے دن سے ہی کفر قبول کرنے کا مادہ تھا، اس کے دل میں کافروں کی طرح بگاڑ و فساد کی محبت اور جہالت و قساوت رکھ دی گئی تھی اور والدین اس سے شفقت و پیار رکھتے تھے، اس لیے وہ ان کے لیے کفر و طغیان کا باعث بنتا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے

اپنی حکمت بالغہ کے تحت والدین کو ان کے شر سے بچانے کے لیے خضر سے قتل کروادیا اور اگر خضر اس حقیقت سے پردہ نہ اٹھاتے تو دوسرے امور تکوینیہ کی طرح، ہم اس قتل کے راز سے بھی آگاہ نہ ہو سکتے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حق میں جو فیصلہ کرتا ہے، وہ ان کے حق میں بہتر ہی ہوتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے والدین کو اس سے بہتر اولاد دی، جو بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک لڑکی تھی، جس کی پشت سے ایک نبی پیدا ہوا۔

موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو تواضع اور فروتنی اختیار کرنا چاہیے اور اپنی کسی خوبی و کمال کو کامل نہیں سمجھنا چاہیے اور علم میں اضافہ کا خواہاں رہنا چاہیے، خواہ اس کے لیے مشقت اور تنگی ہی برداشت کرنا پڑے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حصول علم کی خاطر سمندری سفر کرنے سے بھی گریز نہیں کیا اور کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو کسی بڑے عالم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور علمی مسائل میں بحث و تمحیص کا مقصد حقیقت تک رسائی حاصل کرنا ہو، محض اپنی علمیت اور بڑائی کا اظہار نہیں اور انبیاء کو انہیں باتوں کا علم حاصل ہوتا ہے، جن کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں دے دیا جاتا ہے، حضرت خضر، موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت جان نہیں سکے، جب تک انہوں نے خود، انہیں آگاہ نہیں کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت خضر کے کاموں کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے، اس لیے ان پر خاموش نہیں رہ سکے اور آخر کار ان سے الگ ہی ہو گئے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک عالم، سفر میں اپنی خدمت کے لیے، اپنے کسی شاگرد کو ساتھ رکھ سکتا ہے اور نبی کو بھی بھوک اور تکان لاحق ہوتی ہے اور زادراہ ساتھ رکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے، کیا ہوا ہے، کیا ہوگا اور کیا نہیں ہوگا اور اگر اس نے ہونا ہوتا تو کیوں کر ہوتا اور دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی مشیت اور ارادہ سے ہو رہا ہے اور انسان جو کچھ کرتا ہے، اس کی عطاء کردہ قدرت اور اختیار سے کرتا ہے، کفر و ایمان، ہدایت و ضلالت بھی اس کی عطا کردہ قدرت و اختیار اور اس کے ارادہ و مشیت کے تحت ہیں، اگر وہ قدرت و اختیار نہ دے تو انسان کچھ بھی نہ کر سکے، نہ نیکی، نہ بدی، نہ شر، نہ خیر اور انسان کو شریعت کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہیے، اسے حکم کی حکمت و مصلحت سمجھ آئے یا نہ آئے۔

[6166] (. . .) وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِإِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6166]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں۔

[6166] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١١٣)

[6167] ۱۷۳ـ(. . .)و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ لَتَّخِذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا

[6167] ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے لاتَّخَذْتَ کی بجائے لَتَخِذْتَ پڑھا، یعنی اِتَّخَذَ کی جگہ تَخِذَ، معنی ایک ہی ہے۔

[6168] ۱۷٤ـ(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِلَيْنَا فَإِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ **((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ فَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ))** إِلَّا أَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ

[6168] ۔حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا اور حر بن قیس بن حصن فزاری کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں جھگڑا ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، وہ خضر تھا تو ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ گزرے، سو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلایا اور کہا، اے ابو طفیل! ہمارے پاس آئیے، کیونکہ میرا اور میرے اس ساتھی کا موسیٰ علیہ السلام کے اس ساتھی کے بارے میں اختلاف ہوا ہے، جس تک پہنچنے کا موسیٰ علیہ السلام نے

[6167] تقدم تخريجه برقم (٦١١٣)
[6168] تقدم تخريجه برقم (٦١١٣)

راستہ پوچھا تھا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا حال سنا ہے؟ اس پر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''جبکہ موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے تو ان کے پاس ایک آدمی آ کر پوچھنے لگا، کیا آپ، اپنے سے کسی بڑے عالم کو جانتے ہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، نہیں تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، بلکہ ہمارا بندہ خضر ہے، یعنی آپ نہیں تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کی صورت یا راہ پوچھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مچھلی (کی گمشدگی) کو علامت ٹھہرایا اور ان سے کہا گیا، جب مچھلی گم پاؤ تو لوٹ آؤ، آپ اس کو مل سکیں گے، موسیٰ علیہ السلام جس قدر اللہ کو منظور تھا، چلے، پھر اپنے خادم سے کہا، ہمارا صبح کا کھانا لائیے تو موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے، جب انہوں نے اس سے صبح کا کھانا مانگا، کہا، جان لیجئے، جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تو میں مچھلی کے بارے بتانا بھول گیا اور اس کا تذکرہ کرنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا، سو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا، وہی جگہ تو ہمارا مطلوب تھی تو وہ اپنے نقوش قدم کا پیچھا کرتے ہوئے لوٹے اور نہیں خضر علیہ السلام مل گئے تو ان کا وہ واقعہ پیش آیا، جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے، مگر یونس کی روایت میں یہ ہے، وہ سمندر میں مچھلی کے نشان کا پیچھا کر رہے تھے۔

فائدہ :......سعید بن جبیر اور نوف بکالی کا اختلاف موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں تھا، جس کے بارے میں سعید نے حضرت ابن عباس سے پوچھا اور یہاں حضرت ابن عباس اور حر بن قیس کا اختلاف موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں ہے کہ وہ کون تھا اور یہاں سوال حضرت ابی بن کعب سے ہوا ہے۔

ضیاء الاسلام
فی شرح
الالمام
باحادیث الاحکام
تالیف : الشیخ الامام ابن دقیق العید رحمہ اللہ تعالیٰ
اردو قالب : ابو ضیاء محمود احمد غضنفر
تحقیق وتخریج : الاستاذ حسین اسماعیل الجمل
سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو شرعی احکام کو نازل کرنے والا ہے حلال وحرام کو تفصیل سے بیان کرنے والا ہے جس نے اللہ کی رضا کی خاطر اس کی پیروی اختیار کی اسے وہ سلامتی کے راستے دکھلانے والا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اللہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایسی توحید کا حامل ہے جو تقریر میں محکم انفظام اور اخلاص میں وافر الاقسام ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ان پر افضل واکمل درود وسلام پھر ان کی پاکیزہ اور معزز آل پر اور ان کے صحابہ کرام پر جو ہدایت کے ستارے ہیں۔
یہ علم حدیث کی ایک مختصر کتاب ہے جسے میں نے پوری ذمے داری سے صحیح احادیث پر مشتمل مرتب کیا اور اس کی تالیف اور احادیث کے انتخاب میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ جس نے اس کتاب کے مقصد کو سمجھ لیا اس کا رابطہ اس کے ساتھ اور مضبوط ہو گیا۔ گویا اس نے اسے یوں اپنی گرفت میں لیا جیسے کوئی بخیل مال کو اپنی گرفت میں لیتا ہے اور اس نے اس کتاب کو بڑی محبت اور عقیدت سے اس کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کے پیش نظر اپنے دل میں اتار لیا۔ اور میں نے اس کتاب کا نام "کتاب الالمام باحادیث الاحکام" رکھا ہے میں نے اس کتاب میں وہی حدیث درج کی ہے جسے محدثین اور باریک بین آئمہ جرح وتعدیل اور فقیہان ذی وقار نے ثقہ اور صحیح قرار دیا ہے محدثین وفقہاء میں سے ہر ایک کا مرکزی نکتہ ہوتا ہے جس کو وہ ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھتا ہے اور اس کے علاوہ کسی بھی دوسرے راستے پر چلنے سے وہ پہلوتہی اختیار کرتا ہے ایسا طرز عمل اختیار کرنے میں خیر وبرکت ہے۔
اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہمیں اس کتاب کے ذریعے دین ودنیا کے لحاظ سے نفع بہم پہنچائے، اور اس کتاب کو ہمارے لیے نور بنا دے جو ہمارے سامنے افشاں وفروزاں رہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو اسے زبانی یاد کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں اس کتاب کی برکت کے ذریعے اعلیٰ وارفع مقام پر پہنچائے۔
بلاشبہ ہمارا رب بند عقدے کھولنے والا اور دلوں کے بھید جاننے والا ہے وہ غنی اور کریم ہے۔
وصلی اللہ علی النبی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم
ابن دقیق العید عفی عنہ
پاکستان میں کتاب وسنت کی اشاعت کا قدیم ادارہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37321865
موبائل: 0334-4229127
NOMANI
KUTAB KHANA
Web: nomanibooks.com, E-Mail: nomania2000@hotmail.com

حدیث نمبر 6169 سے 6499 تک

۴۶...... كِتَابُ فَضَائِلَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

٤٦. صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقت

صحابی: ہر وہ شخص شرف صحبت کا حامل ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ کو اسلام کی حالت میں دیکھا یا آپ کے ساتھ رہا اور اسلام پر فوت ہوا، لیکن شرف وفضیلت کا مدار، مدت رفاقت اور آپ کی نصرت وحمایت پر ہے، جس قدر کوئی صحابی آپ کے ساتھ زیادہ عرصہ رہا اور اپنی جان و مال اور وقت سے آپ کی نصرت وحمایت کی، اسی قدر اس کا زیادہ درجہ اور فضیلت حاصل ہے اور انبیاء کے بعد، صحابہ کرام کا مرتبہ ہے اور صحابہ کرام میں سب سے افضل اور برتر ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر اہل سنت کی اکثریت کے نزدیک عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہم، پھر باقی عشرہ مبشرہ، پھر بدر کے شرکاء، پھر احد میں حاضر ہونے والے پھر بیعت رضوان کرنے والے۔

۱...... بَابُ: مِنْ فَضَآئِلِ اَبِیْ بَكْرِ الصَّدِيْقِ رضی اللہ عنہ

باب ۱: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6169] ١ ـ (٢٣٨١) حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهٗ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ ((يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا))

[6169] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مناقب الانصار باب: هجرة النبی ﷺ واصحابه الی المدینة برقم (٣٩٢٢) وفی التفسیر باب: (ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا) برقم (٤٦٦٣) والترمذی فی (جامعه) فی تفسیر القرآن باب: ومن سورة التوبة برقم (٣٠٩٦) انظر (التحفة) برقم (٥٦٨٣)

[6169]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا، میں نے مشرکوں کے قدم اپنے سروں پر دیکھے، جبکہ ہم غار میں تھے تو میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں پر نظر ڈال لی، وہ ہمیں اپنے قدموں تلے دیکھ لے گا تو آپ نے فرمایا، ''اے ابوبکر! تیرا ان دو شخصوں کے بارے میں کیا گمان ہے، جن کا تیسرا اللہ ہے۔''

فائدہ:...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، مدینہ کی طرف ہجرت کرتے وقت جبل ثور کی ایک غار میں چھپے تھے، جس میں انسان پیٹ کے بل ہی داخل ہوسکتا ہے، اس لیے اس سے باہر قدموں پر ہی نظر پڑ سکتی ہے، ''لو'' جن نحویوں کے نزدیک استقبال کے لیے آتا ہے، ان کے نزدیک حضرت ابوبکر نے یہ بات اس وقت کہی، جبکہ مشرکین غار پر کھڑے تھے اور صحیح بات یہی ہے، لیکن اکثر نحوی چونکہ لو کو ماضی کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، ان کے نزدیک ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ان کے جانے کے بعد شکر گزاری کے تحت کہی تھی، لیکن یہ بات سیاق وسباق کے خلاف ہے اور اللہ ثالثھما کا معنی یہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کا حامی اور ناصر ہے، وگرنہ اپنے علم وقدرت کے لحاظ سے ہر دو افراد کے ساتھ تیسرا اللہ ہوتا ہے۔

[6170] ۲۔(۲۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِی النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ

عَنْ أَبِی سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ)) فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ

[6170]۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''ایک بندہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کا ساز وسامان اور خوشحالی لے لے یا اللہ کے ہاں جو نعمتیں اور آسائشیں ہیں، وہ لے لے تو اس نے اللہ کے ہاں کی نعمتوں کو پسند کیا۔'' اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور خوب

[6170] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الصلاة باب: الخوخة والممر فی المسجد برقم (٤٦٦) وفی مناقب الانصار باب: هجرة النبی ﷺ واصحابه الی المدينة برقم (٣٩٠٤) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: (١٥) برقم (٣٦٦٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٤٥)

روئے اور کہا، ہمارے ماں باپ اور ہم آپ پر قربان، ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جاننے والے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر اپنا مال اور وقت خرچ کرنے والا ابوبکر ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی اخوت حاصل ہے، مسجد میں کوئی کھڑکی ابوبکر کی کھڑکی کے سوا نہ رہنے دی جائے۔''

[6171] (. . .) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

[6171]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطاب فرمایا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

مفردات الحدیث ❶ زَهْرَةُ الدُّنيا: دنیا کی رونق و بہجت، ظاہری ٹیپ ٹاپ، مراد دنیا کی نعمتیں اور آسائشیں ہیں۔ أَمَنَّ الناس عَلَيَّ: مجھ پر سب سے زیادہ خرچ کرنے والا، وقت اور مال صرف کرنا مراد ہے کیونکہ احسان دھرنا مراد نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ رسول پر احسان دھرنا تو اعمال کے ضیاع کا سبب ہے اور رسول کا کسی چیز کو قبول کر لینا، اس کا احسان ہے۔ یہ بھی مراد ہوسکتا ہے اگر کسی کے لیے آپ پر احسان دھرنا ممکن ہوتا تو سب سے پہلے ابو بکر کو یہ حق جتلانے کا حق حاصل ہوتا، جیسا کہ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت ہے آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھے ہر کسی کا احسان نہیں ہے، اس نے اپنے مال اور جان سے میرے ساتھ ہمدردی کی اور اپنی بیٹی میرے ساتھ بیاہی اور سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرمایا: ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ چکا دیا صرف ابوبکر کے احسان کا بدلہ نہیں چکایا اس کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عنایت فرمائے گا۔ (تکملہ ج۵ص۶۵) ❷ خوخة: کھڑکی۔ ❸ خليل: سب سے کٹ کر ایک کا ہو جانا، کسی دوسرے کی گنجائش نہ رہنا۔

فائدہ: ...... یہ مرض الموت کا واقعہ ہے اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے، مسجد میں کھلنے والے تمام کھڑکیوں کو بند کروا دیا، صرف ابوبکر کی کھڑکی رہنے دی، تاکہ نماز کے لیے اس سے مسجد میں آسکیں۔ بعض صحابہ کرام کے دروازے اور کھڑکیاں مسجد میں کھلتی تھیں آپ نے ان کے بارے میں دو دفعہ حکم صادر فرمایا، پہلی دفعہ صرف درواز بند کرنے کا حکم دیا لیکن حضرت علی کے دروازے کو بند نہیں کروایا اس لئے حدیث کو علامہ ابن الجوزی کا موضوع قرار دینا بلاوجہ اور غلط ہے، دوسری دفعہ آپ نے کھڑکیوں کے ساتھ حضرت علی

[6171] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٢٠)

کا دروازہ بھی بند کروا دیا اور صرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کھلی رہنے دی تا کہ وہ امامت کے لیے آسانی سے مسجد میں آ جائیں تفصیل کے لیے فتح الباری ج ۷ میں اس حدیث کی تشریح دیکھیے۔

[6172] ٣-(٢٣٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلٰكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا))

[6172] - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن وہ میرا بھائی اور ساتھی ہے اور اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھی کو خلیل بنا لیا ہے۔''

[6173] ٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ))

[6173] - حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت میں سے کسی ایک کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا۔''

[6174] ٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا))

[6174] - حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں خلیل بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا۔''

[6172] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٤٩٩)

[6173] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب ابی بکر الصدیق رضی الله عنه برقم (٣٦٥٥) انظر (التحفة) برقم (٩٥١٣)

[6174] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦١٢٣)

[6175] ٦-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ مُغِیرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَیْلِ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((**لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ خَلِیلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِی قُحَافَةَ خَلِیلًا وَلٰكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِیلُ اللّٰهِ**))

[6175] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں زمین والوں سے خلیل بناتا تو ابوقحافہ کے بیٹے کو خلیل بناتا، لیکن تمہارا صاحب اللہ کا خلیل ہے۔''

[6176] ٧-(...) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ وَوَكِیعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا جَرِیرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاَبُو سَعِیدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنِّی اَبْرَاُ اِلٰی كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهٖ ((**وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِیلُ اللّٰهِ**))

[6176] ۔امام صاحب مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار، میں ہر خلیل کی خلت (دوستی) سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور اگر میں خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، تمہارا صاحب تو اللہ کا خلیل ہے۔''

[6177] ٨-(٢٣٨٤) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

[6175] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٤٩٩)

[6176] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب ابی بكر الصدیق رضی الله عنه برقم (٣٦٥٥) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (٩٣) انظر (التحفة) برقم (٩٤٩٨)

[6177] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: قول النبی ﷺ لو كانت متخذا خلیلا برقم (٣٦٦٢) وفی المغازی باب: غزوة ذات السلاسل وهی غزوة لخم وجذام برقم (٤٣٥٨) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فضل عائشة رضی الله عنها برقم (٣٨٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٠٧٣٨)

فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا

[6177] ۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ذات السلاسل کے لشکر کا امیر مقرر کیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا، ''عائشہ۔'' میں نے پوچھا، ''مردوں میں سے۔'' فرمایا: ''اس کا باپ'' میں نے پوچھا، پھر کون؟ فرمایا: ''عمر'' اس طرح آپ نے چند نام لیے۔

مفردات الحدیث ❁ ذات السلاسل: ۸ھ کا واقعہ ہے اور اس میں مشرکوں نے اپنے آپ کو ایک دوسرے سے باندھ لیا تھا، تاکہ میدان نہ چھوڑیں یا وہاں سلسل نامی چشمہ تھا یا وہاں ریت کے ٹیلے تہ در تہ تھے۔

فائدہ :...... اس جنگ میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی موجودگی کے باوجود حضرت عمرو بن عاص کو امیر مقرر کیا گیا، اس لیے ان کے دل میں خیال گزرا کہ شاید آپ کو سب سے زیادہ پیار مجھ ہی سے ہے، اس لیے یہ سوال کیا اور جب چند ناموں میں ان کا نام نہ آیا تو خاموش ہو گئے۔

[6178] ۹ ۔ (۲۳۸۵) وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ قَالَتْ اَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰى هٰذَا

[6178] ۔ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے، انہوں نے جواب دیا، ابوبکر کو، ان سے پوچھا گیا، ابوبکر کے بعد کس کو؟ جواب دیا، عمر کو، پھر ان سے پوچھا گیا، عمر کے بعد کس کو؟ جواب دیا، ابوعبیدہ بن الجراح کو، پھر وہ اس رک گئیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ ابوبکر کی خلافت کی طرف کھلے اشارے فرمائے تھے کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے، لیکن کھل کر خلافت کے لیے ان کو نامزد نہیں فرمایا تھا، اس لیے آغاز میں اختلاف پیدا ہوا اور بعد میں ان کے فضائل کی بنا پر ان کی خلافت پر صحابہ کرام متفق ہو گئے، اگر حضرت علی کو وصی اور خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو وہ یا ان کا کوئی ساتھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کا تذکرہ کرتا۔

[6178] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦٢٥٣)

[6179] ١٠ ـ(٢٣٨٦)حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ ((**فَإِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ**))

[6179] ۔محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی تو آپ نے اسے فرمایا، پھر آنا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بتایئے، اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں تو؟ جبیر نے کہا، گویا وہ آپ کی موت کی طرف اشارہ کر رہی تھی، آپ نے فرمایا: ''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔''

[6180] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ مُوسَى

[6180] ۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی تو آپ نے اسے کوئی حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔''

فائدہ :......اس حدیث میں آپ نے ابوبکر کی خلافت کی پیشین گوئی فرمائی، جو پوری ہوئی۔

[6181] ١١ ـ(٢٣٨٧)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ ((**ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى وَيَأْبَى اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ**))

[6179] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاحكام باب: الاستخلاف برقم (٧٢٢٠) وفي فضائل الصحابة باب: قول النبي ﷺ لو كنت متخذا خليلا برقم (٣٦٥٩) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الاحكام التي تعرف بالدلائل برقم (٧٣٦٠) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب (١٧) برقم (٣٦٧٦) انظر (التحفة) برقم (٣١٩٢)

[6180] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٢٩)

[6181] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٥٠٠)

[6181] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں مجھے فرمایا، ''میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے، کوئی آرزو اور خواہش مند، خواہش کرے گا اور کوئی کہنے والا کہے گا، میں زیادہ حقدار ہوں، اللہ اور مومن ابوبکر کے سوا کسی کو قبول نہیں کریں گے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ بھی آپ نے ابوبکر کو خلیفہ نامزد کرنے کا ارادہ فرمایا، لیکن اس پیشین گوئی کے سبب کہ اللہ اور مومنوں کو ابوبکر کے سوا کسی کی خلافت منظور نہیں ہوگی، آپ نے اپنا ارادہ ملتوی کردیا۔

[6182] ۱۲۔(۱۰۲۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّیُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ الْاَشْجَعِیِّ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ ((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا)) قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ ((عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَا اجْتَمَعْنَ فِی امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

[6182]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، ''آج تم میں سے کون روزے دار ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں، آپ نے پوچھا ''آج تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں، آپ نے پوچھا، ''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا،؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے، آپ نے پوچھا، ''آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''جس میں بھی یہ خوبیاں جمع ہوں گی، وہ جنتی ہوگا۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر نیک کام کرنے کی کوشش کرتے تھے اور ان میں تمام نیک خصائل جمع تھے۔ وہ کسی بھی خیر اور نیکی کے کام میں پیچھے نہیں رہتے تھے۔

[6183] ۱۳۔(۲۳۸۸)حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَا

[6182] تقدم تخريجه فی الزكاة باب: من جمع الصدقة واعمل البر برقم (۲۳۷۱)
[6183] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۵۰)

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنِّي أُومِنُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))

[6183] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ ایک آدمی اپنی گائے ہانک رہا تھا اور اس نے اس پر بوجھ لادا ہوا تھا، گائے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی، مجھے اس کی خاطر پیدا نہیں کیا گیا، لیکن مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ سے کہا، سبحان اللہ، کیا گائے بھی بولتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں. ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کے پاس تھا، ان پر بھیڑیے نے حملہ کیا اور ان سے ایک بکری پکڑ لی، چرواہے نے اس کا تعاقب کیا، حتیٰ کہ اس سے بکری چھڑا لی تو بھیڑیا اس کی طرف مڑ کر کہنے لگا، درندوں کی حکومت کے دن ان کو کون چھڑوائے گا، جبکہ میرے سوا کوئی ان کا چرواہا نہیں ہوگا تو لوگوں نے کہا، سبحان اللہ، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سو میں، ابوبکر اور عمر اس پر یقین رکھتے ہیں۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر اور عمر پر انتہائی درجہ کا اعتماد تھا، اس لیے آپ نے پورے وثوق سے فرمایا، میرے بیان کرنے کے سبب، وہ بلا پس و پیش اس واقعہ کو مان لیں گے اور انہیں اس پر کوئی تعجب نہیں ہوگا اور يَوْمُ السَّبُعِ سے مراد، وہ وقت ہے، جب بکریوں پر بھیڑیوں کا تسلط ہوگا اور ان کے ساتھ چرواہا موجود نہیں ہوگا۔

[6184] (. . .) وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ

[6184] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي رضي الله عنه برقم (٣٦٩٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٠٧)

[6184]۔امام صاحب کے ایک اور استاد یہ حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں بکری اور بھیڑیے کا واقعہ ہے اور گائے کا واقعہ نہیں ہے۔

[6185] (. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا ((فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ))

[6185]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، یونس کی طرح مذکورہ حدیث بیان کرتے ہیں، جس میں گائے اور بکری دونوں کا تذکرہ ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے، آپ نے فرمایا: ''سو میں، ابوبکر اور عمر اس کو مانتے ہیں۔'' اور وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔

[6186] (. . .)و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[6186]۔یہی روایت امام صاحب اپنے اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

٢......بَاب :مِنْ فَضَآئِلِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

باب ٢: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6187] ١٤ـ(٢٣٨٩)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ

[6185] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: (٥٤) برقم (٣٤٧١) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٧٢)

[6186] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحرث والمزارعة باب: استعمال البقر للحراثة برقم (٢٣٢٤) وفي احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٣٤٧١) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب (١٧) برقم (٣٦٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٥١)

[6187] اخرجه الترمذي في (جامعه) في فضائل الصحابة باب: قول النبي ﷺ لو كنت متخذا ←

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((**جِئْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ**)) فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَوْ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا

[6187] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کی چارپائی پر لٹا دیا گیا تو لوگوں نے انہیں گھیر لیا، وہ دعا کر رہے تھے، ان کی تعریف کرتے اور ان کے لیے بخشش مانگ رہے تھے، ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا، میں ان میں موجود تھا، اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے میرے کندھے کو پکڑ لیا، میں اس کی طرف مڑا تو وہ علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے عمر کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا، آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا، جس جیسے عمل کر کے اللہ سے ملنا مجھے محبوب ہو، اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے، اللہ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ جگہ دے گا، کیونکہ میں عام طور پر رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا، ''میں، ابوبکر اور عمر آئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر نکلے۔'' سو مجھے امید ہے، بلکہ یقین ہے، اللہ آپ کو ان کے ساتھ رکھے گا۔

[6188] (. . .) وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[6188] ۔یہی روایت امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی وفات کے بعد حضرت علی کے لیے ایک آئیڈیل تھے، حضرت عمر کے بعد کسی کو ان جیسے مرتبہ اور مقام کا حامل نہیں سمجھتے تھے اور اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ انہیں بھی حضور اکرم ﷺ اور ابوبکر کے ساتھ جگہ ملے گی۔ اب جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عقیدت مند ہونے کے دعوی کرتے ہیں وہ خود سوچ لیں کہ ان کا نظریہ اور سوچ حضرت علی سے مطابقت رکھتی ہے۔

← خليلا برقم (٣٦٧٧) وفي باب: مناقب عمر بن الخطاب ابى حفص القرشي العدوى رضى عنه برقم (٣٦٨٥) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٠١٩٣)

[6188] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٣٧)

[6189] ١٥۔(٢٣٩٠)حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی اَبُو اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ

اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((الدِّينَ))

[6189]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں نے دیکھا، لوگوں کو پیش کیا جا رہا ہے، وہ قمیصیں پہنے ہوئے ہیں، بعض پستان تک پہنچتی ہیں اور بعض اس سے کم ہیں یا زیادہ اور حضرت عمر بن خطاب گزرے اور وہ اپنی قمیص کو کھینچ رہے تھے یعنی زمین تک پہنچتی تھی،'' لوگوں نے پوچھا، آپ نے اس کی کیا تعبیر لگائی ہے؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا ''دین۔''

فائدہ:...... قمیص انسان کے لیے ستر اور پردہ پوشی کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ، اس کے لیے زیب و زینت اور دفاع کا باعث ہے، اس طرح دین نفس و شیطان کے حملہ سے بچاتا ہے، اس کے کردار اور اخلاق کو سنوارتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص کا سرتاپا ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دین میں سرتاپا ڈوبے ہوئے تھے اور ان کا انگ انگ دین کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے، ابوبکر یا دوسرے صحابہ اس صفت سے محروم تھے۔

[6190] ١٦۔(٢٣٩١)حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُ قَدَحًا اُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰی اِنِّی لَاَرٰی الرِّيَّ يَجْرِی فِی اَظْفَارِی ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((الْعِلْمَ))

[6189] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الايمان وشرائعه باب: تفاضل اهل الايمان فی الاعمال برقم (٢٣) وفی فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه برقم (٣٦٩١) وفی التعبير باب (القمص فی المنام) برقم (٧٠٠٨) وفی باب جر القميص فی المنام برقم (٧٠٠٩) والترمذی فی (جامعه) فی الرويا باب: ما جاء فی رويا النبی ﷺ اللبن والقمص برقم (٢٢٨٥) وبرقم (٢٢٨٦) والنسائی فی (المجتبی) فی الايمان باب: زيادة الايمان برقم ١١٤/ ٨۔ انظر (التحفة) برقم (٣٩٦١)

[6190] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی العلم باب: فضل العلم برقم (٨٢) وفی فضائل ←

[6190] ۔حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میں نے دیکھا، میرے پاس ایک پیالہ لایا گیا، جس میں دودھ ہے تو میں نے اس سے پیا، حتیٰ کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سیرابی، میرے ناخنوں سے چل رہی ہے، پھر میں نے اپنا جھوٹا، عمر بن خطاب کو دے دیا۔'' لوگوں نے پوچھا تو آپ نے اس کی کیا تعبیر لگائی؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''علم۔''

فائدہ:...... دودھ انسان کی مادی غذا ہے اور علم روحانی اور معنوی غذا ہے اور دونوں ہی انسان کی ضرورت کی چیزیں اور بہت فائدہ بخش اور یہاں العلم کا لفظ ہے، جس کا اطلاق قرآن کی رو سے صرف علم وحی پر ہوتا ہے، اس لیے اس سے مراد کتاب و سنت کی روشنی میں، لوگوں کی نگہداشت اور دیکھ بھال کرنا ہے اور حضرت ابوبکر اور عمر دونوں نے اپنی خلافت کے دور میں سیاست و تدبیر مکمل طور پر قرآن و سنت کی روشنی میں کی۔

[6191] (. . .)و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6191] ۔یہی روایت امام اپنے تین اور اساتذہ کی دو سندوں سے کرتے ہیں۔

[6192] ۱۷۔(۲۳۹۲)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ))

← الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه برقم (٣٦٨١) وفی التعبیر باب: اللبن برقم (٧٠٠٦) وفی باب: اذا جریٰ اللبن فی اطرافه او اظافره برقم (٧٠٠٧) وفی باب: اذا اعطی فضله غیره فی النوم برقم (٧٠٢٧) وفی باب: القدح فی النوم برقم (٧٠٣٢) والترمذی فی (جامعه) فی الرویا باب: فی رویا النبی ﷺ اللبن والقمص برقم (٢٢٨٤) انظر (التحفة) برقم (٦٧٠٠)

[6191] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦١٤٠)

[6192] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: قول النبی ﷺ (لو کنت متخذا خلیلا) برقم (٣٦٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٥)

[6192] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، جس پر ڈول پڑا ہوا تھا تو میں نے جب تک اللہ کو منظور ہوا، اس سے پانی کھینچا، پھر اسے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا اور اس سے ایک دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں، اللہ اسے معاف کرے، کمزوری تھی، پھر وہ بڑے ڈول میں بدل گیا اور اسے عمر بن خطاب نے پکڑ لیا، سو میں نے لوگوں میں سے کوئی یگانہ روزگار اور ماہر عمر بن خطاب کی طرح ڈول کو کھینچتے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ لوگوں نے اونٹ سیراب کر کے ان کی جگہ پر بٹھا دیئے۔

مفردات الحدیث ❶ قَلِيْب: کچا کنواں۔ ❷ دَلْو: ڈول۔ ❸ ذَنُوْب: بھرا ہوا ڈول۔ ❹ غَرْب: بڑا ڈول۔ ❺ عَبْقَرِی: کر گزرنے والا، غیر معمولی صلاحیت کا مالک، یکتا دیگانہ۔ ❻ عَطَنٌ: پانی پلانے کے بعد اونٹ بٹھانے کی جگہ۔

فائدہ:...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدار اور دور حکومت کو ایک کنویں سے تشبیہ دی ہے اور حکمران کو پانی پلانے والے سے جس سے معلوم ہوا، حکمران کا کام لوگوں کے مفادات اور مصالح کا تحفظ اور ان کو ضروریات زندگی فراہم کرنا ہے، تاکہ وہ امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں، حضرت ابوبکر کی خلافت کی مدت صرف دو سال اور چند ماہ تھی اور اس میں بھی کافی وقت فتنہ ارتداد کی سرکوبی میں لگ گیا، اس طرح ابوبکر نے ہر قسم کی شورشوں کی سازشوں کا قلع قمع کر کے، حضرت عمر کے لیے امن وسکون سے حکومت کرنے کا موقع پیدا کر دیا اور ان کے دور میں فتوحات کے سیل رواں کے لیے بنیاد فراہم کر دی، اس لیے حضرت عمر کے دور میں اسلام کی خوب اشاعت ہوئی اور اسلامی سلطنت بہت وسعت اختیار کر گئی، حضرت ابوبکر کے دور میں شورشوں اور سازشوں کو فرد کرنے پر وقت لگ گیا اور اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع نہ ہو سکا اور مسلمانوں کے معاملات پر حضرت عمر کے دور کی طرح توجہ نہ دی جا سکی، اس کو ضعف سے تعبیر کیا گیا ہے، لیکن اس میں ابوبکر کی کوئی کوتاہی کا دخل نہیں ہے اور واللہ يَغْفِر له کا مقصد ان کی کوتاہی کی نشاندہی نہیں ہے، بلکہ یہ تو مسلمانوں کا تکیہ کلام تھا، جس کو کلام کا حسن خیال کیا جاتا تھا اور اس میں حضرت عمر کے دور کی وسعت کی طرف اشارہ بھی ہے، کہ اس میں لوگوں کو خوب خوشحالی اور فراوانی میسر آئے گی اور مسلمانوں کے لیے آسائشیں اور سہولتیں پیدا ہوں گی اور آپ کی پیشین گوئی کے مطابق، آپ کے بعد تھوڑے عرصہ کے لیے ابوبکر آپ کے خلیفہ بنے، ان کے بعد ایک طویل عرصہ کے لیے حضرت عمر خلیفہ بنے اور انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بھر پور خدمت کی اور ان کو خوب خوب فائدہ پہنچایا۔

[6193] (. . .) و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي

[6193] طريق عبدالملك بن شعيب بن الليث اخرجه البخاري في (صحيحه) في التعبير باب: نـزع الذنوب والذنوبين من البئر بضعف برقم (٧٠٢١) انظر (التحفة) برقم (١٣٢١٢) وطريق عمرو الناقد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣١٨١)

حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6193]۔امام صاحب نے یہی روایت چار اور اساتذہ سے بیان کی ہے۔

[6194] (. . .)حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ((رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

[6194]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''میں نے ابو قحافہ کے بیٹے کو ڈول کھینچتے دیکھا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔''

[6195] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ

أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرَوِّحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ))

[6195]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''جبکہ میں سویا ہوا تھا، مجھے دکھایا گیا، میں اپنے حوض پر، پانی کھینچ کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، پھر میرے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے ہاتھ سے ڈول پکڑ لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں، سو انہوں نے دو ڈول کھینچے اور اس کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ اس کو معاف کرے، پھر عمر بن خطاب آ گئے اور ان سے ڈول پکڑ لیا، میں نے کسی کھینچنے والے آدمی کو ان سے زیادہ طاقت کے ساتھ کھینچتے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ لوگ پی کر واپس چلے گئے اور حوض بھرا ہوا بہہ رہا تھا۔''

مفردات الحدیث ✲ لِيُرَوِّحَنِي: تاکہ دنیا کے مصائب و مشکلات سے نکل کر میں آخرت کے راحت و سکون کو حاصل کر سکوں، اس میں بھی خواب میں آپ کو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دور خلافت کا مشاہدہ کروایا گیا، جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ ابوبکر اور عمر آپ کے صحیح جانشین تھے اور انہوں نے خلافت پر نعوذ باللہ غاصبانہ قبضہ نہیں جمایا تھا اور انہوں نے خلافت کا حق صحیح طور پر ادا کیا۔

[6194] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳٦٥٤)

[6195] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٥٤٧٩)

[6196] ۱۹-(۲۳۹۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِى بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِى اَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اُرِيتُ كَاَنِّى اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيبٍ فَجَآءَ اَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ فَاسْتَقٰى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِى فَرْيَهُ حَتّٰى رَوِىَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ))

[6196]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں پر چرخی کے ڈول کو کھینچ رہا ہوں تو ابوبکر آ گئے اور انہوں نے ایک دو ڈول کھینچے اور انہوں نے کمزوری کے ساتھ ڈول کھینچا، اللہ تبارک وتعالیٰ اسے معاف فرمائے، پھر عمر آ گئے، انہوں نے پانی نکالنا شروع کیا اور ڈول بہت بڑا ڈول بن گیا، میں نے کوئی ماہر اور عبقری انسان اس جیسا کام سرانجام دیتے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر ان کی جگہوں پر بٹھا دیا۔''

مفردات الحدیث

❶ بَدِلْوِ بکرة: چرخی کا ڈول ہے۔ ❷ بَكْرة: اس چرخی کو کہتے ہیں، جس پر ڈول لٹکایا جاتا ہے اور اگر کاف پر سکون پڑھیں تو جوان اونٹ کو کہتے ہیں، مراد ہوگا، اونٹوں کو پانی پلانے کا ڈول۔
❸ يَفْرِيْ فَرْيَهٗ: ان کی طرح کاٹنا، کیونکہ فَری کا معنی ہوتا ہے، اصلاح اور بہتری کی خاطر کاٹنا، مراد ہے بہترین طور پر کام کرنا۔

[6197] (. . .)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِى مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ اَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[6197]۔امام صاحب ایک اور استاد سے، ابوبکر اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا خواب بیان کرتے ہیں۔

[6196] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابى حفص القرشى العدوى رضى الله عنه برقم (٣٦٨٢) انظر (التحفة) برقم (٧٠٣٨)
[6197] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المناقب باب: علامات النبوة فى الاسلام برقم (٣٦٣٣) وفى التعبير باب: نزع الذنوب والذنوبين من البئر بضعف برقم (٧٠٢٠) والترمذى فى (جامعه) فى الرؤيا باب: ما جاء فى رويا النبى ﷺ الميزان والدلو برقم (٢٢٨٩) انظر (التحفة) برقم (٧٠٢٢)

[6198] ٢٠ ـ(٢٣٩٤)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَا جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَمْرٍو

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيهَا دَارًا اَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ اَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ

[6198]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور استادوں کی سند سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک گھر یا محل دیکھا تو میں نے پوچھا، یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا، عمر بن خطاب کا، چنانچہ میں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا، پھر مجھے تیری غیرت یاد آ گئی،'' سو عمر رو پڑے اور کہا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے خلاف بھی غیرت کی جا سکتی ہے؟

فائدہ:......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رونا مسرت و شادمانی اور اشتیاق کی بنا پر تھا، اور انہوں نے عرض کیا، آپ کی بنا پر مجھے رفعت و برتری ملی اور آپ ہی کی بنا پر ہدایت نصیب ہوئی تو آپ پر غیرت کیسے آ سکتی ہے،

[6199] (. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا ح و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ

[6199]۔یہی روایت امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6200] ٢١ـ(٢٣٩٥)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ إِذْ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّاُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)) قَالَ

[6198] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٣٧)

[6199] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٣٧) وبرقم (٣٠٣٦)

[6200] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: الغيرة برقم (٥٢٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٦)

اَبُوهُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ

[6200]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا تو میں نے دیکھا ایک محل کی ایک طرف ایک عورت وضو کر رہی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟ انہوں نے کہا، عمر بن خطاب کا تو مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں پشت پھیر کر چل پڑا،'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رو پڑے اور ہم سب اس مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرا باپ آپ پر قربان! اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کھاؤں گا۔

[6201] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6201]۔ یہی روایت امام صاحب تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... جنت دار العمل یا دار التکلیف نہیں ہے کہ وہاں انسان کسی عمل کا مکلف ٹھہرے، وہاں وضو صرف حسن و جمال اور چمک دمک میں اضافہ کے لیے ہوگا۔

[6202] ۲۲۔(۲۳۰۶) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

أَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ**)) قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيْ

[6201] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۸۲)

[6202] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: صفة ابليس وجنوده برقم (۳۲۹۴) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي رضي الله عنه برقم (۳۶۸۳) وفي الادب باب: التبسم والضحك برقم (۶۰۸۵) انظر (التحفة) برقم (۳۹۱۸)

عَـدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

[6202] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حاضری کی اجازت طلب کی اور آپ کے پاس قریشی عورتیں، آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور نان ونفقہ میں اضافہ چاہتی تھیں اور ان کی آوازیں بلند تھیں تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضری کی اجازت طلب کی، وہ اٹھ کر پردے کی طرف لپکیں، (فوراً پس پردہ چلی گئیں) سو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرمائی اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر حیرت ہوئی جو میرے پاس تھیں تو جب انہوں نے تیری آواز سنی، جلد ہی پس پردہ چلی گئیں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ، اے اللہ کے رسول! حقدار تھے کہ وہ آپ سے ہیبت کھاتیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اپنی دشمنو! کیا تم مجھ سے ہیبت کھاتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے ہیبت نہیں کھاتی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں، آپ رسول اللہ ﷺ سے سخت گیر اور سخت خو ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، شیطان کبھی کسی راستہ پر چلتا ہوا، تمہیں نہیں ملا، مگر تیرا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چل پڑا۔''

مفردات الحدیث ❊ **اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ**: ہر جگہ فعل التفضیل کا صیغہ، زیادتی کے لیے استعمال نہیں ہوتا، اس لیے یہاں مراد صرف عمر کی سختی اور درشتی کا اظہار ہے کہ وہ کسی کی رعایت اور لحاظ نہیں کرتے، جبکہ رسول اللہ ﷺ چشم پوشی فرما لیتے ہیں اور حضرت عمر نے نبی اکرم ﷺ کے احترام وحمایت میں ان کے حق میں سخت الفاظ کہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ درست راستہ اختیار کرتے تھے، شیطان ان کو راہ راست سے بھٹکا نہیں سکتا تھا۔

[6203] (۲۳۹۷) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

[6203] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے

[6203] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۰۹)

اور آپ کے پاس کچھ عورتیں تھیں، جن کی آوازیں رسول اللہ ﷺ سے بلند تھیں تو جب حضرت عمر نے حاضری کی اجازت طلب کی، وہ جلدی پس پردہ چلی گئیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6204] ۲۳-(۲۳۹۸) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ ((يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ)) قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهَمُونَ

[6204]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے، ''تم سے پہلی امتوں سے محدث ہوتے تھے، سو اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو عمر بن خطاب ان میں داخل ہے۔'' ابن وہب کہتے ہیں، محدثون کی تفسیر مُلْهَمُوْنَ ہے، (جن کی طرف الہام کیا جاتا ہے)

فائدہ: ...... مَحَدَّثُوْن: (دال کے فتحہ کے ساتھ) جس کے دل میں کوئی چیز ڈالی جائے یا اس کے دل میں کوئی خیال گزرے تو وہ صحیح ہو، یعنی وہ راست باز ہو، صاحب فراست ہو، اس کی زبان پر حق جاری ہو۔

اِنْ يَكُنْ فِي امتى: اگر میری امت میں ہوگا، اگر پہلی امتوں میں ایسے لوگ تھے تو آپ کی امت میں یقیناً ایسے لوگ ہوں گے، اس لیے یہ جملہ شک و شبہ کے لیے نہیں ہے۔

[6205] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6205]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6206] ۲۴-(۲۳۹۹) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ أَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أُسَارٰى بَدْرٍ

[6204] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه برقم (۳۶۹۳) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۱۷)

[6205] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٥٤)

[6206] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٠٥٦٧)

[6207] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین باتیں اپنے رب کی منشا کے مطابق کیں، مقام ابراہیم کے بارے میں، پردہ کے بارے میں اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

مفردات الحدیث ✲ **وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ:** تین واقعات میں، میں نے اپنے رب کی موافقت کی، یعنی اللہ کا حکم میری مرضی اور منشا کے مطابق نازل ہوا، چونکہ ان تین واقعات کے بارے میں، اللہ کا حکم یہی تھا، اگرچہ حکم بعد میں نازل ہوا، اس لیے حضرت عمر نے کہا، میری رائے اللہ کے حکم کے مطابق نکلی یا اللہ کے حکم کا تو پتہ نہیں تھا، لیکن ادب و احترام اور اللہ کی عظمت کے پیش نظر یہ کہا، میں نے موافقت کی، یہ نہ کہا، اللہ کا حکم میری رائے کے مطابق اترا اور تین میں حصر نہیں ہے، کیونکہ حضرت عمر کی موافقات کی تعداد بیس سے زائد ہے، شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا اس موضوع پر مستقل رسالہ ہے۔

[6207] ٢٥-(٢٤٠٠) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَآءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ اَنْ يُكَفِّنَ فِيهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ)) اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً ((وَسَاَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ

[6207] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول مر گیا، اس کا بیٹا، عبد اللہ بن عبد اللہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اسے اپنی قمیص عنایت فرمائیں، تاکہ وہ اس میں اپنے باپ کو لپیٹے تو آپ نے دینے کا وعدہ فرما لیا، پھر اس نے آپ سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ

[6207] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: (استغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم) برقم (٤٦٧٠) ومسلم فی (صحيحه) فی صفات المنافقين واحكامهم باب: صفات المنافقين واحكامهم برقم (٦٩٥٨) انظر (التحفة) برقم (٧٨٢٦) والامام المزی لم يخرج هذا الحديث الا فی كتاب التوبة (١٣/ ٤) ولكنه اغفل عنه فی كتاب الفضائل (٤٨/ ٢١) لذلك راجعت تحفة الاشراف: ٦/ ١٢٦ رقم (٧٨٢٦) ستجد ان هذا الحديث لم يذكر الا فی كتاب التوبة۔

کر رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے، حالانکہ اللہ نے آپ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے بس اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے، ان کے لیے بخشش طلب کرو یا بخشش طلب نہ کرو، اگر ان کے لیے ستر (۷۰) دفعہ بھی بخشش طلب کرو گے، اللہ انہیں معاف نہیں فرمائے گا، آیت ص ۸۰، میں ستر دفعہ سے زائد استغفار کروں گا،'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ تو منافق ہے، سو رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ان میں سے کسی کی نماز جنازہ نہ پڑھو، کبھی بھی، جب وہ مر جائے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو، (توبہ، آیت نمبر ۸۴)

[6208] (. . .) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ

[6208]۔ یہی روایت امام صاحب دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

فائدہ:...... عبداللہ بن ابی، منافقوں کا سرغنہ تھا، جب رسول اللہ ﷺ ذوالقعدہ ۹ھ میں تبوک سے واپس آئے تو وہ فوت ہو گیا، اس کے باپ کا نام ابی اور ماں کا نام سلول تھا اور اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ تھا، جو انتہائی جلیل القدر اور آپ کا وفادار صحابی تھا، حتیٰ کہ اُس نے آپ کی خاطر اپنے باپ کو قتل کرنے کی بھی آپ سے اجازت طلب کی تھی اور آپ نے باپ سے اچھے سلوک کی تاکید فرمائی تھی اور اس نے اپنے باپ کی خواہش کے مطابق آپ سے قمیص کا مطالبہ کیا تھا اور نماز جنازہ پڑھانے کی درخواست کی تھی۔ (تکملہ ج ۵ ص ۹۱)۔

جب آپ نماز جنازہ پڑھانے کے لیے تیار ہو گئے تو حضرت عمر نے آپ کا کپڑا پکڑ کر اس کی خباثتیں اور شرارتیں گنوانا شروع کر دیا اور کہا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقوں کی نماز جنازہ سے منع فرمایا ہے، کیونکہ جنازہ کا مقصد تو معافی اور بخشش کی دعا کرنا ہے اور ان کو معافی ملنی نہیں ہے تو گویا منع کر دیا گیا، آپ نے فرمایا، اے عمر، مجھے منع نہیں کیا گیا، بلکہ اختیار دیا گیا ہے کہ استغفار کرو یا نہ کروں ان کو معافی نہیں ملنی، لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے،

[6208] اخجره البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز باب: الكفتن فی القمیص الذی یكفی او لا یكفی ومن كفن بغیر قمیص برقم (١٢٦٩) وفی اللباس باب: لبس القمیص برقم (٥٧٩٦) ومسلم فی (صحیحه) فی صفات المنافقین واحكامهم باب: صفات المنافقین واحكامهم برقم (٦٩٥٩) والترمذی فی (جامعه) فی تفسیر القرآن باب: ومن سورة التوبة برقم (٣٠٩٨) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: القمیص فی الكفن برقم (٣٧/ ٤۔ انظر وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز باب: الصلاة علی اهل القبلة برقم (١٥٢٣) انظر (التحفة) برقم (٨١٣٩)

اس کا مجھے یا دوسرے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچے گا، اس لیے آپ کے اس وسعت اخلاق اور اپنے مخلص صحابی اس کے بیٹے کی دلجوئی کی اور اس کے خاندان پر رحمت و شفقت کا یہ نتیجہ نکلا کہ بہت سے منافق مسلمان ہو گئے کہ دیکھو، اس نے مرتے وقت خود، آپ سے نماز جنازہ پڑھانے کی خواہش کی اور بخاری شریف کے الفاظ ہیں، اگر میں جانتا کہ ستر دفعہ سے زائد مرتبہ استغفار کرنے سے اس کی بخشش ہو سکتی ہے تو میں ستر مرتبہ سے زائد استغفار کرتا، گویا آپ نے یہ بات واضح فرما دی، میری نماز جنازہ پڑھانے سے اس کو فائدہ نہیں ہوگا اور میرا مقصد اس کو فائدہ پہنچانا نہیں ہے، اس کی قوم کی دلجوئی ہے، لیکن اس کے بعد آپ کو صریح طور پر منافقوں کا جنازہ پڑھنے اور ان کے کفن دفن میں حصہ لینے سے روک دیا گیا، کیونکہ اس طرز عمل سے منافقوں کی ہمت افزائی اور مومنوں کی دل شکستگی کا اندیشہ بھی تھا۔ اگر پہلی آیت میں آپ کو جنازہ سے روکنا مراد ہوتا تو آپ کے جنازہ پڑھنے پر آپ کو توبیخ کی جاتی، دوسری آیت نہ اتاری جاتی، جیسا کہ جنگ تبوک میں آپ نے منافقوں کو پیچھے رہنے کی اجازت دی تو فرمایا: عفا الله عنك لم اذنت لهم

٣......بَاب :مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

باب ۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6209] ٢٦-(٢٤٠١)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُو بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُولُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ ((اَلَا اَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ))

[6209]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے دونوں ران یا پنڈلیاں ننگی تھیں، چنانچہ حضرت ابوبکر نے اجازت طلب کی، انہیں اجازت دے دی گئی اور آپ

[6209] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦١٣٨)

اسی حالت میں رہے، گفتگو کی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی، انہیں بھی اجازت مل گئی اور آپ اس حالت میں تھے اور گفتگو کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے، راوی محمد کہتے ہیں، میں یہ نہیں کہتا، یہ واقعہ ایک ہی دن کا ہے تو حضرت عثمان داخل ہوئے اور گفتگو کی تو جب وہ چلے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، ابوبکر آئے، آپ نے کوئی اہتمام نہیں کیا اور نہ ان کی پرواہ کی، پھر عمر داخل ہوئے، آپ نے کوئی حرکت نہیں کی، اور نہ ان کی پرواہ کی، پھر عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں، جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''

مفردات الحدیث ❊ **لَمْ تَهْتَشَّ له:** آپ نے اس کی آمد پر خندہ پیشانی اور مسرت کا اظہار نہیں فرمایا۔

فائدہ: ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہت باحیا تھے، اس لیے آپ نے بھی ان کے اس احساس و جذبہ کا لحاظ رکھا اور ان سے حیاء کی۔

[6210] ٢٧-(٢٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ **((اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ))** فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ))**

[6210]۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت طلب کی، جبکہ آپ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھی ہوئی تھی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں اجازت مل گئی، سو انہوں نے آپ سے اپنی ضرورت پوری کی، پھر پلٹ گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو انہیں بھی اسی حالت میں اجازت مل گئی، انہوں نے آپ سے اپنی حاجت پوری کی، پھر چلے گئے، عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر میں نے آپ سے حاضری کی اجازت مانگی، آپ بیٹھ گئے اور

[6210] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٠٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اپنے کپڑے اپنے اوپر ڈال لو، یعنی ان کو درست کرلو۔'' میں نے آکر آپ سے حاجت پوری کی، پھر میں چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے، میں نے آپ کو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے، یہ اہتمام کرتے نہیں دیکھا، جو اہتمام آپ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان شرمیلا انسان ہے اور مجھے خدشہ پیدا ہوا کہ میں نے اسے اس حالت میں اجازت دے دی تو وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکیں گے۔'' یعنی میرے سامنے اپنی ضرورت بیان نہیں کرسکیں گے۔

مفردات الحديث ❶ **مِرطُ عائشة**: عائشہ کی گرم چادر۔ ❷ **كما فَزِعتَ لِعثمان**: جیسے آپ نے عثمان کے لیے اہتمام کیا اور ان کو اہمیت دی۔

[6211] (. . .) و حَدَّثَنَاه عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

[6211]۔ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6212] ۲۸-(۲۴۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ

[6211] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٨٠٣)

[6212] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابي حفص القرشي العدوي رضي الله عنه برقم (٣٦٩٣) وفي باب: مناقب عثمان بن عفان ابي عمرو القرشي رضي الله عنه برقم (٣٦٩٥) وفي الادب باب: من نكت العود في الماء والطين برقم (٦٢١٦) وفي اخبار الآحاد باب: قول الله تعالى: ﴿ولا تدخلوا بيوت النبي الا ان يوذن لكم﴾ برقم (٧٢٦٢) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه برقم (٣٧١٠) انظر (التحفة) برقم (٩٠١٨)

فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) عَلَى بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَبْرًا أَوِ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

[6212]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک لکڑی جو آپ کے پاس تھی، اس سے پانی اور مٹی کرید رہے تھے، اچانک ایک آدمی نے دروازہ کھلوایا تو آپ نے فرمایا: ''کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔'' تو وہ ابوبکر نکلے، سو میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوایا، آپ نے فرمایا: ''کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔'' میں گیا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت سنائی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: ''کھول دو اور انہیں بلوی (مصیبت، آزمائش) کے ساتھ جنت کی بشارت دو تو میں گیا اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دی اور میں نے آپ کی بات بھی بتا دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ صبر دینا یا اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

مفردات الحدیث ✲ البَلْوٰی اور بَلِيَّة: مصیبت، آزمائش۔

[6213] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ

[6213]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی حفاظت کرنے کا حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6214] ۲۹۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي

[6213] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٦٢)

[6214] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة: قول النبي ﷺ (لو كنت متخذا خليلا) برقم (٣٦٧٤) وفي الفتن باب: الفتنة التي تموج كموج البحر برقم (٧٠٩٧) انظر (التحفة) برقم (٨٩٩٦)

اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَالْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَاكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى اَثَرِهِ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ اَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ فَجَاءَ اَبُوبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ **((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))** قَالَ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ اِنْ يُرِدْ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ اَخَاهُ خَيْرًا يَاْتِ بِهِ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ **((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))** فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ اَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي اَخَاهُ يَاْتِ بِهِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ **((ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))** مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ

[6214] ۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر باہر نکل پڑے اور سوچا، میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت اختیار کروں گا اور آج دن بھر آپ کے ساتھ رہوں گا تو وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا، ساتھیوں نے کہا، آپ نکل کر اس رخ چلے گئے ہیں، سو میں آپ کے

پیچھے آپ کے بارے میں پوچھتا ہوا نکلا، حتیٰ کہ آپ اریس نامی کنویں (کے باغ میں) داخل ہو گئے تو میں دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی چھڑیوں کا تھا، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ضرورت سے فارغ ہو گئے آپ نے وضو کیا، سو میں کھڑا ہو کر آپ کی طرف گیا اور آپ اریس کی منڈیر کے درمیان بیٹھ چکے تھے اور آپ نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انہیں کنویں میں لٹکا لیا تھا، میں نے آپ کو سلام کہا، پھر واپس آ کر دروازے پر بیٹھ گیا اور دل میں کہا، میں آج رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا، چنانچہ ابوبکر آئے اور دروازہ کو دھکا دیا، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا، ابوبکر ہوں تو میں نے کہا، ذرا ٹھہریے، پھر میں گیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! یہ ابوبکر حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ''اسے اجازت دیجئے اور اسے جنت کی بشارت سنایئے'' میں ان کی طرف بڑھا حتیٰ کہ میں نے ابوبکر سے کہا، داخل ہو جایئے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں تو ابوبکر داخل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں یا پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کیے ہوئے تھے اور اپنی پنڈلیاں کھول لیں، پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا اور میں اپنے بھائی کو چھوڑ آیا تھا کہ وضو کر کے مجھے آ ملے، سو میں نے دل میں کہا، اگر اللہ کو فلاں اپنا بھائی مراد تھا، کے ساتھ بھلائی منظور ہے تو اس کو لے آئے گا، اچانک ایک انسان دروازہ ہلا رہا تھا تو میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا، عمر بن خطاب ہوں تو میں نے کہا، ذرا ٹھہریے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ کو سلام کیا اور عرض کی، یہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دیجئے اور جنت کی بشارت سنایئے، سو میں عمر کے پاس آیا اور کہا، آپ کو اجازت مل گئی ہے اور رسول اللہ ﷺ تجھے جنت کی خوش خبری دیتے ہی تو وہ داخل ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی بائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں، پھر میں واپس آ گیا اور بیٹھ گیا، چنانچہ میں نے دل میں کہا، اگر اللہ کو فلاں کے ساتھ بھلائی منظور ہے، مراد اپنا بھائی تھا، اسے لے آئے گا، سو ایک آدمی آیا اور دروازے کو ہلایا، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہوں، میں نے کہا، ذرا توقف کیجئے اور میں نے آ کر نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دو اور جنت کی بشارت، ایک آزمائش سے دوچار ہونے کی صورت میں دو۔'' میں ان کے پاس آیا اور کہا، رسول اللہ ﷺ آپ کو ایک آزمائش سے دوچار ہونے کی صورت میں جنت کی بشارت سناتے ہیں۔'' وہ داخل ہو گئے اور دیکھا، منڈیر کی ایک جانب بھر چکی ہے تو وہ دوسری جانب ان کے سامنے بیٹھ گئے، شریک کہتے ہیں، سعید بن المسیب نے کہا، میں نے اس کی تعبیر قبروں کی تفریق لگائی۔

مفردات الحدیث ❶ **وَجَّهَ هٰهنا**: اس طرف کا رخ کر لیا۔ ❷ **تَوَسَّطَ قُفَّهَا**: منڈیر کے درمیان بیٹھ

گئے۔ ❸ دَلَّاهُمَا: ادلی کے معنی میں ہے، دونوں کو لٹکا لیا۔ ❹ لَا كُونَنَّ بَوَّابَ رسول الله حضرت ابو موسیٰ اشعری، رسول اللہ ﷺ کو باغ میں داخل ہوتے جا ملے تو آپ نے انہیں دروازہ پر بیٹھنے کا حکم دیا، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ ❺ اَمَرَ بِحِفْظ الباب: آپ نے اسے دروازے کی نگرانی کا حکم دیا، اس سے آپ کا مقصد یکسوئی سے قضائے حاجت سے فراغت حاصل کرنا تھا، جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے اور ابو موسیٰ آپ کے پاس آ گئے تو پھر اپنی مرضی سے واپس جا کر دربان بن بیٹھے، اس لیے بعض روایات میں ہے۔ ❻ ولَمْ يامُرُني: آپ نے مجھے حکم نہیں دیا تھا۔ ❼ عَلیٰ رِسْلِكَ: ذرا ٹھہریے، کچھ توقف کیجیے۔ ❽ دَلّٰی رِجْلَيْهِ فِی البئر: ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں تا کہ آپ اسی حالت میں بیٹھے رہیں، اگر وہ اپنے پاؤں نہ لٹکاتے تو شاید آپ اس حالت میں رہنا گوارا نہ فرماتے۔ ❾ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلانٍ خَيْراً: اگر اللہ کو فلاں کی بھلائی منظور ہوگی اور ابو موسیٰ اشعری نے، جب یہ دیکھا کہ آپ حاضری کی اجازت طلب کرنے والے کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں تو ان کے دل میں یہ تمنا اور خواہش پیدا ہوئی کہ ان کا بھائی بھی آ جائے، تا کہ اسے بھی یہ سعادت و بشارت حاصل ہو سکے۔ ❿ مَعَ بَلْوىٰ تُصِيبُهُ: ان کو مصائب سے گزرنا پڑے گا، اس میں ان مصائب اور مشکلات کی طرف اشارہ ہے، جن سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی خلافت کے آخری سالوں میں گزرنا پڑا اور آخر مظلوم شہید ٹھہرے، جیسا کہ ایک دوسری روایت میں آپ نے حضرت عثمان کے گزرنے پر فرمایا تھا، يُقْتَلُ فِيهَا هٰذَا يَوْمَئِذٍ ظُلْمًا: اس فتنہ میں یہ ظلما شہید ہوں گے۔ (تکملہ ج ۵ ص ۱۰۰)۔ ⓫ جَلَسَ وُجَاهَهُمْ: ان کے سامنے بیٹھ گئے، یعنی رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ جگہ نہ ملی، اس سے حضرت سعید بن المسیب نے یہ بات کہی کہ ان تینوں کی قبریں اکٹھی ہوئیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو الگ دفن کیا گیا۔

[6215] ٦٢-(...)و حَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي

اَبُو مُوسٰى خَرَجْتُ اُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَاَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ

[6215]۔ حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ارادہ سے گھر سے نکلا تو مجھے معلوم ہوا،

[6215] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٦٤)

آپ باغات کی طرف نکل گئے ہیں تو میں نے آپ کا پیچھا کیا، سو میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ ایک باغ میں داخل ہو کر اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے ہیں اور اپنی پنڈلیاں ننگی کر کے انھیں کنویں میں لٹکا لیا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں حضرت سعید کا قبروں کی تعبیر والا قول بیان نہیں کیا گیا۔

مفردات الحدیث ❊ **سَلَكَ فِي الْأَمْوَالِ: باغوں کی راہ لی ہے، باغات کے پھل چونکہ ذریعہ آمدن ہیں، اس لیے باغ کو مال سے تعبیر کر دیا گیا ہے، اس بنا پر اونٹوں کو مال کہہ دیا جاتا تھا۔**

[6216] (. . .) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا اِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِي اِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ

[6216]۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن کسی ضرورت کے لیے مدینہ کے ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے پیچھے چل نکلا، آگے سلیمان بن بلال کی مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے اور اس میں سعید بن المسیب کا قول ہے، میں نے اس کی تعبیر ان کی قبریں لگائی، ان تینوں کی قبریں یہاں اکٹھی ہیں اور عثمان الگ ہیں۔

۴......بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

باب ٤: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6217] ۳۰۔(۲٤۰٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُوجَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ اَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ سَعِيدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ بِهَا

[6216] تقدم تخريجه برقم (٦١٦٤)

[6217] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب (٢١) برقم (٣٧٣١) انظر (التحفة) برقم (٣٨٥٨)

سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ اَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلَى اُذُنَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ وَاِلَّا فَاسْتَكَّتَا

[6217] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم میرے لیے ایسے ہو، جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون تھے، مگر یہ بات ہے، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' حضرت سعید کہتے ہیں، یہ روایت میں نے عامر بن سعد سے سنی تھی، اس لیے میں نے چاہا کہ یہ روایت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روبرو سن لوں، سو میری ملاقات حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں، عامر کی حدیث سنائی، انہوں نے کہا، میں نے یہ سنی ہے، پھر میں نے کہا، کیا آپ نے سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں پر رکھیں اور کہا، ہاں، اگر نہ سنی ہو تو یہ کان بہرے ہو جائیں۔

مفردات الحدیث ❊ ❶ **اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسىٰ:** تیرا میرے ساتھ وہی مقام ہے، جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کے لیے نکلے تو پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا، جیسا کہ آپ غزوات کے لیے جاتے وقت کسی نہ کسی کو خلیفہ بنا کر جاتے تھے اور آپ نے حضرت علی کو یہاں صرف اپنے اہل وعیال کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑا تھا، مدینہ کا گورنر کسی اور کو بنایا تھا، اس لیے منافقوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر طعنہ زنی کی، تو وہ آپ کے پیچھے روانہ ہو گئے اور راستہ میں جا ملے تو آپ نے انہیں یہ الفاظ فرما کر واپس مدینہ بھیج دیا کہ کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ مجھ سے تمہیں وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی اور ظاہر ہے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ اس وقت تک کے لیے تھے، جب وہ طور پر گئے تھے، گویا وہ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں خلیفہ بنے، ان کی وفات کے بعد جانشین نہیں بنے، کیونکہ وہ تو موسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے تھے، اس لیے شیعی فرقوں کا اس حدیث سے یہ استدلال کرنا باطل ہے کہ آپ کے بعد خلافت حضرت علی کا حق تھا، جو نعوذ باللہ صحابہ نے غصب کر کے دوسروں کو خلیفہ بنا دیا۔ ❷ **اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ:** مگر واقعہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، آپ نے یہ تصریح اس لیے فرمائی، تاکہ ہارون سے تشبیہ دینے سے کوئی اس وہم کا شکار نہ ہو جائے کہ حضرت علی بھی نبی ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا امکان باقی نہ رہا۔ ❸ **فَاسْتَكَّتَا:** وہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

[6218] ۳۱۔(. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاص

[6218] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة تبوك برقم (٤٤١٦) انظر (التحفة) برقم (٣٩٣١)

عن سعد بن ابی وقاص قَالَ خلف رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ ((اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

[6218]۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں اپنے پیچھے چھوڑا تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو نسبت ہارون کو موسیٰ سے تھی، ہاں یہ بات ہے، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

[6219] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

[6219]۔ یہی روایت امام صاحب کے ایک اور استاد بیان کرتے ہیں۔

[6220] ۳۲۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ)) وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهِ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَاَبْنَائَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِي))

[6219] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٦٨)

[6220] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: (٢١) برقم (٣٧٢٤) انظر (التحفة) برقم (٣٨٧٢)

[6220] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے عامر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو امیر مقرر کیا تو پوچھا، تمہیں ابوتراب کو خطا کار قرار دینے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، جب تک مجھے دو تین باتیں یاد ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمائی تھیں تو میں ان کو ہرگز تنقید کا نشانہ نہیں بناؤں گا، ان میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جبکہ انہیں کسی غزوہ میں اپنے پیچھے چھوڑ رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی، اے اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ تم اس مقام پر ہو جس پر ہارون، موسیٰ علیہ السلام سے تھے، مگر یہ بات ہے، میری بعد نبوت نہیں ہے۔'' اور میں نے آپ کو خیبر کے دن یہ فرماتے سنا، ''میں جھنڈا اس آدمی کو دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔'' حضرت سعد کہتے ہیں، سو ہم نے اس کے لیے اپنے آپ کو نمایاں کیا، سو آپ نے فرمایا، ''میرے پاس علی کو بلاؤ۔'' تو انہیں لایا گیا، جبکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ نے ان کی آنکھوں میں جب لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کے حوالہ کر دیا تو اللہ نے ان کے ہاتھوں فتح بخشی اور جب یہ آیت اتری، ''فرما دیجیے، آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو لاؤ۔'' (آل عمران، نمبر ۶۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: ''اے اللہ! یہ لوگ میرے اہل ہیں۔''

مفردات الحدیث

❶ تَطَاوَلْنَا: ہم بلند ہوئے، گردنیں اٹھائیں، تمنا اور آرزو کی، مقصد یہ ہے کہ ہم آپ کے سامنے نمایاں ہوئے، تاکہ آپ کی نظر ہم پر پڑ جائے اور یہ سعادت ہمیں حاصل ہو جائے۔ ❷ أَرْمَدُ: آشوب چشم والا، اس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ❸ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اهلُ بَيْتِي: اے اللہ یہ میرے گھر والے ہیں، میرے اہل بیت ہیں، اصولی رو سے انسان کا اہل بیت اس کی بیوی ہے، اس لیے آپ کا اہل بیت آپ کی ازواج مطہرات ہیں اور عرف ولغت کی رو سے، اس کا اطلاق بیوی پر ہوتا ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں، حضرت ابراہیم کی بیوی کو اہل بیت سے خطاب کیا گیا ہے، دوسرا کوئی بالطبع اور ثانوی طور پر اس میں داخل ہو سکتا ہے اور آپ کی دعا کے نتیجہ میں جیسا کہ ترمذی شریف کی روایت ہے، مذکورہ افراد بھی اہل بیت میں داخل ہیں۔

فائدہ:......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَاتُرَاب؟ ابوتراب پر تنقید وتبصرہ اور ان کے موقف کی تغلیط کرنے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے، سب کا لفظ جس طرح گالی گلوچ اور بدکلامی کے لیے آتا ہے، اس طرح کسی غلط کام کرنے والے کو روکنے ٹوکنے اور اس کو سرزنش و توبیخ کرنے کے لیے بھی آتا ہے، جیسا کہ غزوہ تبوک کے موقعہ پر جب آپ نے راستہ میں صحابہ کرام کو فرمایا کہ کل کافی دن چڑھے تم

تبوک کے چشمہ پر پہنچو گے تو پہنچنے کے بعد اس سے کوئی انسان پانی نہ پیے، لیکن دو آدمیوں نے پانی پی لیا تو آپ نے ان کی اس حرکت کی تغلیط کی اور ان پر نقد و تبصرہ فرمایا، اس کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے کہ فسبّهما النبی ﷺ، اسی طرح آگے امام نووی نے باب باندھا ہے، مَنْ لَعَنَهُ النبی ﷺ، جس پر نبی اکرم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے یا سبّ کیا ہے، اس کے تحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے کسی مسئلہ پر آپ سے گفتگو کی، جس سے آپ ناراض ہو گئے اور غصہ میں ان کو لَعَنَهُمَا وسَبَّهُمَا، ان پر لعنت بھیجی اور ان پر تنقید و تبصرہ فرمایا، ان کو سرزنش و توبیخ فرمائی، اس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فعل اور رائے کو غلط قرار دے کر، ان پر تنقید و تبصرہ کیوں نہیں کرتے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، جو ان فضائل اور خوبیوں کا حامل ہے، میں اس پر تنقید و تبصرہ نہیں کر سکتا اور ان کی رائے اور موقف کو ہدف تنقید نہیں بنا سکتا اور ان پر طعن و ملامت نہیں کر سکتا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کو سب و شتم اور گالی گلوچ کس طرح کروا سکتے ہیں، جبکہ وہ ان کے فضائل و کمالات کے معترف ہیں، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی موت پر روئے، ان کی بیوی نے پوچھا، اس سے جنگ بھی کرتے ہو اور روتے بھی ہو؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، تم پر افسوس، تمہیں معلوم نہیں ہے کہ لوگ کس قدر، علم، فقہ اور فضل سے محروم ہو گئے ہیں، (البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۱۳) اور جب ضرار الصدائی نے حضرت معاویہ کے روبرو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے، تو حضرت معاویہ رو پڑے اور کہنے لگے، رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا الحَسن، کان واللہ کذالك: اللہ تعالیٰ ابوالحسن پر رحمت فرمائے، وہ انہیں خوبیوں اور صفات کے حامل تھے، (الاستیعاب لابن عبدالبر ج ۳ ص ۴۳-۴۴)

[6221] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ

عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى))

[6221]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسی ہو، جیسی ہارون کی موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔''

[6221] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب علی بن ابی طالب القرشی الهاشمی ابی الحسن رضی الله عنه برقم (۳۷۰۶) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (۱۱۵) انظر (التحفة) برقم (۳۸۴۰)

[6222] ٣٣-(٢٤٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((**لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ**)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ ((**وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ**)) قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ ((**قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ**))

[6222] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ''میں یہ جھنڈا اس آدمی کو دوں گا، جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائے گا۔'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے صرف اسی دن امارت سے محبت کی اور اس کی خاطر اپنے کو نمایاں کیا، یعنی اس کی خواہش کی کہ آپ مجھے دیکھ لیں، اس امید پر کہ آپ مجھے اس کی دعوت دیں، سو رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب کو طلب کیا اور جھنڈا اسے عطا فرمایا اور فرمایا: ''چلیے۔'' ادھر ادھر توجہ نہ کیجیے، حتیٰ کہ اللہ تمہیں فتح عنایت فرمائے؛'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ مسافت چلے، پھر ٹھہر گئے اور مڑ کر نہیں دیکھا، بلند آواز سے کہا، اے اللہ کے رسول! میں لوگوں سے کس بنیاد پر لڑوں؟ آپ نے فرمایا: ''ان سے لڑتے رہو، حتیٰ کہ وہ شہادت دیں، اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں؛'' جب وہ اس کا اعتراف کر لیں گے تو انہوں نے تجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے، الا یہ کہ اس کلمہ کا حق ہو (پھر ان کے جان و مال محفوظ نہیں) اور ان کا محاسبہ اللہ کا کام ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ **تَسَاوَرْتُ لها: میں نے اس کے لیے اپنی گردن بلند کی، اللہ رسول کی محبت کی تصدیق اور فتح کی بشارت کی بنیاد پر امارت کے ملنے کی خواہش اور تمنا کی۔**

[6223] ٣٤-(٢٤٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ حدثنى

[6222] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٧٤)

[6223] طريق قتيبة بن سعيد عن عبدالعزيز اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير ←

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ)) قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ ((اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ))

[6223] ۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: ''میں یہ جھنڈا اس آدمی کو دوں گا، جس کے ہاتھوں اللہ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے؛'' تو لوگ رات بھر اس مسئلہ پر گفتگو کرتے رہے کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا تو جب صبح ہوئی، لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، ان میں سے ہر ایک امیدوار تھا کہ جھنڈا اسے عنایت کیا جائے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہے؟'' صحابہ کرام نے رضی اللہ عنہم کہا، ایک اے اللہ کے رسول، ان کی آنکھیں دکھتی ہیں، آپ نے فرمایا، اس کی طرف پیغام بھیجو یا لوگوں نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب ڈالا اور ان کے لیے دعا فرمائی، ان کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں، حتیٰ کہ گویا کہ انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی، آپ نے انہیں جھنڈا دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! میں ان سے اس وقت تک لڑوں یہاں تک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں، یعنی مسلمان ہو جائیں تو آپ نے فرمایا،'' آرام سے چلتے رہو، حتیٰ کہ ان کے میدان میں جا اترو، پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور انہیں بتاؤ، ان پر اللہ کے کون سے حقوق واجب ہیں، سو اللہ کی قسم، اگر اللہ آپ کے ذریعہ ایک آدمی کو ہدایت بخش دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

←باب دعاء النبی ﷺ الناس الی الاسلام والنبوة وان لا يتخذ بعضهم بعضا اربابا من دون الله برقم (٢٩٤٢) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه برقم (٣٧٠١) وبرقم (٤٧١٣) وطريق قتيبة بن سعيد عن يعقوب اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: فضل من اسلم على يديه رجل برقم (٣٠٠٩) وفي المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢١٠) انظر (التحفة) برقم (٤٧٧٧)

مفردات الحدیث ❶ یَدُوْکُوْنَ: وہ گفتگو اور بات چیت کرتے رہے، اس مسئلہ میں مشغول رہے۔

❷ أنفذ عَلٰی رِسْلِكَ: اپنی چال چلتے رہو۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوا، کسی انسان کو ہدایت اور ایمان پر لے آنا، انسان کے لیے دنیا کی ہر قیمتی متاع سے زیادہ بہتر ہے، کیونکہ عربوں کے ہاں سرخ اونٹ نفیس ترین مال متصور ہوتے تھے۔

[6224] ۳۵-(۲۴۰۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ))** فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

[6224]۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں نبی اکرم ﷺ سے آشوب چشم کی بنا پر پیچھے رہ گئے تھے، انہوں نے دل میں کہا، میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں؟ تو حضرت علی نکل پڑے اور نبی اکرم ﷺ کو جا ملے تو جب اس صبح کی شام آئی، جس میں اللہ نے فتح عنایت فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جھنڈا دوں گا یا کل جھنڈا وہ آدمی پکڑے گا، جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا فرمایا: ''وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اس کے ہاتھوں فتح بخشے گا۔'' تو ہم اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں، حالانکہ ہم ان کی آمد کی امید نہیں رکھتے تھے، صحابہ کرام نے کہا، یہ حضرت علی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا ان کو عنایت فرمایا اور اللہ نے ان کو فتح دی۔''

فائدہ: ......ان حدیثوں میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کی اللہ اور اس کے رسول سے محبت اور اللہ اور اس کے رسول کی ان سے محبت کی تصدیق فرمائی ہے، جو ان کے لیے انتہائی سعادت اور ان کے کمال ایمان کی بین دلیل ہے اور پھر ان کے ہاتھوں خیبر کے غیر معمولی قلعہ کی فتح کی بشارت دی ہے، جو ان کی اللہ کے ہاں قبولیت کی علامت ہے، لیکن ان جزوی فضائل سے پہلے تین خلفاء پر برتری ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ ان کی برتری صریح اور واضح دلائل سے ثابت ہے۔

[6224] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: ما قيل في لواء النبي ﷺ برقم (٢٩٧٥) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه برقم (٣٧٠٢) وفي المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٠٩) وبرقم (٤٥٤٣)

[6225] ٣٦-(٢٤٠٨)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ

[6225]۔ حضرت یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے، انہیں حصین نے کہا، اے زید! آپ کو خیر کثیر حاصل ہوئی ہے، آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کی باتیں سنی ہیں اور آپ کے ساتھ غزوات میں حصہ لیا ہے، آپ کی اقتداء میں نمازیں پڑھی ہیں، اے زید! آپ کو خیر کثیر ملی ہے، اے زید! ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث سنائیں، انہوں نے کہا، اے بھتیجے! اللہ کی قسم! میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرا دور پرانا ہو گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے میں جو باتیں یاد کرتا تھا، ان میں سے بعض کو بھول گیا ہوں تو میں تمہیں جو سنا سکوں قبول کر لینا اور جو بیان نہ کر سکوں تو مجھے ان کے بیان پر مجبور نہ کرنا، پھر کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ ایک دن خم نامی چشمہ پر ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء

[6225] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٦٨٨)

بیان کی اور وعظ ونصیحت نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''حمد وثناء کے بعد، اے لوگو! سنو! میں بس ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا ایلچی (موت کا فرشتہ) میرے پاس آ جائے اور میں اس کو لبیک کہوں، میں تم میں دو بڑی رحم اورعظمت والی چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ان میں پہلی اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہدایت اور روشنی ہے،سو اللہ کی کتاب کی پابندی کرنا اور اس کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔'' تو آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے پر آمادہ کیا اور اس کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''اور میرا خاندان میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں'' تو حصین نے ان سے پوچھا، آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ اے زید! کیا آپ کی بیویاں، آپ کے اہل بیت میں داخل نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، آپ کی بیویاں، آپ کا اہل بیت ہیں، لیکن (یہاں) آپ کے اہل بیت سے مراد وہ لوگ ہیں، جو آپ کے بعد صدقہ سے محروم ہو گئے ہیں، حصین نے پوچھا، وہ کون ہیں؟ جواب دیا، وہ حضرت علی کی اولاد، عقیل کی اولاد، جعفر کی اولاد اور عباس کی اولاد ہیں، حصین نے پوچھا، یہ سب صدقہ سے محروم ہیں؟ جواب دیا، ہاں۔

[6226] (. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ

[6226]۔امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ایک اور استاد سے بیان کی۔

[6227] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ ((كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ))

[6227]۔امام صاحب دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، ''اللہ کی کتاب، اس میں ہدایت اور روشنی ہے، جس نے اس کی مضبوطی سے تھاما اور اس پر عمل کیا، وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جو اس سے چوک گیا، وہ گمراہ ہو گیا۔''

[6226] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٨٨)

[6227] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٨٨)

[6228] ٣٧-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ)) وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَايْمُ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ

[6228] ۔ یزید بن حیان بیان کرتے ہیں، ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا، آپ نے بہت بھلائی دیکھی ہے، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ کی اقتدا میں نمازیں پڑھی ہیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، ہاں اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: ''خبردار! میں تم میں دو اہم اور وزن دار چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے، جو اللہ کا عہد و پیمان ہے، جو اس کی پیروی کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اسے چھوڑے گا، وہ گمراہ ہوگا۔'' اور اس حدیث میں یہ بھی ہے، ہم نے پوچھا، آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ آپ کی بیویاں؟ جواب دیا، نہیں، اللہ کی قسم! عورت (بیوی) انسان کے ساتھ ایک عرصہ تک رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنے خاندان کی طرف لوٹ جاتی ہے، اس کے اہل بیت اس کا خاندان ہے اور اس کے وہ عصبات ہیں جو آپ کے بعد صدقہ سے محروم ہو گئے ہیں۔

مفردات الحدیث ① **ثَقَلَيْن**: دو اہم اور وزن دار چیزیں، عرب، ہر نفیس اور قیمتی چیز کو ثقیل سے تعبیر کرتے ہیں، ② **حَبْلُ اللّٰه**: اللہ کا عہد و پیمان، کیونکہ جس طرح رسی دو چیزوں میں ربط و تعلق پیدا کرتی ہے، عہد و پیمان بھی دو فریقوں میں ربط و تعلق پیدا کرتا ہے۔ ③ **العَصْر من الدهر**: زمانہ کا ایک حصہ یا ایک مدت و عرصہ۔

فائدہ: ...... أَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: یہ بات آپ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم میں فرمائی، اوّلهما یا احدهما كتاب الله: ان میں سے پہلی یا ایک کتاب اللہ ہے، جس کا مقام و مرتبہ اور حق یہ ہے کہ اس میں ہدایت اور روشنی ہے اور وہ اللہ کا عہد و پیمان ہے، اس لیے اس پر عمل پیرا ہونا اور اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامنا ضروری ہے، کیونکہ اس کی پیروی کرنا ہی ہدایت کا راستہ ہے، اس کو چھوڑ دینا ضلالت و گمراہی ہے اور کتاب اللہ

[6228] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٨٨)

میں آپ کی سنت بھی داخل ہے، کیونکہ اس کے بغیر کتاب اللہ کو سمجھنا ممکن نہیں اور وہ اس کا بیان ہے اور مستدرک حاکم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

((یَایُّهَا النَّاسُ اِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اعْتَصَمْتُمْ به فَلَنْ تَضِلُّوا أَبداً، کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِیِّه صلی اللہ علیہ وسلم))

''اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے، کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔''

اس کے ہم معنی اور روایات بھی موجود ہیں، جس سے ثابت ہوا، دین کی اساس و بنیاد، کتاب اللہ اور سنت رسول ہے، جن کے ساتھ تمسک کرنے اور عمل کرنے کے ہم پابند ہیں، ان کے سوا کوئی چیز دین کی اساس نہیں بن سکتی، دوسری چیز کے بارے میں فرمایا: ((أُذَکِّرُکُم اللّٰهَ فِیْ أَهْلِ بَیْتِیْ)) میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ یاد کراتا ہوں، یعنی ان کا احترام وتکریم کرنا، ان کے مقام ومرتبہ کا لحاظ رکھنا، لیکن تمسک اور اطاعت کی حقدار صرف کتاب اللہ ہے، اس کے مقابلہ میں کسی کی بات بھی قابل قبول نہیں ہے، احترام وتکریم اور ان سے محبت وعقیدت کا یہ معنی نہیں، ان کی ہر بات آنکھ بند کر کے مان لو اور یہ حیثیت صرف کتاب اللہ کی ہے۔

نِسَاءُهٗ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ: اس کی بیویاں، اس کا اہل بیت ہیں، لیکن آگے روایت آ رہی ہے کہ اس کی بیویاں اس کا اہل بیت نہیں ہے، یہ دونوں جواب حضرت زید نے دیئے ہیں، جس کا یہ مطلب ہوا، ان کے نزدیک عرف ولغت اور قرآن کی رو سے تو بیویاں اہل بیت ہیں، لیکن اس خطبہ میں وہ مراد نہیں ہے، یہاں مراد آپ کا خاندان اور کنبہ ہے اور یہ صرف آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس کے لوگ ہیں، یہاں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اصل کی تخصیص اور تحدید کر دی، حالانکہ اصل منبع اور سرچشمہ کو کہتے ہیں، اس کی رو سے تمام بنو ہاشم اس کا مصداق ہونا چاہیے اور عَصَبَات، باپ کی طرف سے رشتہ داروں کو کہتے ہیں، اس میں آپ کے باپ کے تمام بھائی اور ان کی اولاد آنی چاہیے، نیز یہاں بیویوں کو نکالنے کے لیے جو دلیل دی ہے کہ اگر ان کو طلاق ہو جائے تو وہ اپنے خاندان کی طرف لوٹتی ہیں، لہٰذا وہ اہل بیت نہیں، صرف یہی نہیں کہ یہ بات، عرف، لغت اور قرآن کے خلاف ہے، اپنی جگہ بھی محل نظر ہے، کیونکہ بیوی کو جب طلاق مل گئی، تب وہ اہل بیت نہیں ہو گی، بیوی ہونے کی صورت میں تو وہی اہل بیت ہے، اس لیے انسان کی بیٹی، اپنے خاوند کے گھر رہتی ہے اور بیٹا اپنا الگ گھر بسا لیتا ہے، آخری دم تک کی رفیقہ حیات تو بیوی ہے، اسی خاوند کے ساتھ رہتی ہے، کوئی بیٹا یا بیٹی تو آخری دم تک ساتھ نہیں رہتا، نیز آپ کی بیویوں کو تو ایک اور امتیاز اور خصوصیت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کو طلاق دینے سے منع کر دیا اور آپ کے بعد ان کو آگے نکاح کرنے سے منع کر دیا، اس لیے ان کو اہل بیت سے کیسے نکالا جا سکتا

ہے، جبکہ ان کو آپ کے بعد ان کے گھروں سے نہیں نکالا جا سکتا تھا۔ نیز قرآن مجید میں ان کو اہل بیت قرار دیا گیا ہے اور قرآن ہی اصل دلیل اور حجت ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

[6229] ۳۸۔(۲۴۰۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ)) فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ ((انْظُرْ أَيْنَ)) هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ ((قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ))

[6229]۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان کے خاندن کا ایک آدمی مدینہ کا گورنر مقرر کیا گیا، اس نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے کا حکم دیا، حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تو اس نے انہیں کہا، اگر یہ نہیں مانتے ہو تو یوں کہو، ابوتراب پر اللہ کی لعنت تو حضرت سہل نے کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کے نام سے زیادہ محبوب کوئی نام نہیں تھا اور جب انہیں اس سے پکارا جاتا تھا تو وہ اس سے بہت خوش ہوتے تھے تو اس گورنر نے کہا، ہم کو ان کی اس قصہ کی خبر دیجئے، ان کا نام ابوتراب کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو آپ نے حضرت علی کو گھر میں نہ پایا، چنانچہ آپ نے پوچھا، ''تیرا چچا زاد کہاں ہے؟'' انہوں نے جواب دیا، میرے اور ان کے درمیان کچھ تلخی ہوئی تو وہ مجھ سے ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے ہاں قیلولہ نہیں کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا: ''دیکھو، وہ کہاں ہے؟'' اس نے آ کر بتایا، اے اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سوئے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے،

[6229] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: نوم الرجال في المسجد برقم (٤٤١) وفي فضائل الصحابة باب: مناقب علي بن ابي طالب القرشي الهاشمي ابي الحسن رضي الله عنه برقم (٣٧٠٣) وفي الاستئذان باب: القائلة في المسجد برقم (٦٢٨٠) انظر (التحفة) برقم (٤٧١٤)

جبکہ وہ لیٹے ہوئے تھے اور ان کی ایک جانب سے ان کی چادر گر چکی تھی اور انہیں مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ، ان سے مٹی صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے، اے ابوتراب اٹھو، اٹھو، اے ابوتراب۔''

فائدہ ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جب انسان پر عصبیت اور تعصب سوار ہو جائے تو وہ کس سطح پر اتر آتا ہے، بنوامیہ کے بعض افراد شدت وعصبیت کی بنا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پسند نہیں کرتے، لیکن حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے گورنر کی بات نہیں مانی، جس سے ثابت ہوا، صحابہ کرام حکمرانوں کی غلط بات ان کے سامنے رد کر دیتے تھے، نیز اس دور کے حکمران اپنی بات ڈنڈے کے زور سے نہیں منواتے، اس لیے جب حضرت سہل نے بتایا کہ حضرت علی کو ابوتراب ہی کے نام سے مسرت وفرحت ہوتی تھی تو اس نے اس نام کا پس منظر معلوم کرنے کی خواہش کی اور اس واقعہ سے کوئی غلط مطلب اخذ نہیں کیا۔

أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ: عربی محاورہ کے مطابق، باپ کے رشتہ دار کو ابن العم سے تعبیر کیا گیا ہے، وگرنہ وہ حضور کے چچا زاد تھے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد نہ تھے، چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک پہلو پر مٹی لگی ہوئی، اس لیے آپ نے پیار ومحبت سے ان کو مانوس کرنے کے لیے ابوتراب کے الفاظ سے پکارا۔

۵......بَاب: فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ

باب ۵: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت وکمال

[6230] ۳۹-(۲۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ

[6230]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک رات جاگتے رہے، چنانچہ فرمایا: ''اے کاش، میرے ساتھیوں سے کوئی باصلاحیت آدمی آج رات میری حفاظت کرتا، اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے کہا، سعد بن ابی وقاص ہوں، اے اللہ کے رسول! تو آپ

[6230] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسير باب: الحراسة فی سبيل الله برقم (۲۸۸۵) وفی التمنی باب: قوله ﷺ ليست كذا وكذا) برقم (۷۲۳۱) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه برقم (۳۷۵۶) انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۲۵)

کی پہرہ داری کے لیے آیا ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔"

مفردات الحدیث ❶ اَرِقَ: جاگتے یا بیدار رہے۔ ❷ یَحْرُسُنِی: میرا پہرہ دے، حفاظت کرے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کو حزم و احتیاط اختیار کرنا چاہیے اور دشمن سے چوکنا رہنا چاہیے اور اس کے لیے اسباب و وسائل اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں ہے اور خطرات کی صورت میں اپنے حکمرانوں کی حفاظت کا لوگوں کو بندوبست کرنا چاہیے اور اس سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی آپ سے محبت و عقیدت اور آپ کی حفاظت کا جذبہ بھی معلوم ہوتا ہے اور اس وجہ سے وہ آپ کے فرمان رَجُلاً صالحا کا مصداق بنے ہیں، لیکن یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کرنے کا ابھی تک مژدہ نہیں سنایا تھا، جب یہ آیت اتری کہ اللہ آپ کی لوگوں سے حفاظت فرمائے گا تو پھر آپ کو کسی ظاہری پہرہ داری کی ضرورت نہ رہی۔

[6231] ٤٠۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا جَاءَ بِكَ)) قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا

[6231]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے پر ایک رات جاگتے رہے، چنانچہ فرمایا: "اے کاش! میرے ساتھیوں میں سے کوئی باصلاحیت آدمی آج رات میرا پہرہ دیتا۔" اور ہم ابھی اس گفتگو یا حال میں تھے، ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو آپ نے پوچھا، "یہ کون ہے؟" انہوں نے کہا، سعد بن ابی وقاص ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا، "کیوں آئے ہو؟" انہوں نے کہا، میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خوف پیدا ہوا (کہ دشمن نقصان نہ پہنچائے) اس لیے میں آپ کی حفاظت کے لیے آیا ہوں تو آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی، پھر سو گئے، ابن رمح کی روایت میں ہے، قل کی جگہ قلنا ہے، ہم نے پوچھا۔

مفردات الحدیث خَشْخَشَة السلاح: ہتھیاروں کے باہمی ٹکراؤ کی آواز، ان سے پیدا ہونے والی جھنکار۔

[6231] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٨٠)

[6232] (...) وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَرِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

[6232]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک رات بیدار رہے، آگے پہلی روایت کی طرح ہے۔

[6233] ۴۱۔(۲۴۱۱) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ يَقُوْلُ ((لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))

[6233]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن مالک کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا، آپ انہیں احد کے دن فرما رہے تھے، ''تیر پھینکو، تم پر میرے باپ، ماں قربان۔''

[6234] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6234]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے والد کا نام مالک ہے اور کنیت ابو وقاص ہے اور غزوہ احد کے دن آپ نے یہ الفاظ صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمائے تھے اور غزوہ احزاب کے موقعہ پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمائے تھے، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا پتہ نہ چل سکا یا مراد صرف احد کا دن ہے، دوسرے دن مراد نہیں۔

[6232] تقدم تخريجه برقم (٦١٨٠)

[6233] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: المجن ومن يترس بترس صاحبه برقم (٢٩٠٥) وبرقم (٢٩٠٥) وفي المغازي باب: ﴿اذا همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (٤٠٥٨) وبرقم (٤٠٥٩) وفي الادب باب: قول الرجل: فداك ابي وامي برقم (٦١٨٤) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه برقم (٣٧٥٤) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: فضل سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه برقم (١٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٠١٩٠)

[6234] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٨٣)

[6235] ٤٢۔(٢٤١٢)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ

[6235]۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر اپنے والدین قربان فرمائے۔

[6236] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6236]۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دوسندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6237] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((اِرْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي)) قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى نَوَاجِذِهِ

[6237]۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے احد کے دن، ان کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا، سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مشرک آدمی نے مسلمانوں کو بھون ڈالا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تیر پھینکو'' تجھ پر میرا باپ اور میری ماں قربان۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے اس کو تیر مارا، جس کی نوک یا پر نہ تھا تو میں نے اس کی پہلو یا پسلی کا نشانہ لیا، جس سے وہ گر پڑا اور اس کی شرم گاہ کھل گئی تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، حتیٰ کہ میں نے آپ کے نوکدار دانت دیکھ لیے۔

[6235] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: مناقب سعد بن ابي وقاص الزهري برقم (٣٧٢٥) وفي المغازي باب: ﴿اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (٤٠٥٥) وبرقم (٤٠٥٦) وبرقم (٤٠٥٧) والترمذي في (جامعه) في الاستئذان باب: ما جاء في فداك ابي وامي برقم (٢٨٣٠) وفي المناقب باب: مناقب سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه برقم (٣٧٥٣) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: فضل سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه برقم (١٣٠) انظر (التحفة) برقم (٣٨٥٧)

[6236] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٨٥)

[6237] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٧٣)

مفردات الحدیث ✿ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ: اس نے مسلمانوں کو بھون ڈالا، ان کا قتل عام کیا اس لیے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا نشانہ لے کر، اس کو تیر مارا اور وہ چاروں شانے چت گر گیا تو آپ اس کے قتل و ذلت سے خوش ہو کر ہنس دیے، اس کی شرم گاہ کے کھل جانے پر نہیں، سب کے سامنے رسوا ہونے پر خوش ہوئے۔

[6238] ٤٣-(١٧٤٨) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفَتْ أُمُّ سَعْدٍ اَنْ لَا تُكَلِّمَهُ اَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَاْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ وَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهٗ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى اَنْ تُشْرِكَ بِي وَفِيهَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ وَاَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَاِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَاَخَذْتُهٗ فَاَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ ﷺ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهٗ فَقَالَ رُدَّهٗ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِيَهٗ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهٗ ((رُدَّهٗ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ)) قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي اَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَاَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَاِذَا رَاْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِّنْ خَمْرٍ قَالَ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّاْسِ فَضَرَبَنِي بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِي فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

[6238] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في النفل برقم (٢٧٤٠) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الانفال برقم (٣٠٧٩) مختصرا برقم (٣٩٣٠)

عَزَّ وَجَلَّ فِي يَعْنِي نَفْسَهُ شَأْنَ الْخَمْرِ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

[6238]۔ حضرت مصعب اپنے باپ سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ صورت حال یہ ہے کہ ان کے بارے میں قرآن مجید کی کئی آیات اتریں، وجہ یہ ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ نے قسم کھائی کہ جب تک وہ اپنے دین کا انکار نہیں کرتے، وہ کبھی بھی ان سے بولے گی نہیں اور نہ کھائے گی اور نہ پیئے گی اور کہنے لگی، تمہارا دعویٰ ہے کہ اللہ نے تجھے تیرے والدین کے بارے میں حسن سلوک کی تاکید کی ہے اور میں تیری ماں ہوں اور میں تمہیں یہ حکم دیتی ہوں، وہ بیان کرتے ہیں، وہ تین دن اس حالت میں رہی حتیٰ کہ بھوک سے بے ہوش ہوگئی تو اس کا عمارہ نامی بیٹا اٹھا، اس نے اسے پانی پلایا تو وہ سعد کے خلاف بد دعا کرنے لگی، چنانچہ اللہ عزوجل نے قرآن میں یہ آیت اتاری، ''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں اچھائی کی تلقین کی ہے، (عنکبوت، آیت ۸) اور اگر وہ تمہیں مجبور کریں یا تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے، جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا، البتہ دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ بھلائی کے ساتھ رفاقت رکھنا، (سورۃ لقمان آیت نمبر ۱۴۔۱۵)۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سا مال غنیمت ملا، سو اس میں ایک تلوار تھی، وہ میں نے لے لی اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یہ تلوار بطور انعام مجھے عنایت فرمائیں، کیونکہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جن کے کردار سے آپ آگاہ ہیں تو آپ نے فرمایا: ''جہاں سے لی ہے، وہیں لوٹا دو۔'' چنانچہ میں چل پڑا، حتیٰ کہ جب میں نے اس کو غنیمت کے جمع کرنے کی جگہ ڈالنا چاہا، میرے نفس نے مجھے ملامت کی، سو میں آپ کی طرف لوٹ آیا اور میں نے کہا آپ یہ مجھے عنایت فرمائیں تو آپ نے مجھے سخت آواز میں فرمایا، ''جہاں سے اسے لیا ہے، وہیں رکھ دو۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، وہ آپ سے غنیمتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں، سورہ انفال آیت نمبر ۱۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،

میں بیمار پڑ گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا، آپ میرے پاس تشریف لائے، چنانچہ میں نے کہا، مجھے اجازت دیجئے، میں اپنا مال جہاں چاہوں تقسیم کروں، آپ نے انکار فرمایا، میں نے کہا، آدھے کی اجازت دیجئے، آپ نے انکار فرمایا، میں نے کہا، ایک تہائی تو آپ خاموش ہوگئے تو بعد میں تہائی کی اجازت مل گئی، وہ بیان کرتے ہیں، میں انصار اور مہاجرین کی ایک جماعت کے پاس آیا، انہوں نے کہا، آئیے، ہم تمہیں کھانا کھلائیں اور شراب پلائیں اور یہ شراب کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے تو میں ان کے ساتھ ایک باغ

میں آ گیا، حَــشّ باغ کو کہتے ہیں، اچانک دیکھتا ہوں، ان کے پاس ایک اونٹ کا سر بھنا ہوا ہے اور شراب کی ایک مشک ہے، سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے ان کے ساتھ کھایا اور پیا، چنانچہ وہاں انصار اور مہاجروں کا ذکر چھیڑ دیا گیا، میں نے کہا، مہاجرین، انصار سے بہتر ہیں، سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک آدمی نے سر کے جبڑوں میں سے ایک پکڑ کر وہ مجھے مارا اور میری ناک زخمی کر دی، چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر، آپ کو اس کی اطلاع دی تو اللہ تعالیٰ نے میرے سبب، شراب کے بارے میں یہ آیت اتاری، ''بس، شراب، جوا، آستانے اور فال کے تیر محض ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔ (مائدۃ آیت نمبر ۹۰)۔

[6239] ٤٤-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا

[6239]۔ حضرت مصعب بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بتایا، میرے بارے میں چار آیات اتری ہیں، آگے اوپر کی روایت کے ہم معنی روایت ہے، شعبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے، جب وہ لوگ اسے (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کو) کھانا کھلانا چاہتے تو اس کا منہ ڈنڈے سے کھولتے، پھر اس میں کھانا ڈال دیتے اور اس کی حدیث میں یہ بھی ہے، اسے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ناک پر مارا اور اسے پھاڑ دیا، اس لیے حضرت سعد کی ناک پھٹی ہوئی تھی۔

مفردات الحدیث ❶ **شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا**: وہ اس کے منہ میں ڈنڈا ڈال دیتے، تاکہ وہ اسے بند نہ کر سکے، پھر ❷ **اَوْجَرُوْهَا**: اس میں غذا ڈال دیتے، تاکہ وہ پیٹ میں چلی جائے۔ ❸ **خزر**: پھاڑنا یا، مَفْزُوْرًا: پھٹا ہوا۔

[6240] ٤٥-(٢٤١٣)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ

[6239] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٨٨)
[6240] اخرجه ابن ماجه في الزهد باب: مجالسة الفقراء برقم (٤١٢٨) انظر (التحفة) برقم (٣٨٦٥)

عَنْ سَعْدٍ فِيَّ نَزَلَتْ وَلَا تَطْرُدْ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُدْنِي هَؤُلَاءِ

[6240] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ آیت میرے بارے میں اتری، ''جولوگ اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں، ان کو دھتکاریئے نہیں۔ (الانعام آیت نمبر ۵۲)۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، یہ آیت چھ آدمیوں کے بارے میں اتری، میں اور ابن مسعود بھی ان میں سے ہیں، مشرکوں نے آپ سے کہا تھا، آپ ان کو قریب کرتے ہیں۔

[6241] ٤٦۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَسَدِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ

[6241] ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ آدمی تھے تو مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، ان لوگوں کو بھگا دیجیے، یہ ہمارے سامنے آنے کی جسارت نہ کریں، وہ کہتے ہیں، میں اور ابن مسعود تھے، ایک آدمی بنو ہذیل سے تھا، بلال تھے، دو اور آدمی تھے، میں ان کے نام نہیں لیتا تو رسول اللہ ﷺ کے دل میں جو اللہ کو منظور تھا آیا اور آپ نے خود کلامی کی، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی، آپ ان لوگوں کو دور نہ ہٹایئے، جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے پکارتے ہیں۔ (انعام آیت نمبر ۵۲)

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ کے دل میں، ان کی خواہش پر، ان کے ایمان لانے کی امید پر یہ خیال آیا کہ ان سرداروں کی آمد پر ان کو مجلس سے اٹھا دیں، تاکہ ان سرداروں کے ذریعہ اسلام پھیلانے میں سہولت پیدا ہو جائے اور یہ لوگ تو کسی اور وقت بھی حاضر ہو سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی، اس لیے آپ کو مشرکوں کی ناز برداری سے روک دیا۔

[6241] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦١٩٠)

٦......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما

باب ٦: طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6242] ٤٧-(٢٤١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالاَعْلٰی قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی عَنْ اَبِی عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِی قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

[6242] - حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ان بعض دنوں میں، جن میں رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں سے جنگ لڑی، رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی بھی نہیں رہا تھا، یہ بات انہوں نے خود ابوعثمان کو بتائی۔

فائدہ:...... جنگ احد میں جب تیراندازوں کی غلطی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی تو آپ کے ہمراہ قریش میں سے صرف حضرت طلحہ اور سعد رضی اللہ عنہما تھے اور سات انصاری تھے، ساتوں انصاری آپ کی حفاظت کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے تو پھر یہ دونوں قریشی ہی رہ گئے اور یہ دونوں عرب کے ماہر ترین تیرانداز تھے، انہوں نے تیر مار مار کر مشرک حملہ آوروں کو دور رکھا اور آپ کی حفاظت کرتے ہوئے ہی، حضرت طلحہ کا ہاتھ شل ہو گیا اور آپ نے انہیں چلتا ہوا، شہید قرار دیا۔

[6243] ٤٨-(٢٤١٥) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیٌّ وَحَوَارِیَّ الزُّبَيْرُ))

[6242] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: ذكر طلحة بن عبيدالله برقم (٣٧٢٢) وبرقم (٣٧٢٣) وفی المغازی باب: (اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون) برقم (٤٠٦٠ وبرقم ٤٠٦١) انظر (التحفة) برقم (٣٩٠٣)

[6243] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: هل يبعث الطليعة وحده برقم (٢٧٤٧) وفی باب السير وحده برقم (٢٩٩٧) وفی اخبار الآحاد باب: بعث النبی ﷺ لزبير طلعة وحده برقم (٧٢٦١) انظر (التحفة) برقم (٣٠٣١)

[6243]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز لوگوں کے ایک کام کے لیے دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں حاضر ہوں، آپ نے پھر دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے دعوت قبول کر لی، آپ نے پھر لوگوں کو دعوت دی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے خصوصی مددگار ہوتے ہیں اور میرا حواری خصوصی معاون، زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔''

مفردات الحدیث

☆ حَوَارِی: خالص سفید، یعنی مخلص ساتھی، خصوصی معاون۔

فائدہ: ......غزوہ خندق کے موقع پر جب بنو قریظہ کی بدعہدی اور غداری کا آپ کو علم ہوا تو آپ نے ان کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنے کے لیے کسی کو بھیجنا چاہا، جب حضرت زبیر نے اس کے لیے، فوری طور پر اپنے آپ کو پیش کر دیا تو پھر کسی اور کو پیش کش کرنے کی ضرورت نہ رہی۔

[6244] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

[6244]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6245] ٤٩۔(٢٤١٦) حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي أُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي مَرَّةً فَأَنْظُرُ وَأُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ أَعْرِفُ أَبِي إِذَا مَرَّ عَلَى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي فَقَالَ وَرَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَئِذٍ أَبَوَيْهِ فَقَالَ ((فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))

[6244] طريق ابى كريب عن ابى اسامة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٨٧) وطريق ابى كريب واسحاق بن ابراهيم اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجهاد والسير باب: فضل الطليعة برقم (٢٨٢٦) وفى المغازى باب غزوة الخندق برقم (٤١١٣) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: مناقب الزبير بن العوام رضى الله عنه برقم (٣٧٤٥) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمة باب: فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٢٢) انظر (التحفة) برقم (٣٠٢١)

[6245] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى فضائل الصحابة باب: مناقب الزبير برقم (٣٧٢٠)

[6245]۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، خندق کے روز میں اور عمر بن ابی سلمہ عورتوں کے ساتھ تھے، حضرت حسان قلعہ میں تھے، کبھی وہ (عمر بن ابی سلمہ) میرے لیے جھک جاتے تو میں دیکھ لیتا اور کبھی میں ان کے لیے جھک جاتا تو وہ دیکھ لیتے، چنانچہ میں اپنے والد کو پہچان لیتا، جب وہ ہتھیار پہن کر، اپنے گھوڑے پر بنوقریظہ کی طرف جاتے، حضرت عبداللہ کہتے ہیں، میں نے اس کا ذکر اپنے باپ سے کیا تو انہوں نے کہا، اے میرے بیٹے! کیا تو نے مجھے دیکھ لیا تھا؟ میں نے کہا، جی ہاں، انہوں نے کہا، ہاں، اللہ کی قسم! اس دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر اپنے والدین قربان کیے، فرمایا: ''تجھ پر میرا باپ اور ماں قربان۔''

مفردات الحدیث ❶ أُطُم ج آطام: قلعہ، خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قلعہ میں جمع کر دیا تھا اور حضرت عبداللہ اس وقت صرف چار پانچ سال کے تھے۔ ❷ يُطَاطِئُ: وہ پشت جھکا لیتے، تاکہ ہم باری باری ایک دوسرے کی پشت پر کھڑے ہو کر قلعہ کی دیوار سے باہر نظر دوڑا لیں اور حضرت زبیر بنوقریظہ کا جائزہ لینے کے لیے وہاں سے دو تین دفعہ گھوڑے پر سوار ہو کر گزرے تھے۔

[6246] (. . .) وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِى سَلَمَةَ فِى الْاُطُمِ الَّذِى فِيهِ النِّسْوَةُ يَعْنِى نِسْوَةَ النَّبِىِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ فِى الْحَدِيثِ وَلٰكِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِى حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

[6246]۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب غزوہ خندق پیش آیا، میں اور عمر بن ابی سلمہ اس قلعہ میں تھے، جس میں عورتیں تھیں، یعنی نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن یہاں ابن زبیر کا اپنے باپ سے سوال جواب، ہشام کی روایت میں داخل کر دیا گیا ہے، جبکہ مذکرہ بالا روایت میں، اس کو عبداللہ بن عروہ سے بیان کیا گیا تھا۔

[6247] ۵۰۔(۲۴۱۷) وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ

← والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب الزبير بن العوام رضى الله عنه برقم (٣٧٤٣) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٢٣) انظر (التحفة) برقم (٣٦٢٢)

[6246] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦١٩٥)

[6247] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه برقم (٣٦٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٠)

اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَآءٍ هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ))

[6247] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر کھڑے تھے، آپ کے ساتھ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے تو ایک چٹان نے حرکت کی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پرسکون ہو جا، ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر بس، نبی، صدیق یا شہید ہی ہے۔'' اِهْدَاء: اُسْكُن کے ہم معنی ہے، ساکن ہو جا، ٹھہر جا۔''

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نبی تھے اور ابو بکر شہید اور باقی حضرات کی آپ نے شہادت کی پیشین گوئی فرمائی، اگلی روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو بھی شہداء میں شمار کیا گیا ہے، کیونکہ وہ بھی ان لوگوں میں داخل ہیں، جن کے بارے میں آپ نے جنت کی گواہی دی ہے۔

[6248] (. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَآءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْكُنْ حِرَآءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہم

[6248] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حراء پہاڑ پر کھڑے تھے تو اس نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حراء، ٹھہر جا، کیونکہ تم پر صرف نبی یا صدیق یا شہید ہے۔'' اور اس پر نبی کریم ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔

[6249] ٥١ ـ(٢٤١٨)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ اَبَوَاكَ وَاللّٰهِ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

[6248] تفرد به مسلم ـ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٥)

[6249] تفرد به مسلم ـ انظر (التحفة) برقم (١٧٠١١) وبرقم (١٧٠٨٥)

[6249] ۔ ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، تیرے باپ نانا، اللہ کی قسم، ان لوگوں میں سے ہیں، جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ اور رسول کی بات کو مانا۔''

[6250] (. . .) وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ

[6250] ۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، ابواک سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد، ابوبکر اور زبیر رضی اللہ عنہما تھے۔

[6251] ۵۲۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

[6251] ۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا، تیرا باپ، نانا، ان لوگوں میں داخل تھے، جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ اور اس کے حکم کو قبول کیا۔

فائدہ :...... غزوہ احد میں جب مسلمان زخموں سے چور تھے، آپ نے ۴ شوال بروز ہفتہ، دشمن کے تعاقب کا حکم دیا اور فرمایا، صرف وہی لوگ جائیں گے، جو معرکہ احد میں موجود تھے، مسلمان زخموں سے چور اور غم سے نڈھال اور اندیشہ خوف سے دوچار تھے، لیکن سب نے بلاتردد سر اطاعت خم کر دیا اور مشرکین مکہ کے تعاقب میں نکلے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے، الرحیق المختوم، غزوہ حمراء الاسد)

۷...... بَاب: فَضَائِلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ

باب ۷: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6252] ۵۳۔(۲۴۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ

[6250] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٨)

[6251] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٣٦٣)

[6252] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب ابی عبيدة بن الجراح رضی الله عنه برقم (٣٧٤٤) وفی المغازی باب: قصة اهل نجران برقم (٤٣٨٢) وفی اخبار الآحاد باب: ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصوم والفرائض والاحكام برقم (٧٢٥٥) انظر (التحفة) برقم (٩٤٨)

قَالَ أَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاِنَّ اَمِينَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ))

[6252] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ہر امت میں ایک امین ہے اور ہمارا امین، اے امت، ابوعبیدہ بن جراح ہے۔''

فائدہ :......آپ کے ساتھیوں میں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانی مکارم اخلاق ودیعت فرمائے تھے، لیکن بعض صفات میں بعض کو خصوصی امتیاز حاصل تھا، حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح صفت امانت میں ممتاز تھے، لیکن کسی ایک وصف میں امتیاز سے کلی طور پر برتری حاصل نہیں ہوتی، اس میں مجموعی صفات کا لحاظ ہوتا ہے، جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سب پر فائق تھے۔

[6253] ٥٤۔(. . .)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ ((هٰذَا اَمِينُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ))

[6253] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل یمن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے، ہمارے ساتھ کوئی آدمی بھیجئے، جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے تو آپ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے۔''

[6254] ٥٥۔(٢٤٢٠)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَآءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِينًا فَقَالَ ((لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِينًا حَقَّ اَمِينٍ حَقَّ اَمِينٍ))قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَاعُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ

[6253] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦١)

[6254] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب ابی عبیدة بن الجراح رضی الله عنه برقم (٣٧٤٥) وفی المغازی باب: قصة اهل نجران برقم (٤٣٨٠) وبرقم (٤٣٨١) وفی اخبار الآحاد باب: ما جاء فی اجازة خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصوم والفرائض والاحكام برقم (٧٢٥٤) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب معاذ بن جبل وزید بن ثابت وابی وابی عبیدة بن الجراح رضی الله عنهم برقم (٣٧٩٦) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٣٥) انظر (التحفة) برقم (٣٣٥٠)

[6254] ۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل نجران، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس کوئی امین آدمی بھیجئے تو آپ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرف ایک ایسا امین آدمی بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، چنانچہ لوگوں نے اس کی طرف نظریں اٹھائیں، اس کی خواہش کی تو آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

مفردات الحدیث ☆ **اِسْتَشْرَفَ لَهَا:** اس کے لیے نظریں اٹھائیں اور اس وصف کا اہل ہونے کی آرزو اور خواہش کی، اہل نجران سے مراد یہاں اہل یمن ہیں، دونوں علاقے پڑوس میں واقع ہیں۔

[6255] (. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6255] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

فائدہ: ...... پہلی حدیث میں اہل یمن کی طرف بھیجنے کا تذکرہ ہے اور اس میں نجران کی طرف جو یمن کا حصہ نہیں ہے، لیکن اس سے متصل واقع ہے اور صحیح بخاری میں اہل نجران کا نام ہی ہے۔

٨......بَاب: فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما

باب ٨: حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6256] ٥٦ـ(٢٤٢١) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ))

[6256] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس سے اور اس سے محبت کرنے والوں سے محبت فرما۔''

[6257] ٥٧ـ(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

[6255] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٠٤)

[6256] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: ما ذكر في الاسواق برقم (٢١٢٢) وفي اللباس باب: السخاب للصبيان برقم (٥٨٨٤) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في فضل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٣٤)

[6257] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٠٦)

عَـنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِـي طَآئِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ ((اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ)) يَـعْنِي حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهُ اِنَّمَا تَحْبِسُهُ اُمُّهُ لِاَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَـلْبَـثْ اَنْ جَـاءَ يَسْـعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُّحِبُّهُ))

[6257] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں نکلا، نہ آپ میرے ساتھ ہم کلام ہو رہے تھے اور نہ میں آپ کو بلا رہا تھا، حتیٰ کہ آپ بنوقینقاع کے بازار میں پہنچ گئے، پھر واپس پلٹے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے اور پوچھا، ''کیا ادھر بچہ ہے؟ کیا یہاں بچو ہے'' آپ کی مراد حسن رضی اللہ عنہ تھے، ہم نے خیال کیا، انہیں ان کی ماں نہلانے اور خوشبودار ہار پہنانے کے لیے روکے ہوئے ہے تو تھوڑی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے، حتیٰ کہ دونوں میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈال دیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس سے محبت فرما اور اس سے محبت کرنے والے سے بھی محبت فرما۔''

مفردات الحدیث ❶ **فِي طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ**: دن کے کسی حصہ میں، ❷ **صَائِفَة**: تو دن کی گرمی میں، ❸ **لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ**: آپ ذکر وفکر میں مشغولیت کی بنا پر چپ چاپ چل رہے اور حضرت ابو ہریرہ، آپ کے ادب واحترام میں آپ کی مشغولیت میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہتے تھے، اس لیے وہ بھی آپ سے کلام نہیں کر رہے تھے۔ ❹ **خِبَاءٌ**: خیمہ کو کہتے ہیں، لیکن یہاں مراد گھر ہے اور بخاری شریف میں گھر کے سامنے کا آنگن، فناء کا لفظ ہے۔ ❺ **لُكَعُ**: کمینے کو کہتے ہیں، لیکن پیار و محبت کے لیے چھوٹے بچے کو بھی کہہ دیتے ہیں۔ ❻ **سِخَاب**: خوشبو سے تیار کردہ ہار اور بقول بعض مونگوں کا ہار۔

[6258] ٥٨ ـ(٢٤٢٢) حَـدَّثَـنَـا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا

الْبَـرَاءُ بْـنُ عَـازِبٍ قَـالَ رَاَيْـتُ الْـحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ))

[6258] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما برقم (٣٧٤٩) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام برقم (٣٧٨٢) وبرقم (٣٧٨٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٣)

[6258] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر بیٹھے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔''

[6259] ٥٩۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ))

[6259] ۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر بٹھائے ہوئے، فرما رہے ہیں، ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔''

[6260] ٦٠۔(٢٤٢٣)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا

اِيَاسٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذَا قُدَّامَهٗ وَهٰذَا خَلْفَهٗ

[6260] ۔حضرت ایاس رحمہ اللہ اپنے باپ (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما کو آپ کی سفید خچر پر بٹھا کر آگے سے پکڑ کر چلا ہوں، حتیٰ کہ میں نے ان سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے میں داخل کیا، یہ آپ کے آگے تھے اور یہ آپ کے پیچھے تھے۔

فائدہ: ......اگر سواری کا جانور قوی ہو تو اس پر ایک سے زائد افراد سواری کر سکتے ہیں اور آپ نے پیار ومحبت کی بنا پر دونوں کو اپنے آگے اور پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ ان احادیث میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کا تذکرہ ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہیں لیکن شیعہ حضرات کا سارا زور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے پیار ومحبت پر ہے جس سے معلوم ہوا یہ خواہش پرست لوگ ہیں جو دین کے تقاضوں سے کوسوں دور ہیں۔

[6259] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٠٨)

[6260] اخرجه البخاري في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في ركوب ثلاثة على دابة برقم (٢٧٧٥) انظر (التحفة) برقم (٤٥١٨)

۹......بَابُ: فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب ۹: نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے فضائل

[6261] ۶۱-(۲۴۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ

قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

[6261] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ صبح کو نکلے، آپ سیاہ بالوں کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس پر پالان کی تصویر یا نقشہ تھا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آ گئے، آپ نے ان کو چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آ گئے، وہ بھی ان کے ساتھ داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آ گئیں تو آپ نے انہیں بھی داخل کر لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آ گئے تو اسے بھی داخل کر لیا، پھر فرمایا: ''سوائے اس کے نہیں، اللہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے، اے اہل بیت اور تمہیں خوب پاک صاف کر دے۔'' احزاب نمبر ۳۲۔

فائدہ:...... اس آیت مبارکہ کا آغاز یوں ہوتا ہے، ''اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو اور پہلے اور جاہلیت کی طرح اپنی زیب وزینت کی نمائش نہ کرتی پھرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتی رہو تا کہ اللہ تم سے پلیدی کو دور کر دے، آخر تک، '' اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کا اصل اور اولین مصداق ازواج مطہرات ہیں اور دوسرا کوئی بالتبع اور قانونی طور پر مراد بن سکتا ہے اور آپ کی دعا کی برکت کی بنا پر مذکورہ بالا افراد، اضافی اور ثانوی طور پر داخل ہیں، قرآنی آیات کا سیاق وسباق یعنی ما قبل و ما بعد

[6261] تقدم تخريجه في اللباس والزينة باب: التواضع في اللباس والاقتصار على الغليظ منه واليسير في اللباس والفراش وغيرهما وجواز لبس الثوب الشعر وما فيه اعلام برقم (۵۴۱۲) مختصرا۔

صرف اور صرف ازواج مطہرات کے بارے میں ہے، کوئی دوسرا اس کا احتمال نہیں رکھتا، اور رہا ضمیر مذکر کا مسئلہ تو قرآن اور عربی محاورات کی رو سے بیوی کو جمع مذکر کے صیغہ سے مخاطب کیا جا سکتا ہے، حضرت ابراہیم کی بیوی کو فرشتوں نے عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبيت (تم اہل بیت پر) سے خطاب کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں کئی جگہ آیا ہے، أَتِيكم، لعلكم، تصطلون، جمع مذکر کے صیغے بیوی کو مخاطب کرتے ہوئے استعمال ہوئے ہیں، عربی اشعار اور احادیث میں بھی یہ اسلوب موجود ہے۔

۱۰......بَاب: فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما

باب ۱۰: حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6262] ۶۲-(۲۴۲۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ

[6262]۔ حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے، ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کے نام سے پکارا کرتے تھے، حتیٰ کہ قرآن مجید کی یہ آیت اتری، ''ان کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو، اللہ کے ہاں یہی قرین انصاف ہے۔'' (احزاب آیت نمبر ۵)

فائدہ:......حضرت زید رضی اللہ عنہ بچے تھے کہ جاہلیت کے دور میں بنو قین کے لوگوں نے ان کو اٹھا کر عکاظ کے بازار میں بیچ ڈالا اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے خرید لیا اور انہوں نے شادی کے بعد، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا، آہستہ آہستہ، ان کے والد کو پتہ چل گیا، جو ان کے فراق کے غم میں روتے رہتے تھے، وہ اپنے بھائی کعب کو ساتھ لے کر، فدیہ کی رقم کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا، اپنے بچے سے پوچھ لو، اگر وہ تمہارے ساتھ جانے کے لیے تیار ہو تو مجھے کوئی انکار نہیں ہے، لیکن اگر وہ میرے

[6262] اخرجه البخاري في (صحيحه) في (ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله) برقم (٤٧٨٢) والترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة الاحزاب برقم (٣٢٠٩) وفي المناقب باب: مناقب زيد بن حارثة رضي الله عنه برقم (٣٨١٣) انظر (التحفة) برقم (٧٠٢١)

ساتھ رہنا چاہے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ میں اسے نظر انداز کر دوں، حضرت زید نے آپ کے پاس اپنے کو ترجیح دی تو آپ نے جاہلیت کے دستور کے مطابق، اعلان کر دیا، آج سے زید میرا بیٹا ہے، میں اس کا وارث ہوں اور وہ میرا وارث ہوگا، اس سے حضرت زید کے باپ اور چچا خوش اور مطمئن ہو کر چلے گئے اور اس کے بعد سے حضرت زید، زید بن محمد کہلانے لگے، حتیٰ کہ قرآن مجید نے اس رسم کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا، تفصیل کے لیے دیکھئے (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۴۰ تا ۴۳ اور اصابہ ج ۱ ص ۲۴۵ تا ۲۴۶)۔

[6263] (. . .) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ

[6263]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6264] ٦٣۔(٢٤٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ))

[6264]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مقرر کیا، لوگوں نے ان کی امارت پر طعن کیا تو رسول اللہ ﷺ نے خطاب کے لیے کھڑے ہو کر فرمایا: ''اگر تم ان کی امارت پر طعن کر رہے ہو، (تو کوئی انوکھی بات نہیں ہے) تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے اور اللہ کی قسم، وہ یقیناً امارت کا اہل تھا اور میرے محبوب ترین لوگوں میں سے تھا اور یہ اس کے بعد، میرے محبوب ترین لوگوں میں سے ہے۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مختلف مواقع پر امیر مقرر کیا تھا اور آخری دفعہ غزوہ

[6263] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢١٢)

[6264] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان والنذور باب: قول النبي ﷺ (وايم الله) برقم (٦٦٢٧) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب زيد بن حارثة رضي الله عنه برقم (٣٨١٦) انظر (التحفة) برقم (٧١٢٤)

موتہ میں امیر مقرر کیا، جس میں وہ شہادت سے ہم کنار ہوگئے، چونکہ ان پر غلامی کا داغ لگ چکا تھا، اس لیے بعض لوگ ان کی امارت پر ناگواری محسوس کرتے اور اس پر اعتراض کرتے اور آپ نے مرض الموت میں حضرت اسامہ کو امیر مقرر کر کے لشکر موتہ کی طرف جانے کا حکم دیا اور ان کی نوخیزی کی بنا پر، کبار صحابہ کی موجودگی میں امیر مقرر کرنے پر اعتراض ہوا اور یہ لشکر آپ کی بیماری کی شدت کی بنا پر رک گیا تھا اور بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو روانہ کیا تھا۔

[6265] ٢٤-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمَارَتِهِ يُرِيدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ ((طَعَنْتُمْ فِي اِمَارَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَاُوصِيكُمْ بِهِ فَاِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ))

[6265]۔ حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا، ''اگر تم اس کی یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی امارت پر طعن کرتے ہو، (تو کوئی حیرت انگیز بات نہیں) تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کر چکے ہو اور اللہ کی قسم! وہ اس کا اہل اور حقدار تھا اور اللہ کی قسم! مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اور اللہ کی قسم! یہ بھی یعنی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اس کا اہل ہے اور اللہ کی قسم! اپنے باپ کے بعد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، چنانچہ میں تمہیں اس کے بارے میں (حسن سلوک کی) تاکید کرتا ہوں، کیونکہ یہ تمہارے باصلاحیت لوگوں میں سے ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کسی کے کوئی کام سپرد کرتے وقت اس کی قابلیت اور اہلیت کو دیکھنا چاہیے کہ وہ یہ کام سرانجام دے بھی سکتا ہے یا نہیں، اس کے خاندان یا عمر کا لحاظ نہیں ہونا چاہیے۔

١١...... بَاب : فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہما

باب ١١: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6266] ٦٥-(٢٤٢٧)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

[6265] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٨)

[6266] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: استقبال الغزاة برقم (٣٠٨٢) انظر (التحفة) برقم (٥٢٢٠)

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ

[6266] ۔عبد اللہ بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے کہا، تمہیں یاد ہے جب میں نے تم نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا؟ انہوں نے کہا، ہاں، (ابن جعفر کہتے ہیں) تو آپ نے ہمیں سوار کر لیا اور تمہیں چھوڑ دیا۔

[6267] (. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاِسْنَادِهِ

[6267] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6268] ٦٦۔(٢٤٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ وَاحِدَةٍ

[6268] ۔حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ، سفر سے واپس تشریف لاتے، تو آپ کے خاندان میں بچے استقبال کے لیے لے جائے جاتے واقعہ یہ ہے، آپ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے آپ کے پاس پہلے لے جایا گیا تو آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دو بچوں میں سے ایک لایا گیا، سو آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھا لیا، اس طرح ہم تین کو ایک جانور پر مدینہ لایا گیا۔''

[6269] ٦٧۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُوَرِّقٌ حَدَّثَنِي

[6267] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢١٦)

[6268] اخرجه ابو داود في (صننه) في الجهاد باب: في ركوب ثلاثة على دابة برقم (٢٥٦٦) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: ركوب ثلاثة على دابة برقم (٣٧٧٣) انظر (التحفة) برقم (٥٢٣٠)

[6269] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢١٨)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

[6269] ۔حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے، ہمیں ملایا جاتا تو ایک دفعہ مجھے، حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو ملایا گیا، چنانچہ آپ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے حتیٰ کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

[6270] ٦٨-(٢٤٢٩)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْيَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيثًا لَا اُحَدِّثُ بِهِ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ

[6270] ۔حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور مجھے ایک راز کی بات بتائی، جو میں کسی انسان کو نہیں بتاؤں گا۔

فائدہ:......حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا آپ کے استقبال کے لیے مدینہ سے باہر جانا اور آپ کا ان کو اپنے آگے یا پیچھے سوار کرنا، باہمی محبت و پیار کی علامت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا کسی سے پیار و محبت کرنا اس کے لیے سعادت وفضیلت ہے۔

۱۲......بَاب: فَضَائِلِ خَدِيجَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا

باب ۱۲: ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[6271] ٦٩-(٢٤٣٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا

[6270] تقدم تخريجه في الحيض باب: ما يستتر به لقضاء الحاجة برقم (٧٧٢)

[6271] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها رضي الله عنهما برقم (٣٨١٥) وفي احاديث الانبياء باب: ﴿واذ قالت الملائكة يا مريم ان الله اصطفاك وطهرك واصطفاك على العالمين- الى قوله- وما كنت لديهم اذ يختصمون﴾ برقم (٣٤٣٢) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: فضل خديجة رضي الله عنها برقم (٣٨٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٠١٦١)
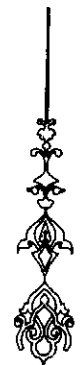
اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيثُ اَبِي اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ و((خَيْرُ نِسَآئِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)) قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

[6271]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں بتایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''اپنے دور کی بہترین عورت، مریم بنت عمران تھی اور اپنے دور کی بہترین عورت خدیجہ بنت خویلد ہیں۔'' ابوکریب کہتے ہیں، وکیع نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ:......حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، انتہائی شریف النفس، سمجھدار، سلیقہ شعار اور آپ کی غمگسار محبوب بیوی تھیں، جس سے آپ نے پچیس سال کی عمر میں، جبکہ ان کی عمر چالیس تھی اور شوہر دیدہ تھیں، شادی کی اور ان کی زندگی میں کسی اور عورت سے شادی نہیں کی اور حضرت ابراہیم کے سوا آپ کی تمام اولاد انہیں کے بطن سے تھی اور آپ کی ہمدردی و خیر خواہی اور جانثاری میں ان کا درجہ سب پر فائق ہے، جس طرح حضرت مریم اپنے دور کی تمام عورتوں سے افضل اور برتر تھیں، اس طرح حضرت خدیجہ اپنے عہد کی تمام عورتوں سے بہتر تھیں، لیکن حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تو ابھی چھوٹی تھیں، گویا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دور میں ابھی قابل ذکر ہی نہ تھیں، انہیں جو امتیاز و شرف حاصل ہوا، وہ حضرت خدیجہ کے عہد کے بعد سے تعلق رکھتا ہے۔

[6272] ۷۰۔(۲۴۳۱)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا

[6272] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿وضرب الله مثلا الذين آمنوا امراة فرعون۔ الى قوله۔ وكانت من القانتين﴾ برقم (۳٤۱۱) وفي باب قوله تعالى: (اذ قالت الملائكة يا مريم۔ الى قوله۔ فانما يقول له كن فيكون﴾ برقم (۳٤۳۳) وفي فضائل الصحابة باب: فضل عائشة رضي الله عنهما برقم (۳۷٦۹) وفي الاطعمة باب: الثريد برقم (٥٤۱۸) والترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في فضل الثريد برقم (۱۸۳٤) والنسائي في (المجتبى) في عشرة النساء باب: حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض برقم (۳۹٥۷) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: فضل الثريد على الطعام برقم (۳۲۸۰) انظر (التحفة) برقم (۹۰۲۹)

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَاَةِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ**))

[6272]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں سے بہت سے لوگ باکمال ہوئے ہیں، لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کمال کو نہیں پہنچی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر۔''

مفردات الحدیث ✲ ثَرِيد: شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی، جو بہت لذیذ، خوش ذائقہ، زود ہضم اور سیر بخش ہونے کی بنا پر قوت بخش ہوتی ہے۔

فائدہ :...... آپ کی بیویوں سے، اپنی غمگساری، خیرخواہی اور مالی تعاون و ایثار کے اعتبار سے سب سے افضل اور برتر حضرت خدیجہ ہیں اور طویل رفاقت ومحبت کا شرف بھی انہیں ہی حاصل ہے، لیکن اپنے علم وفضل اور دین کی اشاعت وتبلیغ اور آپ کے مشن وتعلیم میں حصہ لینے کے اعتبار سے سب سے افضل حضرت عائشہ ہیں، جیسا کہ آپ کی بیٹیوں میں سے، آپ کی موت کا غم آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو برداشت کرنا پڑا اور دوسری بیٹیوں کا صدمہ آپ کو اٹھانا پڑا، اس طرح آپ کا جگر گوشہ ہونے کے اعتبار سے یعنی شرف ونسبت کے اعتبار سے وہ سب عورتوں سے ممتاز اور برتر ہیں۔

[6273] ۷۱۔(۲۴۳۲) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ

[6273] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مناقب الانصار باب: تزویج النبی ﷺ خدیجة وفضلها رضی الله عنها برقم (۳۸۲۰) وفی التوحید باب: قوله تعالٰی: ﴿یریدون ان یبدلوا کلام الله﴾ برقم (۷۴۹۷) انظر (التحفة) برقم (۱۴۹۰۲)

وَمِنِّی وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لا صَخَبَ فِيهِ وَلا نَصَبَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِی رِوَايَتِهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِی الْحَدِيثِ وَمِنِّی

[6273] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا، اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ آپ کی طرف آ رہی ہیں، اس کے پاس برتن ہے، جس میں سالن یا کھانا یا مشروب ہے تو جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائے تو اسے اس کے رب عزوجل اور میری طرف سے سلام کہہ دیجیے اور اسے جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیجیے جو خول دار موتیوں کا بنا ہوا ہے، جس میں نہ شوروشغب ہے اور نہ تھکان و مشقت، ابوبکر کی روایت میں، مِنّی، میری طرف سے، کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں خلوت نشین ہوتے تو حضرت خدیجہ، کھانا پینا لے کر آتیں اور جب آپ نے حضرت خدیجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچایا تو انہوں نے جواب دیا، ان اللّٰه هو السلام، وعلى جبرائيل السلام وعليك يا رسول الله السلام ورحمة الله وبركاته، (سنن نسائی) اس سے حضرت خدیجہ کے فہم و ذکاء اور سوجھ بوجھ کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے، السلام على الله نہیں کہا، کیونکہ وہ تو سلامتی بخشنے والا ہے، وہ سلامتی کی دعا کا محتاج نہیں ہے، اس لیے آپ نے صحابہ کرام کو السلام على الله کہنے کا منع فرمایا تھا اور فرمایا، ان الله هو السلام۔

[6274] ٧٢۔(٢٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ قُلْتُ

لِعَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی اَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لا صَخَبَ فِيهِ وَلا نَصَبَ

[6274] ۔ اسماعیل رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں گھر کی بشارت دی تھی، انہوں نے کہا، ہاں، آپ نے انہیں جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دی تھی، جس میں نہ شوروشغب ہوگا اور نہ مشقت و تھکان۔

[6274] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی العمرة باب: متى يحل المعتمر برقم (١٧٩٢) وفی مناقب الانصار باب: تزويج النبی ﷺ خديجة وفضلها رضی الله عنها برقم (٣٨١٩) انظر (التحفة) برقم (٥١٥٧)

مفردات الحدیث ❶ قَصَب: خولدار چیز، لیکن یہاں مراد خولدار موتی ہیں۔ ❷ صَخَب: شور شرابہ، ❸ نَصَب: مشقت، تھکان۔

[6275] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِى اَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِمِثْلِهِ

[6275] امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... دنیا ہی میں کسی کو جنت کے گھر کی بشارت مل جانا اس کے لیے انتہائی خوش بختی اور سعادت کی دلیل ہے اور اس کے لیے فضیلت و برتری کا سبب ہے۔

[6276] ٧٣-(٢٤٣٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ

[6276] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو جنت میں گھر کی بشارت سنائی۔

[6277] ٧٤-(٢٤٣٥) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ يَتَزَوَّجَنِى بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِى الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا اِلَى خَلَائِلِهَا

[6275] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٢٢٤)

[6276] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٨١)

[6277] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الادب باب: حسن العهد من الايمان برقم (٦٠٠٤) وفى التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ولا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له حتى اذا فزع على قلوبهم قالو ماذا قال ربكم؟ قالو الحق وهو العلى الكبير﴾ برقم (٧٤٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٨١٥)

[6277] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کسی عورت کے خلاف مجھے اتنی حمیت و غیرت نہیں آئی، جس قدر غیرت مجھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آئی، حالانکہ وہ میرے ساتھ آپ کی شادی سے تین سال قبل فوت ہو گئی تھیں، کیونکہ میں آپ سے ان کا ذکر خیر سنتی رہتی تھی اور آپ کے رب عزوجل نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ انہیں جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دیں، جو خولدار موتیوں کا ہو گا اور آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کی سہیلیوں کو اس سے ہدیہ بھیجتے۔

فائدہ: ......عورت میں فطرتی اور طبعی طور پر اپنی سوکن کے بارے میں غیرت و حمیت کا جذبہ پایا جاتا ہے اور اگر وہ طبعی حدود کے اندر رہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، ہاں اگر اس کے نتیجہ میں حسد و بغض اور نفرت پیدا ہو جائے اور شرعی حدود کو پامال کیا جائے تو پھر قابل گرفت ہو گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ان کی اولاد اور ان کی خدمات کی بنا پر یاد رکھتے تھے اور ان سے محبت و پیار کی بنا پر ان کی سہیلیوں اور بہن کو بھی یاد رکھتے تھے، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خار کھاتی تھیں کہ مجھ جیسی حسین و جمیل، سوجھ بوجھ رکھنے والی دوشیزہ کے باوجود آپ اسے یاد رکھتے ہیں اور ابھی تک ان کے لیے آپ کے دل میں محبت و پیار کے جذبات ہیں، جو میری موجودگی میں ختم یا کم از کم کمزور ہونا چاہیے۔

[6278] ۷۵۔(. . .) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ ((أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ)) قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا))

[6278] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے صرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت آئی، حالانکہ میں نے ان کا دور نہیں پایا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (گھر کے لیے) بکری ذبح کرتے تو فرماتے: ''اسے خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجو۔'' وہ بیان کرتی ہیں، ایک دن میں نے آپ سے غصہ میں کہا، بس خدیجہ ہی (بیوی) تھیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی محبت بخشی گئی ہے۔''

[6278] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: تزويج النبي ﷺ خديجة ←

مفردات الحدیث ❊ خَلَائِل: خليلة، کی جمع ہے اور اصدقاء، صديقة کی جمع ہے، دونوں کا معنی سہیلیاں ہے۔

فائدہ: ...... حضرت خدیجہ بلا کسی حیل و حجت اور لیت ولعل کے سب سے پہلے اسلام لائیں اور اپنے مال اور اپنی رفاقت سے آپ کی نصرت وحمایت کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں سے اولاد بخشی اور وہ انتہائی باکمال تجربہ کار اور سرد وگرم چشیدہ بیوی تھیں اور ایک طویل عرصہ تک ہر طرح سے آپ کی غمگسار رہی تھیں، اس لیے آپ اس کو یاد رکھتے تھے۔

[6279] (. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا

[6279]۔ امام صاحب یہ روایت دو اور اساتذہ سے صرف بکری کے واقعہ تک بیان کرتے ہیں، بعد والا اضافہ بیان نہیں کرتے۔

[6280] ٧٦۔(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ

[6280]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کی کسی بیوی پر غیرت نہیں کھائی، جتنی غیرت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر دکھائی، کیونکہ آپ اسے بہت یاد کرتے تھے حالانکہ میں نے اس کو دیکھا بھی نہیں تھا۔

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ اپنی زندہ ازواج میں سے سب سے زیادہ محبت، حضرت عائشہ سے رکھتے تھے، اس لیے ان کو کسی اور بیوی پر غیرت نہیں آتی تھی اور اس محبت کی نازکی بنا پر، وہ حضرت خدیجہ کے ذکر خیر پر خار کھاتی تھیں۔

← وفضلها رضى الله عنها برقم (٣٨١٨) والترمذى فى (جامعه) فى البر والصلة باب: ما جاء فى حسن العهد برقم (٢٠١٧) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٨٧)

[6279] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢١٢)

[6280] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٦١)

[6281] ۷۷۔(۲۴۳۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ

[6281] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات تک کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی۔

فائدہ :......اس طرح آپ نے اپنی بھرپور جوانی سے لے کر پچاس سال کی عمر تک اپنے سے پندرہ سال بڑی عمر کی عورت کے ساتھ زندگی گزاری، جو اپنے دو شوہر دیکھ چکی تھی جو اس بات کی صریح دلیل ہے کہ آپ جنس زدہ انسان نہیں تھے، بلکہ پچاس سال کی عمر کے بعد آپ نے جتنی شادیاں کیں، اس کے پس منظر میں دینی و دعوتی اور اسلامی مفادات اور ساتھیوں کے ساتھ خیرخواہی و ہمدردی کا جذبہ تھا، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا باقی عورتیں شوہر دیدہ تھیں۔

[6282] ۷۸۔(۲۴۳۷)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ **((اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ))** فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا

[6282] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ، ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے حاضری کی اجازت مانگی تو آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا یاد آ گیا اور اس پر خوشی سے جھوم اٹھے اور فرمایا: ''اے اللہ! ہالہ بنت خویلد ہے'' تو مجھے غیرت آ گئی اور میں نے کہا، آپ قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک ایسی بوڑھی کو یاد کرتے ہیں، جو سرخ باچھوں والی تھی، یعنی جس کے تمام دانت بھی گر گئے تھے اور ایک عرصہ ہوا فوت ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے عوض اس سے بہتر (نوخیز دوشیزہ) عنایت فرما چکا ہے۔

مفردات الحدیث ❊ شِدْقَيْن: باچھیں، جبڑے، مقصد یہ تھا انتہائی بوڑھی ہو چکی تھی، حتی کہ منہ میں دانت بھی نہ رہے تھے۔

[6281] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۶۶۲)

[6282] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: تزويج النبی ﷺ خديجة وفضلها رضی الله عنها برقم (۳۸۲۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۱۰۵)

۱۳......بَاب: فِيْ فَضْلِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

باب ۱۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

[6283] ۷۹-(۲۴۳۸)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَآئَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَّجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُولُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ))

[6283]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھے تین راتیں خواب میں دکھائی گئیں، تمہیں ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں لے کر آیا، وہ کہتا تھا، یہ تیری بیوی ہے تو میں تیرے چہرے سے پردہ اٹھاتا، چنانچہ تو وہی ہے، سو میں کہتا، اگر یہ فیصلہ اللہ کی طرف سے ہے تو اسے نافذ فرمائے گا۔''

فائدہ......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں ریشمی ٹکڑے میں لانے والے حضرت جبرائیل تھے اور یہ آپ کی نبوت کے بعد کا واقعہ ہے اور انبیاء کے خواب حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں، اس لیے اِنْ يَّكُ شک کے لیے نہیں ہے، بلکہ یقین کے لیے ہے کہ اس کا اللہ کی طرف سے ہونا یقینی ہے، اس لیے یہ میری بیوی بن کر رہیں گی، جس طرح غار میں پھنسنے والے افراد نے کہا تھا، اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ: اگر تو جانتا ہے، حالانکہ اللہ کے جاننے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے، نیز آپ کے دیکھنے پر اعتراض نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ خواب کا واقعہ ہے، فرشتہ لایا ہی دکھانے کے لیے تھا اور منگیتر کو دیکھنا جائز ہے۔

[6284] (. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6284]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6283] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: النظر الى المراة قبل التزويج برقم (۵۱۲۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۵۹)

[6284] طريق ابن نمير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۹۶۶) وطريق ابی كريب اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: نكاح الابكار برقم (۵۰۷۸) وفی التعبير باب: كشف المرأة فی المنام برقم (۷۰۱۱) انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۱۰)

[6285] ۸۰-(۲۴۳۹)اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِی كِتَابِی عَنْ اَبِی اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّی لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّی رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَیَّ غَضْبَی)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ ((اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّی رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبَی قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ

[6285]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا،''میں جان لیتا ہوں، جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ پر ناراض یا ناخوش ہوتی ہو۔'' تو میں نے کہا، آپ کیسے شناخت کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''ہاں، جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو، نہیں، رب محمد کی قسم! اور جب تم ناراض ہوتی ہو، تو کہتی ہو، نہیں رب ابراہیم کی قسم! میں نے کہا، ٹھیک ہے، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔''

[6286] (...)و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَی قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[6286]۔امام صاحب یہی روایت ایک دوسرے استاد سے رب ابراہیم تک بیان کرتے ہیں اور بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کو عالم الغیب نہیں سمجھتی تھیں، وگرنہ یہ سوال نہ کرتیں، آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا انسان کے قول وفعل سے اس کی دلی کیفیت پر روشنی پڑتی ہے اور قرائن سے کسی کے حالات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور میاں بیوی کا تعلق ورشتہ، محض امتی کے تعلق سے بلند وبالا ہے، اس لیے بیوی ناز وتدلل اور خاوند کی محبت کی بناء پر ایسی بات یا ایسی حرکت کر لیتی ہے جو عام طور پر پسندیدہ خیال نہیں کی جاتی اس لیے بیوی کا خاوند سے جذبہ محبت کی بنا پر ناراضی کا اظہار قابل گرفت نہیں ہے، کیونکہ وہ ظاہری ہوتا ہے، دل میں محبت کا رشتہ قائم ہوتا ہے، اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،

[6285] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: غيرة النساء ووجودهن برقم (۵۲۲۸) انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۰۳)

[6286] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: ما يجوز من الهجران لمن عصی برقم (۶۰۷۸) انظر (التحفة) برقم (۱۷۰۵۶)

میں صرف آپ کا نام ہی ترک کرتی ہوں، دل میں رشتہ محبت برقرار ہوتا ہے اور نام بھی آپ ہی کے جد اعلیٰ کا لیتی ہوں، جو آپ کے انتہائی قریب ہیں۔

[6287] ٨١-(٢٤٤٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ

[6287]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں گڑیوں سے کھیلی تھی اور میری سہیلیاں آتیں تھیں اور وہ رسول اللہ ﷺ (کی ہیبت وحیا) سے چھپ جاتیں تو رسول اللہ ﷺ انہیں میرے پاس بھیجتے۔

مفردات الحدیث ❶ يَنْقَمِعْنَ: وہ گھر کے اندر چھپ جائیں۔ ❷ يُسَرِّبُهُنَّ: آپ انہیں بھیجتے کہ جاؤ کھیلو۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، بچیوں کا گڑیوں سے کھیلنا جائز ہے اور ظاہر بات ہے کہ بچیاں اپنے طور پر جو گڑیا بناتی ہیں، وہ محض ایک بھونڈی نقالی ہوتی ہے، جس کو تصویر کا نام نہیں دیا جا سکتا، ہاں تصویری خاکہ ہوتا ہے، اس لیے اس پر کارخانوں میں بڑی مہارت اور تکنیک سے تیار شدہ گڑیوں کو قیاس کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ وہ تو ہو بہو نقالی ہوتی ہے، یعنی نقل مطابق اصل ہوتی ہے اور لوگ ان کو گھروں میں آرائش و زیبائش (ڈیکوریشن) کے لیے رکھتے ہیں، اس لیے ان گڑیوں کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

[6288] (...)حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللُّعَبُ

[6288]۔امام صاحب تین اساتذہ کی تین سندوں سے، ہشام ہی کی سند سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، جریر کی حدیث ہے، میں آپ کے گھر میں بچیوں سے یعنی گڑیوں سے کھیلتی تھی۔

[6289] ٨٢-(٢٤٤١)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6287] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٠٣٧)

[6288] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٧٧٨) وبرقم (١٦٨٥٠) وبرقم (١٧١٩١)

[6289] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: قبول الهدية برقم، (٢٥٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٤٤)

[6289]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے تحفے تحائف دینے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن کا قصد کرتے تھے تاکہ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔

مفردات الحدیث ※ يَتَحَرَّوْنَ: قصد وارادہ کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن کا انتظار کرتے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، صحابہ کرام کو پتہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ محبت کرتے ہیں، اس لیے اس دن تحفہ پیش کرنے سے آپ کو زیادہ مسرت ہوگی اور آپ زیادہ خوش ہوں گے، اس لیے وہ اس انتظار میں رہتے کہ کب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری آئے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

[6290] ٨٣۔(٢٤٤٢) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا اُحِبُّ)) فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ ((فَاَحِبِّي هٰذِهِ)) قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَجَعَتْ اِلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُولِي لَهُ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهُ فِيهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ وَاَصْدَقَ حَدِيثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ

[6290] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: من اهدى الى صاحبه وتحرى بعض نسائه دون بعض برقم (٢٥٨١) تعليقا۔ والنسائي في (المجتبى) في عشرة النساء باب: حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض برقم ٧/ ٦٥۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٥٩٠)

وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَاْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا حَتّٰى اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ ((اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِي بَكْرٍ))

[6290]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، اس نے آپ سے حاضری کی اجازت طلب کی، جبکہ آپ میرے ساتھ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے اجازت دے دی، اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف طلب کرتی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں خاموش رہی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا، ''اے پیاری بیٹی! کیا تجھے وہ چیز پسند نہیں، جو میں پسند کرتا ہوں؟'' اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا، ''تو اس (عائشہ) سے محبت کر۔'' حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور نبی اکرم ﷺ کی بیویوں کے پاس جا کر انہیں اپنی گفتگو کی اطلاع دی اور اس بات کی بھی جو رسول اللہ ﷺ سے فرمائی تھی تو انہوں نے ان سے کہا، ہمارے خیال میں آپ نے ہمیں فائدہ نہیں پہنچایا، آپ دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں اور ان سے کہیں، آپ کی بیویاں آپ سے ابوقحافہ کی بیٹی کے سلسلہ میں عدل چاہتی ہیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ کی قسم! میں آپ سے اس مسئلہ کے بارے میں کبھی گفتگو نہیں کروں گی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی بیویوں نے ام المومنین بیوی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا، ان میں سے وہی رسول اللہ ﷺ کے نزدیک قدر و منزلت میں میری ہم پلہ تھیں اور میں نے دینی رو سے کوئی عورت کبھی زینب سے بہترین نہیں دیکھی اور ان سے اللہ کی حدود کی زیادہ پابند اور بات کی زیادہ سچی اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور زیادہ صدقہ وخیرات کرنے والی اور اپنے آپ کو ایسے کام میں زیادہ جوتنے والی، جس سے صدقہ کر سکے، اللہ کا تقرب حاصل کر سکے، سوائے اس کے کہ اس میں حدت وگری کا جوش اور ابال تھا، جس سے وہ جلد ہی نکل آتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ

سے اجازت مانگی اور رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس کی چادر میں اس حالت میں تھے، جس حالت میں آپ کے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، سو اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں عدل کا سوال کرتی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر وہ مجھ پر برس پڑیں اور مجھ پر زبان درازی کی اور میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھی اور آپ کی آنکھ پر نظر رکھے ہوئے تھی، کیا آپ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیتے ہیں، (کہ میں ان کو جواب دوں) وہ بیان کرتی ہیں، زینب نے اپنی بات جاری رکھی تھی کہ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے بدلہ لینے کو ناپسند نہیں کریں گے تو جب میں نے ان کو نشانہ بنایا تو تھوڑے ہی وقت میں، میں نے ان پر چڑھائی کر کے چپ کرا دیا، وہ بیان کرتی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: ''یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔'' (باپ کی وضاحت وعلم کی وارث ہے)

مفردات الحدیث ❶ **هُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي:** آپ میرے ساتھ، میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے، اس سے معلوم ہوتا ہے، قریبی عزیز کی موجودگی میں میاں بیوی اپنے کپڑوں میں، ایک چادر میں ایک جگہ لیٹ سکتے ہیں، بشرطیکہ اس معاشرہ میں یہ چیز معیوب نہ ہو، عربوں کے ہاں خاص کر اس دور میں یہ اسلوب حیات معیوب نہ تھا۔ جبکہ آج کل مشرقی معاشرہ میں یہ معیوب ہے۔ ❷ **يَسْأَلْنَكَ يا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ:** ابو قحافہ کی بیٹی کے سلسلہ میں عدل و مساوات کا مطالبہ کرتی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے دادے کی طرف منسوب کیا گیا ہے، ازواج مطہرات کا تصور یہ تھا کہ دلی محبت و پیار میں بھی یکسانیت اور مساوات ہو، تاکہ صحابہ کرام تحفے تحائف میں سب کو شریک کریں، وہ عائشہ سے زیادہ محبت کی بنا پر ان کو ترجیح نہ دیں، یا آپ ان کو حکم دیں جیسا کہ دوسری روایت میں صراحت موجود ہے کہ وہ ہدیہ دینے کے لیے حضرت عائشہ کی باری کا انتظار نہ کریں، حالانکہ طبعی اور شرعی طور پر دونوں باتیں ممکن نہیں، طبعی اور قدرتی طور پر انسان کے دل میں سب کی محبت و پیار یکساں نہیں ہو سکتا، اس لیے شریعت انسان کو دلی محبت میں یکسانیت اور برابری کا حکم نہیں دیتی، اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ (النساء:۱۲۹) ''اور گرتم اپنی بیویوں کے درمیان دلی محبت میں عدل کرنا بھی چاہو تو ایسا ہرگز نہیں کر سکو گے، اس لیے تم سے صرف اس قدر مطلوب ہے۔'' ﴿فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ﴾ (النساء:۱۲۹) ''تم ایک کی طرف پوری طرح مائل نہ ہو جاؤ۔'' اس طرح یہ بات اخلاقی طور پر پسندیدہ نہیں ہے کہ انسان لوگوں کو تحائف لینے کے سلسلہ میں ہدایات دیتا پھرے کہ یہ سمجھا جائے، یہ تحائف لینے کا خواہاں ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ اپنے کریمانہ اخلاق کی بناء پر، صحابہ کرام کو ان کی مرضی اور اختیار پر رہنے دینا

چاہتے تھے، ان کے اختیار کو محدود یا پابند نہیں کرنا چاہتے تھے، نیز ازواج مطہرات کا عدل کا مطالبہ کرنا نعوذ باللہ ظلم و جور کے مقابلہ میں نہ تھا کہ وہ یہ تصور کرتی ہوں، آپ ان پر ظلم وستم ڈھاتے ہیں، بلکہ اپنے تصور کے مطابق دلی محبت و پیار اور تحائف کی آمد میں برابری چاہتی تھیں، جو عدل وانصاف کا تقاضا یا حصہ نہیں ہے۔ ❸ كَانَتْ تُسَامِيْنِي: وہ مقام ومنزلت میں میری ہم پلہ تھیں۔ ❹ اَشَدُّ اِبْتِذَالاً لِنَفْسِهَا: وہ کام کاج میں اپنے آپ کو بہت مشغول رکھتی تھیں، اگر چہ اس میں کلفت ومشقت ہی برداشت کرنا پڑے، سَوْرَة: جوش، اشتعال، حَدّ: تیزی گرمی، یعنی انہیں غصہ بہت جلد آتا تھا، مزاج میں تلخی اور شدت تھی۔ ❺ تَسْرَعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ: یعنی جس طرح غصہ جلد آتا تھا، اس طرح جلد ہی غصہ اتر جاتا تھا اور جلد ہی اعتدال وتوازن قائم ہو جاتا تھا۔ ❻ وَقَعَتْ بِيْ: مجھ پر برسیں، مجھے طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا۔ ❼ اِسْتَطَالَتْ عَلَيَّ: مجھ پر زبان درازی کی۔ ❽ لَمْ اَنْشَبْهَا: میں نے اسے ٹھہرنے نہ دیا، میرا مقابلہ نہ کر سکی۔ ❾ حَتّٰى انْحَيْتُ عَلَيْهَا: جب میں نے ان کا رخ کیا، ان کو نشانہ پر لیا، اگلی روایت میں ہے۔ ❿ اثخنتها: میں نے ان کو خوب گھائل کیا، بہت زخم لگائے، یعنی ان پر غلبہ پالیا، وہ ہار گئیں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات میں طبعی اور قدرتی حد تک منافست موجود تھی، لیکن وہ حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرتی تھیں، اس لیے وہ ایک دوسری کی خوبیوں کا کھلے دل سے اعتراف کرتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب کی خوبیوں کا کھلے دل سے اظہار فرمایا ہے اور ان کی طبعی حدت وتیزی کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کیا، بلکہ واضح کیا ہے کہ یہ تیزی بھی عارضی ہوتی تھی جو جلدی ہی اتر جاتی تھی، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی نظر محض دوسروں کے عیوب ونقائص پر ہی نہیں ہونی چاہیے، اس کی خوبیوں اور ہنر وکمال پر بھی نظر رکھنی چاہیے اور اس کا اعتراف واظہار بھی کرنا چاہیے۔

[6291] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً

[6291]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے زہری ہی کی سند سے، اس کے ہم معنی بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں، جب میں اس پر برسی تو میں نے جلد ہی اسے غلبہ سے گھائل کر دیا، یعنی ان کو چپ کرا دیا۔

[6291] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٤٠)

[6292] ٨٤-(٢٤٤٣)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِیْ كِتَابِی عَنْ اَبِی اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِی قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِی وَنَحْرِی

[6292]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (میری باری کی) جستجو کرتے تھے، فرماتے، ''میں آج کہاں ہوں گا؟ میں کل کہاں ٹھہروں گا؟'' حضرت عائشہ کے دن میں تاخیر محسوس کرتے ہوئے، وہ بیان کرتی ہیں تو جب میرا دن آ گیا، اللہ نے آپ کو میرے پھیپھڑوں اور حلق کے درمیان اپنے پاس بلا لیا۔

مفردات الحدیث ٭ سَحْر: پھیپھڑا۔ بَيْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ: آپ کا سر میرے سینہ اور حلق کے درمیان تھا کہ آپ کو بلاوا آ گیا۔

[6293] ٨٥-(٢٤٤٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی وَاَلْحِقْنِی بِالرَّفِيقِ))

[6293]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وفات سے پہلے جبکہ وہ ان کے سینہ کا سہارا لیے ہوئے تھے، کچھ سنا اور میں نے کان دھرا تو آپ فرما رہے تھے، ''اے اللہ، مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ساتھیوں سے ملا۔''

[6294] (...)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6292] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: فضل عائشة رضی الله عنها برقم (٣٧٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٨)

[6293] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: مرض النبی ﷺ ووفاته برقم (٤٤٤٠) وفی المرض باب: تمنی المريض الموت برقم (٥٦٧٤) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب (٧٧) برقم (٣٤٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٦١٧٧)

[6294] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٢٤٣)

[6294]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، ہشام ہی کے واسطہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6295] ٨٦۔(. . .)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ

[6295]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں آپ سے سنا کرتی تھی کہ کوئی بھی نبی ہرگز فوت نہیں ہوتا، حتی کہ اسے دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دے دیا جاتا ہے، چنانچہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کی مرض الموت میں سنا، جبکہ آپ کی آواز بھاری ہو چکی تھی، آپ فرما رہے تھے، ''ان لوگوں کے ساتھ، جن پر اللہ نے انعام فرمایا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین کے ساتھ اور کیا ہی خوب یہ ساتھی ہیں، (النساء آیت نمبر ٦٩) فرماتی ہیں تو میں نے آپ کے بارے میں خیال کیا، اس وقت آپ کو اختیار دے دیا گیا ہے۔

مفردات الحدیث ✲ **اَخَذَتْهُ بُحَّة**: آپ کی آواز میں بھاری پن پیدا ہو گیا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رفیق سے مراد وہ لوگ ہیں، جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔

[6296] (. . .)و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6296]۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6297] ٨٧۔(. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي

[6295] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: مرض النبی ﷺ ووفاته برقم (٤٤٣٥) وبرقم (٤٤٣٦) وفی التفسير باب: (فاولئك مع الذن انعم الله عليهم من النبيين) برقم (٤٥٨٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ذكر مرض رسول الله ﷺ برقم (١٦٢٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٣٨)

[6297] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: آخر ما تكلم به النبی ﷺ برقم (٤٤٦٣) وفی الدعوات باب: دعاء النبی ﷺ (اللهم الرفيق الاعلی) برقم (٦٣٤٨) وفی الرقاق باب: من احب لقاء الله احب الله لقاه برقم (٦٥٠٩) انظر (التحفة) برقم (١٦١٢٧)

[6296] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٢٤٥)

عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ ((اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِی غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى)) قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِذًا لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِی كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلَهُ ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى))

[6297]۔ امام زہری بیان کرتے ہیں کہ سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر نے اہل علم کی ایک جماعت میں نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت سنائی، رسول اللہ ﷺ اپنی تندرستی کے دور میں یہ فرمایا کرتے تھے، ''واقعہ یہ ہے کہ کسی نبی کی روح کبھی بھی اس وقت تک قبض نہیں کی گئی، جب تک وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے، پھر اسے اختیار دیا جائے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا، آپ پر کچھ وقت کے لیے بے ہوشی طاری ہوئی، پھر ہوش میں آ گئے تو آپ نے اپنی نظر چھت پر لگا دی، پھر فرمایا، ''اے اللہ! رفیق اعلیٰ (اوپر کے ساتھی)'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے سوچا، اب آپ ہم میں رہنا پسند نہیں فرمائیں گے اور مجھے اس بات کی سمجھ آ گئی، جو آپ تندرستی میں ہمیں بتایا کرتے تھے کہ ''واقعہ یہ ہے کسی نبی کی روح کبھی اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی، جب تک وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے، پھر اسے اختیار دے دیا جائے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا آخری بول جو آپ کی زبان پر آیا، یہ تھا، ''اے اللہ! اوپر کا ساتھی۔''

[6298] ۸۸۔(۲۴۴۵) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ

[6298] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النکاح باب: القرعة بین النساء اذا اراد سفرا برقم (۵۲۱۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۴۶۲)

عَلٰی عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا

[6298] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب سفر پر نکلتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ اندازی کرتے، چنانچہ قرعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کا نکلا تو وہ دونوں آپ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئیں اور جب رات ہوتی تو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے ساتھ چلتے اور ان سے گفتگو فرماتے، (ایک رات) حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا، کیا آج رات آپ میرے اونٹ پر سوار نہ ہوں گی کہ میں آپ کے اونٹ پر سوار ہوں، تاکہ آپ بھی نظارے کر سکیں اور میں بھی دیکھ سکوں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، کیوں نہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر بیٹھ گئیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس آئے، جس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں، سلام کہا، پھر اس کے ساتھ چل پڑے، حتی کہ ایک منزل پر اتر پڑے، اسی اثناء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو نہ پایا تو غیرت کھا گئیں تو جب پڑاؤ کیا، اپنا پاؤں اذخر گھاس میں رکھتیں اور فرماتیں، اے میرے رب! مجھ پر کوئی بچھو یا کوئی سانپ مسلط فرما جو مجھے ڈس لے، وہ تو تیرے رسول ہیں، میں انہیں کچھ نہیں کہہ سکتی (کیونکہ اونٹوں کا تبادلہ خود ہی کیا تھا)

مفردات الحدیث ✲ تَنْظُرِينَ وانظر: ہم نئی نئی چیز کا مشاہدہ کر لیں، کیونکہ ان کے اونٹ مختلف جہات و اطراف میں تھے، یا ایک دوسرے کے اونٹ کے طور واطوار دیکھ لیں، یا میں آپ کے ساتھ رہنے کا نظارہ کر لوں اور آپ الگ سفر کا مشاہدہ کر لیں اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو احساس ہوا تو پھر اذخر میں پاؤں رکھ کر یہ دعا کرنے لگیں کہ کوئی زہریلی چیز انہیں ڈس لے تاکہ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ان کے پاس آ جائیں اور ان سے بات چیت کریں، جس سے وہ خود ہی محروم ہو گئی تھیں۔

فائدہ ...... سفر میں اگرچہ خاوند پر باری کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں ہے، وہ جسے چاہے ساتھ لے جا سکتا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ بیویوں کی تسکین اور تالیف قلبی کے لیے قرعہ اندازی کرتے تھے۔

[6299] ٨٩-(٢٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِى ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ))

[6299]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عورتوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کی باقی کھانوں پر فضیلت ہے۔“

[6300] (. . .) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِى حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَفِى حَدِيثِ اِسْمٰعِيلَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

[6300]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... **اس حدیث پر بحث پہلے حضرت خدیجہ کے فضائل میں گزر چکی ہے۔**

[6301] ٩٠-(٢٤٤٧) وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا ((اِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

[6299] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: فضل عائشه رضی الله عنها برقم (٣٧٧٠) وفی الاطعمة باب: الثريد برقم (٥٤١٩) وفی باب: ذكر الطعام برقم (٥٤٢٨) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فضل عائشة رضی الله عنها برقم (٣٨٨٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: فضل الثريد على الطعام برقم (٣٢٨١) انظر (التحفة) برقم (٩٧٠)

[6300] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٢٤٩)

[6301] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاستئذان باب: اذا قال: فلان يقرئك السلام ٦٢٥٣ وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی الرجل يقول: فلان يقرئك السلام برقم (٥٢٣٢) والترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء فی تبليغ السلام برقم (٢٦٩٣) وفی المناقب باب: فضل عائشة رضی الله عنها برقم (٣٨٨٢) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: رد السلام برقم (٣٦٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٧٢٧)

[6301]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام، تمہیں سلام کہتے ہیں،'' تو میں نے کہا، ان پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمت نازل ہو۔

[6302] (. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا

[6302]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6303] (. . .)و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6303]۔امام صاحب مذکورہ استاد سے ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6304] ۹۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ))** قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى

[6304]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! یہ جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔'' تو میں نے کہا، عليه السلام ورحمة الله، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، آپ وہ کچھ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

[6302] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٢٥١)

[6303] تقدم تخريجه برقم (٦٢٥١)

[6304] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (٣٢١٧) وفى فضائل الصحابة باب: فضل عائشة رضى الله عنه برقم (٣٧٦٨) وفى الادب باب: من دعا صاحبه ونقص من اسمه حرفا برقم (٦٢٠١) وفى الاستئذان باب: تسليم الرجال على النساء والنساء على الرجال برقم (٦٢٤٩) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: فضل عائشة رضى الله عنها برقم (٣٨٨١) والنسائى فى (المجتبى) فى عشرة النساء باب: حب الرجل البعض اكثر من بعض برقم ٧٠/ ٧۔۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٧٦٦)

۱۴......بَابِ: ذِكْرِ حَدِيْثِ أُمِّ زَرْعٍ

باب ١٤: ام زرع کی گفتگو

[6305] ٩٢-(٢٤٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُولٰى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُوزَرْعٍ فَمَا اَبُو زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَا مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ وَاَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُولُ فَلَا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِي زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ

[6305] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: حسن المعاشرة مع الاهل برقم (٥١٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٥٤)

بِنْتُ اَبِی زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِی زَرْعٍ طَوْعُ اَبِیهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْئُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِی زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِی زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُو زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِیَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِی وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعْطَانِی مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِی اُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِی اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَیْءٍ اَعْطَانِی مَا بَلَغَ اَصْغَرَ آنِيَةِ اَبِی زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

((كُنْتُ لَكِ كَاَبِی زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ))

[6305]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، گیارہ سہلیاں بیٹھیں اور انہوں نے باہمی عہد و پیمان باندھا کہ وہ اپنے خاندان کے حالات سے کوئی چیز چھپائیں گی نہیں، پہلی عورت نے کہا، میرا خاوند دبلے پتلے اونٹ کا گوشت ہے، جو دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر پڑا ہے، نہ اس تک پہنچنا آسان ہے کہ اس پر (آسانی سے) چڑھا جائے اور نہ موٹا تازہ (مرغوب ہے) کہ اس کے حصول کے لیے (کوشش کرکے) منتقل کیا جائے، دوسری عورت نے کہا، میرا خاوند! میں اس کی خبر پھیلانا نہیں چاہتی، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے، میں اس کو چھوڑ نہیں سکوں گی، یا اس کو مکمل نہیں کرسکوں گی، اگر میں اس کا تذکرہ چھیڑوں گی تو اس کے تمام عیب کا کچا چٹھا کھول دوں گی، یعنی کھلے چھپے تمام عیوب بیان کردوں گی، تیسری عورت نے کہا، میرا خاوند لمبوترا، بہت دراز قد احمق ہے، اگر میں زبان کھولوں تو مجھے طلاق مل جائے گی، اگر میں چپ رہوں تو لٹکی ہوں (جو نہ بیوہ ہے اور نہ خاوند والی)، چوتھی عورت نے کہا، میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح (معتدل) ہے، نہ گرم اور نہ سرد، نہ خوف و ڈر اور نہ اکتاہٹ و ملال۔ پانچویں عورت نے کہا، میرا خاوند گھر آئے تو چیتا ہے (سوتا ہے، گھر کے حالات سے بے خبر) اور اگر گھر سے باہر نکلتا ہے تو دلیر و شجاع، جو مال و متاع گھر میں چھوڑتا ہے، پوچھتا تک نہیں، چھٹی نے کہا، میرا خاوند، اگر کھاتا ہے تو سب کچھ سمیٹ جاتا ہے اور جب پیتا ہے تو آخری قطرہ تک چوس لیتا ہے اور اگر سوتا ہے تو سکڑ جاتا ہے اور میرے تک اپنا ہاتھ نہیں پہنچاتا، میری طرف ہاتھ نہیں بڑھاتا کہ دکھ درد جانے۔ ساتویں عورت نے کہا، میرا خاوند، شریر و ظالم، عاجز و بے بس، نامرد اور گراں بار، احمق ہے، ہر بیماری، اس کی بیماری ہے، تمام عیوب کا مجسمہ ہے، تیرا سر پھوڑے گا یا عضو توڑے گا، یا تیرے لیے دونوں چیزیں جمع کرے گا، آٹھویں عورت نے کہا، میرا خاوند، مہک میں زرنب خوشبو اور چھونے میں خرگوش (نرم و ملائم) نویں عورت نے کہا، میرا خاوند، بلند ستون والا،

یعنی سردار ہے، لمبے پر تلے والا یعنی دراز قد ہے، بہت راکھ والا یعنی سخی ہے، مہمان نواز ہے، اس لیے اس کا گھر مجلس کے قریب ہے، (لنگر جاری رہتا ہے) دسویں عورت نے کہا، میرا خاوند مالک، مالک کا کیا ہی کہنا، وہ سب تعریفوں سے بہتر اور بلند ہے، اس کے اونٹ، زیادہ عرصہ اپنے باڑے میں رہتے ہیں، بہت کم چراگاہ میں جاتے ہیں، جب وہ بینسری کی آواز سنتے ہیں، انہیں یقین ہو جاتا ہے، وہ ذبح ہوں گے۔ گیارہویں عورت نے کہا، میرا خاوند ابوزرع ہے، ابوزرع کا کیا ہی کہنا، اس نے زیورات سے میرے دونوں کان متحرک کر دیئے ہیں، چربی سے میرے دونوں بازو بھر دیئے، اس نے میری تعظیم کی تو میں اپنے آپ کو بڑا عظیم سمجھنے لگی، اس نے مجھے چند بکریوں کے مالکوں میں تنگ حال یا پہاڑی کونہ میں پایا، سو مجھے، گھوڑے، اونٹ، کھیت اور خرمن والوں میں کر دیا، میں اس کے سامنے بات کرتی ہوں تو مجھے پھٹکار نہیں پڑتی، میں سوتی ہوں تو صبح تک سوئی ہی رہتی ہوں (کام کاج کے لیے مجھے اٹھنا نہیں پڑتا) میں پیتی ہوں تو پیٹ بھر پیتی ہوں، (برتن میں چھوڑتی ہوں) ابوزرع کی ماں تو ابوزرع کی ماں کا کیا ہی کہنا، اس کے بورے بڑے بڑے وسیع و کشادہ ہیں اور اس کا گھر فراخ اور کھلا ہے، ابوزرع کا بیٹا تو ابوزرع کے بیٹے کا کیا ہی کہنا؟ اس کی آرام گاہ پتلی دبلی شاخ، (اس قدر کم خوراک کہ) اس کو بکری کے بچے کا بازو سیر کر دیتا ہے، ابوزرع کی بیٹی، ابوزرع کی بیٹی کا کیا ہی پوچھنا، اپنے باپ کی اطاعت گزار، اپنی ماں کی فرمانبردار اپنی چادر کو بھر دینے والی (موٹی تازی) اپنی سوکن کے لیے غضب کا باعث، ابوزرع کی لونڈی، ابو زرع کی لونڈی کیا ہی خوب، وہ ہماری گھریلو گفتگو کو نہیں پھیلاتی اور ہمارے غلہ کو لیجا کر یا بکھیر کر خراب نہیں کرتی اور ہمارے گھر کو خس و خاشاک سے نہیں آلودہ کرتی، اس عورت نے کہا، (ایک دن صبح صبح) ابوزرع گھر سے نکلا، جب کہ مشکیزے بلوئے جا رہے تھے، چنانچہ ایک عورت کو ملا جس کے ساتھ چیتوں جیسے دو (بیٹے) بچے تھے، جو اس کی کمر کے نیچے سے دو اناروں سے کھیل رہے تھے تو اس نے مجھے طلاق دے کر اس سے شادی کر لی، سو میں نے اس کے بعد ایک مالدار آدمی سے شادی کر لی، جو عمدہ گھوڑے پر سوار ہوا، نیزہ ہاتھ میں پکڑا اور میرے پاس بہت سے حیوانات لایا اور مجھے ہر قسم کے حیوانات کا جوڑا دیا اور کہا، اے ام زرع، خود کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی غلہ دے، اس نے مجھے جو کچھ دیا ہے، اگر سب کو جمع کروں تو وہ ابوزرع کے ایک چھوٹے برتن کو بھی نہیں پہنچتا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تیرے لیے ایسا ہوں، جیسا ابوزرع، ام زرع کے لیے تھا۔''

مفردات الحدیث ❶ **لحم جمل غث:** دبلا پتلا، جو لاغر ہونے کی بنا پر ناپسندیدہ ہو، اگر اس کو لَحْمٌ گوشت کی صفت بنائیں تو مرفوع ہوگا اور جَمَل اونٹ، کی صفت ہونے کی صورت میں مجرور، یعنی گوشت بھی اونٹ

کا ہے، جو سب گوشتوں میں نکما ہے اور ہے بھی کمزور اور لاغر اونٹ کا۔ ❷ جَبَلٌ وَعْرٌ: دشوار گزار پہاڑ جس پر چڑھنا مشکل ہے، کیونکہ رستہ دشوار گزار ہے۔ ❸ لَا سَهْلَ فَيُرْتَقٰى: راستہ آسان اور سہل نہیں ہے کہ سہولت و آسانی کی خاطر ایک نکمی اور کم قیمت چیز کی خاطر بھی طے کر لیا جائے۔ ❹ لَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ: موٹا تازہ یعنی قیمتی چیز نہیں ہے کہ اس کی خاطر مشقت اور تکلیف برداشت کرتے ہوئے مشکل گزار راستہ عبور کر لیا جائے، عورت کا مقصد یہ ہے کہ اس کا خاوند، بہت کم فائدہ بخش ہے، اور اس سے فائدہ کا حصول بھی بہت مشکل ہے، یعنی بدخلق ہونے کے ساتھ بخیل اور کنجوس بھی ہے اور اپنے آپ کو بہت بلند و بالا اور برتر بھی خیال کرتا ہے۔ ❺ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ: میں اس کی حالت کو نشر نہیں کرنا چاہتی۔ اِنِّی اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهٗ: مجھے اندیشہ ہے کہ میں اس کی حالت بیان کیے بغیر نہیں رہوں گی اور بات مکمل نہیں ہو سکے گی، یا اگر میں نے اس کے عیوب و نقائص بیان کر دیئے تو وہ مجھے طلاق دے دے گا اور میں اپنی اولاد اور اس سے تعلق خاطر کی بنا پر اس کو چھوڑ نہیں سکوں گی، یا اگر اَنْ کے بعد لا زائدہ مان لیا جائے جیسا کہ ❻ مَا مَنَعَكَ اَنْ لَا تَسْجُدَ: میں ان کے بعد لا زائدہ ہے تو معنی ہوگا، مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھے طلاق دے دے گا اور مجھے اسے چھوڑنا پڑے گا۔ ❼ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَبُجَرَهٗ: اس کے ظاہری اور باطنی عیوب ونقائص یا اس کے ظاہری عیوب اور پوشیدہ راز بیان کروں گی، اس طرح اس نے اجمالی طور پر اس کے تمام عیوب کی طرف اشارہ کر دیا، لیکن تفصیل میں جانے سے گریز کیا۔ ❽ عَشَنَّق: لمبا تڑنگا اور بقول بعض اپنی ہٹ کا پکا، اپنی بات منوانے والا، اس لیے اس کی ہیبت و رعب کی بنا پر اس کی بیوی دل کی بات زبان پر نہیں لا سکتی اور کڑوا گھونٹ پی کر رہ جاتی ہے، اس لیے اس کی بیوی اپنی ناگفتہ بہ حالت پر چپ چاپ رہ کر گزارہ کر رہی ہے، کیونکہ اگر وہ زبان کھولے گی تو اسے طلاق مل جائے گی، جس کے لیے وہ آمادہ نہیں ہے، اب اگر خاموش ہے اور اپنی ناخوش گوار حالت پر صابر و شاکر ہے تو معلقہ ہے، نہ بیوی نہ بیوہ، یہی مقصد ہے، اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ کا۔ ❾ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ: تہامہ کی رات بہت خوشگوار ہوتی ہے، کیونکہ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ، جس میں نہ گرمی کی شدت و حدت اور نہ ٹھنڈ اور سردی کی شدت بلکہ معتدل اور متوازن، گویا اس کا خاوند معتدل مزاج ہے اور اس کے لیے خوشگواری کا سبب ہے۔ ❿ لَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ: نہ اس سے اذیت و تکلیف پہنچنے کا دھڑکا اور نہ اس کی رفاقت و صحبت سے اکتاہٹ و ملال، کریمانہ اخلاق کا مالک۔ ⓫ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ: گھر میں داخل ہوتا ہے تو مجھ سے محبت و پیار کی وجہ سے مجھ سے دور نہیں رہ سکتا، یا تند خو اور بدخلق ہے، تعلقات سے قبل ہنسی مذاق نہیں کرتا، درندوں کی طرح چڑھ دوڑتا ہے، یا سوتڑ ہے، گھر میں سویا رہتا ہے، گھر کا مال و متاع، بیوی کے سپرد کر چھوڑا ہے، اس کا کبھی حساب کتاب نہیں مانگتا۔ ⓬ اِنْ خَرَجَ اَسِدَ: گھر کے باہر بڑا دلیر اور جری ہے، دشمن اس سے خوف

کھاتے ہیں، خاندان پر اس کی ہیبت اور دبدبہ ہے۔ ⑬ لَا يَسْئَلُ عَمَّ عَهِدَ: گھر کے حالات کے بارے میں نہیں پوچھتا، یعنی ہر چیز فراوانی سے مہیا کرتا ہے اور پھر حساب کتاب نہیں مانگتا، یا پھر گھر کے حالات کی اسے کوئی پرواہ نہیں، کوئی مرے یا جئے، تندرست ہو یا بیمار، اس نے نہیں پوچھنا۔ ⑭ اِنْ اَكَلَ لَفَّ: پیٹو ہے، سب کچھ چٹ کر جاتا ہے، کیونکہ لَفَّ کا معنی ہے، زیادہ سے زیادہ کھانا اور کسی کے لیے کچھ نہ چھوڑنا۔ ⑮ اِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ: جب پینا شروع کرتا ہے تو برتن میں ایک قطرہ نہیں چھوڑتا، یعنی حیوانات کی طرح صرف کھانے پینے کا شوق رکھتا ہے اور سب کچھ خود ہی ہضم کر جاتا ہے، کسی اور کو ملے یا نہ ملے۔ ⑯ اِنْ اضْطَجَعَ الْتَفَّ: کھا پی کر، الگ تھلگ ہو کر سمٹ سمٹا کر سو جاتا ہے۔ ⑰ لَا يُولِجُ الْكَفَّ: اپنی ہتھیلی بیوی کی طرف نہیں بڑھاتا، اس سے بے رخی اور بے نیازی برتتا ہے۔ ⑱ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ: اس کے غم و حزن اور کلفت جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتا، مقصد یہ ہے گھر والوں کی اسے پرواہ ہی نہیں ہے کہ ان کی ضروریات معلوم کر کے ان کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرے۔

⑲ غَيَايَاءُ: اگر غَيَايَة سے ماخوذ ہے تو معنی ظلمت و تاریکی ہے، یعنی وہ کسی چیز سے آگاہ اور واقف نہیں ہے، امور زندگی سے نابلد ہے، اگر غیّ بمعنی شرّ سے ماخوذ ہے تو معنی ہوگا، ہر وقت شرارت میں مگن ہے اور اگر غیّ بمعنی خیبة ناکامی سے ماخوذ ہے تو معنی ہے، ہر کام میں ناکام و نامراد ہے، عَيَايَاءُ: یعنی عاجز و بے بس، نہ کام کر سکے، نہ بول سکے اور بقول بعض نامرد، جو عورت کے پاس نہ جا سکے۔ طَبَاقَاءُ: حماقت میں غرق، یا گراں بار، جو عورت سے صحیح طور پر تعلقات قائم نہ کر سکے، اپنا سینہ، عورت کے سینہ سے ملا دے اور پچھلا حصہ عورت سے اٹھ جائے، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ: تمام عیوب کا مجسمہ۔ جو عیب و نقائص لوگوں میں الگ الگ موجود ہیں، وہ سب اس میں جمع ہیں۔

⑳ شَجَّكِ: تیرا سر پھوڑے گا، او فَلَّكِ: یا تیری ہڈی توڑے گا یا تیرا سب کچھ چھین لے گا۔ ㉑ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ: یا یہ دونوں کام کرے گا، سر پھوڑے گا، ہڈی پسلی توڑے گا، جب تیرے ساتھ یہ سلوک کرے گا، جبکہ تو غیر سے ہے تو میرا حشر کیا کرتا ہوگا۔ ㉒ الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ: زرنب ایک خوشبودار بوٹی ہے، یا ایک بہترین خوشبو ہے۔
㉓ والْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ: اس کو چھونا، خرگوش کو چھونا ہے، یعنی انتہائی صاف ستھرا رہتا ہے اور انتہائی نرم خو ہے اور شیریں گفتار ہے، نرم و گداز جسم کا مالک ہے۔ ㉔ رَفِيعُ الْعِمَادِ: بلند حسب و نسب کا مالک ہے، یا بلند و بالا عمارت کا مالک ہے، اس کی شہرت و چرچا ہر جگہ ہے، مہمانوں اور ضرورت مندوں کو اس کا گھر دور ہی سے نظر آ جاتا ہے۔

㉕ طَوِيلُ النِّجَادِ: نجاد: تلوار کا پرتلا، بلند و بالا اور دراز قامت ہے، یعنی شجاع اور بہادر ہے، یا وسیع اقتدار کا مالک ہے، ہر جگہ اس کی بات مانی جاتی ہے، ㉖ عَظِيمُ الرَّمَادِ: ہر وقت اس کے گھر آگ جلتی رہتی ہے اور ہر وقت مہمانوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے، بہت سخی اور مہمان نواز ہے۔ اس لئے گھر میں بہت راکھ جمع رہتی ہے

(27) قَرِيْبُ الْبَيتِ من النادِ: مجلس شوریٰ کے قریب گھر ہے، اس کے بغیر کوئی مشورہ نہیں ہوتا، یا اس کی جود و سخا اور مہمان نوازی کی بنا پر مجلس شوریٰ، اس کے گھر کے قریب منعقد ہوتی ہے، یا ہر پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہتا ہے۔ (28) مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَالِكَ: مالک کی تعریف و توصیف کے بارے میں، میں جو کچھ کہوں گی، یا اس کے اوصاف کے بارے میں جو بھی تصور قائم کیا جائے، وہ اس سے بلند ہے، یا عورتوں نے اپنے خاندوں کی تعریف میں جو کچھ کہا ہے، وہ اس سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ (29) كَثِيرَاتُ الْمَبَارِك: اس کے اونٹ زیادہ وقت اپنے باڑوں میں بیٹھتے ہیں، وہ ہر وقت مہمانوں کی آؤ بھگت کے لیے مستعد رہتا ہے، وہ اونٹ چرنے کے لیے باہر نہیں بھیجتا تاکہ مہمان کی آمد پر اسے فوراً دودھ اور گوشت پیش کیا جا سکے۔ (30) قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ: چرنے کے لیے باہر بہت کم جاتے ہیں، مَبَارِك، مَبْرَكٌ کی جمع ہے اور مَسَارِح، مَسْرَح کی جمع ہے، یہ دونوں مصدر میمی بھی بن سکتے ہیں اور ظرف زمان و مکان بھی۔ (31) صَوْتُ الْمِزْهَرِ: بانسری کی آواز، مہمانوں کی آمد پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کا استقبال باجے گاجے سے کیا جاتا ہے، جس کی بنا پر أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكَ: انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب مہمانوں کے لیے انہیں ذبح کر دیا جائے گا۔ (32) أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ: أَنَاسَ: حرکت دی یا بوجھل کروایا جس کی بنا پر نیچے لٹک کر گرنے لگا، حُلِيٌّ، حِلْيَة کی جمع ہے زیورات، یعنی میرے کانوں کو بے شمار زیورات سے بوجھل کر دیا ہے۔ (33) مَلَأَ مِنَ الشَّحْمِ عَضُدَيَّ: خوب کھلا پلا کر مجھے موٹی تازی کر دیا ہے، یا یہ معنی ہے، میں اس کے ہاں خوش و خرم رہتی ہوں اور پھولے نہیں سماتی، بازو بول کر تمام بدن مراد لیا ہے، یا یہ مراد ہے میں خوب طاقتور اور زور آور ہو گئی ہوں۔ (34) بَجَّحَنِي: اس نے مجھے خوش کر دیا ہے، یا بڑا بنا دیا ہے، میری تعظیم و تکریم کرتا ہے۔ (35) فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ: جیم پر کسرہ ہے، اگرچہ فتحہ کی گنجائش ہے، میں اپنے آپ سے خوش ہو گئی ہوں، یا اپنے آپ کو بڑا سمجھتی ہوں، مجھے اپنے آپ پر فخر ہے۔ (36) شِقٌّ: ایک جگہ کا نام ہے، یا جہد و مشقت کو کہتے ہیں، یا پہاڑی کونہ، یعنی میں ایک تنگ حال، پر مشقت زندگی والے، چند بکریوں کے مالک خاندان کی فرد تھی۔ (37) اَهْلِ صَهِيْلٍ: صَهِيْل، گھوڑے کا ہنہنانا، یعنی گھوڑوں کا مالک۔ (38) اِطِيْط: اونٹوں کی آواز، ان کا بلبلانا۔ (39) اهل الاطِيْط: اونٹوں والے۔ (40) دَائِس: دوس غلہ گھنا، یعنی بیلوں اور کھیت والا۔ (41) مُنَقٍّ: غلہ کی صفائی اور تنقید کرنے والا ہے، مقصد یہ ہے کہ ابو زرع ہر قسم کے حیوانات کی کثیر تعداد کا مالک ہے اور بہت بڑا زمیندار ہے، اس طرح گھر میں ہر قسم کی خوشحالی اور فارغ البالی ہے، اگر مُنِقٍّ کو نقیق سے ماخوذ مانیں تو معنی ہو گا، پرندوں کو ذبح کرنے والا، یعنی گھر میں پرندے کا گوشت پکتا ہے۔ (42) اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ: میری بات کا برا نہیں منایا جاتا، میری کوئی بات رد نہیں کی جاتی، یا مجھ پر پھٹکار کر نہیں ڈالی جاتی۔ (43) اَرْقُدُ مَا اَتَصَبَّحُ: صبح تک سوئی رہتی ہوں، میں اس قدر محبوبہ

اور پیاری ہوں کہ امن وسکون کے ساتھ اپنی نیند سوتی ہوں، کوئی میری نیند میں خلل نہیں ڈالتا، اپنی خدمت کے لیے مجھے نہیں لگا تا یا کام کاج اور خدمت کے لیے نوکر چاکر بہت ہیں، اس لیے مجھے صبح صبح نہیں اٹھنا پڑتا۔ (44) اَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ: میں خوب سیراب ہو کر پیتی ہوں، حتی کہ مشروب برتن میں چھوڑتی ہوں، اگر نون کی جگہ میم ہو یعنی أَتَقَمَّحُ ، اتنا پیتی ہوں کہ اور پینے کی گنجائش نہیں رہتی، یا خوب سیراب ہو کر سر اٹھاتی ہوں، حالانکہ پانی ہمارے ہاں نایاب ہے۔ (45) عُكُوم: عِكْم کی جمع ہے، غلہ کے بورے۔ (46) رَدَاحٌ: بڑے بڑے۔ (47) فساح: وسیع عریض یعنی گھر بہت بڑا، کھلا اور وسیع وعریض ہے، اور اس میں ہر سامان کثرت سے ہے۔ (48) مَضْجَع: آرام گاہ، مَسَلٌّ، مصدر میمی ہے کھینچنا، یا ظرف مکان، کھینچے کی جگہ، یا كَمَسَلِّ شَطبَة: کھجور کی چھڑی یا تلوار، مطلب یہ ہے، وہ بہت چھریرے بدن کا ہے، ہلکا پھلکا ہے، بھاری بھرکم نہیں ہے، اس لیے بہت کم جگہ گھیرتا ہے، تلوار ہے جو میان سے سونتی گئی ہے۔ (49) تُشْبِعُهُ: ذِرَاعُ الْجَفرة: جَفرہ بکری کا چار ماہ کا بچہ یعنی بہت کم خور، اس کے سیر کرنے کے لیے بکری کے بچے کا ایک بازو ہی کافی ہے، پیٹو نہیں ہے۔ (50) طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوعُ امِهَا: (اس کی بیٹی) اپنے باپ کی اطاعت گزار اور اپنی ماں کی فرمانبردار ہے، یعنی دونوں کی وفادار ہے، اس لیے دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (51) مِلْءُ كِسَاءِ هَا: بھاری بھرکم اور موٹی تازی و تنومند ہونے کی بنا پر اپنی چادر کو بھر لیتی ہے، یعنی خوب لحیم وشحیم ہے، جو عربوں کے ہاں عورتوں کے حق میں پسندیدہ وصف ہے۔ (52) غَيْظُ جَارِتِهَا: اپنے حسن صورت اور حسن سیرت اور بلند کردار کی بنا پر اپنی سوکن کے لیے غیض وغضب کا باعث ہے، یا پڑوسنیں اس سے جلتی ہیں، کیونکہ سوکن تو ہر حالت میں جلتی ہے۔ (53) لَا تَبُثُّ حَدِيثَنا تَبْثِيثًا: ہمارے گھر کی باتوں کی پھیلاتی یا نشر نہیں کرتی ہے۔ (54) لا تبث حديثنا لا تنقث ميرتنا تَنْقِيثًا: ہمارے غلہ کو بالکل خراب نہیں کرتی یا اس کو باہر نہیں لے جاتی، انتہائی امانت اور دیانت سے متصف ہے، خیانت بالکل نہیں کرتی۔ (55) لَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا: ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے نہیں بھرتی، گھر کو انتہائی صاف ستھرا رکھتی ہے، یعنی نظافت پسند ہے، اگر تَغْشِيشًا ہو تو عُش (گھونسلہ) کی بجائے غِش: دھوکہ وفریب سے ماخوذ ہوگا، یعنی بددیانتی اور خیانت سے کام نہیں لیتی، یا عفیف اور پاکدامن ہے، اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہے۔ (56) الاوَطَابُ تُمْخَضُ: اَوْطَابَ، وَطب کی جمع ہے، دودھ کے برتن، یعنی دودھ کے برتن بلوئے جارہے تھے، تاکہ مکھن نکالا جائے، یا موسم بہار سے کنایہ ہے کہ سرسبزی وشادابی کا موسم تھا۔ (57) يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصرِها بِرُمَّانَتَيْنِ: اس کے بچے کی کوکھ کے نیچے سے، اس کے پستانوں سے کھیل رہے تھے، جو انار کی طرح خوبصورت تھے، گول ہونے کے باوجود لٹک رہے تھے، گویا وہ بھاری بھرکم تھی اور لیٹتے وقت کمر زمین سے اٹھ جاتی تھی، یا اس کی کمر کے نیچے سے گیند کی طرح اناروں کو ادھر ادھر

پھینک رہے تھے۔ 58 رَجُلاً سَرِيًّا: سردار اور شریف آدمی یا صاحب ثروت اور مالدار آدمی۔ 59 رَكِبَ شَرِيًّا: تیز رفتار، اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سوار ہوا، جو مسلسل بلا تکان وفتور بھاگتا ہے۔ اخذ خطیاً نیزہ پکڑا۔ 60 اَرَاحَ عَلَيّ نَعَمًا ثَرِيًّا: جو شام کو میرے پاس بے شمار اونٹ یا مویشی لایا، بقول ملا علی قاری نَعَم سے مراد اونٹ، گائے اور بکری ہے۔ 61 اَعْطَانِي مِنْ كُلِّ به رائحةٍ زَوْجًا: شام کو لوٹنے والا اونٹ، گائے، بھیڑ بکری اور غلاموں کو جوڑا جوڑ کرا دیا، یا ہر قسم کے مویشی مجھے مہیا کیے۔ 62 كُنْتُ لَكِ كَابِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ: میں تیرے لیے اس طرح ہوں جس طرح ابوزرع ام زرع کے لیے تھا، بعض جگہ یہ تصریح ہے۔ 63 فِي الْأُلْفةِ والرِفاءِ لا فِي الفرقة والجلاء: محبت و پیار اور سازگاری و موافقت میں جدائی اور علیحدگی میں نہیں اور بعض میں ہے، اس نے طلاق دے دی تھی، میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا، آپ میرے باپ اور ماں قربان، آپ تو میرے لیے ابوزرع جیسا ام زرع کے لیے تھا، اس سے بہتر ہیں۔

[6306] وحَدَّثَنِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا

[6306]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے، ان الفاظ کے فرق سے بیان کرتے ہیں، بلاشک عَيَاياء طَبَاقَاءُ کہا، صرف قَلِيلَات المَسَارِح کہا اور کہا، صِفْرُ رِدَائِها، اپنی چادر کو خالی رکھنے والی، اپنی سوکن کے لیے تباہ کن یا دہشت انگیز اور ہمارے غلہ کو منتقل نہیں کرتی اور اس نے مجھے تمام ذبح کرنے والے جانوروں کا جوڑا جوڑا دیا۔

مفردات الحدیث 1 صِفْرُ رِدَائها: یعنی اس کا پیٹ پچکا ہوا ہے، یا اس کے پستان ابھرے ہوئے ہیں، اس لیے پستانوں کے نیچے سے چادر بلند رہتی ہے، بدن کے اس حصہ کو چادر نہیں لگتی، اس طرح وہ خالی رہتا ہے، عَقْرُ جَارَتِهَا، حسد وغیظ سے سوکن مری رہتی ہے، یا دہشت زدہ رہتی ہے، جارة سے مراد پڑوسن بھی ہوسکتی ہے۔ 2 مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ: فَاعِلَة، مَفْعُولة کے معنی میں ہے، یعنی مَذْبُوحة، ہر وہ جانور جو ذبح ہونے کے قابل ہے، اس کو ذبح کرنا جائز ہے۔

[6306] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٥٥)

۱۵...... بَاب: فَضَائِلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ النَّبِيِّ عَلَيْهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

باب ۱۵: حضرت فاطمہ بنت النبی علیہا الصلوٰۃ والسلام کے فضائل

[6307] ۹۳-(۲٤٤۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ اَنَّ

الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((اِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَاْذَنُونِي اَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ اِلَّا اَنْ يُحِبَّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا))

[6307]۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت طلب کی ہے کہ اپنی بیٹی کی شادی، علی بن ابی طالب سے کر دیں تو میں انہیں اجازت نہیں دیتا، پھر میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، میں انہیں اجازت نہیں دوں گا، الا یہ کہ ابو طالب کا بیٹا پسند کرے کہ میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے شادی کر لے، کیونکہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے اضطراب و پریشانی میں ڈالتی ہے وہ مجھے بھی بے چین کرتی ہے اور جو چیز اس کے لیے اذیت کا باعث ہے، مجھے بھی اذیت پہنچاتی ہے۔

فائدہ:...... ہشام کے بیٹے حارث رضی اللہ عنہ نے جو ابوجہل کا بھائی تھا، اس نے اپنی بھتیجی کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شادی کرنے کی اجازت طلب کی، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا پیغام بھیجا تھا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی اس کا پتہ چل گیا تو انہوں نے آپ سے شکایت کی کہ آپ اپنی بیٹیوں کا دفاع نہیں کرتے، اس لیے آپ نے اس مسئلہ میں خطبہ دیا اور پرزور الفاظ میں اجازت دینے کی بات کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے

[6307] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ برقم (۳۷٦٤) وفی باب: مناقب فاطمة عليها السلام برقم (۳۷٦۷) وفی النكاح باب: ذب الرجل عن ابنته فی الغيرة والانصاف برقم (۵۲۳۰) وفی الطلاق باب: الشقاق وهل يشير بالخلع عند الضرورة برقم (۵۲۷۸) وابو داود فی (سننه) فی النكاح باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء برقم (۲۰۷۱) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ برقم (۳۸٦۷) انظر (التحفة) برقم (۱۱۲٦۷)

مشورہ لیا تو آپ نے انہیں بھی اجازت نہ دی، کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ اور تمام بہنیں وفات پا چکی تھیں، اب ان کی غم خواری کے لیے اور ان کی دلجوئی اور تسلی کے لیے آپ ہی رہ گئے تھے اور وہ اپنا غم کسی اور کو نہیں بتا سکتی تھیں اور اپنے دل کا بوجھ ہلکا نہیں کر سکتی تھیں اور یہ چیز ان کے لیے فتنہ اور آزمائش کا باعث بنتی، اس لیے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں اور شادی کی اجازت نہ دی، تاکہ اس کی پریشانی سے آپ کو پریشانی لاحق نہ ہو، اگرچہ فی نفسہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے اور شادی کرنا جائز تھا، نیز دوسرا سبب مخطوبہ (منگیتر) کا اللہ کے دشمن کی بیٹی ہونا ہے، اگر وہ اللہ کے دشمن کی بیٹی نہ ہوتی تو زیادہ تشویشناک صورت نہ ہوتی، ہر عورت طبعی اور فطرتی طور پر اپنے باپ کا دفاع کرتی ہے اور یہاں بھی اس کا امکان موجود تھا کہ سوکن ہونے کی بنا پر وہ کوئی ایسی بات کر لیتی ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذیت کا باعث بنتی، اس لیے خرابی وفساد کے اندیشہ کی خاطر سد ذریعہ کے طور پر آپ نے اجازت نہ دی، یہ نہیں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے اور شادی کرنا جائز نہ تھا۔

مفردات الحدیث ❶ **بَضْعَةٌ**: ٹکڑا، حصہ، جز۔ ❷ **يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا**: جو چیز اس کے لیے قلق واضطراب کا سبب ہے، وہ میرے لیے بھی قلق اور بے چینی کا باعث ہے۔

[6308] ٩٤-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا))**

[6308]۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے، وہ میرے لیے بھی تکلیف دہ ہے۔''

[6309] ٩٥-(. . .) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ

[6308] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٥٧)

[6309] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجمعة باب: من قال في الخطبة بعد الثناء: اما بعد برقم (٩٢٦) وبرقم (٩٢٦) تعليقا من غير ذكر القصة وفي فرض الخمس باب: ما ذكر من درع النبي ﷺ وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه وما استعمل الخلفاء بعده من ذلك مما لم يذكر قسمته ومن شعره ونعله وآنيته مما يترك اصحابه وغيرهم بعد وفاته برقم (٣١١٠) وابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء برقم (٢٠٦٩) وبرقم (٢٠٧٠) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: الغيرة برقم (١٩٩٩) انظر (التحفة) برقم (١١٢٧٨)

تَامُرُنِی بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ اَنْتَ مُعْطِیَّ سَیْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّی اَخَافُ اَنْ یَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَیْهِ وَایْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَیْتَنِیهِ لَا یُخْلَصُ اِلَیْهِ اَبَدًا حَتّٰی تَبْلُغَ نَفْسِی اِنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِی جَهْلٍ عَلٰی فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَخْطُبُ النَّاسَ فِی ذٰلِكَ عَلٰی مِنْبَرِهِ هٰذَا وَاَنَا یَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ ((اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّی وَاِنِّی اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِی دِینِهَا)) قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِی عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰی عَلَیْهِ فِی مُصَاهَرَتِهِ اِیَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ ((حَدَّثَنِی فَصَدَقَنِی وَوَعَدَنِی فَاَوْفٰی لِی وَاِنِّی لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا))

[6309]۔ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اسے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جب وہ یزید بن معاویہ کے ہاں سے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے موقعہ پر مدینہ پہنچے تو انہیں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما ملے اور ان سے کہا، کیا آپ کو مجھ سے کوئی ضرورت ہے (کام ہے) تو اس کے بارے میں فرمایئے؟ تو میں نے اس سے کہا، کوئی کام نہیں ہے، حضرت مسور رحمہ اللہ نے ان سے کہا، کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار عنایت کریں گے؟ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لوگ اس کے بارے میں آپ پر غالب آ جائیں گے، (آپ سے چھین لیں گے) اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے وہ عنایت کر دیں گے تو جب تک مجھ میں جان ہے، اس تک کوئی بھی نہیں پہنچ سکے گا، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں، ابوجہل کی بیٹی کو منگنی کا پیغام بھیجا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس مسئلہ میں اپنے اس منبر پر لوگوں کو خطاب کرتے سنا اور میں ان دنوں بلوغت کے قریب تھا، آپ نے فرمایا: ''فاطمہ میرا جزء ہے اور مجھے اندیشہ ہے، اسے اس کے دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالا جائے گا۔'' پھر آپ نے عبدالشمس کی اولاد میں سے اپنے ایک داماد کا تذکرہ کیا اور اس کی دامادی کی بہت اچھی تعریف فرمائی، آپ نے فرمایا: ''اس نے مجھ سے گفتگو کی اور مجھ سے سچ بولا، اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا اور میرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا اور میں حلال کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ حرام کو حلال کر سکتا ہوں، لیکن بات یہ ہے، اللہ کی قسم، اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی یکجا جمع نہیں ہو سکتیں۔''

مفردات الحدیث ❶ هَلْ اَنْتَ مُعْطِیَّ سَیْفَ رَسُولِ اللّٰهِ: کیا آپ مجھے آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار ذوالفقار عنایت کریں گے، جو آپ کے پاس ہے۔ ❷ اِنِّی اَخَافُ اَنْ یَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَیْهِ: مجھے اندیشہ ہے بنوامیہ کے لوگ اس کو آپ سے چھین لیں گے، یہ مسور کا اپنا خیال ہے، اگر انہوں نے چھینی ہوتی تو مسور درمیان میں حائل

نہیں ہوسکتا تھا، اگر مجھے دے دو گے تو جب تک میرے جسم میں جان ہے، کوئی اس تک پہنچ نہیں سکے گا، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی اور طیب خاطر کا بہت لحاظ رکھتے تھے، جیسا کہ آپ نے حضرت علی کے ابوجہل کی بیٹی سے شادی کے پیغام پر اس کا اظہار فرمایا، اس طرح میں آپ کی دلجوئی اور طیب خاطر چاہتا ہوں کہ آپ کو اس تلوار کے سلسلہ میں کسی پریشانی سے دوچار نہ ہونا پڑے، اس پریشانی کو میں برداشت کروں، اس لیے مجھے دے دیں، میں آپ کی خاطر اس کی حفاظت کروں گا۔ ❸ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ عَبْدِ شَمْسٍ: اس سے مراد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خاوند حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس ہیں، اس نے کافر ہونے کے دور میں بھی حضرت زینب کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی لالچ کو ٹھکرا دیا اور پھر ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ آ جانے پر بھی کسی اور عورت سے شادی نہیں کی، اسلام لانے کے بعد، حضرت زینب ہی اسی کے ہاں گئیں۔ ❹ وَعَدَنِي فَأَوْفَى لِي: جب جنگ بدر میں، ابو العاص جو اس وقت کافر تھا، قید میں آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس شرط پر چھوڑ دیا تھا کہ میں حضرت زینب کو آپ کے پاس بھیج دوں گا، اس سلسلہ میں اس نے آپ سے سچا وعدہ کیا اور پھر اس کو پورا کیا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیج دیا اور یہ بھی ممکن ہے، اس نے اور شادی نہ کرنے کا وعدہ کیا ہو۔ ❺ إِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا: حرام کو حلال ٹھہرانا اور حلال کو حرام ٹھہرانا، میرے بس میں نہیں ہے، حلت وحرمت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لیے میں نہیں کہتا کہ حضرت علی کے لیے اور شادی کرنا حرام ہے، لیکن بات یہ ہے، لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ بِنْتُ عَدو الله مكانا واحداً، اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی یکجا اکٹھی نہیں ہوسکتیں، کیونکہ سوکنیں طبعی طور پر ایک دوسرے سے الرجک ہوتی ہیں، اور ایک دوسری سے حسد وکینہ رکھتی ہیں، اس لیے یہ رشتہ دونوں کے خاندانوں کو متاثر کرتا ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضی اور تکلیف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت وتکلیف کا باعث بن سکتی ہیں اور کسی مسلمان کے لیے اس کا سبب بننا مناسب نہیں ہے، اس لیے اس شادی کی اجازت نہیں ہوسکتی۔

[6310] ٩٦-(. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ

[6310] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٥٩)

بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِّنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَّفْتِنُوهَا وَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)) قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ

[6310]۔حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں تو جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی، وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگیں، آپ کی قوم کا خیال ہے، وہ لوگ باہمی گفتگو میں کہتے ہیں، آپ اپنی بیٹیوں کی خاطر غصہ میں نہیں آتے (اسی بنا پر) یہ علی رضی اللہ عنہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ خطاب کے لیے کھڑے ہوئے، جب آپ نے کلمہ شہادت سے آغاز کیا تو میں نے آپ سے سنا، پھر آپ نے فرمایا: ”حمد وصلوٰۃ کے بعد! میں نے ابو العاص بن ربیع کو رشتہ دیا تو اس نے مجھ سے گفتگو کی اور مجھ سے سچ بولا اور فاطمہ بنت محمد یقیناً میرا ٹکڑا ہے اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ لوگ اس کو آزمائش میں ڈالیں اور صورت حال یہ ہے، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک آدمی کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتی۔“ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام ترک کر دیا۔“

[6311] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6311]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6312] ۹۷۔(۲۴۵۰) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ

عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَكَيْتِ ثُمَّ

[6311] تقدم تخريجه برقم (٦٢٥٩)

[6312] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ برقم (٣٧١٥) وبرقم (٣٧١٦) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٤٢٥) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: فضل ازواج النبي ﷺ برقم (٣٨٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٣٩) وبرقم (١٨٠٤٠)

سَارَّكِ فَضَحِكْتِ قَالَتْ سَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي اَنِّي اَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ اَهْلِهِ فَضَحِكْتُ

[6312] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلا کر ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں، پھر آپ نے اس سے سرگوشی کی تو ہنس پڑیں تو حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، یہ کیا راز کی بات تھی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے راز کے انداز میں کہی اور آپ رو پڑیں، پھر آپ سے سرگوشی کی تو آپ ہنس پڑیں؟ تو انہوں نے (آپ کی وفات کے بعد) بتایا، آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے اپنی موت کی خبر دی تو میں رو پڑی، پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میں آپ کے خاندان والوں میں سب سے پہلے، آپ کے پیچھے پہنچوں گی تو میں ہنس پڑی۔

[6313] ۹۸۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ مَا كُنْتُ اُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ اَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْاُولَى فَاَخْبَرَنِي اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاَنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ ((**وَاِنِّي لَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَاِنَّهُ نِعْمَ**

[6313] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٢٣) وفي فضائل القرآن باب: كان جبريل يعرض القرآن على النبي ﷺ والحديث بعد هذا الباب مباشرة وفي الاستئذان باب: من ناجى بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه فاذا مات اخبر به برقم (٦٢٨٥) وبرقم (٦٥٨٦) وابن ماجه في (سننه) في الجنائز باب: ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ برقم (١٦٢١) انظر (التحفة) برقم (١٧٦١٥)

السَّلَفُ أَنَا لَكِ)) قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ ((يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ

[6313]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ کے پاس تھیں، ان میں سے کوئی پیچھے نہیں رہ گئی تھی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، اس کی چال گویا بالکل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے تو آپ نے فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید۔'' چنانچہ آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں بٹھا لیا، پھر آپ نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کہی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں، پھر آپ نے اس سے سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ تو میں نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ تمھیں راز کی بات بتائی ہے اس کے باوجود تم روتی ہو؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے تو میں نے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کر سکتی۔ عائشہ بتاتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو میں نے اس سے کہا کہ پس تم اس حق کی بنا پر جو میرا تجھ پر ہے، لازم ٹھہراتی ہوں تو مجھے ضرورت بتائے گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے کیا کہا؟ تو اس نے کہا، ہاں جب مجھ سے پہلی دفعہ سرگوشی کی تو آپ نے مجھے بتایا کہ جبریل علیہ السلام آپ سے ہر سال ایک یا دو دفعہ دور کرتے تھے اور صورت حال یہ ہے کہ اس نے اس دفعہ آپ سے دو دفعہ دور کیا ہے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے لہذا تو اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تیرے لیے بہترین پیش رو ہوں۔ تو اس پر میں رونا روئی جو تو نے دیکھا، تو جب آپ نے مجھے بے قرار دیکھا تو میرے ساتھ دوبارہ سرگوشی کی تو فرمایا اے فاطمہ! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تو عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ تو میں وہ ہنسی ہنسی جو تو نے دیکھا۔

فائدہ :...... حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سرگوشی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی موت کی غم انگیز خبر دی تو وہ بے قرار ہو کر رو پڑی، پھر آپ نے دوبارہ سرگوشی میں یہ غم انگیز خبر دی کہ جلد ہی میرے بعد تم فوت ہو جاؤ گی اور مجھے آ ملو گی تو موت کی خبر پر آپ سے ملاقات کی خبر غالب آ گئی تو وہ ہنس پڑیں، لیکن اس کے مقابلہ میں حضرت مسروق کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے پہلی دفعہ سرگوشی میں اپنی موت کی خبر دی اور فرمایا، تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، کیونکہ میں تمہارا بہترین پیش رو ہوں، جو تمہارے استقبال کے لیے آگے جا رہا ہے تو وہ آپ کی موت کے صدمہ کی بنا پر رو پڑیں، پھر دوبارہ سرگوشی کی تو انہیں امت کی عورتوں کی سرداری کی خوش خبری سنائی اور اس پر راضی ہونے کے لیے کہا تو ہنس پڑیں اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ پہلی دفعہ اپنی موت کی خبر کے ساتھ حضرت فاطمہ کی موت کی خبر بھی دی، اپنی موت کی خبر ہنسی

اور گریہ دونوں کا سبب بن سکتی ہے، موت کے اعتبار سے گریہ اور آپ کی ملاقات کا سبب ہونے کی بنا پر مسرت و شادمانی، اس لیے جب اپنی موت کے ساتھ ہی، ان کی موت کی خبر دے کر گریہ اور ہنسی دونوں کے حالات پیدا کر دیئے گئے، گریہ پر ملاقات کی فرحت ومسرت غالب آ گئی تو پھر بیقراری تو دور ہوگئی، دوبارہ سرگوشی کی کیا ضرورت رہی، اس لیے صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ دوسری سرگوشی میں حضرت فاطمہ کی موت کی خبر کے ساتھ انہیں سرداری کی خوش خبری بھی سنائی گئی تو انہیں مسرت ہوئی اور وہ ہنسنے لگیں۔

[6314] اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةٌ فَجَائَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي)) فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اِنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ اَخَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ وَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا قُبِضَ سَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَاَنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ ((وَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِي وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِي لُحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ)) فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ ((اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ)) فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ

[6314]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی تمام بیویاں آپ کے پاس تھیں، ان میں سے کوئی پیچھے نہیں رہ گئی تھی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، اس کی چال گویا بالکل کہ رسول اللہ ﷺ کی چال ہے تو آپ نے فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید۔'' چنانچہ آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں بٹھا لیا، پھر آپ نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کہی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں، پھر آپ نے اس سے سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں تو میں نے اس سے کہا، کیوں روتی ہو؟ اس نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کر سکتی، میں نے کہا، میں نے آج جیسے دن کی مسرت وخوشی جو رنج وغم سے اس قدر قریب ہو نہیں دیکھی تو جب وہ رو پڑیں، میں نے ان سے

[6314] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٢٦٣)

کہا، کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ تمہیں اپنی بات بتائی ہے، پھر بھی روتی ہو؟ اور میں نے ان سے پوچھا، آپ نے کیا فرمایا تو اس نے کہا، میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کر سکتی تو جب آپ کی روح قبض کر لی گئی، میں نے ان سے پوچھا تو اس نے بتایا، واقعہ یہ ہے، آپ نے مجھے بتایا تھا، ''جبریل علیہ السلام آپ سے ہر سال قرآن کا دور ایک دفعہ کرتے تھے اور انہوں نے اس سال اس کا دور دو دفعہ کیا ہے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت آ گیا ہے اور تم میرے خاندان سے سب سے پہلے مجھے ملو گی اور میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں۔'' تو میں اس پر رو پڑی، پھر آپ نے میرے ساتھ سرگوشی کی اور فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو، یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔'' تو میں اس سے ہنس پڑی۔

١٦......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا

باب ١٦: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

[6315] ١٠٠-(٢٤٥١) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْقَيْسِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ قَالَ وَاُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام اَتَى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِاُمِّ سَلَمَةَ ((مَنْ هٰذَا)) اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

[6315]۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد سے کہا، اگر تم سے ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں داخل نہ ہونا اور نہ سب سے آخر میں بازار سے نکلنا، کیونکہ وہ شیطان کی رزم گاہ ہے اور وہیں وہ اپنا جھنڈا گاڑتا ہے، انہوں نے کہا، مجھے بتایا گیا ہے، جبریل علیہ السلام اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آئے، جبکہ آپ کے پاس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں تو آپ سے باتیں کرنے لگے، پھر چلے گئے تو نبی اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا،

[6315] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٣٤) وفي فضائل القرآن باب: كيف نزل الوحي واول ما نزل برقم (٤٩٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٠١) وبرقم (٤٥٠١)

''یہ کون تھا؟'' یا جو بھی آپ نے کہا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، یہ دحیہ رضی اللہ عنہ تھے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے اسے وہی سمجھا تھا، حتی کہ میں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا، آپ ہمارا واقعہ سنا رہے تھے، یا آپ نے جو کچھ کہا، ابوعثمان کے شاگرد کہتے ہیں، میں نے ابوعثمان سے پوچھا، آپ نے یہ روایت کس سے سنی؟ اس نے کہا، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے۔

مفردات الحدیث ❶ **لَا تَكُونَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ**: بازار میں سب سے پہلے جانا، یا سب سے آخر میں نکلنا، اس بات کی علامت ہے کہ اس انسان کو بازار جانے کا شوق و ذوق ہے اور بازار سے محبت ہے، حالانکہ بازار محبت گاہ نہیں ہے، ایک ضرورت کی جگہ ہے، جہاں بقدر ضرورت رہنا چاہیے، ❷ **مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ**: شیطان کی رزم گاہ ہے، یہاں شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں اور بازار میں موجود دکانداروں اور گاہکوں کے درمیان معرکہ برپا ہوتا ہے، وہ اپنے حواریوں کے ساتھ مل کر لوگوں سے خلاف دین و شریعت کام کروانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے پیچھے لگ کر لوگ خلاف شریعت امور کے مرتکب ہوتے ہیں، اس لیے **بِهَا يَنْصِبُ رَايَةَ**، وہ بازار میں جھنڈے گاڑتا ہے اور اپنے اعوان و انصار کو بازار میں جھونکتا ہے، تا کہ وہ لوگوں کو غلط کاموں پر اکسائیں اور ان کی معیشت و معاشرت میں نقب لگائیں، ❸ **يُخْبِرُ خَبَرَنَا**: آپ نے گھر میں پیش آمدہ واقعہ کا خطبہ میں تذکرہ فرمایا اور جبریل کے آنے کی خبر دی، چونکہ حضرت جبریل علیہ السلام عموماً حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں آتے تھے، جو کہ انتہائی حسین و جمیل تھے، اس لیے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہی خیال کیا، اس لیے يُخْبِرُ خَبَرَنَا کہنا یا يُخْبِرُ خَبَرَ جبريل کہنا، دونوں طرح صحیح ہے اس لئے اس کو مسلم شریف کی حدیث میں تصحیف و تبدیلی قرار دینا، درست نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ تقی رحمہ اللہ قاضی عیاض سے تصحیف کا قول نقل کیا ہے۔

١٧...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ عنہا

باب ۱۷: ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے فضائل

[6316] ١٠١ ـ (٢٤٥٢) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا)) قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ

[6316] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٨٧٤)

[6316] ۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے پہلے مجھے، لمبے ہاتھوں والی ملے گی۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، چنانچہ ازواج مطہرات، اپنے ہاتھوں کی پیائش کرتی تھیں کہ ان میں سے سب سے لمبے ہاتھ کس کے ہیں؟ وہ بیان کرتی ہیں، ہم میں سے سب سے لمبے ہاتھ زینب رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کر کے صدقہ کرتی تھیں۔

فائدہ:......رسول اللہ ﷺ کا طول ید سے مقصد، ہاتھ سے کام کاج اور محنت ومزدوری کر کے صدقہ وخیرات کرنا تھا، لیکن ازواج مطہرات نے ظاہری معنی مراد لیتے ہوئے، اپنے ہاتھوں کی پیائش کی تو سب سے لمبے ہاتھ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے تھے، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ۲۰ھ سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی، حالانکہ ان کے ہاتھ چھوٹے تھے تو پھر پتہ چلا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد، ظاہری یا حقیقی طور پر لمبے مراد نہیں تھے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی وفات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی، اس لیے امام بخاری کا اپنی تاریخ صغیر میں سب سے پہلے مرنے والی حضرت سودہ کو قرار دینا درست نہیں ہے، اس طرح صحیح بخاری میں ابوعوانہ کی روایت میں، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ وخیرات میں ممتاز قرار دینا درست نہیں ہے، کیونکہ حضرت سودہ کے ہاتھ تو حقیقی اور ظاہری طور پر لمبے تھے تو پھر اگر حضرت سودہ پہلے فوت ہوتیں تو پھر حقیقی معنی کا غلط ہونا کیسے واضح ہوتا۔

۱۸......بَاب : مِنْ فَضَآئِلِ اُمِّ اَيْمَنَ رضی اللہ عنہا

باب ۱۸: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل

[6317] ۱۰۲۔(۲۴۵۳) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ اِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدْرِي اَصَادَفَتْهُ صَائِمًا اَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ

[6317] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چلے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا، اس نے آپ کو برتن پیش کیا، جس میں کوئی پینے کی چیز تھی، مجھے معلوم نہیں، آپ روزے سے تھے، یا آپ کو پینے کی خواہش نہ تھی، (آپ نے واپس کر دیا) تو وہ چلانے لگیں اور آپ پر غصہ نکالنے لگیں، تَذَمَّرُ عَلَيه: آپ سے غصہ نکالنے لگیں۔

فائدہ:......حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے جب آپ کو مشروب پیش کیا اور آپ نے کسی سبب سے نہ پیا تو وہ آپ کی

[6317] تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۲۳)

حاضنہ پرورش کنندہ ہونے کی بنا پر آپ پر غصے ہونے لگیں اور شور کرنے لگیں، لیکن یہ سب کچھ ناز و تدلل کی بنا پر تھا، اس لیے آپ نے گوارا فرمایا۔

[6318] ١٠٣-(٢٤٥٤) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا اَبْكِي اَنْ لَا اَكُونَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلٰكِنْ اَبْكِي اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا

[6318]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، چلو حضرت ام ایمن کی زیارت کر آئیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے تو جب ہم ان کے پاس پہنچ گئے، وہ رو پڑیں تو دونوں نے ان سے پوچھا، کیوں روتی ہو؟ اللہ کے ہاں، اس کے رسول ﷺ کے لیے جو کچھ ہے، وہ بہت بہتر ہے، انھوں نے کہا میں اس لیے نہیں روتی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ اللہ کے ہاں اس کے رسول ﷺ کے لیے جو مقام و مرتبہ اور نعمتیں ہیں، وہ بہتر ہیں لیکن میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمانی وحی منقطع (کٹ) ہوگئی ہے، اس طرح ان دونوں کو رونے پر ابھار دیا تو وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا اپنے بزرگوں، اپنے محسنوں اور اپنے محسنوں کے اقرباء اور احباب کی ملاقات کے لیے جانا پسندیدہ عمل ہے اور ان کے اللہ کے ہاں بلند درجات و مراتب کے باوجود ان کے فراق پر گریہ کرنا درست ہے اور اپنے کسی دوست و عزیز کو بھی ساتھ لے جایا جا سکتا ہے۔

۱۹...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ سُلَيْمٍ اُمِّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رضی اللہ عنہما

باب ۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6319] ١٠٤-(٢٤٥٥) حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

[6318] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٢٣) وبرقم (٦٥٨٤)

[6319] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: فضل من جهز غازيا او خلفه بخير برقم (٢٨٤٤) انظر (التحفة) برقم (٢١٣)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَدْخُلُ عَلَى اَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا عَلَى اَزْوَاجِهِ اِلَّا اُمِّ سُلَيْمٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ ((اِنِّي اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِي))

[6319] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ام سلیم کو چھوڑ کر اپنی ازواج کے سوا کسی کے ہاں (ٹھہرنے کے لیے) نہیں جاتے تھے، آپ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں جاتے تھے تو آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا: ''میں اس پر رحم کھاتا ہوں، اس کا بھائی میرے ساتھ قتل کر دیا گیا تھا۔''

فائدہ :...... قُتِلَ مَعِي: یعنی میری نصرت و حمایت کرتا ہوا شہید ہوا تھا، کیونکہ ان کا بھائی حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوا تھا، جس میں رسول اللہ ﷺ شریک نہیں تھے، آپ ان کی بہن ام حرام رضی اللہ عنہا کے ہاں بھی قیلولہ فرماتے تھے، اس کا سبب بھی یہی تھا۔

[6320] ۱۰۵ ۔(۲۴۵۶) وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَآءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ))

[6320] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے آہٹ سنی، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں (فرشتوں) نے کہا، یہ انس بن مالک کی ماں غُمَیصاء بنت ملحان ہے۔

فائدہ :...... غَمَص اور رمص آنکھوں کے کیچڑ کو کہتے ہیں، چونکہ ان کی آنکھوں میں کیچڑ رہتا تھا، اس لیے ان کو غُمَيْصَاء اور رُمَيْصَاء کے نام سے پکارتے تھے اور ان کی بہن ام حرام کو رمیصاء کہتے تھے۔

[6321] ۱۰۶ ۔(۲۴۵۷) حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِي فَاِذَا بِلَالٌ

[6321] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا، پھر میں نے اپنے آگے کھٹ پٹ سنی تو وہ بلال تھے۔''

[6320] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۶۲)

[6321] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه برقم (۳۶۷۹) انظر (التحفة) برقم (۳۰۵۷)

فائدہ ...... بعض دفعہ خادم اپنے آقا کے آگے آگے چلتا ہے اور جوتوں کی کھٹ پٹ پیچھے چلنے کی صورت میں بھی آگے سنائی دے سکتی ہے اور بلال کے جنت میں جانے کو ان کی زندگی میں ہی رسول اللہ ﷺ کو تمثیلاً دکھا دیا گیا اور اس کا سبب ان کا اذان کے بعد دو رکعت پڑھنا اور ہر وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کی پابندی کو قرار دیا گیا ہے اور وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کی فضیلت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، اس طرح اذان کے بعد نماز ثابت ہے، اس لیے یہ استدلال کرنا کہ اپنے اجتہاد سے کسی عبادت کا وقت مقرر کرنا جائز ہے اور بلال نے دخول جنت کا یہ مرتبہ اپنے اجتہاد اور استنباط سے حاصل کیا، درست نہیں ہے اور اس سے اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے، میلاد منانے اور تیجا، ساتواں اور چالیسواں مقرر کرنے پر استدلال کرنا بنائے فاسد علی فاسد ہے، کیونکہ ان چیزوں کو دین بنا دیا گیا ہے اور ان کی تلقین کی جاتی ہے، جبکہ حضرت بلال یہ کام شخصی طور پر کرتے تھے، دوسروں کو تلقین نہیں کرتے تھے، اس طرح حضرت کلثوم بن ہدم انصاری نماز کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص اپنے طور پر پڑھتے تھے، دوسروں کو اس کی تلقین یا اپنے اس فعل کی تشہیر نہیں کرتے تھے، کسی کام کو دین بنانا اور چیز ہے اور اپنے طور پر کسی عمل سے محبت کرتے ہوئے شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس کی پابندی کرنا اور چیز ہے، اگر اپنے طور پر کسی نیک عمل کے لیے وقت کی تعیین اور تحدید جائز ہے تو آپ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے کیوں منع فرمایا اور بعض صحابہ نے سلام پھیرنے کے بعد ہمیشہ دائیں طرف مڑنے سے کیوں روکا، نیز ام سلیم اور بلال کو جنت میں دیکھنے کا موقعہ خواب میں پیش آیا تھا، اس لیے اس سے یہ کیسے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت بلال اور ام سلیم زندگی میں ہی جسد عنصری کے ساتھ جنت میں پہنچ گئے تھے۔ علامہ سعیدی ایک طرف تو درود وسلام اذان سے پہلے پڑھنا جائز اور باعث اجر قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف لکھتے ہیں ہاں ان امور کے ساتھ فرض اور واجب کا معاملہ کرنا اور نہ کرنے والوں کو برا جاننا اور ان کو ملامت کرنا بدعت سیئہ اور بدعت ضلالہ ہے جو مسلمان اتباع سنت کے جذبہ سے اذان سے پہلے یا بعد جہراً صلاۃ وسلام نہیں پڑھتے کہ عہد رسالت اور عہد صحابہ میں یہ معمول نہیں تھا ان کی نیت پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۱۱۱۵)

تو جب ضرورت کے باوجود عہد رسالت اور عہد صحابہ میں نہیں ہوا حالانکہ کوئی مانع اور رکاوٹ موجود نہیں تھی وہ جائز اور باعث اجر کیسے ہوگا بدعت سیئہ اور بدعت ضلالہ کیوں نہیں ہوا۔

۲۰ ...... بَابِ: مِنْ فَضَائِلِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

باب ۲۰: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6322] ۱۰۷ ـ (۲۱۴۴) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

[6322] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٢٤)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِی طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰی اَكُونَ اَنَا اُحَدِّثُهٗ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَیْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ یَااَبَا طَلْحَةَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوا عَارِیَتَهُمْ اَهْلَ بَیْتٍ فَطَلَبُوا عَارِیَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ یَّمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَرَكْتِنِی حَتّٰی تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِی بِابْنِی فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِیْ غَابِرِ لَیْلَتِكُمَا))** قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ وَهِیَ مَعَهٗ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَی الْمَدِینَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا یَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِینَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَیْهَا اَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَقُوْلُ اَبُو طَلْحَةَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ یَا رَبِّ اِنَّهٗ یُعْجِبُنِی اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ اِذَا خَرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهٗ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰی قَالَ تَقُولُ اُمُّ سُلَیْمٍ یَااَبَاطَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِی كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِینَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِی اُمِّی یَا اَنَسُ لَا یُرْضِعُهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَغْدُوَ بِهٖ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهٗ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصَادَفْتُهٗ وَمَعَهٗ مِیسَمٌ فَلَمَّا رَاٰنِی قَالَ **((لَعَلَّ اُمَّ سُلَیْمٍ وَلَدَتْ))** قُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْمِیسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهٖ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حَجْرِهٖ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِینَةِ فَلَاكَهَا فِیْ فِیهِ حَتّٰی ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِیْ فِیْ الصَّبِیِّ فَجَعَلَ الصَّبِیُّ یَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْظُرُوا اِلٰی حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ

[**6322**]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ایک بیٹا فوت ہو گیا تو ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا، تم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو اس کے بیٹے کے بارے میں نہ بتانا، تا کہ میں خود ہی اس کو بتا سکوں، چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے انہیں کھانا پیش کیا، انہوں نے کھا پی لیا، حضرت انس کہتے ہیں پھر انہوں نے ان کی خاطر پہلے سے زیادہ اچھا بناؤ سنگھار کیا تو انہوں نے اس سے تعلقات قائم کر لیے تو جب ام سلیم نے دیکھا، وہ سیر ہو گئے ہیں اور تعلقات بھی قائم کر چکے ہیں تو بولیں، اے ابوطلحہ! بتاؤ، اگر کچھ لوگ

کسی گھرانہ والوں کو اپنی کوئی چیز ادھار دیں اور پھر وہ اپنی عاریتاً دی ہوئی چیز، واپس طلب کریں تو کیا انہیں یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انکار کر دیں؟ انہوں نے کہا، نہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا تو آپ اپنے بیٹے پر اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب بنیں تو وہ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے، تم نے مجھے بے خبر رکھا اور جب میں آلودہ ہو گیا، پھر مجھے میرے بیٹے کے بارے میں آگاہ کر دیا، چنانچہ وہ چل پڑے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور آپ کو جو کچھ ہو چکا تھا، اس کی خبر دی، سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری گزری ہوئی رات میں برکت پیدا کرے۔'' چنانچہ اسے حمل ٹھہر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور وہ بھی آپ کے ساتھ تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی، جب آپ سفر سے واپس مدینہ پہنچتے تو آپ اس میں رات کو داخل نہیں ہوتے تھے، چنانچہ لوگ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو حضرت ام سلیم کو درد زہ شروع ہو گیا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کی خاطر رک گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اے میرے رب! تو خوب جانتا ہے، واقعہ یہ ہے کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب تیرا رسول نکلے تو میں اس کے ساتھ نکلوں اور جب وہ داخل ہو تو میں اس کے ساتھ داخل ہوں اور تو دیکھ رہا ہے، میں کیوں رک گیا ہوں، ام سلیم کہنے لگیں، اے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ! مجھے جو درد ہو رہا تھا، اب نہیں ہو رہا، چلئے تو ہم چل پڑے، حضرت انس بیان کرتے ہیں، جب میاں بیوی پہنچ گئے تو اسے درد زہ شروع ہو گیا اور اس نے بچہ جنا تو مجھے میری والدہ نے کہا، اے انس! اسے کوئی دودھ نہ پلائے، حتی کہ تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائے تو جب صبح ہوئی، میں اسے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیا اور میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کے پاس داغ دینے کا آلہ تھا تو جب آپ نے مجھے دیکھا، فرمایا: ''شاید ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے؟'' میں نے کہا، جی ہاں اور میں نے بچہ لا کر آپ کی گود میں رکھ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی عجوہ کھجوروں سے، ایک عجوہ کھجور منگوائی اور اسے اپنے منہ میں چبایا، حتی کہ وہ گھل گئی، پھر آپ نے اسے بچہ کے منہ میں ڈال دیا، چنانچہ بچہ اسے چوسنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیکھو'' انصار کو کھجور سے کس قدر محبت ہے۔'' آپ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھ دیا۔

مفردات الحدیث ❶ حَتّٰی تَلَطَّخْتُ: حتیٰ کہ میں آلودہ ہو گیا، یعنی تعلقات زن وشو قائم کر لیے۔ ❷ لَا یَطْرُقُهَا طُرُوقًا: اس میں رات کو داخل نہیں ہوتے تھے، گھر میں بلا اطلاع نہیں آتے تھے۔ ❸ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ: اسے دردزہ شروع ہو گیا، بچے کی پیدائش کے اثرات پیدا ہو گئے، ولادت کا درد شروع ہو گیا۔ ❹ مَا اَجِدُ الَّذِیْ كُنْتُ اَجِدُ: وہ درد جو میں محسوس کر رہی تھی، وہ نہیں ہو رہا۔ ❺ یَتَلَمَّظُهَا: وہ اسے چوسنے لگا۔

فائدہ :...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا بچہ ابو عمیر، جس سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہت پیار کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دل لگی اور خوش طبعی کرتے ہوئے فرماتے تھے، اے ابو عمیر، تیری بلبل کا کیا بنا، وہ بیمار ہو گیا اور ایک دن

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں فوت ہوگیا۔ تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے خاوند کی گھر آمد پر انہیں موت سے فوری طور پر آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھا اور دوسروں کو بھی اطلاع دینے سے روک دیا اور انہیں نہلا دھلا کر ایک طرف رکھ دیا اور انتہائی صبر وشکیب سے کام لیتے ہوئے، انہیں محسوس نہ ہونے دیا، بلکہ پہلے سے زیادہ بن ٹھن کر انہیں بچے کی بیماری کے زائل ہونے کا قولی اور فعلی طور پر تاثر دیا اور پھر آخر میں انتہائی حکیمانہ انداز میں موت سے آگاہ کیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ام سلیم کے صبر وتحمل اور خاوند کی دلداری کرنے پر اس کی جگہ اور بچہ دیا، جس کا آپ نے پہلے ہی دن نام عبداللہ رکھ دیا۔

[6323] (. . .) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

[6323]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

۲۱...... بَاب: مِّنْ فَضَائِلِ بِلَالٍ، رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب ۲۱: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6324] ۱۰۸۔(۲۴۵۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ((يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِاَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْاِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْاِسْلَامِ اَرْجٰى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّي لَا اَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِي اَنْ اُصَلِّيَ

[6324]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے صبح کی نماز کے

[6323] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٢٤)

[6324] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التهجد باب: فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار برقم (١١٤٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٢٨)

وقت پوچھا، ''اے بلال، مجھے بتاؤ، تیرے نزدیک اسلام میں سب سے زیادہ نفع کی امید تجھے کس عمل پر ہے، کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے آگے تیری جوتیوں کی کھٹ پٹ سنی ہے'' حضرت بلال نے کہا، میں نے اسلام میں کوئی عمل ایسا نہیں کیا، جس کے نفع کی مجھے زیادہ امید ہے، اس عمل سے کہ میں جب بھی مکمل وضو کرتا ہوں، رات کے وقت یا دن کے وقت تو اس وضو سے جس قدر اللہ کو منظور ہوتا ہے، میں نماز پڑھتا ہوں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے استنباط کرنا کہ اپنے اجتہاد سے کسی عبادت کا وقت مقرر کرنا جائز ہے، کیونکہ حضرت بلال نے دخول جنت کا یہ مرتبہ، اپنے اجتہاد اور استنباط سے حاصل کیا، درست نہیں ہے، کیونکہ شریعت جس کام کے لیے وقت مقرر نہیں کرتی، اس کے لیے وقت مقرر کرنا، درست نہیں ہے، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کی آپ ﷺ نے خود تلقین فرمائی ہے یہ عمل حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے استنباط اور اجتہاد سے شروع نہیں کیا بلکہ آپ کی ترغیب وتحریص سے شروع کیا۔ جاہلیت کے دور میں لوگوں نے عتیرہ کے لیے رجب کا مہینہ مقرر کیا تھا، جب آپ سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: عتیرہ درست ہے، اگر کوئی اس پر عمل کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، لیکن اس کے لیے ماہ رجب کی تخصیص درست نہیں ہے، جس مہینہ میں بھی اس کی توفیق ہو کرلے اور لوگوں کو کھلا دے، جس سے ثابت ہوا، اپنی طرف سے وقت مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ حدیث کی وضاحت پیچھے گزر چکی ہے۔

۲۲...... بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاُمِّهٖ رضی اللہ عنہما

باب ۲۲: حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6325] ۱۰۹۔(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ سَهْلٌ وَمِنْجَابٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا اِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((قِيلَ لِي اَنْتَ مِنْهُمْ))**

[6325]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت اتری، ''ان لوگوں پر سے، جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے، کوئی گناہ نہیں ہے، اس سلسلہ میں جو انہوں نے کھایا پیا، جبکہ انہوں نے پرہیز گاری

[6325] اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة المائدة برقم (۳۰۵۳) انظر (التحفة) برقم (۹٤۲۷)

اختیار کی اور وہ ایمان لائے، (مائدہ آیت نمبر ۹۳)۔ آخر تک مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ تو (عبداللہ) ان میں سے ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ **أَنْتَ مِنْهُمْ:** تو ان لوگوں میں سے ہے، جنہوں نے ایمان اور عمل صالح کے ساتھ تقویٰ اختیار کیا۔

[6326] ۱۱۰۔(۲۴۶۰)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ

[6326]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو کچھ عرصہ ہم یہ سمجھتے رہے کہ ابن مسعود اور اس کی والدہ رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے افراد ہیں، کیونکہ وہ کثرت کے ساتھ آپ کے گھر جاتے تھے اور آپ کے ساتھ رہتے تھے۔

[6327] (. . .)وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَسْوَدَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مُوسٰى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6327]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... جب حضرت ابوموسیٰ اشعری کو پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہو گئی ہے، آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کر دیا ہے تو وہ اپنی قوم کے کچھ افراد کے ساتھ یمن سے آپ کی طرف روانہ ہوئے، لیکن ان کی کشتی حبشہ کے ساحل پر جا لگی اور وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ وہیں ٹھہر گئے، پھر ۷ھ میں جنگ خیبر کے موقعہ پر آپ کو آ ملے۔

[6326] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب عبدالله بن مسعود رضی الله عنه برقم (۳۷۶۳) وفی المغازی باب: قدوم الأشعريين واهل اليمن برقم (۴۳۸۴) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب عبدالله بن مسعود رضی الله عنه برقم (۳۸۰۶) انظر (التحفة) برقم (۸۹۷۹)

[6327] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۶۲۷۶)

[6328] ۱۱۱۔(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِى مُوسٰى قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اُرٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا

[6328]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں یہ سمجھتا تھا کہ عبداللہ (ابن مسعود) اہل بیت کا ایک فرد ہے یا اس قسم کے جو الفاظ انہوں نے بیان کیے۔

[6329] ۱۱۲۔(۲۴۶۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ اَبَا مُوسٰى وَاَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهٗ اِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا

[6329]۔ ابوالاحوص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر تھا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا، کیا خیال ہے، کیا اس نے اپنے بعد اپنے جیسا چھوڑا ہے؟ تو دوسرے نے کہا، اگر تم یہ کہتے ہو، (یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے) ان کی شان تو یہ ہے کہ انہیں اس وقت حاضری کی اجازت مل جاتی تھی، جس وقت ہمیں محروم کر دیا جاتا تھا اور وہ موجود ہوتے تھے، جبکہ ہم غائب ہوتے تھے۔

فائدہ:...... حضرت ابن مسعود کو ان اوقات میں باریابی کا موقع مل جاتا تھا، جبکہ دوسرے حاضر نہیں ہو سکتے تھے اور وہ ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتے تھے، جبکہ دوسرے ہر جگہ اور ہر مجلس میں آپ کے ساتھ موجود نہیں ہوتے تھے، اگر علم میں ان کے ہم پلہ کوئی اور نہیں ہے تو یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے، وہ ۳۲ھ میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

[6330] ۱۱۳۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ

عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِىْ دَارِ اَبِى مُوسٰى مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِىْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو مَسْعُودٍ مَا اَعْلَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ

[6328] تقدم تخريجه برقم (٦٢٧٦)

[6329] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٢٢)

[6330] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٢٢)

بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسٰى أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا

[6330] ۔ ابو الاحوص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبد اللہ کے کچھ ساتھیوں کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ کے گھر میں مصحف دیکھ رہے تھے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے تو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد، اس اٹھنے والے سے زیادہ قرآن کو کوئی جاننے والا چھوڑا ہو، اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں اگر تم یہ بات کہتے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے، یہ اس وقت حاضر ہوتے تھے، جبکہ ہم غائب ہوتے تھے اور انہیں اس وقت اجازت مل جاتی تھی، جبکہ ہمیں روک دیا جاتا تھا۔

فائدہ :...... حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما نے جو بات ان کی زندگی میں کی تھی، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر، پھر اس کو دہرایا اور اس سے معلوم ہوا، جتنا کوئی آدمی استاد کے ساتھ زیادہ وقت گزارتا ہے اور اس کی مجالس میں شریک ہوتا ہے، اتنا ہی اس سے زیادہ فیض حاصل کرتا ہے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قرآن کے علم میں اس لیے زیادہ مہارت رکھتے تھے کہ وہ آپ کے ساتھ زیادہ وقت گزارتے تھے اور آپ کے خادم تھے۔

[6331] (. . .) وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا مُوسٰى فَوَجَدْتُ عَبْدَاللّٰهِ وَأَبَا مُوسٰى ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسٰى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ

[6331] ۔ امام صاحب ایک استاد سے ابو الاحوص رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں، میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عبد اللہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کو پایا، دوسرے استاد کی سند سے یہ بیان کرتے ہیں، میں حذیفہ اور ابو موسیٰ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن اوپر والی قطبہ کی روایت کامل اور زیادہ ہے۔

[6332] ۱۱۴ ۔ (۲۴۶۲) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

[6331] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۲۲)

[6332] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل القرآن باب: القراء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم برقم (۵۰۳۰) انظر (التحفة) برقم (۹۲۵۷)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَائَةِ مَنْ تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلَقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيبُهُ

[6332]۔ شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ''جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن خیانت کردہ چیز کو لے کر حاضر ہوگا، (آل عمران آیت نمبر ۱۶۱)۔ پھر کہنے لگے، تم مجھے کسی شخص کی قرأت پر قرأت کرنے کے لیے کہتے ہو؟ میں نے ۷۰ سے زائد سورتیں آپ کو سنا چکا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو پتہ ہے، میں ان سب سے زیادہ کتاب اللہ کا علم رکھتا ہوں اور اگر مجھے پتہ چل جائے، کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو میں سفر کر کے اس کی خدمت میں حاضر ہوں، شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی مجلسوں میں بیٹھا ہوں تو میں نے کسی کو اس کی تردید کرتے اور اس پر اعتراض کرتے نہیں سنا۔

فائدہ:...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جب اسلام عرب سے نکل کر روم اور ایران کے دور دراز علاقوں تک پہنچ گیا اور مختلف صحابہ کرام مختلف علاقوں میں پہنچے اور انہوں نے وہاں کے لوگوں کو اپنی اپنی قرأت کے مطابق قرآن مجید کی تعلیم دی تو لوگوں میں قرآن کریم کی قرأتوں کے بارے میں اختلاف رونما ہونے لگا، جس کی اطلاع حضرت حذیفہ بن یمان نے حضرت عثمان کو دی تو حضرت عثمان نے جلیل القدر صحابہ کرام کے مشورہ سے اس اختلاف سے بچنے کا یہ حل نکالا کہ تمام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں جمع کردہ صحیفوں کو ایک مصحف میں منتقل کر کے، اس کی مختلف نقلیں تیار کروائیں اور یہ مکمل معیاری نسخہ مختلف مقامات پر رکھوا دیا اور لوگوں کو کہا، اپنے نسخے اس نسخہ کے مطابق تیار کریں اور اپنے انفرادی مصحف جن کی ترتیب الگ الگ ہے، وہ نذر آتش کر دیں، تاکہ مصحف کی ترتیب اور رسم الخط یکساں ہو جائے، لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لیے تیار نہیں ہوئے، کیونکہ وہ کہتے تھے، میں نے ستر (۷۰) سے زیادہ سورتیں رسول اللہ ﷺ سے سیکھی ہیں، اس لیے میں اپنا مصحف کیوں ختم کروں اور اس کے لیے انہوں نے اپنے کوفی تلامذہ کو بھی یہی ترغیب دی کہ وہ اپنے مصحف چھپا لیں اور حضرت عثمان کے حوالہ نہ کریں اور اس کے لیے مذکورہ بالا آیت پیش کی کہ خلیفہ کو مصحف حوالہ نہ کرنا خیانت ہوگی اور ہم یہی خیانت قیامت کے دن حاضر کریں گے، بہرحال امت نے حضرت عثمان کے رسم الخط اور ترتیب کو قبول کیا، اس آج وہی رسم الخط اور ترتیب قائم ہے، اگرچہ عجمیوں کی سہولت کے لیے اس میں نقطوں اور حرکات وسکنات رکوع، پارے اور رموز اوقاف کا اضافہ کیا گیا ہے۔

[6333] ۱۱۵-(۲۴۶۳)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِى لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُورَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّى تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ

[6333]۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے، اللہ کی کتاب کی ہر سورت کے بارے میں، میں جانتا ہوں، وہ کہاں نازل ہوئی اور میں ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں، وہ کیوں نازل ہوئی اور اگر میں کسی کے بارے میں جان لوں کہ وہ اللہ کی کتاب کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اس کے پاس اونٹ پہنچ سکتے ہوں تو میں سوار ہو کر اس کے پاس پہنچوں گا۔

فائدہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طرز عمل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی ضرورت اور مقصد کے تحت انسان اپنے علم وفضل کا اظہار کر سکتا ہے، لیکن بلا ضرورت یا اپنی بڑائی کے اظہار اور فخر وریا کی خاطر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

[6334] ۱۱۶-(۲۴۶۴)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ شَىْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنَ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهٖ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِى حُذَيْفَةَ**))

[6333] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل القرآن باب: القراء من اصحاب النبی ﷺ برقم (۵۰۰۲) انظر (التحفة) برقم (۹۵۷۷)

[6334] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب سالم مولى حذيفة بن اليمان رضى الله عنه برقم (۳۷۵۸) وفی باب: مناقب عبدالله بن مسعود رضى الله عنه برقم (۳۷۵۹) وبرقم (۳۷۶۰) وفی مناقب الانصار باب: مناقب معاذ بن جبل رضى الله عنه برقم (۳۸۰۶) وفی باب: مناقب ابی بن كعب رضى الله عنه برقم (۳۸۰۸) وفی فضائل القرآن باب: القراء من اصحاب النبی ﷺ برقم (۴۹۹۹) انظر (التحفة) برقم (۸۹۳۲)

[6334] ۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان کے ہاں بات چیت کرتے، چنانچہ ایک دن ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر چھیڑ دیا تو انہوں نے کہا، تم نے ایسے آدمی کا ذکر چھیڑا ہے، جس سے میں اس وقت کے بعد سے محبت کرتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو، آغاز ام عبد (عبداللہ) کے بیٹے سے کیا، اور معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم۔'' بعض روایوں نے تحدث الیہ کی جگہ تحدث عندہ کہا مقصد ایک ہی ہے۔

فائدہ :...... ان چار حضرات نے اپنے آپ کو قرآن مجید کے لیے وقف کیا تھا، آپ کی زندگی میں آپ سے زیادہ سے زیادہ سیکھا، اس کو آپ کے اسلوب اور لہجہ پر یاد رکھا اور آپ کے بعد دوسروں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے کے لیے وقف کیا اور آپ کے بعد اس کی تعلیم دیتے رہے، اس لیے آپ نے ان سے قرآن مجید سیکھنے کی ترغیب دی۔

[6335] ۱۱۷ ۔ (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((**اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ**)) فَبَدَأَ بِهِ ((**وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ**)) وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ

[6335] ۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس تھے تو ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بات کی، یا ان سے ایک حدیث بیان کی تو وہ کہنے لگے، یہ وہ آدمی ہے، میں ہمیشہ اس سے محبت کرتا رہوں گا، اس بات کے بعد جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''قرآن مجید چار افراد سے پڑھو، ام عبد کے بیٹے سے، آغاز آپ نے ان سے کیا، ابی بن کعب سے، ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سالم رضی اللہ عنہ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے، زہیر نے اپنی روایت میں يَقُولُهُ کا لفظ نہیں کہا۔

[6336] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

[6335] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٢٨٤)

[6336] تقدم تخريجه برقم (٦٢٨٤)

الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ وَوَكِيعٍ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ أُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ

[6336]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اساتذہ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب سے بیان کرتے ہیں، ابوبکر نے اپنی روایت میں ابی سے پہلے معاذ کا نام لیا ہے اور ابوکریب نے معاذ سے پہلے ابی کا نام لیا ہے۔

[6337] (. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ الْاَرْبَعَةِ

[6337]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن چاروں ناموں کی ترتیب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

[6338] ۱۱۸۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

[6338]۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ساتھیوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر چھیڑا تو انہوں نے کہا، یہ وہ آدمی ہے، جس سے میں ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا، جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ سن چکا ہوں، ''قرآن مجید پڑھنا چار افراد سے سیکھو، ابن مسعود، سالم ابو حذیفہ کا مولیٰ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔''

[6339] (. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَاَ بِهٰذَيْنِ لَا اَدْرِي بِاَيِّهِمَا بَدَاَ

[6339]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں یہ اضافہ ہے، شعبہ نے کہا، استاد نے ان دو ناموں سے آغاز کیا اور مجھے معلوم نہیں کس کا نام پہلے لیا۔

[6337] تقدم تخريجه برقم (٦٢٨٤)
[6338] تقدم تخريجه برقم (٦٢٨٤)
[6339] تقدم تخريجه برقم (٦٢٨٤)

۲۳۔۔۔۔بَاب :مِنْ فَضَآئِلِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ

باب ۲۳ : حضرت ابی بن کعب اور ایک انصاری گروہ رضی اللہ عنہم کے فضائل

[6340] ۱۱۹۔(۲٤٦٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُودَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُو زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُومَتِي

[6340] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں چار صحابہ نے قرآن جمع کیا، وہ سب انصاری تھے، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم، قتادہ کہتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابوزید کون ہے؟ انہوں نے کہا، میرے چچاؤں میں سے ایک۔

فائدہ......جمع سے یہاں مراد پورے قرآن مجید کی کتابت ہے کہ ان حضرات نے مکمل قرآن مجید لکھا تھا، حفظ قرآن مرادنہیں ہے اور یہ بھی انہوں نے اپنے علم کے مطابق بیان کیا ہے، ان کوصرف ان کا علم تھا، حالانکہ جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے حفاظ کی تعداد ستر (۷۰) تھی اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے اسی لیے قرآن مجید جمع کرنے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر مختلف جنگوں میں قرآن کریم کے حافظ اسی طرح شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن مجید کا کوئی حصہ ہی ناپید نہ ہو جائے، پھر یہ کیسے ممکن ہے مہاجرین میں سے کسی نے بھی قرآن مجید یاد نہ کیا ہو، حتی کہ خلفائے اربعہ بھی اس سے محروم رہے ہوں، نیز یہ چاروں خزرجی ہیں، کیا کسی اوسی نے قرآن مجید یادنہیں کیا تھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اپنا مصحف تھا، جس کو انہوں نے خلیفہ کے حوالہ نہیں کیا تھا۔

[6341] ۱۲۰۔(. . .)حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ

[6340] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: مناقب زيد بن ثابت رضى الله عنه برقم (۳۸۱۰) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وابي وابي عبيدة بن الجراح رضى الله عنهم برقم (۳۷۹٤) انظر (التحفة) برقم (۱۲٤۸)

[6341] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن باب: القراء من اصحاب النبي ﷺ برقم (۵۰۳۳) انظر (التحفة) برقم (۱٤۰۱)

[6341] ۔ ہمام رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کن لوگوں نے قرآن جمع کیا تھا، انہوں نے کہا، چار نے جو سب انصاری تھے، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ایک انصاری آدمی جس کی کنیت ابوزید تھی۔

[6342] ۱۲۱ ۔(۷۹۹)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي)) قَالَ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِي

[6342] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ''اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تیرے سامنے قرأت کروں۔'' حضرت ابی نے پوچھا، کیا اللہ نے میرا نام لے کر آپ کو فرمایا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تیرا نام لیا ہے تو ابی (مسرت سے) رونے لگے۔

[6343] ۱۲۲ ۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ)) لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكٰى

[6343] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا، ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے، سورہ لم یکن الذین کفروا سناؤں۔'' حضرت ابی نے پوچھا اور میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو وہ خوشی سے رو پڑے،

[6344] (. . .)و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ اَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاُبَيٍّ بِمِثْلِهِ

[6344] ۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6342] تقدم تخريجه فى صلاة المسافرين وقصرها باب: استحباب قراة القرآن على اهل الفضل والحذاق فيه وان كان القارى افضل من المقرو عليه برقم (١٨٦١)

[6343] تقدم تخريجه فى: صلاة المسافرين وقصرها باب: استحباب قراة القرآن على اهل الفضل والحذاق وان كان القارى افضل من المقرو عليه برقم (١٨٦٢)

[6344] تقدم تخريجه فى صلاة المسافرين وقصرها: باب: استحباب قراة القرآن على اهل الفضل والحذاق وان كان القارى افضل من المقرو عليه برقم (١٨٦٣)

فائدہ:...... اس حدیث کی توضیح حدیث نمبر ۷۹۹ کے تحت گزر چکی ہے۔

۲۴......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

باب ۲۴: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6345] ۱۲۳ ـ(۲٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ ((اِهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ))

[6345] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جبکہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ ان کے سامنے رکھا ہوا تھا، فرمایا: ''ان کی (موت کی) وجہ سے عرش الٰہی جھوم گیا۔''

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ نے جمادات میں بھی کچھ نہ کچھ شعور و احساس رکھا ہے، اس لیے پتھر بھی اللہ کے خوف و خشیت سے گرتے ہیں اور اگر قرآن مجید پہاڑ پر اتار دیا جاتا تو وہ بھی خشوع وخضوع کی بنا پر ریزہ ریزہ ہو جاتا، اس طرح حضرت سعد بن معاذ کی روح کے پرواز کرنے پر اس کی آمد پر اظہار مسرت وشادمانی کے لیے عرش الٰہی مسرت سے جھوم اٹھا۔

[6346] ۱۲٤ ـ(. . .) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ))

[6346] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر رحمٰن کا عرش جھوم گیا۔''

[6347] ۱۲۵ ـ(۲٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

[6345] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناب باب: مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه برقم (۳۸۸٤) انظر (التحفة) برقم (۲۸۱۵)

[6346] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی مناقب الانصار باب: مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه برقم (۳۸۰۳) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (۱۵۸) انظر (التحفة) برقم (۲۲۹۳)

[6347] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۰٦)

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجَنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ يَعْنِي سَعْدًا ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ))

[6347]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا جا چکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لئے عرش الٰہی جھوم گیا ہے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنتی ہونا ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کو جنت میں ملنے والے کم تر حیثیت کے کپڑے میں دنیا کے نفیس ترین کپڑوں سے بہتر اور برتر ہوں گے۔

[6348] ۱۲۶۔(۲٤٦٨)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَآءَ يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَلْمِسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ ((اَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ))

[6348]۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ریشمی جوڑے کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ کے ساتھی اس کو چھونے لگے اور اس کی ملائمت پر تعجب کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس جوڑے کی ملائمت پر تعجب کرتے ہو، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت میں تولیے، اس سے بہتر اور زیادہ نرم ہوں گے۔''

[6349] (. . .)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَاَنِي اَبُو اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا اَوْ بِمِثْلِهِ

[6349]۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشمی کپڑے لائے گئے، آگے مذکورہ بالا حدیث یا اس کے ہم معنی روایت ہے۔اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اس معنی کی حدیث منقول ہے۔

[6350] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ

[6348] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی مناقب الانصار باب: مناقب سعد بن معاذ رضی الله عنه برقم (۳۸۰۲) انظر (التحفة) برقم (۱۸۷۸)

[6349] طریق البراء بن عازب تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٢٩٨) وطریق انس بن مالك تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۸۲)

[6350] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٢٩٩)

[6350] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6351] ۱۲۷۔(۲٤٦۹)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ ((**وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا**))

[6351] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ریشمی جبہ کا تحفہ پیش کیا گیا اور آپ ریشم (پہننے) سے منع فرماتے تھے تو لوگ اس سے تعجب کرنے لگے، چنانچہ آپ نے فرمایا، ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے تولیے بھی اس سے زیادہ اچھے ہیں۔''

مفردات الحديث ✵ مناديل: منديل کی جمع ہے جو ندل میل کچیل سے ماخوذ ہے معنی تولیہ ہے۔

[6352] (. . .)حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ

[6352] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دومۃ الجندل کے اکیدر نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جوڑا تحفہ میں پیش کیا، اس میں ریشم سے منع کرنے کا ذکر نہیں ہے، باقی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

۲۵.....بَاب: مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ رضي الله عنه

باب ۲۵: حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6353] ۱۲۸۔(۲٤۷۰)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ((**مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا**)) فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ ((**فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ**)) قَالَ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ

[6351] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الهبة باب: قبول الهدية من المشركين برقم (۲٦۱٥) وفي بدء الخلق باب: ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة برقم (۳۲٤۸) انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۸)

[6352] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۳۱٦)

[6353] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳٦۳)

[6353] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ایک تلوار پکڑ کر فرمایا: ''یہ مجھ سے کون لے گا؟'' لوگوں نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے، ہر ایک انسان کہہ رہا تھا، میں، میں، آپ نے فرمایا، ''اس کا حق ادا کرنے کی خاطر کون لیتا ہے؟'' لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لیے، چنانچہ ابو دجانہ سماک بن خرشہ بولے، میں اس کا حق ادا کرنے کے لیے لیتا ہوں، انہوں نے تلوار لے لی اور مشرکین کی کھوپڑیاں پھاڑنے لگے۔

مفردات الحدیث ❶ **أحجم القوم**: لوگ پیچھے ہٹ گئے، یعنی اپنے ہاتھ روک لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا حق ادا کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ ❷ **فلق به**: اس کے ذریعہ چاک کیا، پھاڑا۔

۲۶......بَاب :مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہما

باب ۲۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6354] ۱۲۹-(۲۴۷۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرُو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جِيءَ بِأَبِي مُسَجًّى وَقَدْ مُثِلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ أَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ أَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ ((مَنْ هٰذِهِ)) فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ ((وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ))

[6354] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب احد کا دن تھا، میرے باپ کو ڈھانپ لیا گیا، ان کا مثلہ کیا جا چکا تھا تو میں نے کپڑا اٹھانا چاہا، میری قوم کے لوگوں نے مجھے روکا، میں نے پھر کپڑا اٹھانے کا ارادہ کیا تو میری قوم نے مجھے منع کیا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اٹھایا، یا آپ کے حکم سے اٹھایا گیا تو آپ نے ایک رونے والی یا چلانے والی کی آواز سنی، آپ نے پوچھا، ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے کہا، عمرو کی بیٹی، یا عمرو کی بہن ہے، آپ نے فرمایا: ''کیوں روتی ہو؟ فرشتے اسے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں، حتی کہ انہیں اٹھا لیا گیا۔''

مفردات الحدیث **قد مُثِّل بهٖ**: ان کے اعضاء و جوارح ہاتھ پاؤں، کان، ناک وغیرہ کاٹ دیئے گئے ہیں۔

[6354] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب (٣٤) برقم (١٢٩٣) وفي الجهاد باب: ظل الملائكة على الشهيد برقم (٢٨١٦) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: تسجية الميت برقم ١٢/ ٤ ـ انظر (التحفة) برقم (٣٠٣٢)

[6355] ١٣٠-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُصِيبَ اَبِي يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنَنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو ((تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَبْكِيهِ اَوْ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ))

[6355] ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ احد کے دن میرا باپ شہید کر دیا گیا تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر رونے لگا اور حاضرین مجھے منع کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ مجھے روک نہیں رہے تھے اور فاطمہ بنت عمرو رضی اللہ عنہا ان پر رونے لگیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر رو یا نہ رو، فرشتے اسے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں، حتی کہ تم نے اسے اٹھا لیا۔''

فائدہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی قوم، لاش سے کپڑا ہٹانے سے روک رہی تھی کہ یہ حالت دیکھ کر زیادہ غم وحزن کا شکار ہوں گے اور زیادہ روئیں گے اور رسول اللہ ﷺ اس لیے نہیں روک رہے تھے کہ اس طرح رکاوٹ اور ان سے غم وحزن میں شدت پیدا ہوتی ہے اور دیکھ کر کچھ تسلی ہو جاتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہانا دل کے غم کو ہلکا کرتا ہے، اس لیے شریعت نے اس کی اجازت دی ہے۔

[6356] (. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيثِهٖ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءُ الْبَاكِيَةِ

[6355] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج في اكفانه برقم (١٢٤٤) وفي المغازي باب: من قتل من المسلمين في احد برقم (٤٠٨٠) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: في البكاء على الميت برقم (١٨٤٤) انظر (التحفة) برقم (٣٠٤٤)

[6356] طريق عبد بن حميد اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: الدخول على الميت بعد الموت اذا ادرج في اكفانه برقم (١٢٤٤) تعليقا۔ وطريق اسحاق بن ابراهيم تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٠٨٣)

[6356]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ کی سندوں سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، لیکن ابن جریج کی حدیث میں فرشتوں، ملائکہ اور رونے والی کے رونے کا ذکر نہیں ہے۔

[6357] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[6357]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، احد کے دن میرے باپ کو اس حال میں لایا گیا کہ ان کی ناک اور کان کٹے ہوئے تھے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے،

مفردات الحدیث ✲ مُجَدَّعٌ: ان کے اعضاء یا ناک کان کٹے ہوئے تھے۔

۲۷......بَاب :مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ رضی اللہ عنہ

باب ۲۷: حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6358] ۱۳۱ ـ (۲۴۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ لٰكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلَى فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا

[6358]۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت سے نوازا، چنانچہ آپ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ''کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہاں،

[6357] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۰۵۹)
[6358] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٦۰۱)

فلاں، فلاں اور فلاں، آپ نے پھر پوچھا، ''کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' انہوں نے کہا، جی ہاں، فلاں، فلاں اور فلاں، آپ نے پھر پوچھا، ''کیا تم کسی کو گم پاتے ہو؟'' انہوں نے (اور کوئی) نہیں، آپ نے فرمایا: ''لیکن میں جلیبیب کو گم پا رہا ہوں، اسے تلاش کرو۔'' چنانچہ ان کو مقتولوں میں تلاش کیا گیا تو صحابہ کرام نے اسے سات کافروں کے پہلو میں پایا، جنہیں اس نے قتل کر ڈالا تھا، پھر کافروں نے اسے شہید کر ڈالا، سو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس پر آ کر رک گئے اور فرمایا: ''سات کو قتل کر ڈالا، پھر انہوں نے اسے شہید کر دیا، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔'' پھر آپ نے اسے اپنے بازوؤں پر اٹھایا، صرف آپ ہی کے بازو اسے اٹھائے ہوئے تھے تو اس کے لیے قبر کھودی گئی اور اسے اس کی قبر میں رکھ دیا گیا، حضرت ابو برزہ نے ان کے غسل کا تذکرہ نہیں کیا۔

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے حضرت جلیبیب کے حق میں انتہائی تعظیم وتکریم کے کلمات فرمائے کہ ہم دونوں کا طرز عمل اور طریقہ ایک ہی ہے اور پھر اسے چارپائی کی بجائے اپنے بازوؤں پر اٹھایا اور اس کی قبر میں رکھا۔

۲۸...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ

باب ۲۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6359] ۱۳۲۔(۲۴۷۳) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

قَالَ اَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِی اُنَيْسٌ وَاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَا عَلَيْنَا الَّذِی قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطّٰى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِی فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِی [۶۳۵۹] اَنْ اَلْقٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ قُلْتُ فَاَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِی رَبِّی اُصَلِّی عِشَاءً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيتُ كَاَنِّی خِفَاءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِی الشَّمْسُ فَقَالَ

[6359] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۴۲)

أُنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي فَانْطَلَقَ أُنَيْسٌ حَتّٰى أَتٰى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَآءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أُنَيْسٌ أَحَدَ الشُّعَرَآءِ قَالَ أُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ فَأَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِئَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَآءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَآئِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَآءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَآءَ إِضْحِيَانَ إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرٰى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِّنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ ((مَا لَكُمَا)) قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ ((مَا قَالَ لَكُمَا)) قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) ثُمَّ قَالَ ((مَنْ أَنْتَ)) قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوٰى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِ انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((مَتٰى كُنْتَ هَاهُنَا)) قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ ((فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ)) قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَآءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا

اَجِدُ عَلٰی کَبِدِی سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ ((اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ)) فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ اَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِي اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيهِمْ)) فَاَتَيْتُ اُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاَتَيْنَا اُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ اِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ اِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ اَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي اَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))

[6359] - حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنی قوم غفار سے نکلے، کیونکہ وہ حرمت والے مہینہ کو بھی حلال سمجھتے تھے، چنانچہ میں، میرا بھائی انیس اور ہماری ماں نکلے اور اپنے ماموں کے ہاں جا ٹھہرے، ہمارے ماموں نے ہماری بہت عزت کی اور ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تو اس کی قوم ہم سے حسد کرنے لگی، چنانچہ انہوں نے کہا، جب تو اپنی بیوی کے پاس سے چلا جاتا ہے تو انیس اس کے پاس آ جاتا ہے تو ہمارا ماموں آیا اور اسے جو کچھ کہا گیا تھا، اس نے ہم پر ظاہر کر دیا تو میں نے کہا، آپ نے جو نیکی کی تھی، آپ نے اسے گدلا کر دیا ہے، اب ہم آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتے، ہم اپنے اونٹوں کا گروہ لائے اور اپنا سامان ان پر لاد لیا اور ہمارے ماموں نے اپنے کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیا اور رونے لگا، چنانچہ ہم چل پڑے حتی کہ مکہ کے قریب آ ٹھہرے تو انیس نے ہمارے اونٹوں کی اتنے ہی اونٹوں کے ساتھ شرط لگائی کہ میرے اونٹ بہتر ہیں، فیصلہ کے لیے دونوں ایک کاہن کے پاس آئے تو اس نے انیس کو بہتر قرار دیا تو انیس ہمارے پاس ہمارے اونٹوں کا گروہ اور اتنے اور اونٹ لے آیا اور ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے بھتیجے، میں رسول اللہ ﷺ کو ملنے سے پہلے تین سال نماز پڑھ چکا تھا، عبداللہ بن صامت کہتے ہیں، میں نے کہا، کس لیے؟ اس نے کہا، اللہ کے لیے، میں نے پوچھا تو آپ رخ کس طرف کرتے تھے؟ اس نے کہا، جدھر میرا رب میرا رخ کر دیتا، اسی طرف رخ کر لیتا،

میں عشاء کی نماز پڑھتا رہتا، حتی کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا، میں بستر پر یوں پڑتا گویا کہ چادر ہوں، حتی کہ مجھ پر دھوپ پھیل جاتی۔ انیس نے کہا، مجھے مکہ کام ہے، تم میرا کام بھی کرنا، انیس چلا حتی کہ مکہ معظمہ پہنچ گیا اور واپسی میں دیر کر دی، پھر آ گیا، میں نے پوچھا، تم نے کیا کیا (کیوں دیر کر دی)؟ اس نے کہا، میں مکہ میں ایک آدمی کو ملا جو تمہارے دین پر ہے، اس کا دعویٰ ہے، اللہ نے اسے بھیجا ہے، میں نے پوچھا تو لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا، لوگ کہتے ہیں، شاعر ہے، کاہن ہے، جادوگر ہے اور انیس ایک شاعر تھا، انیس نے کہا، میں کاہنوں کا کلام سن چکا ہوں، اس کا کلام کاہنوں والا نہیں ہے اور میں نے اس کے کلام کو شعر کی اقسام پر پرکھا تو میرے بعد کسی کی زبان پر یہ نہیں چڑھے گا کہ وہ شعر ہے، اللہ کی قسم، وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تو تم میرا کام بھی کرو تاکہ میں جا کر جائزہ لوں تو میں مکہ آیا، چنانچہ میں نے ان میں سے ایک آدمی کو ناتواں خیال کر کے پوچھا، وہ کہاں ہے جس کو تم صابی (بے دین) کہتے ہو؟ تو اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، صابی کو پکڑو، چنانچہ اہل وادی (مکہ والے) مجھ پر سب ڈھیلے اور ہڈیاں لے کر پل پڑے، حتی کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا تو جب مجھے ہوش آیا، میں اٹھ کھڑا ہوا، گویا کہ میں لال بت ہوں، چنانچہ میں زمزم پر پہنچا اور اپنے آپ سے خون کو دھویا اور اس کا پانی پیا، اے بھتیجے، میں نے تیس (۳۰) دن رات گزارے، میری غذا صرف زمزم کا پانی تھا، چنانچہ میں موٹا ہو گیا، حتی کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں، ختم ہو گئیں اور میں نے اپنے جگر میں بھوک کی ناتوانی یا کمزوری نہیں پائی، اس اثناء میں کہ مکہ والے ایک چاندنی روشن رات میں سو گئے، ان میں سے کوئی طواف نہیں کر رہا تھا اور ان میں سے دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں، وہ طواف کرتے کرتے میرے پاس آئیں تو میں نے کہا، ان میں سے ایک کی دوسری سے شادی کر دو تو پھر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں، (انہیں پکارتی رہیں) وہ دوبارہ میرے پاس آئیں تو میں نے کہا، فرج میں لکڑی یا لکڑی جیسا ذکر، میں نے صاف کہا، کنایہ سے کام نہ لیا، یعنی ایساف و نائلہ کو ننگی گالی دی تو وہ عورتیں چیختی چلاتی چلیں اور کہہ رہی تھیں، اے کاش، یہاں کوئی ہماری خاطر بھڑکنے والا ہوتا، آگے سے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ملے اور وہ دونوں پہاڑ سے اتر رہے تھے، آپ نے پوچھا، ''تمہیں کیا ہوا؟'' انہوں نے جواب دیا، اس نے ہمیں ایسی بات کہی ہے، جس سے منہ بھر جاتا ہے، یعنی اس کو زبان پر نہیں لایا جا سکتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ نے اور آپ کے ساتھی نے طواف کیا، پھر نماز پڑھی تو جب آپ نے نماز پوری کر لی تو میں پہلا شخص تھا، جس نے آپ کو اسلامی طریقہ پر سلام کہا تو میں نے کہا، السلامُ عَلَیك یا رسول اللّٰه! تو آپ نے فرمایا: ''وَعَلَیك ورحمة اللّٰه'' پھر آپ نے پوچھا، ''تم کون ہو؟'' میں نے کہا میں غفار قبیلے کا فرد ہوں تو

آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اپنی انگلیوں کو اپنی پیشانی پر رکھا چنانچہ میں نے اپنے دل میں کہا، آپ نے میری غفار کی طرف نسبت کو ناپسند کیا ہے تو میں آپ کا ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ کے ساتھی نے مجھے روک دیا وہ آپ کو مجھ سے زیادہ جانتا تھا پھر آپ نے سر اٹھایا اور پوچھا تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے کہا، میں تیس دن، رات سے یہاں ہوں، آپ نے پوچھا، ''تو تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟'' میں نے کہا، میرے پاس زمزم کے پانی کے سوا کوئی کھانا نہیں ہے، جس سے میں موٹا ہو گیا ہوں اور میرے پیٹ کی سلوٹیں ختم ہو گئی ہیں اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی کمزوری نہیں پاتا ہوں، آپ نے فرمایا، ''زمزم کا پانی برکت والا ہے اور کھانے کی طرح سیر کرتا ہے۔'' سو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! آج رات اس کو کھلانے کی مجھے اجازت دیجیے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دروازہ کھولا اور ہمارے لیے طائف کا منقہ یا کشمش نکالنے لگے اور یہ مکہ میں پہلا کھانا تھا، جو میں نے کھایا، پھر میں اس حالت میں رہا جب تک رہا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے ایک کھجوروں والی زمین دکھائی گئی ہے، میرا خیال ہے، وہ یثرب میں ہے تو کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہنچاؤ گے؟ شاید اللہ تجھ سے ان کو نفع پہنچائے اور ان کے سبب تجھے اجر دے۔'' چنانچہ میں انیس کے پاس آ گیا، اس نے پوچھا تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا، میں نے یہ کیا ہے کہ میں اسلام لا چکا ہوں اور میں نے تصدیق کی ہے، اس نے کہا، میں بھی تیرے دین سے بے نیاز نہیں ہوں، سو میں بھی اسلام لایا اور تصدیق کی، پھر ہم اپنی ماں کے پاس آئے، اس نے کہا، میں بھی تمہارے دین سے نفرت نہیں کرتی، سو میں بھی اسلام لائی اور تصدیق کی تو ہم نے (مکہ کے قریب سے) اپنا سامان لادا حتی کہ اپنی قوم غفار کے پاس پہنچ گئے تو ان میں سے آدھے لوگ مسلمان ہو گئے اور ایماء بن رحضۃ غفاری ان کی امامت کرواتا تھا، وہ ان کا سردار تھا اور ان میں سے آدھے کہنے لگے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائیں گے، ہم مسلمان ہو جائیں گے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے آئے تو باقی آدھے بھی مسلمان ہو گئے اور اسلم قبیلہ کے لوگ آئے اور کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! ہم بھی اپنے بھائیوں کی طرز پر اسلام لاتے ہیں، سو وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غفار کو اللہ بخشش دے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔''

مفردات الحدیث ❶ **كَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ**: وہ حرمت والے مہینہ کو حلال سمجھتے تھے، اس میں جنگ و جدال اور قتل و غارت سے باز نہیں آتے تھے، اس لیے ابوذر اپنی قوم سے کوچ کر گئے اور اپنے ماموں کے ہاں جا ٹھہرے۔ ❷ **خَالَفَ اِلَيْهِم أُنَيس**: تیرے پیچھے تیری بیوی کے پاس تیرا بھانجا انیس چلا جاتا ہے، تیری غیر حاضری میں دونوں بدکاری کرتے ہیں۔ ❸ **تَنَاغَلْنَا**: (قوم کے الزام کا) ہم پر اظہار کیا، گویا ان کی بات کو تسلیم

کرلیا۔ ④ لا جِمَاعَ لكَ فِيمَا بَعْدُ: اس الزام تراشی اور بدگمانی کے بعد ہم تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتے، ہمارا تمہارے ساتھ گزارا نہیں ہوسکتا۔ ⑤ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا: ہم نے اپنے اونٹوں کی ٹولی کو قریب کیا، یعنی اونٹوں کو سفر کے لیے تیار کیا۔ ⑥ تَغَطّٰى خَالُنَا: ہمارے ماموں نے ہمارے فراق کے غم وحزن کی بنا پر اپنے اوپر کپڑا ڈال لیا۔ ⑦ فَجَعَلَ يبكي: اور ندامت و پشیمانی سے رونے لگا۔ ⑧ نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مكة: ہم نے مکہ کے قریب رہائش اختیار کر لی، مکہ کے اندر سکونت اختیار نہ کی۔ ⑨ نَافَرَ أُنَيْسٌ: انیس نے فخر ومباہات کا اظہار کیا اور اس پر شرط رکھ کر ایک تیسرے فرد کو فیصل تسلیم کیا۔ ⑩ خَيَّرَ أُنَيْسًا: اس نے انیس کو برتر قرار دیا، اس طرح فخر ومباہاۃ کی شرط اس نے جیت لی۔ ⑪ قَدْ صَلَّيْتُ قبل اَنْ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰه: میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے سے پہلے یعنی مسلمان ہونے سے پہلے ہی سے نماز پڑھتا تھا۔ ⑫ اُلْقِيْتُ كَاَنِّي خِفَاءٌ: رات بھر نماز پڑھنے سے آخری حصہ میں تھک ہار کر خِفَاء چادر کی طرح گر پڑتا اور سورج نکلنے تک بستر پر پڑا رہتا، فَرَاثَ عَلَيَّ: اس نے آنے میں دیر کر دی۔ یعنی جن دنوں یہ لوگ مکہ کے قریب رہائش پذیر تھے، انیس کسی ضرورت کے تحت مکہ گیا، رسول اللہ ﷺ کو ملا اور اس نے ابوذر کو آپ کی طرح موحد قرار دیا۔ ⑬ اَقْرَاءُ الشِّعْرِ: قَرْءٌ، نوع یا قسم، قافیہ و بحر۔ ⑭ فَمَا يَلْتَئِم علٰى لِسَانِ احدٍ بعدي: میرے بعد بھی کسی کی زبان پر یہ نہیں آ سکے گا، یعنی میری طرح کوئی اور بھی آپ کے کام کو شعر قرار نہیں دے سکا۔ ⑮ تَضَعَّفْتُ رَجُلًا منهم: میں نے ان میں سے کمزور اور ناتواں کا انتخاب کیا، تاکہ مجھے کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، لیکن اس نے میری راہنمائی کرنے کی بجائے الٹا مجھے ہی بے دین ٹھہرا کر لوگوں کو میرے خلاف بھڑکا دیا۔ ⑯ نُصُبٌ اَحْمَرُ: لال بت، جاہلیت میں لوگ بتوں کے نام پر جانور ذبح کر کے خون ان پر ڈال دیتے اور وہ خون میں نہا جاتے، اس طرح حضرت ابوذر مار پیٹ سے خون میں نہا گئے۔ ⑰ عُكَنُ بَطْنِي: عُكْنَة کی جمع ہے، پیٹ کی سلوٹیں، موٹا ہونے سے سلوٹیں مٹ گئیں، سُخْفَةُ جُوعٍ: بھوک کے سبب پیدا ہونے والی کمزوری و ناتوانی۔ ⑱ اِضْحِيَان: روشن و چمکدار رات۔ ⑲ اَسْمِخَتِهِم: سِمَاخ کی جمع، کان کا سوراخ، یعنی کان پر تھپکی لگانے سے سو گئے، اِسَاف وَنَائِله: مذکر و مونث دو بت تھے، جو صفا اور مروہ پر رکھے گئے تھے، حضرت ابوذر نے عورتوں کو شرم و عار دلاتے ہوئے کہا، ان کی آپس میں شادی کر دو، لیکن وہ اس کے باوجود بیت اللہ میں ان بتوں کو پکارنے سے باز نہ آئیں تو انہوں نے ان کو غصہ دلانے کے لیے ان کو کھلم کھلا گالی دی، اشارہ کنایہ سے کام نہ لیا۔ ⑳ تُوَلْوِلَان: چیختی چلاتی ہوئی، ہلاکت وتباہی کی بددعا دیتی ہوئی۔ ㉑ انفار: نَفَر یا نفير کی جمع ہے، مدد کے لیے اٹھ کھڑے ہونے والے لوگ۔ ㉒ كَلِمَة تَمْلَأُ الْفَمَ: ناگفتی بات، انتہائی قبیح اور بری بات، منہ کو بند کر دینے والی بات جس کو زبان پر نہ لایا جا سکے۔ ㉓ كَرِهَ أَنَّ التميت الى غِفَار: غفار کی طرف نسبت کو ناپسند کیا، غفاری لوگ، رہزن اور ڈاکو تھے، اس لیے آپ کو تعجب ہوا کہ ان میں سے یہ سعید روح نکل

آئی، بلکہ بعض تاریخی روایات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے، ابتدائی دور میں خود ابو ذر بہت بڑے رہزن تھے، کسی قافلہ کو صحیح وسالم گزرنے نہیں دیتے تھے۔ 24 قَدَ عَنِي: مجھے روکا، باز رکھا۔ 25 طَعَامُ طُعْمٍ: سیر کرنے والا کھانا اور غذا ہے۔ 26 غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ: اسی حالت میں مکہ میں رہا، جس قدر رہا۔ 27 وُجِّهَتْ لِيَ: مجھے اس کا رخ یا جہت دکھائی گئی ہے۔ 28 هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ: اس جگہ سے کوچ کر جاؤ اور اپنی قوم میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرو اور انہیں اسلام کا پیغام سناؤ، اس لیے وہ اپنا سامان لاد کر اپنی قوم کے پاس چلے گئے۔

[6360] (...) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَنْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهٗ وَتَجَهَّمُوا

[6360]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، جس میں اس قول کے بعد، میں نے کہا، تم میرا کام بھی کرنا تاکہ میں جا کر جائزہ لوں، یہ اضافہ ہے، انیس نے کہا، ہاں اور اہل مکہ سے بچ کر رہنا، وہ اس کے دشمن ہیں اور اس سے نفرت وکراہت کا اظہار کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث 1 قَدْ شَنِفُوا لَهٗ: وہ اس سے بغض وعناد رکھتے ہیں 2 تَجَهَّمُوا: اس کو دیکھ کر منہ بناتے ہیں، اس سے نفرت وکراہت کا اظہار کرتے ہیں۔

[6361] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ

قَالَ اَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ اَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ اَخِي اُنَيْسٌ يَمْدَحُهٗ حَتّٰى غَلَبَهٗ قَالَ فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهٗ فَضَمَمْنَاهَا اِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ اَيْضًا فِي حَدِيثِهٖ قَالَ فَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَاِنِّي لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَعَلَيْكَ

[6360] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۴۳)
[6361] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۴۳)

السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ)) وَفِي حَدِيثِهِ اَيْضًا فَقَالَ ((مُنْذُ كَمْ اَنْتَ)) هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ ((مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ))وَفِيهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ

[6361]۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے بھتیجے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دو سال پہلے نماز شروع کی، عبداللہ بن صامت کہتے ہیں، میں نے کہا، آپ رخ کس طرف کرتے تھے؟ انہوں نے کہا، جدھر اللہ میرا رخ کر دیتا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے، وہ اپنا فیصلہ ایک کاہن آدمی کے پاس لے گئے تو میرا بھائی انیس اس کی مدح کرتا رہا، حتی کہ اس پر غالب آ گیا، چنانچہ ہم نے اس کے اونٹوں کا گروہ لے لیا اور اپنے اونٹوں کی ٹکڑی کے ساتھ ملا لیا اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں پہلا شخص ہوں، جس نے آپ کو اسلامی طریقہ پر سلام کہا، میں نے کہا، السلام عَلَيْكَ یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا: "وَعَلَيكَ السلامُ" تو کون ہے؟" اس حدیث میں یہ بھی ہے، آپ نے پوچھا، "تو کب سے یہاں ہے؟" میں نے کہا، پندرہ دن سے اور اس میں یہ بھی ہے، ابوبکر نے کہا، مجھے آج رات اس کی مہمان نوازی کا شرف بخشئے۔

مفردات الحدیث ❶ **لم يَزَلْ اَخِي يمْدَحُهُ:** میرا بھائی کاہن کی تعریف میں شعر کہتا رہا، اس کا مدمقابل شعر نہ کہہ سکا، اس لیے کاہن نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ ❷ **تَنَافَرَا:** اس کے پاس فیصلہ لے گئے، کاہن کا حکم تسلیم کر لیا۔ ❸ **اَتْحِفْنِي** : مجھے عزت و شرف بخشیے، مجھے موقعہ دیجئے۔ ❹ **اَتْحِفْنِي مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ:** گزشتہ حدیث میں تیس دن رات کہا ہے، اگر دن، رات کو الگ الگ شمار کر لیں تو تیس ہوں گے، اگر دن، رات کو ایک دن قرار دیں، تو پندرہ دن ہوں گے، یا پندرہ دن سے زیادہ اور مہینہ سے کم دن ہوں گے، اس لیے بعض نے پندرہ کہا اور بعض راویوں نے ماہ کے اعتبار سے تیس کہہ دیا۔

[6362] ۱۳۳۔(۲۴۷۴)و حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيهِ ارْكَبْ اِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ يَاْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ

[6362] اخرجه البخاری فی (صحیحة) فی المناقب باب: قصة زمزم برقم (۳۵۲۲) وفی مناقب الانصار باب: اسلام ابی ذر الغفاری رضی الله عنه برقم (۳۸۶۱) وفی التوحید باب قوله تعالی: ﴿تعرج الملائكة والروح اليه﴾ (الحدیث بعد هذا الباب مباشرة) انظر (التحفة) برقم (۶۵۲۸)

مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا آنَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ **((ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي))** فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تُجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَثَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ

[6362] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ابو ذر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں نبی اکرم ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی تو اس نے اپنے بھائی سے کہا، اس وادی (مکہ) کی طرف جاؤ اور مجھے اس آدمی کے بارے میں معلومات فراہم کرو، جس کا یہ دعویٰ ہے، اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں، اس کی باتیں سنو، پھر میرے پاس آؤ، دوسرا بھائی چل پڑا، حتی کہ مکہ پہنچ گیا اور آپ کی باتیں سنیں، پھر ابو ذر کے پاس واپس لوٹ آیا اور بتایا میں نے آپ کو کریمانہ اخلاق کی تعلیم دیتے دیکھا ہے اور ایسی گفتگو کرتا ہے جو شعر نہیں ہے تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے

میری مطلوبہ تسلی نہیں کی تو ابو ذر نے زاد راہ لیا اور ایک مشکیزہ اٹھایا جس میں پانی تھا، حتی کہ مکہ پہنچ گئے اور مسجد میں آ گئے، نبی اکرم ﷺ کو تلاش کیا اور وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے اور آپ کے بارے میں کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ کیا، حتی کہ رات آ گئی تو لیٹ گئے، ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا اور جان لیا کہ وہ اجنبی ہے تو ابو ذر ان کا اشارہ سمجھ کر ان کے پیچھے ہو لیے، ان میں سے کسی نے اپنے ساتھی سے کچھ نہ پوچھا، حتی کہ صبح ہو گئی تو انہوں نے اپنا مشکیزہ اور زاد راہ اٹھایا اور مسجد کے کو چلے گئے، دن بھر گزر گیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں دیکھا، حتی کہ شام ہو گئی تو وہ اپنے لیٹنے کی جگہ کی طرف لوٹ آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور پوچھا کہ ابھی اس مسافر نے اپنی منزل مقصود کو نہیں جانا، انہیں اٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئے، ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے کچھ نہ پوچھتا تھا، حتی کہ تیسرا دن آ گیا، انہوں نے پہلے کی طرح کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں اٹھا کر، اپنے ساتھ لے کر چل پڑے، پھر ان سے پوچھا، کیا آپ مجھ سے بات نہیں کریں گے؟ تم اس شہر میں کسی غرض کے تحت آئے ہو؟ ابو ذر نے کہا، اگر تم مجھ سے عہد و پیمان باندھو کہ میری راہنمائی کرو گے تو میں بتاتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عہد کیا، چنانچہ ابو ذر نے انہیں آنے کا مقصد بتا دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ برحق ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں، ﷺ، جب صبح ہو تو تم میرے پیچھے پیچھے آنا، اگر میں نے تیرے بارے میں کوئی خطرہ کی چیز دیکھی تو میں پیشاب کرنے کے بہانے رک جاؤں گا، اگر میں چلتا رہوں تو میرے پیچھے پیچھے آنا، حتی کہ میرے داخل ہونے کی جگہ میں داخل ہو جانا، انہوں نے ایسے ہی کیا، حضرت ابو ذر ان کے پیچھے پیچھے چلے، حتی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور یہ بھی ان کے ساتھ ہی داخل ہو گئے، آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہو گئے، چنانچہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی قوم کی طرف لوٹ جاؤ اور انہیں اسلام سے آگاہ کرو، حتی کہ تمہیں میرا حکم پہنچ جائے تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا، اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں ان (مشرکین مکہ) کے درمیان اس کا اعلان کروں گا، وہ وہاں سے نکلے حتی کہ مسجد (بیت اللہ) میں آ گئے اور بلند آواز سے کہا، میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں، لوگ بھڑک اٹھے، انہیں مار مار کر لٹا دیا، چنانچہ حضرت عباس آئے اور ان پر جھک گئے اور کہا، تم پر افسوس ہے، کیا تم جانتے نہیں ہو کہ یہ غفار قبیلے کا فرد ہے اور شام کی طرف تمہارے تاجروں کا راستہ ان سے گزرتا ہے، سو انہیں ان سے بچایا، پھر انہوں نے اگلے دن یہی کام کیا اور وہ ان پر پل پڑے اور اسے مارا، حضرت عباس اس پر جھک گئے اور اسے بچایا۔

مفردات الحدیث

❀ ❶ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ: میری مطلوبہ معلومات تسلی بخش طور پر نہیں لائے ہو۔

❷ حَمَلَ شَنَّةً: اپنے ساتھ پانی کا مشکیزہ لیا اور زادراہ بھی لیا، لیکن یہ چیزیں راستہ میں ہی ختم ہو گئیں، اس لیے مکہ میں صرف زمزم کے پانی پر گزارہ کرتے رہے۔ ❸ ما أنی لِلرّجل اَنْ یَعْلَمَ مَنْزِله: کہ اس آدمی کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ وہ اپنی منزل کو پا لیتا، یعنی مکہ میں اس کو ابھی اقامت کے لیے جگہ نہیں ملی، یا میں نے اسے کل جس جگہ ٹھہرایا تھا، اس نے اس کو نہیں پہچانا کہ آج بھی وہ چلا جاتا۔ ❹ کَأَنِّی أُرِیقَ الْمَاءَ گویا کہ میں پانی بہا رہا ہوں، یعنی پیشاب کر رہا ہوں اور بعض روایتوں میں ہے۔ ❺ فَإِنِّی أُصْلِحُ نَعْلِی: گویا کہ میں اپنی جوتی درست کر رہا ہوں۔

فائدہ: ...... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ حضرت ابو ذر سے عبد اللہ بن صامت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں اور دونوں کی تفصیلات میں کچھ اختلافات ہیں، اصل واقعہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ابو ذر اپنی اقامت گاہ سے زادراہ اور پانی کا مشکیزہ لے کر چلے ہیں، جو مکہ پہنچنے تک ختم ہو گیا اور انہوں نے ایک آدمی کو ناتواں اور ضعیف سمجھ کر، آپ کے بارے میں سوال کیا تو اس نے خلاف توقع لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکا دیا، پھر انہوں نے کسی سے نہیں پوچھا، اس طرح کئی دن گزر گئے اور وہ زمزم کے پانی پر گزارہ کرتے رہے، آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود ہی ان سے آنے کا مقصد پوچھا تو انہوں نے پہلے واقعہ سے ڈرتے ہوئے کہا، اگر میری راہنمائی کرنے کا پختہ وعدہ کرو تو میں تمہیں اپنی آمد کا مقصد بتاتا ہوں، اس طرح وہ اسلام لے آئے اور رات کے وقت وہ طواف کے لیے نکلے تو ان عورتوں والا واقعہ پیش آ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر بھی طواف کے لیے آئے تو انہوں نے ان کو پہچان لیا، اس لیے آپ کو اسلامی طریقہ کے مطابق سلام کیا اور آپ کو رسول اللہ کہہ کر پکارا، اور آپ نے ابو ذر سے ان کے احوال پوچھے اور اس کے بعد ابو ذر کچھ دن مکہ میں رہے اور حضرت عباس کو بھی ان سے واقفیت ہو گئی، پھر وہ رخصت ہونے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں مکہ کے قریبی علاقہ سے واپس اپنی قوم میں جا کر اسلام کی تبلیغ کا مشورہ دیا اور یہ بھی بتا دیا، میں بھی جلد ہجرت کر کے مدینہ منورہ آنے والا ہوں تو واپسی کے وقت حضرت ابو ذر نے اپنے اسلام لانے کا اعلان کیا اور انہیں دوبارہ مشرکین مکہ نے مارا، جس سے حضرت عباس نے انہیں خلاصی دلوائی اور وہ واپس اپنے بھائی اور ماں کے پاس چلے گئے، ان دونوں کو اسلام کی تبلیغ کی، جس سے وہ مسلمان ہو گئے تو ان کو لے کر اپنی قوم کے پاس چلے گئے، ان کو اسلام کی تبلیغ کی، آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور باقی آدھی قوم آپ کی ہجرت کے بعد مسلمان ہو گئی اور یہ لوگ مکمل طور پر جنگ بدر کے بعد مسلمان ہوئے ہیں، کیونکہ بعض تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان رحضة جنگ بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ شامل تھا، (اصابۃ ج ۱ ص ۱۰۳۔ تکملہ ج ۵ ص ۲۱۹)

۲۹......بَاب: مِنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ

باب ۲۹: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6363] ۱۳٤ ـ(۲٤۷٥)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِى حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِى عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِى حَازِمٍ يَقُوْلُ

قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا حَجَبَنِى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِى اِلَّا ضَحِكَ

[6363] ـ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں اسلام لایا ہوں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے (اپنی خدمت میں) حاضر ہونے سے نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا، آپ مسکرائے۔

[6364] ۱۳٥ ـ(. . .)و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِى اِلَّا تَبَسَّمَ فِى وَجْهِى زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِى حَدِيثِهٖ عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّى لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِى صَدْرِى وَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا))

[6364] ـ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں مسلمان ہوا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی حاضری سے نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا، میرے سامنے تبسم فرمایا، ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، میں نے آپ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے اپنا ہاتھ سینہ پر مار کر فرمایا، ''اے اللہ! اسے جما دے اور اسے ہدایت یافتہ رہنما بنا۔''

[6365] ۱۳٦ ـ(۲٤۷٦)حَدَّثَنِى عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ

[6363] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد والسير باب: من لا يثبت على الخيل برقم (۳۰۳٥) وفی مناقب الانصار باب: ذكر جرير بن عبدالله البجلی رضی الله عنه برقم (۳۸۲۲) وفی الادب باب: التبسم والضحك برقم (٦۰۸۹) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب جرير بن عبدالله البجلی رضی الله عنه برقم (۳۸۲۰) وبرقم (۳۸۲۱) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (۱٥۹) انظر (التحفة) برقم (۳۲۲٤)

[6364] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦۳۱۳)

[6365] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجهاد باب حرق الدود والنخيل برقم (۳۰۲۰)

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ اَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ)) فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ اَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ

[6365] ۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جاہلیت کے دور میں ایک بت کدہ تھا، جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ بھی کہتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ سے راحت بخشو گے؟'' تو میں اس کی طرف احمس قبیلہ کے ڈیڑھ سو افراد لے کر روانہ ہوا، چنانچہ ہم نے اسے توڑ ڈالا اور اس کے مجاوروں کو قتل کر دیا، پھر میں نے واپس آ کر آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے ہمارے اور احمس قبیلہ کے لیے دعا فرمائی۔''

فائدہ :...... ذوالخلصہ نامی بت کدہ یمن میں واقع تھا، اس لیے اس کو اس کے پرستار کعبہ یمانیہ کا نام دیتے تھے اور اس کا ایک دروازہ شام کی طرف تھا، اس لیے اس کو کعبہ شامیہ کا نام بھی دیتے تھے، حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی معیت میں اس کو توڑ پھوڑ کر جلا دیا تھا اور اس کو خارشی اونٹ کی طرح جسے تارکول ملایا جاتا ہے، کوئلہ بنا دیا تھا۔

[6366] ۱۳۷۔(...) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا جَرِيرُ اَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ)) بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعٰى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ ((وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا)) قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ

← وفي باب: البشارة في الفتوح برقم (٣٠٧٦) وفي مناقب الانصار باب: ذكر جرير بن عبدالله البجلي رضي الله عنه برقم (٣٨٢٣) وفي المغازي باب: غزوة ذي الخلصة برقم (٤٣٥٥) وبرقم (٤٣٥٦) وبرقم (٤٣٥٧) وفي الدعوات باب: قوله تعالى: ﴿وصل عليهم﴾ برقم (٦٣٣٣) وابو داود في (سننه) في الجهاد باب: في بعثة البشراء برقم (٢٧٧٢) انظر (التحفة) برقم (٣٢٢٥)

[6366] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣١٥)

بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ مِنَّا فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ

[6366] ۔ حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے جریر! کیا مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں بخشو گے۔'' یہ ایک خثعم قبیلہ کا بت کدہ تھا، جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا، چنانچہ میں ڈیڑھ سو شاہ سواروں کے ساتھ نکلا اور میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا تھا، میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مار کر دعا فرمائی، ''اے اللہ! اسے جما دے اور اسے ہدایت یافتہ رہنما بنا دے۔'' جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور اسے آگ سے جلا ڈالا، پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف آپ کو بشارت سنانے کے لیے ایک آدمی بھیجا، جسے ابوارطاۃ کہتے تھے، جو ان کے خاندان سے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا، میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں، جبکہ ہم نے اسے خارشی اونٹ کی طرح کالا سیاہ کر ڈالا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے احمس قبیلہ کے سواروں اور پیادوں کے لیے پانچ دفعہ برکت کی دعا فرمائی۔

[6367] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ أَبُو أَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ

[6367] ۔ امام صاحب نے یہی روایت اپنے کئی اساتذہ کی سندوں سے، اسماعیل کی مذکورہ بالا سند سے بیان کی ہے اور مروان کی حدیث میں ہے، حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بشارت دینے والا ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ، نبی اکرم ﷺ کو بشارت سنانے کے لیے آیا۔ بعض جگہ بشارت دینے والے کو جریر بتایا گیا اور بعض جگہ ابوارطاۃ دونوں میں تعارض نہیں، کیونکہ قائد حضرت جریر تھے اور انھی کا نمائندہ بن کر ابوارطاۃ آئے تھے، اس دونوں کی طرف نسبت کرنا درست ہے نیز یہ بھی ہو سکتا ہے واپسی پر مل کر انہوں نے خود براہ راست خبر دی ہو۔

[6367] تقدم تخریجه برقم (٦٣١٥)

٣٠......بَاب: فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما

باب ٣٠: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6368] ١٣٨ ـ(٢٤٧٧) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ))

[6368] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، قضائے حاجت کے لیے آئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھا تو جب آپ باہر نکلے، آپ نے پوچھا، "یہ کس نے رکھا؟" زہیر کی روایت میں ہے، قالوا گھر والوں نے کہا اور ابوبکر کی روایت میں ہے، میں نے کہا، ابن عباس نے آپ نے فرمایا، "اے اللہ، اسے (دین کی) سوجھ بوجھ عنایت فرما۔"

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے مختلف مواقع پر، حضرت ابن عباس کی ذہانت اور فطانت پر خوش ہو کر اس کے مناسب مختلف کلمات سے دعا دی ہے، بعض دفعہ فرمایا: اللهم فَقِّهْهُ في الدين، يا اللهم عَلِّمْهُ الكتابَ يا علمه الحكمة: بعض دفعہ فرمایا، اللهم فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاوِيْلَ يا عَلِّمْهُ الحكمة وَتَاوِيْلَ الكِتَاب، اس بنا پر انہیں ترجمان القرآن کا لقب ملا۔

٣١......بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

باب ٣١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6369] ١٣٩ ـ(٢٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ

[6368] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: وضع الماء عند الخلاء برقم (١٤٣) انظر (التحفة) برقم (٥٨٦٥)

[6369] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التهجد باب: فضل من تعار من الليل فصل برقم (١١٥٦) وبرقم (١٢١٥٧) وفي التعبير باب: الاستبرق ودخول الجنة في المنام برقم (٧٠١٥) وبرقم (٧٠١٦) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب عبدالله بن عمر رضي الله عنهما برقم (٣٨٢٥) انظر (التحفة) برقم (٧٥١٤) وبرقم (١٥٨٠٣)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ أُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَى عَبْدَاللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا))

[6369] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا، گویا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشمی ٹکڑا ہے اور میں جنت میں جس جگہ کا ارادہ کرتا ہوں، وہ اس کی طرف اڑ جاتا ہے، چنانچہ میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنائی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے نبی اکرم ﷺ کو سنا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں عبداللہ کو صالح آدمی سمجھتا ہوں۔''

فائدہ:...... **اس حدیث سے معلوم ہوا، کسی آدمی کا خواب میں جنت میں نظر آنا، اس کے نیک اور پارسا ہونے کی علامت ہے۔**

[6370] ١٤٠۔(٢٤٧٩)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ **((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ))** قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

[6370] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التهجد باب: فضل قيام الليل برقم (١١٢١) وبرقم (١١٢٢) وفی فضائل الصحابة باب: مناقب عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما برقم (٣٧٣٨) وبرقم (٣٧٤٠) وبرقم (٣٧٤١) وفی التعبير باب: الامن وذهاب الروع فی المنام برقم (٧٠٢٨) وبرقم (٧٠٢٩) وبرقم (٧٠٣٠) وبرقم (٧٠٣١) وابن ماجه فی (سننه) فی تعبير الرويا باب: تعبير الرويا برقم (٣٩١٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٠٥)

[6370] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا، اسے رسول اللہ ﷺ کو سناتا، چنانچہ میں نے بھی آرزو کی کہ میں خواب دیکھوں اور اسے رسول اللہ ﷺ کو سناؤں اور میں نوجوان، کنوارا، لڑکا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مسجد میں سوتا تھا، چنانچہ میں نے خواب دیکھا، گویا کہ دوفرشتوں نے مجھے پکڑ لیا اور آگ کی طرف چل پڑے، میں نے اسے دیکھا کہ وہ کنویں کی طرح گہری کھودی گئی ہے یا پیچ در پیچ ہے اور اس پر کنویں کی طرح دولکڑیاں ہیں اور اس میں بہت سے لوگ ہیں، جنھیں میں نے پہچان لیا تو میں کہنے لگا، میں آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، میں آگ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں، میں آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، سوانہیں ایک اور فرشتہ ملا اور اس نے مجھے کہا، خوف زدہ نہ ہو، میں نے خواب حفصہ کو سنایا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے، اے کاش وہ رات کو نماز پڑھتا۔'' حضرت سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں،، اس کے بعد حضرت عبداللہ، رات کو بہت کم سوتے تھے۔

[6371] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُوسٰى بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفِرْيَابِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِي اِلَى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ

[6371] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رات کو مسجد میں سوتا تھا، کیونکہ میری شادی نہیں ہوئی تھی، میں نے خواب میں دیکھا، گویا کہ مجھے ایک کنویں کی طرف لے جایا گیا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

فائدہ :..... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں سونے والوں کو تہجد کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۳۲..... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

باب ۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6372] ۱۴۱ ـ (۲۴۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ

[6371] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٣٧٠)

[6372] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الدعوات باب: الدعاء بكثرة المال والولد مع البركة برقم (٦٣٧٨) وبرقم (٦٣٧٩) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب لانس بن مالك رضی الله عنه برقم (٣٨٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٨٣٢٢)

عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ))

[6372]۔حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ کا خادم انس، اس کے لیے دعا فرمائیں تو آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھا دے اور اسے جو کچھ عنایت فرمایا ہے، اس میں برکت ڈال دے۔''

فائدہ:......امام بخاری کی الادب المفرد کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کی عمر لمبی کر اور اسے معاف فرما دے۔

[6373] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[6373]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6374] (. . .) و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

[6374]۔امام صاحب ایک اور استاد سے، حضرت انس سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6375] ۱۴۲۔(۲۴۸۱) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ))

[6375]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، گھر میں صرف میں،

[6373] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: قوله تعالى: ﴿وصل عليهم﴾ برقم (٦٣٣٤) وفي باب: دعوة النبي ﷺ لخادمه بطول العمر وبكثرة ماله برقم (٦٣٤٤) وفي باب: الدعاء بكثرة الولد مع البركة برقم (٦٣٨٠) وبرقم (٦٢٨١) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٨)

[6374] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٢٢)

[6375] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: جواز الجماعة في النافلة والصلاة على الحصير وخمرة الثوب وغيرها من الطهارات برقم (١٤٩٩)

میری ماں اور میری خالہ ام حرام تھے تو میری ماں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کا پیارا خادم، اس کے لیے دعا فرمائیں، چنانچہ آپ نے میرے لیے، ہر خیر کی دعا فرمائی اور جو دعا میرے لیے کی، اس کے آخر میں فرمایا: ''اے اللہ! اس کا مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور اس میں برکت ڈال دے۔''

[6376] ۱۴۳۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَنَسٌ قَالَ جَائَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أُنَيْسٌ ابْنِي أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ)) قَالَ أَنَسٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ

[6376]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے میری ماں، انس کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی، اس نے اپنا آدھا دوپٹہ میری چادر بنایا ہوا تھا اور آدھا میری تہبند اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! یہ پیارا انس میرا بیٹا ہے، میں اسے آپ کی خدمت کے لیے لائی ہوں، آپ اس کے لیے دعا فرمائیں تو آپ نے دعا دی، ''اے اللہ! اس کا مال اور اولاد زیادہ کر۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میرے پاس مال بہت ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد، آج سو تک پہنچتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کا باغ سال میں دو دفعہ پھل لاتا تھا، اور اس میں گل ریحان تھا، جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی اور ان کی سو سے زیادہ اولاد فوت ہو گئی تھی۔

[6377] ۱۴۴۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُنَيْسٌ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ

[6376] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۹)

[6377] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب لانس بن مالك رضی الله عنه برقم (۳۸۲۷) انظر (التحفة) برقم (۵۱۵)

[6377] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری ماں، ام سلیم نے آپ کی آواز سن لی، چنانچہ عرض کی، اے اللہ کے رسول! میرے ماں، باپ قربان، پیارا انس تو رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں تین دعائیں کیں، ان میں سے دو میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور میں تیسری کا آخرت میں امیدوار ہوں۔

فائدہ :...... مال اور اولاد کی کثرت کی دعائیں، طویل عمر کے ساتھ دنیا میں پوری ہوئیں اور مغفرت کی دعا کا نتیجہ آخرت میں سامنے آئے گا۔

[6378] ١٤٥ ـ(٢٤٨٢)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي اِلٰى حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ

[6378] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، جبکہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ نے ہمیں سلام کہا اور مجھے ایک ضرورت کے لیے بھیج دیا، اس لیے مجھے ماں کے پاس جانے میں دیر ہوگئی، جب میں آیا، ماں نے پوچھا، تجھے کس چیز نے روک لیا؟ میں نے جواب دیا، مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لیے بھیج دیا تھا، اس نے پوچھا، آپ کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا، وہ ایک راز ہے، ماں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو نہ بتانا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر میں نے وہ کسی کو بتانا ہوتا تو اے ثابت! تمہیں بتا دیتا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض راز اس قدر پوشیدہ رکھنے والے ہوتے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد بھی ظاہر نہیں کیا جا سکتا، اس لیے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات کے بعد بھی اپنے شاگرد رشید کو آپ کے راز سے مطلع نہیں کیا۔

[6379] ١٤٦ ـ(. . .)حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ

[6378] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٤)

[6379] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاستئذان باب: حفظ السر برقم (٦٢٨٩) انظر (التحفة) برقم (٨٧٩)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِي عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ

[6379] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک راز کی بات فرمائی تو میں نے آپ کے بعد کسی کو وہ نہیں بتائی، مجھ سے میری ماں ام سلیم نے اس کے بارے میں پوچھا تو میں نے وہ راز ان کو بھی نہیں بتایا۔

۳۳.....بَاب: مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

باب ۳۳: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6380] ۱۴۷-(۲۴۸۳)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَيٍّ يَمْشِي اِنَّهٗ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

[6380] ۔حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے باپ کو یہ بیان کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زندہ چلتے پھرتے شخص کے بارے میں، عبداللہ بن سلام کے سوا یہ نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے۔

فائدہ......حضرت سعد رضی اللہ عنہ جو خود عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، نے یہ بات حضرت عبداللہ بن سلام کی زندگی میں اس وقت کہی، جب باقی حضرات جو حضرت سعد کے علم میں تھے، فوت ہو چکے تھے، یا جس اسلوب اور انداز میں یہ بات عبداللہ بن سلام کے بارے میں فرمائی تھی، وہ انداز کسی اور کے لیے اختیار نہیں کیا تھا، عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور سعید رضی اللہ عنہ فوت ہوئے ہیں۔

[6381] ۱۴۸-(۲۴۸۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهٖ اَثَرٌ مِّنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا

[6380] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: مناقب عبدالله بن سلام رضي الله عنه برقم (۳۸۱۲) انظر (التحفة) برقم (۳۸۷۹)

[6381] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: مناقب عبدالله بن سلام رضي الله عنه برقم (۳۸۱۳) وفي التعبير باب: الخضر في المنام والروضة الخضراء برقم (۷۰۱۰) وفي باب: التعليق بالعدوة والحلقة برقم (۷۰۱۴) انظر (التحفة) برقم (۵۳۳۲)

رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ اِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَاَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ اَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهُ لَا اَسْتَطِيعُ فَجَائَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ اَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي اَعْلَى الْعَمُودِ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَلَقَدْ اسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ **((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ))** قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ

[6381] ۔قیس بن عباس رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ میں کچھ لوگوں میں، جن میں سے بعض نبی اکرم ﷺ کے ساتھی تھے، بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ ایک آدمی آیا، جس کے چہرے پر فروتنی اور عاجزی کے اثرات تھے تو لوگوں میں سے کسی نے کہا، یہ جنتی آدمی ہے، یہ جنتی آدمی ہے، آنے والے نے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں، پھر چلا گیا تو میں نے اس کا پیچھا کیا، وہ اپنے گھر میں داخل ہوگیا، میں بھی (اجازت لے کر) داخل ہوگیا اور ہم نے باہمی بات چیت کی، جب وہ مانوس ہوگیا، میں نے اس سے پوچھا، جب آپ پہلے (مسجد میں) داخل ہوئے، ایک آدمی نے یہ یہ بات کہی، انہوں نے کہا، سبحان اللہ، کسی کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ ایسی بات بیان کرے، جس کا اسے علم نہیں ہے اور میں تمہیں اس کی بات کا ابھی سبب بتاتا ہوں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں خواب دیکھا، اور وہ میں نے آپ کو سنایا، میں نے اپنے آپ کو ایک باغیچہ میں دیکھا، انہوں نے اس کی وسعت اس کی گھاس اور سرسبزی و شادابی کا تذکرہ کیا...... باغیچہ کے درمیان ایک لوہے کا ستون تھا، اس کا نچلا حصہ زمین میں گڑا تھا اور اس کا اوپر کا حصہ آسمان میں تھا اور اس کے اوپر والے حصہ میں ایک کنڈا تھا، سو مجھے کہا گیا، چڑھیے، میں نے اسے کہا، یہ میرے بس میں نہیں ہے تو میرے پاس ایک منصف آیا، ابن عون کہتے ہیں، منصف خادم کو کہتے ہیں تو اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے، انہوں نے بتایا، اس نے پیچھے سے مجھے اپنے ہاتھ سے اوپر اٹھایا تو میں چڑھنے لگا، حتی کہ میں ستون کے اوپر پہنچ گیا اور میں نے کنڈا پکڑ لیا، مجھے کہا گیا، اسے

مضبوطی سے پکڑو، پھر میں بیدار ہو گیا۔'' تو وہ کنڈا میرے ہاتھ میں تھا، میں نے یہ خواب نبی اکرم ﷺ کو سنایا تو آپ نے فرمایا: ''وہ باغیچہ اسلام ہے اور وہ ستون، اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈا عروہ وثقیٰ (مضبوط کنڈا) ہے اور تم موت تک اسلام پر قائم رہو گے اور وہ آدمی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

مفردات الحدیث ✲ **مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ اَنْ يَقُولَ مَالَا يَعْلَمُ:** کسی کو کوئی بات بلا سند و دلیل نہیں کرنی چاہیے، انہوں نے تجھے یہ تو بتا دیا کہ یہ جنتی ہے، لیکن اس کی دلیل اور سند بیان نہیں کی، اس لیے میں تمہیں اس کا سبب اور پس منظر بتاتا ہوں، تا کہ تم بات دلیل سے کر سکو۔

[6382] ۱۴۹۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ

قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ اِنَّمَا رَاَيْتُ كَاَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَاْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِيَ ارْقَهْ فَرَقِيتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**يَمُوتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى**))

[6382]۔ قیس بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں ایک مجلس میں تھا، جس میں حضرت سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے تو حضرت عبداللہ بن سلام گزرے، چنانچہ لوگوں نے کہا، یہ جنتی آدمی ہے تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت عبداللہ بن سلام سے کہا، ان لوگوں نے یہ یہ بات کہی ہے، انہوں نے کہا، سبحان اللہ، ان کے لیے مناسب نہ تھا کہ ایسی بات کہتے، جس کی ان کے پاس سند یا دلیل نہیں ہے، حقیقت یہ ہے، میں نے دیکھا، گویا کہ ایک ستون ایک سرسبز و شاداب باغیچہ میں رکھ دیا گیا ہے، پھر اسے اس میں گاڑ دیا گیا اور اس کے سرے پر ایک کنڈا ہے اور اس کے دامن میں ایک خادم ہے، مِنْصَف، وصیف (خادم) کو کہتے ہیں، مجھے کہا گیا، چڑھیے تو میں چڑھنے لگا، حتی کہ میں نے کنڈا پکڑ لیا، میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ اس حال میں فوت ہوگا کہ وہ (دین کے یا ایمان کے) مضبوط کنڈے کو پکڑے ہوئے ہوگا۔''

[6382] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٣١)

[6383] ١٥٠-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ

عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَإِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَأَتٰى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْتِي قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى أَتٰى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَآءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هٰذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَآءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَّمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَآءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوتَ))

[6383] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في تعبير الرويا باب: تعبير الرويا برقم (٣٩٢٠) انظر (التحفة) برقم (٥٣٣٠)

[6383] ۔ خرشہ بن حر رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اور اس میں ایک اچھی شکل وصورت والا بوڑھا بیٹھا تھا اور وہ عبداللہ بن سلام تھے، چنانچہ وہ انہیں اچھی اچھی باتیں سنانے لگے، جب وہ اٹھ کر چلے گئے، لوگوں نے کہا، جسے یہ بات اچھی لگے کہ وہ ایک جنتی آدمی کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے تو میں نے دل میں کہا، اللہ کی قسم! میں ضرور ان کا پیچھا کروں گا اور اس کے گھر کی جگہ دیکھ کر رہوں گا تو میں نے ان کا پیچھا کیا، وہ چلتے رہے، حتی کہ قریب تھا کہ مدینہ سے باہر نکل جائیں، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے، سو میں نے ان سے حاضری کی اجازت مانگی اور انہوں نے مجھے اجازت دے دی اور پوچھا، اے بھتیجے، تیری کیا ضرورت ہے؟ تو میں نے ان سے کہا، جب آپ اٹھ کھڑے ہوئے، میں نے لوگوں سے آپ کے بارے میں یہ سنا، جسے یہ پسند ہو کہ وہ جنتی آدمی دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے، اس لیے مجھے اچھا معلوم ہوا کہ آپ کے ساتھ کچھ وقت گزاروں، انہوں نے کہا، جنتیوں کو تو اللہ ہی خوب جانتا ہے اور میں تمہیں ابھی بتاتا ہوں، انہوں نے یہ بات کیوں کہی؟ جبکہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس ایک آدمی آیا اور مجھے کہنے لگا، اٹھو، اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا، اچانک میں نے اپنے بائیں ہاتھ ایک کھلا راستہ دیکھا تو میں اس میں چلنے لگا، چنانچہ اس نے مجھے کہا، اس راستہ میں نہ چلو، یہ تو بائیں والوں کے راستے ہیں، اچانک میں نے دیکھا، ایک کھلا سیدھا راستہ میرے دائیں طرف ہے، سو اس نے مجھے کہا، اس راستہ کو اختیار کرو تو وہ مجھے ایک پہاڑ کے پاس لے آیا تو اس نے مجھے کہا، چڑھو تو جب میں چڑھنے کا ارادہ کرتا، اپنی سرین کے بل گر پڑتا، حتی کہ میں نے یہ کام کئی دفعہ کیا، پھر وہ مجھے لے کر چل پڑا، حتی کہ مجھے ایک ستون کے پاس لے آیا، اس کی چوٹی آسمان میں تھی اور اس کا نچلا حصہ زمین میں تھا، اس کے اوپر کے حصہ میں ایک حلقہ (کنڈا) تھا، چنانچہ اس نے مجھے کہا، اس پر چڑھ جاؤ، میں نے کہا، میں اس پر کیسے چڑھ جاؤں؟ جبکہ اس کی چوٹی آسمان میں ہے تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اوپر پھینک دیا، اچانک میں دیکھتا ہوں کہ میں کنڈے سے لٹکا ہوا ہوں، پھر اس نے ستون پر چوٹ لگائی تو وہ گر گیا اور میں کنڈے کے ساتھ چمٹا رہا، حتی کہ صبح ہو گئی، چنانچہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: ''رہے وہ راستے جو تو نے اپنے بائیں ہاتھ دیکھے تھے تو وہ بائیں ہاتھ والوں (دوزخیوں) کے راستے تھے اور رہے وہ راستے جو تو نے اپنی دائیں جانب دیکھے وہ دائیں ہاتھ والوں (جنتیوں) کے راستے تھے، رہا پہاڑ، وہ شہیدوں کا گھر ہے اور تو اسے حاصل نہیں کر سکے گا (شہید نہیں ہو گے) اور رہا عمود تو وہ اسلام کا ستون ہے، رہا کنڈا تو وہ اسلام کا کنڈا ہے اور تو اسے ہمیشہ مضبوطی سے پکڑے رکھے گا، حتی کہ فوت ہو جائے۔''

مفردات الحدیث ❶ **جَوَادٌ**: جَادَّة کی جمع ہے، وال پر شد ہے، شاہراہ عام، وہ کھلا راہ جس پر لوگ چلتے ہوں۔ ❷ **جَوَادٌ، مَنْهَجٌ**: شاہراہ عام جو مستقیم اور سیدھی ہو۔ کیونکہ نَهَج سیدھے راستہ کو کہتے ہیں، کھلا،

واضح اور سیدھا راستہ۔ ③ زَجَلَ بِی: مجھے پھینک دیا، یعنی اوپر چڑھا دیا۔

۳۴......بَاب :فَضَائِلِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ

باب ۳۴: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6384] ١٥١ ـ(٢٤٨٥)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي ((اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)) قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ

[6384] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو انہوں نے انہیں گھور کر دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا، میں مسجد میں اس وقت شعر پڑھا کرتا تھا، جبکہ اس میں وہ شخصیت موجود ہوتی تھی، جو تم سے بہترین ہے، پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا، میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''میری طرف سے جواب دیجئے، اے اللہ! اس کی روح القدس سے تائید فرمانا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں، ہاں۔

مفردات الحدیث ① لَحَظَ إِلَيْهِ: انہیں غصہ سے دیکھا، گویا چپ ہو جانے کا اشارہ کیا۔ ② وَفِيهِ خَيْرٌ مِّنْكَ: جبکہ اس میں تم سے بہتر شخص، رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔ ③ أَجِبْ عَنِّي: کافروں کی باتوں اور ہجو کا میری طرف سے جواب دو، جس سے ثابت، رسول اللہ ﷺ کی توصیف و تعریف، کافروں کی تردید اور اسلام کی تبلیغ و دفاع پر مشتمل اشعار مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔

[6384] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: الشعر في المسجد برقم (٤٥٣) وفي بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (٣٢١٢) وفي الادب باب: هجاء المشركين برقم (٦١٥٢) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في الشعر برقم (٥٠١٣) وبرقم (٥٠١٤) والنسائي في (المجتبى) في المساجد باب: الرخصة في انشاد الشعر الحسن في المسجد برقم (٧١٥) انظر (التحفة) برقم (٣٤٠٢) وبرقم (١٣١٤٠) وبرقم (١٥١٥٦)

[6385] (. . .)حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[6385] حضرت ابن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اس مجلس میں جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے، کہا، میں تم سے اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اللہ کے نام سے سوال کرتا ہوں، کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6386] ١٥٢ـ(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ

حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ))

[6386] ـ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تو نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دے، اے اللہ، اس کی روح القدس سے تائید فرما۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں۔

[6387] ١٥٣ـ(٢٤٨٦)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ((اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ))

[6385] طريق ابن المسيب تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٣٤) وطريق ابى هريرة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٥)

[6386] تقدم تخريجه برقم (٦٣٣٤)

[6387] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: هجاء المشركين برقم (٦١٥٣) وفي بدء الخلق باب: ذكر الملائكة برقم (٣٢١٣) وفي المغازي باب: مرجع النبي ﷺ من الاحزاب ومخرجه الى بني قريظة ومحاصرته اياهم برقم (٤١٢٣) وفي (التحفة) برقم (١٧٩٤)

[6387] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے سنا، ''ان کی ہجو یا مذمت کرو، جبریل بھی تیرے ساتھ ہے۔''

[6388] (. . .)حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6388] ۔امام صاحب یہ روایت اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6389] ١٥٤ ۔(٢٤٨٧)حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِي دَعْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6389] ۔حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہت الزام تراشی کی تو میں نے انہیں برا بھلا کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اے میرے بھانجے، اسے کچھ نہ کہو، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا کرتے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ **كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَة:** حضرت عائشہ کو بہت کچھ کہا، ان کو خوب نشانہ بنایا، یعنی واقعہ افک میں حصہ لیا۔ ❷ **يُنَافِحُ:** وہ دفاع کرتے تھے، آپ کی طرف سے شعری حملہ کرتے تھے۔

[6390](. . .)حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6390] یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6391] ١٥٥ ۔(٢٤٨٨)حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى

[6388] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٣٧)

[6389] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٤)

[6390] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث الافك برقم (٤١٤٥) وفي المناقب باب: من احب ان لا يسب نسبه برقم (٣٥٣١) وفي الادب باب: هجاء المشركين برقم (٦١٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٥)

[6391] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث الافك برقم (٤١٤٦) وفي التفسير باب: يعظكم الله ان تعودوا لمثله أبدا برقم (٤٧٥٥) وفي باب ﴿ويبين الله لكم الآيات والله عليم حكيم﴾ برقم (٤٧٥٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٤٣)

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ فَقَالَ

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ

وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[6391] ۔امام مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ انہیں اپنا شعر سنا رہے تھے، اپنے شعروں کے آغاز میں انہوں نے شعر کہا، پاکدامن، عقلمند اور متین ہیں، ان پر کسی عیب کی الزام تراشی نہیں کی جا سکتی، وہ غافل عورتوں کی گوشت خوری سے بھوکی رہتی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کہا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں، (غیبت کرتے ہیں) مسروق کہتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا، آپ اسے اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ان میں سے جس نے اس میں (افک میں) زیادہ حصہ لیا، اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، اندھے ہونے سے بڑھ کر عذاب کون سا ہے؟ یہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے تھے، یا آپ کی طرف سے کافروں کی ہجو کرتے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ **يُشَبِّبُ**: عورت کے محاسن اور کمالات سے اشعار کا آغاز کرنا۔ ❷ **حَصَانٌ**: عفیفہ اور پاکدامن ہیں، نظر بد سے محفوظ ہیں۔ ❸ **رَزَانٌ**: عقلمند اور باوقار ہیں۔ ❹ **مَا تُزَنُّ**: الزام تراشی نہیں کی جا سکتی۔ ❺ **رِيبَة**: بے حیائی، بدکاری، شک وشبہ۔ ❻ **تُصْبِحُ غَرْثَى**: غَرث، بھوک، پیٹ کا خالی ہونا، یعنی وہ پاکدامن عورتوں کی غیبت نہیں کرتی۔ ❼ **لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ**: لیکن تو تو ایسا نہیں ہے تو نے تو میری غیبت کی ہے اور مجھ پر الزام تراشی میں حصہ لیا ہے اور دعویٰ یہ کرتے ہیں، ان پر الزام تراشی نہیں ہو سکتی، لیکن حضرت حسان رضی اللہ عنہ، اس الزام تراشی سے انکار کرتے تھے کہ میں نے آپ پر بہتان نہیں باندھا، لوگوں نے خواہ مخواہ مجھے اس میں ملوث کر دیا ہے اور اس کو شہرت دی ہے، حضرت عائشہ کی مدح میں جو اشعار کہے تھے، ان میں یہ بھی ہیں، فَإِنْ كُنْتُ قَدْ قُلْتُ الَّذِي زَعَمُوا لَكُمْ، فَلَا رَفَعَتْ سَوْطِي إِلَيَّ أَنَامِلِي، اگر وہ بات میں نے کہی ہے، جو آپ کو بتائی گئی ہے تو میری ہاتھ کی انگلیاں، مجھے میرا کوڑا نہ پکڑا سکیں۔ ❽ **وَكَيْفَ وَوُدِّي**

ما جبيت ونُصْرتى، لِآلِ رَسُوْل اللّٰهِ، زَيْنِ المَحَافِلِ: میں یہ کیونکہ کہہ سکتا ہوں، جبکہ میری موت اور میری نصرت تا حیات، رسول اللہ ﷺ کی آل کے لیے ہے، جو مجالس کی زینت ہے۔ ⑨ **فَإِنَّ الَّذِىْ قد قِيْلَ لَيْسَ بِلَائِطٍ، وَلٰكِنَّهٗ قَوْلُ امْرِئٍ، بِى مَا حِلٌ:** کیونکہ جو کچھ کہا گیا ہے، وہ ان سے چپکنے والا یا ان پر چسپاں ہونے والا نہیں ہے، لیکن وہ ایسے آدمی کا قول ہے، جو میری چغلی کھانے والا ہے۔ ان اشعار سے محسوس ہوتا ہے کہ حضرت حسان نے الزام تراشی میں حصہ نہیں لیا، لیکن ان کو اس میں ملوث کیا گیا ہے۔ ⑩ **وَقَدْ قَالَ اللّٰه والّذى تَوَلّٰى كِبْرَهٗ:** واقعہ افک کو ہوا دینے والا اور اس گھڑنے والا، عبداللہ بن ابی بن سلول منافق تھا اور حضرت مسروق کے خیال میں، حضرت حسان نے اس کی تکذیب نہیں کی، بلکہ تصدیق کی، اس لیے وہ بھی اس آیت کا مصداق ٹھہرے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے:

((المنافق عبد اللّٰه بن أُبَىّ وهو الّذِىْ كان يَسْتَوْشِيْهِ يَجْمَعَهٗ وهو الذى تَوَلّٰى كِبْرَة))

(بخاری شریف، حدیث نمبر ۴۷۵۷)

''عبداللہ بن ابی منافق ہی اس کی کرید کرتا تھا اور اس کو جمع کرتا تھا اور اس نے ہی سب سے بڑھ کر حصہ لیا اور اس کا بڑا حصے دار ہے۔''

چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مشہور قول سے متاثر تھیں، اس لیے انہوں نے حضرت حسان کی بینائی ختم ہونے کو، اس واقعہ کی سزا قرار دیا، لیکن علامہ ابن اثیر جذری نے اسد الغابہ ج ۲، ص ۷۶ پر لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آخر میں حضرت حسان کی بات تسلیم کر لی تھی اور ان کو تہمت لگانے سے بری قرار دیا تھا۔

[6392] (. . .)حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ

[6392]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں يُنَافِحُ کی جگہ يَذُبُّ (دفاع کرنا) ہے اور حَصَان رَزَان، پاکدامن، عقلمند کا ذکر نہیں کیا۔

[6393] ۱۵۶ ـ (۲٤۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِى فِى اَبِى سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِى مِنْهُ قَالَ وَالَّذِى اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ حَسَّانُ

[6392] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٣٤١)
[6393] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٢٩٩)

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ　بَنُو بِنْتِ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتَهُ هٰذِهٖ

ومن ولدت ابناء زهرة منهم　كرام ولم يقرب عجائزك المجد

[6393]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت حسان نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے ابوسفیان کے بارے میں اجازت دیں، آپ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ جو میری رشتہ داری ہے، اس کا کیا کرو گے؟'' اس نے کہا، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو عزت بخشی، میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے، پھر حضرت حسان نے یہ قصیدہ کہا، جس کا آغاز یوں ہے:

''بزرگی اور شرافت، آل ہاشم سے مخزوم کی اولاد کو حاصل ہے اور تیرا باپ تو غلام ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ سَنَامَ الْمَجْدِ: بزرگی اور عظمت کی کوہان، یعنی رفعت و بلندی۔

فائدہ: ...... آپ کا چچا زاد ابوسفیان بن حارث، اسلام لانے سے پہلے آپ کی ہجو کرتا تھا، اس لیے حضرت حسان نے اس کی ہجو اور مذمت کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا، وہ میرا قریبی عزیز ہے، ہم دونوں کا دادا ایک ہے، اس کی ہجو کی صورت میں میری بھی مذمت ہو گی تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ کی مذمت نہیں ہو گی اور بنت مخزوم سے مراد عبداللہ، زبیر اور ابو طالب کی ماں، فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہے اور ابوسفیان کی دادی سمیہ بنت موہب ہے اور موہب، عبد مناف کی اولاد کا غلام تھا۔

[6394] (. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيرِ الْعَجِينِ

[6394]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے نقل کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکوں کی ہجو کی اجازت مانگی، ابوسفیان کا نام نہیں لیا اور خمیر کی جگہ عَجِین کہا، (معنی دونوں کا ایک ہی ہے)

[6395] ۱۵۷۔(۲۴۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[6394] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: حديث الافك برقم (٤١٤٥) وفي المناقب باب: من احب ان لا يسب نسبه برقم (٣٥٣١) وفي الادب باب: هجاء المشركين برقم (٦١٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٤)

[6395] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٧٤٤)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ)) فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي**)) فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ ((**إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ**)) وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى**)) قَالَ حَسَّانُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا ... رَسُولَ اللّٰهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا ... تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِينَ الْأَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ ... عَلَى أَكْتَافِهَا الْأَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ ... تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَإِنْ أَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا ... وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَإِلَّا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ ... يُعِزُّ اللّٰهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا ... يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا ... هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ ... سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللّٰهِ مِنْكُمْ ... وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
وَجِبْرِيلٌ رَسُولُ اللّٰهِ فِينَا ... وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

[6395] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''قریش کی ہجو کرو، کیونکہ یہ ان پر

تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ شاق گزرتی ہے۔" چنانچہ آپ نے ابن رواحہ کو پیغام بھیجا اور فرمایا: "ان کی ہجو کر۔" اس نے ان کی ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی، پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت کی طرف پیغام بھیجا، جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے، اب تمہارے لیے وہ وقت آ گیا ہے کہ اس شیر کی طرف پیغام بھیجو، جو اپنی دم مارتا ہے، پھر اپنی زبان منہ سے نکالی اور اس کو ہلانے لگے اور عرض کی، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں ان کو اپنی زبان سے اس طرح چیر ڈالوں گا، جس طرح چمڑا چیرا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جلدی نہ کرو، ابوبکر قریش کے نسب کو سب قریشیوں سے زیادہ جانتے ہیں اور میرا نسب بھی انھی میں ہے، ان سے میرا نسب الگ کروالو۔" چنانچہ حسان، ابوبکر کے پاس آئے، پھر واپس جا کر کہنے لگے، ابوبکر نے آپ کا نسب، اے اللہ کے رسول! مجھے الگ کر دیا ہے، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا، جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے رہو گے، روح القدس تمہاری تائید کرتا رہے گا۔" اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، "حسان نے ان کی ہجو کی، مسلمانوں کی تشفی کر دی اور اپنی بھی تسلی کر لی۔" حضرت حسان نے کہا،

۱۔ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی تو میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اور اس کا بدلہ اللہ ہی کے پاس ہے۔

۲۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کی جو اطاعت شعار اور پرہیز گار ہیں، اللہ کے رسول ہیں اور ان کی عادت وفا کرنا ہے۔

۳۔ بلاشبہ، میرا باپ اور اس کا باپ اور میری آبرو، تم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ڈھال ہے۔

۴۔ میں اپنے آپ کو گم پاؤں، اگر تم گھوڑوں کو کداء کے دونوں اطراف سے گرد وغبار اڑاتے نہ پاؤ۔

۵۔ وہ گھوڑے جو قوت و صلابت میں مضبوط لگاموں کا مقابلہ کرتے ہیں، تمہاری طرف چڑھ رہے ہوں گے، ان کے کندھوں پر پیاسے باریک نیزے ہوں گے۔

۶۔ ہمارے گھوڑے تیزی سے دوڑ رہے ہوں گے، ان کی عزت ومحبت سے عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان سے گرد وغبار صاف کریں گی، یا دشمن کی عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کو موڑنے کی کوشش کریں گی۔

۷۔ سو اگر تم ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ، ہم عمرہ کر لیں گے، فتح حاصل ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔

۸۔ وگرنہ اس دن کی مار کا انتظار کرو، جس دن اللہ جس کو چاہے گا، عزت بخشے گا۔

۹۔ اللہ کا فرمان ہے، میں نے ایک بندہ بھیجا ہے، جو حق کہتا ہے اور اس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

۱۰۔ اللہ فرماتا ہے، میں نے ایک لشکر تیار کیا ہے، وہ انصار ہیں، ان کا مقصد ٹکرانا ہے۔

۱۱۔ ہم انصار کے لیے ہر دن دور قریش کی طرف سے، گالی گلوچ، لڑائی کا ہجو کا ہے۔

۱۲۔ سو تم میں سے جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے اور آپ کی تعریف کرے اور آپ کی مدد کرے، سب برابر ہیں۔

۱۳۔ جبریل اللہ کے رسول، ہم میں ہیں اور روح القدس کا کوئی ہم پلہ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث ❶ رَشْقٌ بالنَّبلِ: تیر اندازی، تیر مارنا، رَشْقٌ: تیروں کی بوچھاڑ، اس دور میں اشعار، ایک انتہائی موثر ذریعہ تھے، لوگ ان سے بہت متاثر ہوتے تھے اور مشرکین مکہ بھی اس حربہ سے کام لیتے تھے، اس لیے جوابی طور پر اسی اسلحہ سے کام لیا گیا، جس طرح آج کل کافر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے کام لے رہے ہیں، لیکن مسلمان بدقسمتی سے اس ہتھیار سے جوابی حملہ سے غافل ہیں، حالانکہ اپنا دفاع امت کا فریضہ ہے۔ ❷ الضارِب بِذَنَبِهِ: شیر غیظ وغضب کی حالت میں اپنے جسم کے دونوں طرف اپنی دم مارتا ہے تو حضرت حسان نے، اپنے آپ کو شیر سے تشبیہ دیتے ہوئے، اپنی زبان کو دم سے تشبیہ دی، اس لیے اَدْلَعَ لِسَانَهُ: اپنی زبان منہ سے نکال کر اس کو ہلایا اور کہا۔ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي: میں ان کی عزت وناموس کو اپنی زبان سے چیر پھاڑ ڈالوں گا۔ ❸ فَرْيَ الأَدِيْمِ: جس طرح رنبی سے چمڑے کو چھیل دیا جاتا ہے اور چیرا پھاڑا جاتا ہے ❹ بَرٌّ: اطاعت شعار، احسان کرنے والا۔ تَقِيٌّ کی جگہ اگر حَنِيفاً ہو تو معنی ہوگا، یکسو، ہر طرف سے کٹ کر اللہ کا ہو جانے والا، ❺ شِيْمَتُهُ: اس کی عادت وخصلت، وَقَاءٌ: ڈھال، محافظ، بچانے والا، ❻ بُنَيَّتِي: میرا جسم وجان، اگر بُنَيَّتِي ہو تو میری پیاری بیٹی، يُبَارِيْنَ: مقابلہ کرتے ہیں ❼ الأَعِنَّةَ: عَنَان کی جمع ہے، لگام، وہ قوت ومصیبت میں لگاموں کے ہم پلہ ہیں، یا سوار کی اطاعت میں لگاموں کی طرح مڑنے والے ہیں۔ ❽ مُصْعِدَاتٌ: تمہاری طرح رخ کر کے آ رہے ہیں۔ ❾ الأَسَلُ: نیزے، الظِّمَاءُ: دشمن کے خون کے پیاسے، یا پیاس کی وجہ سے دبلے پتلے، ❿ مُتَمَطِّرَاتٌ: تیزی سے بھاگنے والا، ایک دوسرے سے سبقت لے جانے والے۔ ⓫ تُلَطِّمُهُنَّ بالخُمُرِ: گھوڑوں کی شرافت وکرامت اور ان سے محبت وپیار کی وجہ سے مسلمان عورتیں، ان کے چہروں سے گرد وغبار اپنے دوپٹوں سے صاف کرتیں ہیں، یا گھوڑوں کے دشمن کے تعاقب میں تیز رفتاری سے بھاگنے کی بنا پر دشمن کی عورتیں اپنے دفاع میں ان کے چہروں پر اپنے دوپٹے مارتی ہیں۔ ⓬ إِنْ عرضْتُمُوْ عَنَّا اِعْتَمَرْنا: اگر تم ہمارے سامنے ہٹ جاؤ گے، ہمیں بیت اللہ کا عمرہ کرنے سے نہیں روکو گے تو ہم عمرہ کرلیں گے اور ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے گی، اس سے معلوم ہوتا ہے، یہ اشعار عمرۃ الحدیبیہ کے موقع پر کہے گئے ہیں، اس لیے اگلے شعر میں کہا ہے، اگر تم عمرہ سے روکو گے، تو پھر، اس دن کی جنگ کا انتظار کرو، جس میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائے گا اور حضرت حسان کی پیشن گوئی کے مطابق ۸ھ میں مکہ فتح ہو گیا اور اس دن مکہ کی عورتیں گھوڑوں کا رخ موڑنے کے لیے ان کے چہروں پر اپنے دوپٹے مار رہی تھیں، حاشیہ محمد فواد عبدالباقی، ج۴ ص ۱۹۳۷۔ ⓭ ضِرابٌ: مار دھاڑ، مقابلہ۔ ⓮ يَسَّرْتُ جُنْدًا: میں نے لشکر تیار کر دیا

ہے۔ ⑮ عُرْضَتُها اللِقاءُ: جس کا مطلوب ومقصد ہی دشمن سے جنگ وجدال کرنا ہے۔ ⑯ مِنْ مَعَدٍّ: مَعَد سے مراد قریش ہیں، کیونکہ وہ معد بن عدنان کی اولاد ہیں۔ ⑰ فَمَنْ يَهْجُو منكم: اللہ کا رسول اس قدر بلند بالا مقام پر فائز ہے کہ تمہاری ہجو اور مذمت سے اس کا کچھ بگڑتا نہیں ہے اور تمہاری تعریف و مدح اور نصرت سے اس کا کچھ سنورے گا نہیں، کیونکہ تم کسی شمار قطار میں نہیں رہے ہو، كِفَاءٌ: ہم سر، مدمقابل، ہم پلہ۔

٣٥......بَاب :مِنْ فَضَائِلِ اَبِى هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رضی اللہ عنہ

باب ٣٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6396] ١٥٨ـ(٢٤٩١)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِى كَثِيرٍ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِى

اَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُو اُمِّى اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِىَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِى فِىْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّى كُنْتُ اَدْعُو اُمِّى اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَىَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِى فِيكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَهْدِىَ اُمَّ اَبِى هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِى هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِىِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّى خَشْفَ قَدَمَىَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتْ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ وَاَنَا اَبْكِى مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَبْشِرْ قَدْ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى اُمَّ اَبِى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّحَبِّبَنِى اَنَا وَاُمِّى اِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِى اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ))** فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِى وَلَا يَرَانِى اِلَّا اَحَبَّنِى

[6396] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٤٤)

[6396] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، کیونکہ وہ مشرکہ تھی، ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی باتیں کہیں، جو میرے لیے ناپسندیدہ تھیں، چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا، وہ میری بات ماننے سے انکار کرتی تھی، سو آج میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے میں ایسی جلی کٹی سنائیں، جو میرے لیے ناگوار ہیں، اس لیے آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو ہدایت بخشے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت بخش۔'' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے باعث خوش خوش چلا تو جب میں آ کر دروازے کی طرف گیا، وہ بند تھا اور میری ماں نے میرے قدموں کی چاپ سن لی تو کہنے لگی، اے ابو ہریرہ، ٹھہرے رہو اور میں نے پانی کی حرکت یا ہل چل سنی، اس نے نہا کر اپنی کرتی پہنی اور جلدی میں دوپٹہ کے بغیر دروازہ کھول دیا، پھر کہنے لگی، اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں، محمد اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹا اور آپ کی خدمت میں مسرت و شادمانی سے روتا ہوا حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! بشارت قبول فرمائیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت بخش دی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کلمہ خیر فرمایا، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اپنے مومن بندوں کے دل میں میری اور میری ماں کی محبت پیدا کر دے، اور انہیں ہمارا محبوب بنا دے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! اپنے اس بندے یعنی ابو ہریرہ کی اور اس کی ماں کی اپنے مومن بندوں کے دل میں محبت ڈال دے اور ان کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے۔'' حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں، چنانچہ کوئی مومن پیدا نہیں ہوا جو میرے بارے میں سن کر بنا دیکھے مجھ سے محبت نہ کرتا ہو، یا جو مسلمان میرے بارے میں سنتا یا مجھے دیکھتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔

مفردات الحدیث ❶ **مُجَافٌ**: بند۔ ❷ **خَشْفٌ**: آہٹ، چاپ۔ ❸ **خَضْخَضَة**: ہلنے کی آواز۔

فائدہ:...... حضرت ابو ہریرہ کا جاہلیت میں نام عبد الشمس اور عبد عمرو تھا اور اسلام میں عبد اللہ اور عبدالرحمٰن، وہ اپنی آستین میں بلی اٹھائے ہوئے تھے تو آپ نے دیکھ کر ابو ہریرہ کے نام سے پکارا اور یہی نام معروف و مشہور ہو گیا اور آپ کی دعا کے سبب، ہر مومن حضرت ابو ہریرہ سے محبت کرتا ہے اور جو ان پر تنقید کرتے ہیں، وہ سوچ لیں کہ وہ کون ہیں۔

[6397] ١٥٩ ـ(٢٤٩٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ

[6397] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العلم باب: حفظ العلم برقم (١١٨) وفی الحرث ←

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِيْنًا اَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي)) فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتّٰى قَضٰى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ اِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ

[6397]۔ اعرج رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا، ''تم لوگ خیال کرتے ہو، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے، اللہ ہی کے حضور پیش ہونا ہے، (اس کا سبب یہ ہے) میں ایک مسکین آدمی تھا، پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا اور مہاجروں کو بازاروں کی خرید وفروخت مصروف رکھتی اور انصار کو اپنے اموال (کھیتیوں) کی نگہداشت اور ذمہ داری مشغول رکھتی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) فرمایا: ''جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے گا تو وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات ہرگز نہیں بھولے گا،'' سو میں نے اپنا کپڑا بچھایا دیا حتی کہ آپ نے اپنی بات پوری کر لی، پھر میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا، اس لیے جو کچھ میں نے آپ سے سنا، اسے نہیں بھولا۔

مفردات الحدیث ❶ **واللهُ المَوعِدُ:** یعنی عِنْد اللهِ الموعِدْ: اللہ ہی میرا اور تمہارا محاسبہ فرمائے گا، اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو میری گرفت فرمائے گا، اگر تم بدگمانی کرتے ہو تو تمہیں پوچھے گا۔ ❷ **عَلٰی مِلْءِ بَطْنِي:** جب پیٹ بھرنے کے بقدر چیز مل جاتی تو اس کو کھا کر سارا وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزارتا، مجھے مال جمع کرنے کی فکر نہ تھی۔ ❸ **الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ:** بازاروں کی خرید وفروخت، سودا پکا کرنے کے لیے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے تھے اور صفق کا یہی معنی ہے۔ ❹ **يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِم:** ان کو ان کی کاشتکاری اور زراعت کی سرانجام دہی مشغول رکھتی۔

فائدہ: ......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات تمام صحابہ کرام سے زیادہ ہیں، کوئی صحابی بھی اس سلسلہ میں ان کا ہم پلہ نہیں ہے، وہ پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) روایات بیان کرتے ہیں، جن میں سے چھ سو نو بخاری اور مسلم ہیں اور اس کا بنیادی اور اساسی سبب یہی ہے کہ انہوں نے اپنا سارا وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گزارا،

← والمزارعة باب: ما جاء في الغرس برقم (٢٣٥٠) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: الحجة على من قال ان احكام النبي ﷺ كانت ظاهرة وما كان يغيب بعضهم عن مشاهد النبي ﷺ وامور الاسلام برقم (٧٣٥٤) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: من سئل عن علم فكتمه برقم (٢٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٥٧)

آپ سے دعا کی درخواست کی کہ میں آپ کی احادیث سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں تو آپ نے چادر پھیلانے کا حکم دیا، اسی طرح اس حدیث میں آپ نے خود فرمایا کہ جو شخص اپنی چادر بچھائے گا تو وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی چیز نہیں بھولے گا اور اس کی دوسری وجہ یاد رکھنے کا اہتمام کرنا ہے، جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

[6398] (. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مَعْنٌ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا انْتَهٰى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ يَّبْسُطْ ثَوْبَهُ اِلَى آخِرِهِ))

[6398]۔ امام صاحب یہی روایت امام مالک اور معمر سے بیان کرتے ہیں، مگر امام مالک کی روایت حضرت ابو ہریرہ کے قول پر ختم ہو جاتی ہے، اس میں کپڑا اچھانے کا تذکرہ نہیں ہے۔

[6399] ١٦٠-(٢٤٩٣)وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ

عَائِشَةَ قَالَتْ اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَى جَنْبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

[6399] ۔ حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہیں ابوہریرہ پر تعجب نہیں ہوتا، وہ آئے اور میرے حجرہ کے پہلو میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کی روایات مجھے سنا کر بیان کرنے لگے اور میں نفل پڑھ رہی تھی اور میرے نفل پورا کرنے سے پہلے چلے گئے اور اگر مجھے ان سے بات کرنے کا موقعہ ملتا تو میں اسے ٹوکتی، (اور بتاتی) رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح مسلسل بات نہیں کرتے تھے۔

مفردات الحدیث ❊ **لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ:** آپ مسلسل، بلاوقفہ، گفتگو نہیں فرماتے تھے، یعنی آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تھے، تاکہ سامع کو سننے اور سمجھنے میں سہولت رہے، جلدی جلدی بات کرنے کی صورت میں سننا اور سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

[6398] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٤٧)

[6399] طريق ابن شهاب عن عروة عن عائشة اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب صفة النبي ﷺ برقم (٣٥٦٨) وابو داود في (سننه) في العلم باب: في سر الحديث برقم (٣٦٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٨) وطريق ابي هريرة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٢)

[2492] وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرَضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ((**أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ**)) فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ [راجع:٦٣٩٧]

[2492]۔ ابن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لوگ کہتے ہیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث بہت بیان کرتا ہے، اللہ ہی محاسبہ فرمائے گا اور کہتے ہیں، کیا وجہ ہے، مہاجرین اور انصار اس کی طرح احادیث بیان نہیں کرتے؟ تو میں تمہیں ابھی اس کا سبب بتاتا ہوں، میرے انصاری بھائی، انہیں ان کی زمین (کھیتی باڑی) کا کام مشغول رکھتا تھا اور میرے مہاجرین بھائی، انہیں بازاروں کی خرید و فروخت مصروف رکھتی تھی اور میں اپنا پیٹ بھرنے کے بعد سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر باش تھا، چنانچہ جب وہ غائب ہوتے، میں موجود ہوتا اور میں یاد کرتا، جبکہ وہ (کام میں مشغول ہوکر) بھول جاتے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا، ''تم میں سے کون اپنا کپڑا بچھائے گا، تاکہ میری یہ حدیثیں یاد کرلے، پھر اسے اپنے سینے سے چمٹائے گا تو پھر وہ کبھی سنی ہوئی بات نہیں بھولے گا؛'' چنانچہ میں نے اوپر چادر بچھا دی، حتی کہ آپ اپنی بات چیت سے فارغ ہو گئے، پھر میں نے اسے اپنے سینہ سے چپکا لیا تو اس دن کے بعد سے جو کچھ بھی آپ نے مجھے سنایا، میں نہیں بھولا اور اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دو آیتیں نہ اتاری ہوتیں تو میں کبھی کوئی چیز بیان نہ کرتا، ''جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں۔'' (سورۃ بقرہ، آیت نمبر: ۱۵۹۔۱۶۰)

[2492] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: ما جاء في قوله تعالى: ﴿فاذا قضيت الصلاة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله۔ الى قوله والله خير الرازقين﴾ وقوله: ﴿لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منكم﴾ برقم (٢٠٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٣١٤٦)

[6400] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: اِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

[6400] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم کہتے ہو ابو ہریرہ، رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔''

٣٦...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ اَهْلِ بَدْرٍ رضی اللہ عنہم وَقِصَّةِ حَاطِبِ بْنِ اَبِی بَلْتَعَةَ

باب ٣٦: اہل بدر رضی اللہ عنہم کے فضائل اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ

[6401] ١٦١ـ(٢٤٩٤) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِی كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِی بَلْتَعَةَ اِلَى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِی قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا كَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

[6400] تقدم

[6401] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة الفتح وما بعث به حاطب بن ابی بلتعة الی اهل مكة يخبرهم بغزو النبی ﷺ برقم (٤٢٧٤) وفی الجهاد والسير باب: الجاسوس برقم (٣١٠٧) وفی التفسير باب (لا تتخذوا عدوی وعدوكم اولياء) برقم (٤٨٩٠) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی حكم الجاسوس اذا كان مسلما برقم (٢٦٥٠) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة الممتحنة برقم (٣٣٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٠٢٢٧)

لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((صَدَقَ)) فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((**إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ**)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ

[6401] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر اور مقداد کو بھیجا تو فرمایا: ''روضہ خاخ نامی جگہ پر پہنچو، کیونکہ وہاں ایک عورت ہے، جس کے پاس ایک خط ہے، وہ اس سے لے لو۔'' چنانچہ ہم روانہ ہو گئے اور ہمارے گھوڑے ہمیں لے کر دوڑ رہے تھے، سو اچانک ہم نے عورت کو جا لیا اور کہا، خط نکال، اس نے کہا، میرے پاس کوئی خط نہیں ہے تو ہم نے کہا، تم خط نکالو گی، یا تجھے کپڑے اتارنے ہوں گے تو اس نے خط اپنے گیسوؤں سے نکالا اور وہ لے کر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گئے، اس میں لکھا تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے بعض مشرکین کی طرف، انہیں رسول اللہ ﷺ کے بعض امور (منصوبوں) کی اطلاع دی گئی تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے حاطب! یہ کیا معاملہ ہے؟'' اس نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے بارے میں جلدی میں فیصلہ نہ فرمائیں! میں قریش میں ملحق تھا، سفیان کہتے ہیں، وہ ان کے حلیف (دوست) تھے، ان میں نہ تھے...... اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی رشتہ داریاں ہیں، جن کے سبب وہ اپنے اہل وعیال کی حفاظت کر لیتے ہیں تو میں نے چاہا، چونکہ میری ان کے ساتھ رشتہ داری نہیں ہے تو میں ان کے ساتھ احسان کروں، جس کے باعث وہ میرے عزیزوں کی حفاظت کریں، میں نے یہ کام کفر یا اپنے دین سے ارتداد اختیار کرتے ہوئے نہیں کیا اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر کو پسند کرتے ہوئے کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے سچ بولا ہے'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اجازت دیجیے، میں اس منافق کی گردن اڑا دوں تو آپ نے جواب میں فرمایا: ''وہ بدر میں شریک ہو چکا ہے، تمہیں کیا معلوم، شاید کہ اللہ اہل بدر کے حالات سے آگاہ ہے اور فرمایا ہے، جو چاہو کرو، میں تمہیں معاف کر چکا ہوں۔'' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ'' سورۃ ممتحنہ آیت نمبر ۱۔ ابوبکر اور زہیر کی حدیث میں آیت کا ذکر نہیں ہے اور اسحاق نے اپنی روایت میں، اس کو سفیان کی تلاوت قرار دیا ہے۔

مفردات الحدیث ❶ ظَعِینَة: هودج میں سفر کرنے والی عورت، کیونکہ ظعن چلنے کو کہتے ہیں۔

❷ **مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا:** اس کے پاس خط ہے، وہ اس سے لے لو، جس سے معلوم ہوتا ہے، جاسوسی پر مشتمل خط و کتابت کو قبضہ میں لیا جا سکتا ہے اور کسی مصلحت اور حکمت کے تحت مشتبہ خطوط کو پڑھا جا سکتا ہے۔

❸ **لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ:** لَتُخرِجِنَّ کی مناسبت سے تلقین کی یا اس کو گرایا نہیں گیا، اس سے ثابت ہوا ضرورت اور مجبوری کے تحت مجرم یا جاسوس کے کپڑے اتارے جا سکتے ہیں، خواہ وہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔ ❹ عِقَاص: عقیصة کی جمع ہے، گیسو، گندھے ہوئے بال۔ ❺ مُلْصَق: جو کسی خاندان میں، ان سے دوستی کے سبب داخل سمجھا جائے، حضرت حاطب رضی اللہ عنہ یمنی شاعر اور شاہسوار تھے، جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے، ان کی ہجرت کے بعد ان کے بیٹے اور بھائی مکہ میں رہ گئے تھے۔ ❻ **لَعَلَّ اللّٰهَ اِطَّلَعَ:** بعض روایات میں اِنَّ اللہ ہے، لَعَلَّ: اللہ اور رسول کے کلام میں یقین کا معنی دیتا ہے، محض امید پر دلالت نہیں کرتا ہے۔ ❼ **اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ:** جو چاہو کرو، یعنی تم سے اچھے کام ہی صادر ہوں گے، اگر کبھی بشری تقاضا سے غلط کام ہو گیا تو تمہیں توبہ کی توفیق مل جائے گی، اس لیے قیامت کو اس پر مواخذہ نہیں ہوگا،، لیکن دنیا میں اگر کوئی قابل حد یا تعزیر حرکت سرزد ہوئی تو اس پر مؤاخذہ ہوگا، جیسا کہ آپ نے بدری صحابی مسطح بن اثاثہ کو حد لگائی تھی۔

[6402] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ)) مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ اِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ

[6402]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، ابو مرثد غنوی اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور ہم سب گھوڑ سوار تھے اور فرمایا: ''روانہ ہو جاؤ، حتی کہ

[6402] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: فضل من شهد بدرا برقم (٣٩٨٣) وفی الاستئذان باب: من نظر فی كتاب من يحذر من المسلمين ليستبين امره برقم (٦٢٥٩) وفی الجهاد والسير باب: اذا اضطر الرجل الى النظر فی شعور اهل الذمة والمومنات اذا عصين لله وتجريديهن برقم (٣٠٨١) وفی استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم باب: ما جاء فی المتاولين برقم (٦٩٣٩) وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی حكم الجاسوس اذا كان مسلما برقم (٢٦٥١) انظر (التحفة) برقم (١٠١٦٩)

روضہ خاخ نامی جگہ پر پہنچ جاؤ کیونکہ وہاں ایک مشرکہ عورت ہے، جس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا مشرکین کی طرف خط ہے، آ گے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

فائدہ:......اس واقعہ میں جانے والے چار افراد تھے، پچھلی روایت میں ابو مرثد کا نام نہیں تھا اور اس روایت میں مقداد کا نام نہیں ہے اور حضرت حاطب نے مشرکین مکہ کو آپ کی جنگی تیاریوں سے آگاہ کیا تھا۔

[6403] ١٦٢ـ(٢٤٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَآءَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ**))

[6403] ـ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت حاطب کا غلام شکایت کرتے ہوئے آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! حاطب ضرور آگ میں داخل ہوگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جھوٹ کہتے ہو، وہ اس میں داخل نہیں ہوگا،، کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شرکت کر چکا ہے۔''

فائدہ:......حضرت حاطب کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے، کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر نہیں ہے، کیونکہ مسلمانوں کی جاسوسی کبیرہ گناہ ہے، اس لیے حضرت عمر نے قتل کی اجازت چاہی تھی، لیکن حضرت حاطب سے یہ غلطی غیر شعوری طور پر سرزد ہوئی تھی، اس لیے آپ نے قتل کی اجازت نہ دی اور حضرت حاطب کا عذر تسلیم کر لیا، جس سے معلوم ہوتا ہے، ملزم کو بات کرنے کا موقعہ دینا چاہیے اور اگر اس کا عذر قابل قبول ہو تو اس سے درگزر کرنا چاہیے اور اگر کوئی انسان دوسرے پر اس کے ظاہری حالات کی روشنی میں تبصرہ کرتا ہے تو وہ مجرم نہیں ہوگا، اس لیے آپ نے حضرت عمر اور حضرت حاطب کے غلام کو سرزنش اور توبیخ نہیں فرمائی، اگر چہ ان کی بات بھی تسلیم نہیں کی۔

٣٧...... بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

باب ٣٧: اصحاب شجرہ یعنی بیعت رضوان کے شرکاء کے فضائل

[6404] ١٦٣ـ(٢٤٩٦) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

[6403] اخرجه الترمذي في (جامعه) في باب: فيمن سب اصحاب النبي ﷺ برقم (٣٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٠)

[6404] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٨٣٥٦)

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِي أُمُّ مُبَشِّرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا)) قَالَتْ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ)) ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

[6404]۔ حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''ان شاء اللہ! اصحاب شجرہ سے کوئی بھی جس نے درخت کے نیچے بیعت کر رکھی تھی، دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔'' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اسے ڈانٹا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ کا فرمان ہے، ''اور تم میں سے ہر ایک کو اس پر پہنچنا ہے۔'' مریم آیت نمبر ۷۱۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے چھوڑ دیں گے۔ آیت نمبر ۷۲۔

مفردات الحدیث ❶ ان شاء اللہ: کا لفظ تبرک کے لیے فرمایا، کسی شک وشبہ کی بنا پر نہیں۔ ❷ قَالَتْ بَلٰى: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا یہ لفظ ایک شبہ کا ازالہ کرنے کے لیے کہا، نعوذ باللہ، نبی اکرم ﷺ کی تردید مقصد نہیں تھی، کیونکہ آیت کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان آگ میں داخل ہوگا اور اس عموم میں شجرہ کے تحت بیعت کرنے والے بھی داخل ہیں، تو آپ نے جواب دیا، وارد سے مراد پل صراط پر پہنچنا ہے تو وہاں سے بعض مومن جنت میں پہنچ جائیں گے اور کافر، آگ میں گر جائیں گے۔

۳۸..... بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ اَبِي مُوسٰى وَاَبِي عَامِرٍ الْاَشْعَرِيَّيْنِ رضی اللہ عنہما

باب ۳۸: حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل

[6405] ۱۶۴۔(۲۴۹۷) حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ اَبُوعَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا

[6405] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان (۴۳۲۸) وفي الطهارة باب: الغسل والوضوء في المحصب والقدح والخشب والحجارة برقم (۱۹۶) وفي (التحفة) برقم (۹۰۶۱)

وَعَدْتَنِی فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِیُّ اَكْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ ((اَبْشِرْ)) فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی اَبِی مُوسٰی وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ ((اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا)) فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ((اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَاَبْشِرَا)) فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِی اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً

[6405] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، جبکہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان جعرانہ مقام پر اترے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بدوی آدمی آیا اور اس نے کہا، اے محمد! آپ نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا تھا، اس کو پورا نہیں کریں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''خوش ہو جا'' سو اعرابی نے آپ کو جواب دیا، آپ نے مجھے بار بار ''خوش ہو جاؤ'' کہا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ابوموسیٰ اور بلال کی طرف ناراضی کی حالت میں متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اس نے بشارت مسترد کر دی ہے تو تم دونوں قبول کر لو'' دونوں نے کہا، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک پانی کا پیالہ منگوایا، اس میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا اور اس میں کلی کی،'' پھر فرمایا: ''اس سے پیو اور اپنے چہروں اور اپنے سینوں پر ڈال لو اور خوش ہو جاؤ'' تو دونوں نے پیالہ پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر عمل کیا، سو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے دونوں کو آواز دی، جو کچھ تمہارے برتن میں ہے، اس سے اپنی ماں کے لیے بھی بچانا تو انہوں نے ان کے لیے بھی کچھ بچایا۔

مفردات الحدیث ✲ **جِعْرانہ:** یہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے، آپ نے حنین کی غنیموں کو یہاں اکٹھا کیا تھا اور خود طائف کی طرف چلے گئے اور نئے نئے مسلمانوں کو آپ نے ان غنائم سے دینے کا وعدہ کیا تھا، جس کا وہ اعرابی مطالبہ کر رہا تھا، واپسی پر جب آپ مدینہ کا رخ کیے ہوئے تھے، آپ نے ان غنیموں کو تقسیم کیا، چونکہ آپ کا رخ مدینہ کی طرف تھا، اس لیے جعرانہ کو مکہ اور مدینہ کے درمیان کہہ دیا گیا اور اعرابی اس تاخیر پر بے صبرا ہو رہا تھا کہ مجھے غنیمت سے جلد سے جلد حصہ دیں۔

[6406] ١٦٥ ـ (٢٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ اَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِیُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِی عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ

[6406] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: نزع السهم من البدن برقم (٢٨٨٤) ←

عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِیهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلَی جَیْشٍ اِلَی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ فَقَالَ اَبُو مُوسٰی وَبَعَثَنِی مَعَ اَبِی عَامِرٍ قَالَ فَرُمِیَ اَبُو عَامِرٍ فِی رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِی جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِی رُكْبَتِهِ فَانْتَهَیْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اَبُو عَامِرٍ اِلَی اَبِی مُوسٰی فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِی تَرَاهُ ذٰلِكَ الَّذِی رَمَانِی قَالَ اَبُو مُوسٰی فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِی وَلَّی عَنِّی ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ اَقُولُ لَهُ اَلَا تَسْتَحْیِی اَلَسْتَ عَرَبِیًّا اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَیْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَیْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَی اَبِی عَامِرٍ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِی انْطَلِقْ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ یَقُولُ لَكَ اَبُو عَامِرٍ اِسْتَغْفِرْ لِی قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِی اَبُو عَامِرٍ عَلَی النَّاسِ وَمَكَثَ یَسِیرًا ثُمَّ اِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَیْهِ وَهُوَ فِی بَیْتٍ عَلَی سَرِیرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَیْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِیرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَنْبَیْهِ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِی عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ یَسْتَغْفِرْ لِی فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِی عَامِرٍ**)) حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ ((**اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَوْقَ كَثِیرٍ مِنْ خَلْقِكَ**)) اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِی یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُدْخَلًا كَرِیمًا**)) قَالَ اَبُو بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِی عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِی مُوسٰی

[6406]۔ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ اپنے باپ (ابو موسیٰ) سے بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے، ابو عامر کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا، ان کی درید بن صمہ سے مڈبھیڑ ہوئی، درید قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے ساتھیوں کو اللہ نے شکست دی، ابو موسیٰ کہتے ہیں، آپ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا تو ابو عامر کو گھٹنے میں تیر لگا، بنو جشم کے ایک آدمی نے ان پر تیر پھینکا تھا، جو ان کے گھٹنے میں جما دیا تھا

← وفی المغازی باب: غزاۃ اوطاس برقم (۴۳۲۳) وفی الدعوات باب: الدعاء عند الوضوء برقم (۶۳۸۳) انظر (التحفۃ) برقم (۹۰۴۶)

تو میں ان کے پاس پہنچا اور پوچھا، اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا؟ تو ابو عامر نے ابو موسیٰ کو اشارہ کے ذریعہ بتایا کہ وہ میرا قاتل ہے، تم اسے دیکھ رہے ہو، اس نے مجھے تیر مارا ہے، ابو موسیٰ کہتے ہیں، میں نے اس کی طرف رخ کیا اور اسے اپنی نظروں میں رکھ لیا، پھر اس کو جا ملا، جب اس نے مجھے دیکھا، مجھے پیٹھ دے کر چل دیا تو میں نے اس کا تعاقب کیا اور اسے کہنے لگا، کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ کیا تم عربی نہیں ہو؟ کیا ٹھہرو گے نہیں؟ تو وہ رک گیا تو میں اور وہ ٹکرا گئے اور ہم دونوں نے ایک دوسرے پر وار کیا اور میں نے اسے تلوار کی چوٹ سے قتل کر دیا، پھر میں ابو عامر کی طرف لوٹ آیا اور کہا، اللہ نے آپ کے قاتل کو قتل کر دیا، انہوں نے کہا، اس تیر کو کھینچ لو تو میں نے اسے کھینچ لیا، جس سے (خون نچڑنے کے بعد) پانی نکل آیا تو اس نے کہا، اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کی طرف روانہ ہو جاؤ اور انہیں میرا اسلام کہو اور ان سے عرض کرو، ابو عامر عرض کرتے ہیں، میرے لیے بخشش طلب کرو اور ابو عامر نے مجھے لوگوں کا امیر مقرر کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ فوت ہو گئے تو جب میں نبی اکرم ﷺ کی طرف واپس آیا، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ایک گھر میں ایک کھجور کے بان کی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، جس پر بستر تھا اور چارپائی کے بان نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر اور آپ کے دونوں پہلوؤں پر نشانات بنا دیئے تھے تو میں نے آپ کو اپنا واقعہ اور ابو عامر کا واقعہ بتایا اور آپ سے عرض کی، اس نے کہا تھا، آپ سے عرض کروں، آپ اس کے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو عامر کو معاف فرما دے۔'' حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ نے دعا کی، ''اے اللہ! اسے قیامت کے دن، اپنے بہت سے بندوں پر برتری بخش (اپنی بہت سی مخلوق یا لوگوں پر برتری بخش،) میں نے عرض کیا، میرے لیے بھی اے اللہ کے رسول! معافی طلب کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! عبد اللہ بن قیس کے گناہ بخش دے اور اسے قیامت کے دن عزت کے مقام میں داخل فرمانا۔'' ابو بردہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور دوسری ابو موسیٰ کے حق میں کی۔

مفردات الحدیث ❶ **فاعتمدتُه:** میں نے اس پر اپنی نظریں گاڑ لیں۔ ❷ **نزامنه الماء:** تیر نکالنے سے، خون بہہ گیا اور پانی نکل آیا، **مُرْمَل:** رمال کھجور کے بان سے بنی ہوئی، قاضی عیاض وغیرہ کا خیال ہے، چارپائی پر بستر نہیں تھا، حدیث سے لفظ ما گر گیا ہے، کیونکہ بستر کی صورت میں نشان نہ پڑتے۔

فائدہ :...... جنگ حنین میں بنو ہوازن شکست کھا کر مختلف جوانب کی طرف بھاگ نکلے، کچھ نے طائف کی راہ لی، کچھ بجیلہ کی طرف چل پڑے اور کچھ نے اوطاس کا رخ کیا، آپ نے اوطاس کی طرف جانے والوں کی طرف

ایک لشکر بھیجا اور ان کا امیر ابو عامر عبید بن سلیم اشعری کو بنایا اور انہوں نے مرتے وقت اپنے بھتیجے، ابو موسیٰ اشعری کے واسطہ سے آپ سے بخشش کی دعا کی درخواست کی اور آپ نے باوضو ہو کر، ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، جس سے معلوم ہوا، آداب دعا میں یہ بھی داخل ہے کہ انسان باوضو ہو اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ اور یہاں دعا میت کے گھر ماتم کدہ پر نہیں کی گئی بلکہ ایک دوسرے گھر میں لواحقین کی درخواست پر کی گئی ہے اس لئے اس سے یہ استدلال کرنا کہ ماتم کدہ پر حاضر ہونے والا بیٹھے والوں سے دعا کی درخواست کر سکتا ہے، غلط ہے۔

٣٩...... بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ الْاَشْعَرِيِّينَ

باب ٣٩: اشعری حضرات کے فضائل (اشعریوں کے فضائل)

[6407] ١٦٦ ـ(٢٤٩٩)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّي لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِي يَاْمُرُونَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوهُمْ))

[6407] ۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اشعری رفقاء کی قرأت کی آوازیں پہچان لیتا ہوں، جب وہ (کاروبار سے واپس آ کر) رات کو گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور رات کو ان کی قرأت کی آوازوں سے ان کے گھروں کی شناخت کر لیتا ہوں، اگرچہ دن کے وقت جب وہ اپنے گھروں میں موجود ہوتے ہیں، میں نے ان کے گھر نہیں دیکھے، انہیں میں سے حکیم نامی فرد ہے، جب وہ سواروں یا دشمن سے ملتا ہے تو انہیں کہتا ہے، میرے ساتھی تمہیں مشورہ دیتے ہیں کہ ان کا انتظار کرو۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اپنے گھر میں رات کو بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرنا، جب کے دوسروں کو تکلیف نہ ہو، جائز ہے اور آواز پہچان کر پڑھنے والے کی شناخت ہو سکتی ہے، نیز اپنے گھوڑ سواروں کو یہ مشورہ دیا جا سکتا ہے کہ اپنے پیدل آنے والے ساتھیوں کا انتظار کرلو، تاکہ مشترکہ طور پر حملہ کیا جا سکے، یا دشمن کو مقابلہ میں ٹھہرنے کی دعوت دی جا سکتی ہے کہ ٹھہرو دو دو ہاتھ کر لیں، کیونکہ خیل سے اپنا گھوڑ سوار دستہ بھی مراد ہو سکتا ہے اور دشمن کا بھی۔

[6407] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: غزوة خيبر برقم (٤٢٣٢) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٥)

[6408] ١٦٧۔(٢٥٠٠)حَدَّثَنَا اَبُوعَامِرِ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُوكُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْاَشْعَرِيِّينَ اِذَا اَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ))

[6408]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اشعری لوگ جب جنگ کے موقعہ پر محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے اہل وعیال کا کھانا کم پڑ جاتا ہے تو سب کے پاس جو کچھ ہوتا ہے، اس کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر ایک برتن سے باہمی برابر بانٹ لیتے ہیں، سو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔''

مفردات الحدیث ❶ **اَرْمَلُوا فِي الغزو:** جنگ میں ان کا کھانا ختم ہو جاتا ہے۔ ❷ **فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ:** میرا اور ان کا طریقہ یا طرز عمل یکساں ہیں، وہ میرے نقش قدم پر چلتے ہیں، ان میں ہمدردی اور ایثار کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے، اس لیے وہ مل جل کر کھاتے ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا، انسان بطور تحدیث نعمت یا جذبۂ شکر کے تحت اپنے فضائل و مناقب کا دوسروں کے سامنے اظہار کر سکتا ہے، کیونکہ ان دونوں حدیثوں کا راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری ہے۔

٤٠...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رضي الله عنه

باب ٤٠: حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6409] ١٦٨۔(٢٥٠١)حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ اِلَى اَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِيهِنَّ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ عِنْدِي اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ اُزَوِّجُكَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا

[6408] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشركة باب: الشركة في الطعام والنهد والعروض برقم (٢٤٨٦) انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٧)

[6409] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦٧٤)

بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتّٰى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ ((نَعَمْ))

[6409] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کو اہمیت نہیں دیتے تھے، ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور نہ ہی اس سے نشست و برخاست رکھتے تھے، چنانچہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی، اے اللہ کے نبی! آپ میری تین درخواستیں قبول فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انہوں نے کہا، میرے پاس عرب کی حسین و جمیل ترین عورت ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہیں میں اس کی آپ سے شادی کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انہوں نے کہا، معاویہ کو آپ اپنا کاتب بنا لیں، آپ نے فرمایا: ''ہاں''، انہوں نے کہا، آپ مجھے لشکر کا امیر بنا دیں، تاکہ میں کافروں سے جنگ لڑوں، جس طرح مسلمانوں سے کافروں کی قیادت کرتا ہوا جنگ لڑتا تھا، آپ نے فرمایا: ''ہاں''، ابوزمیل کہتے ہیں، اگر وہ نبی اکرم ﷺ سے اس چیز کا مطالبہ کرتے تو آپ اسے یہ چیز عنایت نہ فرماتے، لیکن آپ کی عادت مبارکہ تھی، جب آپ سے کچھ مانگا جاتا تو آپ عنایت فرما دیتے۔

فائدہ :......حضرت ابوسفیان صخر بن حرب، چونکہ کفر کی حالت میں جنگوں میں کفار کے امیر ہوتے تھے اور ان سے مسلمانوں کو بہت تکالیف اٹھانی پڑی تھیں اور فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سمجھانے بجھانے سے مسلمان ہوئے تھے، اپنی مرضی اور خواہش سے عام حالات میں مسلمان نہیں ہوئے تھے، اس لیے مسلمان ان کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے اور فتح مکہ کے بعد وہ طائف کی جنگ میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے اور جنگ یرموک میں اپنے بیٹے یزید رضی اللہ عنہ کی کمان میں لڑے، بیٹے کی امارت گویا ان کے لیے ہی اعزاز تھا اور جس بیٹی کی شادی کی پیش کش کی، وہ ام حبیبہ کی بہن تھی، جس کی شادی کی خواہش اور پیشکش خود ام حبیبہ نے بھی کی تھی، کیونکہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی تو ابوسفیان کے مسلمان ہونے سے بہت پہلے ۶ھ یا ۷ھ میں آپ سے ہو چکی تھی اور نعم سے آپ کا مقصد یہ تھا، یہ سعادت و عزت تمہیں ام حبیبہ کی شادی سے حاصل ہو چکی ہے۔ اس حدیث کو ابن حزم کا موضوع قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ اس کی تصحیح و تطبیق ممکن ہے جیسا کہ میں نے وضاحت کی ہے نیز ابوزیدی کی بات بھی درست نہیں ہے کیونکہ آپ امارت کے طالب کو امارت نہیں دیتے تھے اور یہاں آپ کا ہاں کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ابوسفیان کو اس کا اہل سمجھتے تھے اس لئے آپ نے اس کو کوئی چھوٹی موٹی ذمہ داری دے دی ہوگی یا بیٹے کو امیر بنانا ہی اس کی عزت و توقیر کا باعث تھا۔

۴۱.....بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ وَاَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَاَهْلِ سَفِينَتِهِمْ رضی اللہ عنہم

باب ۴۱: حضرت جعفر بن ابی طالب اسماء بنت عمیس اوران کی کشتی والوں کے فضائل

[6410] ۱۶۹ ـ (۲۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِی اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ اَبُو رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِی قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِی طَالِبٍ وَاَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَنَا هَاهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيمُوا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِاَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ

[6410] ـ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا پتہ چلا جبکہ ہم یمن میں تھے تو ہم میں اور میرے دو بھائی، آپ کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے، میں ان دونوں سے چھوٹا تھا، ایک ابو بردہ اور دوسرے ابورھم تھے، ہمارے ساتھ میری قوم کے پچاس سے اوپر ترپن یا باون آدمی تھے، ہم ایک کشتی پر سوار ہوئے، ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ میں شاہ حبشہ نجاشی کی طرف جا پھینکا، تو ہمیں اس کے پاس جعفر بن ابی طالب اوران کے رفقاء مل گئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر بھیجا ہے اور ہمیں یہاں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے، تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہر جاؤ تو ہم ان کے ساتھ ٹھہر گئے، حتی کہ سارے اکٹھے وہاں سے آئے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کی فتح کے موقعہ پر ملے، آپ نے ہمارا حصہ رکھا یا ہمیں بھی اس سے دیا، جو لوگ خیبر کی فتح میں موجود نہیں تھے، ان میں سے اپنے ساتھ حاضر ہونے والوں کے سوا کسی کو کچھ نہ دیا، صرف ہماری کشتی

[6410] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فرض الخمس باب: (۱۵) برقم (۳۱۳۶) وفی مناقب الانصار باب: هجرة الحبشة برقم (۳۸۷۶) وفی المغازی باب: غزوة خيبر برقم (۴۲۳۰) انظر (التحفة) برقم (۹۰۵۱)

والوں جعفر اور ان کے رفقاء کو حاضر ہونے والوں کے ساتھ حصہ دیا تو کچھ لوگ ہمیں کہتے تھے، یعنی کشتی والوں کو، ہم تم سے ہجرت کرنے میں سبقت لے گئے ہیں۔

[6411] (٢٥٠٣) قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَاٰى اَسْمَآءَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهٖ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِيْ دَارِ اَوْ فِيْ اَرْضِ الْبُعَدَآءِ الْبُغَضَآءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِيْ رَسُولِهٖ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَسْاَلُهٗ وَ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيغُ وَلَا اَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهٗ وَلِاَصْحَابِهٖ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَاْتُونِي اَرْسَالًا يَسْاَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهٖ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسٰى وَاِنَّهٗ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي .

[6411]۔ ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ آنے والوں میں سے تھیں، نبی اکرم کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ملاقات کے لیے گئیں، چونکہ وہ بھی نجاشی کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے تھیں تو حضرت عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئے، جبکہ حضرت اسماء وہیں تھیں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء کو دیکھ کر کہا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا، اسماء بنت عمیس ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، یہ حبشہ سے آنے والی ہے، یہ سمندری سفر کرنے والی ہے؟ تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا، ہاں، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم تم سے ہجرت کرنے میں سبقت لے گئے ہیں، اس لیے ہم تم سے رسول اللہ ﷺ کی قربت کے زیادہ حقدار ہیں

[6411] تقدم

تو وہ غصہ میں آ گئیں اور یہ کلمہ کہا، اے عمر، تم غلط کہتے ہو، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہو، آپ تم میں سے بھوکوں کو کھلاتے تھے اور جاہلوں کو نصیحت فرماتے تھے اور ہم ایک گھر، یا دور کی ناپسندیدہ زمین حبشہ میں تھے اور یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے تھا اور اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ مشروب پیوں گی، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تیری بات بیان نہیں کر لوں گی، ہمیں تکلیف پہنچائی جاتی تھی اور ہمیں خوف زدہ کیا جاتا تھا اور میں ان چیزوں کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کروں گی اور آپ سے دریافت کروں گی، اللہ کی قسم، میں نہ جھوٹ بولوں گی، نہ انحراف کروں گی اور نہ اس پر اضافہ کروں گی تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اس نے کہا، یا نبی اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ یہ بات کہی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کا مجھ پر زیادہ حق نہیں ہے، اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ہجرت ایک ہے اور تمہاری کشتی والوں کی، دو ہجرتیں ہیں،'' حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ابو موسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا، وہ میرے پاس گروہ در گروہ آتے ہیں اور مجھ سے یہ حدیث پوچھتے ہیں، دنیا کی کوئی چیز نہیں تھی، جس پر وہ اس سے زیادہ خوش ہوں یا ان کے نزدیک عظمت والی ہو، جو کچھ آپ نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں کہا، ابو بردہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت اسماء نے بتایا، میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا، وہ مجھ سے یہ حدیث دہراتے تھے۔

مفردات الحدیث ❶ **أَسْهَمَ لَنَا**: جنگ خیبر کے شرکاء کی رضا مندی سے اہل سفینہ کو برابر کا حصہ دار قرار دیا گیا تھا، ان کے سوا کسی اور غیر حاضر کو حصہ نہیں ملا تھا۔ ❷ **أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ**: غیر رشتہ داروں کی اور کافروں کی زمین تھی، ❸ **أَرْسَالًا**: گروہ در گروہ، ٹولیاں ٹولیاں، کیونکہ اہل مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں نے صرف ایک ہجرت کی اور اہل مکہ جو حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے، وہاں سے مدینہ کی طرف آنے والوں کی ہجرت دوہری ہوئی، اس پر یہ لوگ بہت شاداں وفرحاں تھے اور حضرت اسماء سے آپ کی یہ بات براہ راست سننے کے لیے ان کی خدمت میں شوق وذوق سے ٹولیاں، ٹولیاں بن کر آتے اور مزے لے لے کر آپ کا فرمان سنتے، گویا، دونوں جہانوں کی دولت انہیں میسر آ گئی اور یہ حضرت اسماء بنت عمیس، حضرت جعفر بن ابی طالب کی زوجہ محترمہ تھیں۔

۴۲...... بَاب: مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ رضی اللہ عنہم

باب ٤٢: حضرت سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے فضائل

[6412] ۱۷۰-(۲۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ

[6412] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۵۰۵۷)

أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ ((**يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ**)) فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهْ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أُخَيَّ

[6412] ۔حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان کا حضرت سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم سے گزر ہوا، جبکہ وہ چند ساتھیوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان حضرات نے کہا، اللہ کی قسم، اللہ کی تلواریں ابھی تک اللہ کے دشمن کی گردن میں اپنی جگہ تک نہیں پہنچیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان ساتھیوں سے کہا، کیا تم یہ بات قریش کے معزز فرد اور ان کے سردار کے بارے میں کہہ رہے ہو؟ پھر حضرت ابوبکر نے آ کر یہ بات نبی اکرم ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! شاید تو نے ان ساتھیوں کو ناراض کرلیا ہے، اگر تو نے ان کو غصہ دلا دیا ہے تو تو نے اپنے رب کو ناراض کرلیا ہے۔'' چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا، اے میرے بھائیو! میں نے تمہیں ناراض کرلیا ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں، اللہ تمہیں معاف فرمائے ...... اے ہمارے محبوب بھائی۔

فائدہ: ...... یہ واقعہ صلح حدیبیہ کے دوران کا ہے، جبکہ ابوسفیان ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے چونکہ وہ اپنی قوم کے سردار اور لیڈر رہتے تھے، اس لیے ابوبکر نے کہا، تمہیں یہ انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے تو حضور اکرم ﷺ نے ابوبکر سے فرمایا، یہ بات انہوں نے دینی غیرت وحمیت کے تحت کہی ہے، اس لیے تمہیں ان کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے تھی، جس سے معلوم ہوا ہے، اہل دین کو کم حیثیت لوگوں کی دل شکنی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ان سے نرمی اور اکرام سے پیش آنا چاہیے، دعائیہ کلمات سے پہلے، لا، اس انداز سے نہیں کہنا چاہیے کہ وہ بددعا بن جائے، اس لیے ابوبکر، اس انداز سے منع فرماتے تھے، وہ فرماتے تھے، عافاك الله، رحمك الله کہو، ان سے پہلے، لا، استعمال نہ کرو۔

۴۳......بَابٌ: مِنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ

باب ۴۳: انصار رضی اللہ عنہم کے فضائل

[6413] ۱۷۱۔(۲۵۰۵) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ قَالَا أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

[6413] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: ﴿اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المومنون﴾ برقم (٤٠٥١) وفي التفسير باب: ﴿اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا﴾ برقم (٤٥٥٨) انظر (التحفة) برقم (٢٥٣٤)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا بَنُو سَلِمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا

[6413]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے، ''جب تم میں سے دو گروہوں نے بزدلی کا ارادہ کیا، حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا، یعنی بنو سلمہ اور بنو حارثہ اور ہم یہ نہیں چاہتے تھے، یہ آیت نہ اتاری جاتی، کیونکہ اللہ بزرگ و برتر کا فرمان ہے، اللہ ان کا حمایتی ہے۔

فائدہ:...... یہ آیت انصار کے دو قبائل بنوسلمہ، جو حضرت جابر کا خزرجی قبیلہ ہے اور بنو حارثہ جو اوس خاندان ہے کے بارے میں اس وقت اتری، جبکہ انہوں نے دیکھا، عبداللہ بن ابی، اپنی جماعت کے ساتھ مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ گیا ہے، جس کی وجہ سے مسلمانوں کی تعداد کم ہوگئی ہے تو ان کے اندر کوتاہ ہمتی پیدا ہونے لگی، لیکن اللہ نے ان کے پاؤں جما دیئے، یہ غزوۂ احد کا واقعہ ہے۔

[6414] ۱۷۲۔(۲۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ))

[6414]۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! انصار کو، انصار کے بیٹوں کو، انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو معاف فرما۔''

[6415] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

[6415]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6416] ۱۷۳۔(۲۵۰۷) حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ

[6414] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی فضل الانصار وقریش برقم (۳۹۰۲م) انظر (التحفة) برقم (۳۶۸۶)

[6415] تقدم تخریجه

[6416] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۰)

اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ ((وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ)) لَا اَشُكُّ فِيهِ

[6416] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے لیے بخشش طلب کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا: ''انصار کی اولاد کو اور انصار کے غلاموں کو۔'' مجھے آپ کے اس فرمان کے بارے میں شک نہیں ہے۔ (یہ راوی کا قول ہے)

[6417] ١٧٤۔(٢٠٠٨)حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ)) يَعْنِي الْاَنْصَارَ

[6417] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا تو نبی اکرم ﷺ سیدھے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''اللہ گواہ ہے، تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، اللہ گواہ ہے، تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔'' آپ کی مراد انصار تھے۔

مفردات الحدیث ✲ مُمْثِلًا: سیدھے ہو کر۔

[6418] ١٧٥۔(٢٠٠٩)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ))

[6418] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک انصاری عورت حاضر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے علیحدگی میں بات کی اور تین دفعہ فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔''

[6417] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٠٨)

[6418] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: قول النبي ﷺ للانصار: (انتم احب الناس الي) برقم (٣٧٨٦) وفي النكاح باب: ما يجوز ان يخلو الرجل بالمرأة عند الناس برقم (٥٢٣٤) وفي الايمان والنذور باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ برقم (٦٦٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٤)

[6419] (. . .) حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6419]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6420] ۱۷۶۔(۲۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْاَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ))

[6420]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''انصار میرا معدہ اور خاص زنبیل ہیں اور لوگوں کی تعداد بڑھتی رہے گی اور یہ کم ہوتے جائیں گے، تم ان کے نیک لوگوں کے رویہ کو قبول کرنا اور گناہ گاروں کے رویہ سے درگزر کرنا۔''

مفردات الحدیث ❶ گَرِش: معدہ جہاں غذا ٹھہرتی ہے، یعنی یہ میرے معتمد لوگ ہیں اور مخصوص ساتھی ہیں، ❷ عَيْبَتِي: وہ برتن یا گٹھڑی، جس میں انسان اپنی قیمتی اشیاء کو سنبھالتا ہے، یعنی یہ میرے راز داں ہیں۔

۴۴...... بَاب: فِي خَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

باب ٤٤: انصار کے بہترین گھرانے

[6421] ۱۷۷۔(۲۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ

[6419] تقدم
[6420] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار باب: قول النبي ﷺ (اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم) برقم (٣٨٠١) اخرجه الترمذي في (جامعه) باب: في فضل الانصار وقريش برقم (٣٩٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٥)
[6421] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الانصار باب: فضل دور الانصار برقم (٣٧٨٩) وفي باب: منقبة سعد بن عبادة رضي الله عنه برقم (٣٨٠٧) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: في اي دور الانصار خير برقم (٣٩١١) انظر (التحفة) برقم (١١١٨٩)

خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ

[6421] ۔حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''انصاری گھرانوں میں، سب سے بہتر قبیلہ، بنو نجار ہیں، پھر بنو عبد اشہل ہیں، پھر حارث بن خزرج کی اولاد ہے، پھر ساعدہ کی اولاد ہے اور تمام انصاری خاندانوں میں خیر موجود ہے۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ (بن عبادہ) نے کہا، میرا خیال ہے، رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو ہم پر فضیلت بخشی ہے، انہیں کہا گیا، تمہیں بھی بہت سوں پر فضیلت دی ہے۔

فائدہ:...... اسلام کے معیار کے مطابق فضیلت و برتری کا دار و مدار، دین کو پہلے اختیار کرنے، اس پر عمل پیرا ہونے اور اس کی نصرت و حمایت پر ہے، جیسا کہ فرمان باری ہے، ''تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے معزز اور محترم وہ ہے، جو اس کی حدود و احکام کا سب سے زیادہ پابند ہے۔'' حجرات، نمبر ۱۳۔ اور آپ نے بنو ساعدہ جس کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے، کو چوتھے مرتبہ پر رکھا، حالانکہ انصاری قبائل اور بھی بہت سے ہیں، اس لیے انہیں جواب دیا گیا، تمہیں بہت سارے قبائل پر ترجیح دی گئی ہے۔

[6422] (. . .) حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

[6422] ۔امام صاحب اس کے ہم معنی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6423] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ

[6423] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں حضرت سعد کا قول بیان نہیں کیا گیا۔

[6424] ۱۷۸۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ

[6422] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٣٦٨)

[6423] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الطلاق باب: اللعان برقم (٥٣٠٠) والترمذى فى (جامعه) فى المناقب باب: فى اى دور الانصار خير برقم (٣٩١٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٥٦)

[6424] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١١٨٨)

اَبَا اُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ)) وَاللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا اَحَدًا لَاٰثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي

[6424]۔ حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے ابن عتبہ کے ہاں خطبہ دیتے ہوئے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار کا بہترین خاندان بنونجار ہے، بنوعبدالاشہل کا گھرانہ ہے، بنوحارث بن خزرج کا قبیلہ ہے اور بنوساعدہ کا خاندان ہے۔'' اللہ کی قسم! اگر میں (اپنی طرف سے) کسی گھرانہ کو ترجیح دیتا تو اپنے خاندان کو ترجیح دیتا۔

فائدہ...... حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ، بنو ساعدہ سے تعلق رکھتے ہیں، جیسا کہ آگے آ رہا ہے اور وہ اس شبہ کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ترتیب میں نے قائم کی ہے کہ اگر یہ ترتیب میں نے قائم کرنی ہوتی تو سب سے پہلے اپنے گھرانہ کا نام لیتا۔

[6425] ۱۷۹۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ اَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ

اَبَا اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ)) قَالَ اَبُو سَلَمَةَ قَالَ اَبُو اُسَيْدٍ اُتَّهَمُ اَنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَاْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الْاَرْبَعِ اَسْرِجُوا لِي حِمَارِي آتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِيهِ سَهْلٌ فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلَمُ اَوَ لَيْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُونَ رَابِعَ اَرْبَعٍ فَرَجَعَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ

[6425]۔ حضرت ابو اسید انصاری، یہ شہادت دیتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''انصاری گھرانوں میں بہترین گھرانہ بنونجار ہیں، پھر بنوعبدالاشہل ہیں، پھر بنوحارث بن خزرج ہیں، پھر بنوساعدہ ہیں اور انصار کے تمام گھرانوں میں بہتری ہے۔'' ابو اُسید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط بات منسوب کر سکتا ہوں؟ اگر میں نے جھوٹ بولنا ہوتا تو آغاز اپنی قوم، بنوساعدہ سے کرتا، یہ حدیث حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

[6425] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: قول النبی ﷺ: (خیر دور الانصار......) برقم (۶۰۵۳) مختصرا۔ والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: فی ای دور الانصار خیر برقم (۳۹۱۰م) انظر (التحفة) برقم (۱۱۲۰۰)

تک پہنچی تو انہوں نے دل میں رنج محسوس کیا اور کہا، ہمیں پیچھے چھوڑ دیا گیا اور ہمیں چار میں آخر میں رکھا گیا، میرے گدھے پر زین ڈالو، تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں تو ان کے بھتیجے، سہل رضی اللہ عنہ نے ان سے گفتگو کی اور کہا، کیا تم رسول اللہ ﷺ کی تردید کرنے جانا چاہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں، کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم چار میں چوتھے نمبر پر ہو تو وہ اپنے نظریہ سے باز آ گئے اور کہنے لگے، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں اور اپنے گدھے سے زین اتارنے کا حکم دے دیا۔

[6426] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ

أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ))

[6426]۔ حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا، ''انصار سے بہترین، یا انصار کا بہترین گھرانہ'' خاندانوں کا تذکرہ کے سلسلہ میں اوپر کی حدیث بیان کی اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان نہیں کیا۔

[6427] ۱۸۰۔(۲۵۱۲) وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ((أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ أَنَحْنُ آخِرُ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[6426] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٣٧٢)

[6427] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١١٤)

دَارِكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمَّى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ أَكْثَرُ مِمَّنْ سَمَّى فَانْتَهَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[6427] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جبکہ آپ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت میں تشریف فرما تھے، فرمایا: ''کیا میں تمہیں انصار کا بہترین گھرانا بتاؤں؟'' حاضرین نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنوعبد الاشہل'' انہوں نے پوچھا، پھر کون؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا، ''پھر بنونجار۔'' انہوں نے پوچھا، پھر کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا: ''پھر بنو حارث بن خزرج۔'' انہوں نے پوچھا، پھر کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا: ''پھر بنو ساعدہ۔'' حاضرین نے پوچھا، پھر کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا: ''پھر انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہے۔'' تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ غصہ میں اٹھے اور کہا، کیا ہم چار میں آخر نمبر پر ہیں؟ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھرانہ کا نام لیا، چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے بات کرنا چاہی تو اسے اس کی قوم کے کچھ لوگوں نے کہا، بیٹھ جا، کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے خاندان کا نام ان چار گھرانوں میں لیا ہے، جن کی آپ نے نشاندہی فرمائی ہے؟ اور آپ نے جن گھرانوں کا تذکرہ چھوڑ دیا اور ان کا نام نہیں لیا، وہ ان سے زیادہ ہیں، جن کا نام لیا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے سے رک گئے۔

فائدہ :...... اس ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں، پہلے درجہ پر بنواشہل کو رکھا گیا ہے، لیکن حضرت ابو اسید اور ابو حمید رضی اللہ عنہما دونوں، بنونجار کو پہلے درجہ پر بیان کرتے ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جو بنونجار سے ہیں، وہ بھی بنونجار کو پہلے مرتبہ پر بیان کرتے ہیں اور بنونجار کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ کے دادا عبد المطلب کی والدہ، بنونجار سے تھیں اور آپ سب سے پہلے مدینہ میں بنونجار کے ہاں ہی ٹھہرے تھے، نیز حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں بنونجار اور بنوعبد الاشہل کی تقدیم وتاخیر میں اختلاف ہے، اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ پہلا درجہ بنونجار کو حاصل ہے اور بنو اشہل کا دوسرا درجہ ہے۔ (فتح الباری، ج ۷ ص ۱۴۶۔۱۴۷)۔

۴۵...... بَابٌ: فِي حُسْنِ صُحْبَةِ الْأَنْصَارِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب ٤٥: انصار رضی اللہ عنہم کے ساتھ بہترین رفاقت اختیار کرنا

[6428] ۱۸۱۔(۲۵۱۳) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَرْعَرَةَ وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ

[6428] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: فضل الخدمة فی الغزو برقم (۲۸۸۸) انظر (التحفة) برقم (۳۲۰۸)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهٗ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ اَنْ لَا اَصْحَبَ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهٗ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ

[6428] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک سفر میں حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی معیت میں نکلا اور وہ میری خدمت کرتے تھے، میں نے ان سے کہا، ایسا نہ کیجئے تو انہوں نے جواب دیا، میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ سے ایک کام (محبت وخدمت کرتے) دیکھا ہے، (اس لیے میں نے) قسم اٹھائی ہے کہ میں ان میں سے جس کا بھی رفیق سفر بنوں گا، اس کی خدمت کروں گا۔'' ابن بشار کہتے ہیں، حضرت جریر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عمر رسیدہ تھے، ایک روایت میں ہے، جریر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، جو انسان رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہے اور آپ کے طریقہ کو اپناتا ہے، وہ قابل تعظیم ہے، صحابہ کرام انصار کی اس لیے تعظیم کرتے تھے کہ وہ آپ سے محبت کرتے تھے، وہ آپ کے خدمت گزار تھے۔

۴۶......بَاب: دُعَآءِ النَّبِيِّ ﷺ لِغِفَارَ وَاَسْلَمَ

باب ٤٦: نبی اکرم ﷺ کی غفار اور اسلم قبیلہ کے لیے دعا

[6429] ۱۸۲ـ(۲٥۱٤)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غِفَارُ ((غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))

[6429] ۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو سلامت رکھے۔''

مفردات الحدیث ✲ سَالَمَ: سَلَّمَ کے معنی میں ہے جس طرح قَاتَلَهُ اللّٰه میں قَاتَل، قَتَلَهٗ کے معنی میں ہے کہ ان کو صحیح وسلامت رکھے۔

[6430] ۱۸۳ـ(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

[6429] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹٤۱)
[6430] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹٥٥)

عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ائْتِ قَوْمَكَ فَقُلْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا))

[6430]۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا، ''اپنی قوم کو جا کر کہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے۔''

[6431] (. . .) حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ

[6431]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[6432] ۱۸۴۔(۲۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِی وَرْقَاءُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِی عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا))

[6432]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی اللہ مغفرت فرمائے۔''

[6431] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۵۵)

[6432] طریق محمد بن المثنی وابن بشار و سوید بن سعید وابن ابی عمیر اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: ذکر اسلم وغفار ومزینة وجهینة واشجع برقم (۳۵۱٤) انظر (التحفة) برقم (۱٤٤٤٥) وطریق عبیدالله بن معاذ وطریق محمد بن رافع وطریق یحیی بن حبیب وطریق محمد بن عبدالله بن نمیر وطریق سلمة بن شبیب تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸٦٥) وبرقم (۲۹٦۱) وبرقم (۱۳۹۱۷) وبرقم (۱٤۳۹٥)

[6433] ١٨٥ ـ(٢٥١٦)وحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْهَا وَلٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ))

[6433] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت فرمائے، یاد رکھنا، یہ بات میں نے نہیں کہی، بلکہ اللہ عزوجل نے فرمائی ہے۔''

[6434] ١٨٦ ـ(٢٥١٧)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ

عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ((صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ))

[6434] ـ حضرت خفاف بن ایماء غفاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دعا کی، ''اے اللہ! بنولحیان رعل، ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، لعنت بھیج، غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔

فائدہ :...... بنولحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ، چار قبائل نے بئر معونہ کے واقعہ میں ستر (٧٠) قراء، صحابہ کرام کے ساتھ بدعہدی کرتے ہوئے ان کو شہید کر دیا تھا، اس لیے آپ نے ان کے خلاف ایک ماہ تک دعاء قنوت کی۔''

[6435] ١٨٧ ـ(٢٥١٨)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ))

[6435] ـ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو سالم رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

[6433] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٥٨)

[6434] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: استحباب القنوت في جمع الصلاة اذا نزلت بالمسلمين نازلة برقم (١٥٥٥)

[6435] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب لغفار واسلم وجهينة ومزينة برقم (٣٩٤١) انظر (التحفة) برقم (٧٠٣٠)

[6436] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَأُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ

[6436]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صالح اور اسامہ کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ بات منبر پر فرمائی تھی۔

[6437] (. . .) و حَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

[6437]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۴۷..... بَابُ: مِنْ فَضَائِلِ غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَمُزَيْنَةَ وَتَمِيمٍ وَدَوْسٍ وَطَيِّءٍ

باب ۴۷: غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طے کے فضائل

[6438] ۱۸۸۔(۲۵۱۹) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ **((الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ))**

[6438]۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع

[6436] طريق ابن المثنى وطريق عمرو بن سواد تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٤٧٨) وبرقم (٨٠٤٢) وطريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: ذكر اسلم وغفار ومزينة وجهينة واشجع برقم (٣٥١٣) انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٢)
[6437] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٥٨٦)
[6438] اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب لغفار واسلم ومزينة وجهينة برقم (٣٩٤٠) انظر (التحفة) برقم (٣٤٩٣) واخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب لغفار واسلم وجهينة ومزينة برقم (٣٩٤١)

اور (غطفانی قبیلہ کے) بنو عبد اللہ کے جو لوگ ہیں، وہ لوگوں کے سوا میرے معاون اور ساتھی ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان کا کارساز ہیں۔

فائدہ:...... مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع اور غطفان کا خاندان بنو عبد العزیٰ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد اللہ کا نام دیا، جاہلیت کے دور میں، شرف، و مکان اور قوت و طاقت کے اعتبار سے بنو عامر بن صعصعہ اور بنو تمیم وغیرہا سے کم تر سمجھے جاتے تھے، لیکن جب انہوں نے اسلام لانے میں پیش قدمی کی تو شرف و سرفرازی کا مقام ان کو حاصل ہو گیا اور جاہلیت کے معزز طاقتور قبائل پیچھے رہ گئے۔

[6439] ۱۸۹ ـ (۲۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ))

[6439] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے معاون ہیں اور ان کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی سرپرست و کارساز نہیں ہے۔''

[6440] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هٰذَا فِيمَا اَعْلَمُ

[6440] ـ امام صاحب ایک اور استاد سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس حدیث میں سعد بن ابراہیم نے بعض قبائل کے لیے جزم کی بجائے، فیما أعْلَمُ (میرے علم کی حد تک) کہا ہے۔

[6441] ۱۹۰ ـ (۲۵۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ ((اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ))

[6439] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: مناقب قریش برقم (۳۵۰٤) وفی باب: ذکر اسلم وغفار ومزینة وجهینة واشجع برقم (۳۵۱۲) انظر (التحفة) برقم (۱۳٦٤۸)

[6440] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦۳۸٦)

[6441] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۹٥٦)

[6441] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جو لوگ جہینہ خاندان سے ہیں، یا جہینہ، بنو تمیم، بنو عامر اور دونوں حلیفوں، اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔''

[6442] ۱۹۱ ۔ (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيِّءٍ وَغَطَفَانَ))

[6442] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یقیناً غفار، اسلم، مزینہ اور جو جہینہ سے تعلق رکھتے ہیں، یا جہینہ اور جو لوگ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ کے نزدیک، اسد، طئی اور غطفان سے ہوں گے۔''

[6443] ۱۹۲ ۔ (. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ)) قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ))

[6443] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اسلم، غفار، مزینہ سے کچھ لوگ اور جہینہ، یا جہینہ کے کچھ لوگ اور مزینہ، اللہ کے نزدیک، میرے خیال میں، کہا، قیامت کے دن، اسد اور غطفان، ہوازن اور بنو تمیم سے بہتر ہوں گے۔''

[6444] ۱۹۳ ۔ (۲۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

[6442] طريق قتيبة بن سعيد اخرجه الترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب في ثقيف وبني حنيفة برقم (۳۹۵۰) انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۱۱) وطريق عمرو الناقد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۵۲)

[6443] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤۰۹)

[6444] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: ذكر اسلم وغفار ومزينة وجهينة ←

الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَاَحْسِبُ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوا وَخَسِرُوا)) فَقَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمْ لَاَخْيَرُ مِنْهُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ

[6444]۔عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور کہا، آپ کی بیعت تو بس حاجیوں کی چوری کرنے والوں اسلم غفار، مزینہ اور میرے خیال، اس نے جہینہ کا نام بھی لیا نے کی ہے، (شک کا اظہار محمد نے کیا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بتاؤ، اگر اسلم، غفار، مزینہ اور میرے خیال میں جہینہ بھی کہا، بنوتمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا وہ خائب اور خاسر ہوئے؟'' تو اس نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ ان سے بہترین ہیں،'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ شک کا اظہار محمد نے کیا۔

فائدہ:......غفار کے لوگ جاہلیت کے دور میں رہزن اور ڈاکو تھے اور ممکن ہے دوسرے قبائل کے کچھ لوگوں نے بھی حاجیوں کی راہ ماری ہو، یا ان کی چوری کی ہو، لیکن اسلام لانے کے بعد انہوں نے یہ حرکت نہیں کی، اس لیے اسلام میں پیش قدمی کی بنا پر، ان کو پہلا مقام مل گیا اور جو قبائل معزز سمجھے جاتے تھے، وہ اسلام لانے میں پیچھے رہ گئے، اس لیے ان کا مقام گھٹ گیا، حضرت اقرع بن حابس بنوتمیم سے تھے، جنگ یرموک میں اپنے دس بیٹوں کے ساتھ شہید ہوئے۔ محمد سے مراد سند میں راوی محمد بن ابی یعقوب ہے محمد بن جعفر نہیں۔

[6445] (...) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ اَحْسِبُ

[6445]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں جہینہ کا نام بلاشک بیان کیا گیا ہے۔

←واشجع برقم (٣٥١٥) وبرقم (٣٥١٦) وفي الايمان والنذور باب: كيف كان يمين النبي ﷺ برقم (٦٦٣٥) والترمذي في (جامعه) في المناقب باب: مناقب في ثقيف وبني حنيفة برقم (٣٩٥٢) انظر (التحفة) برقم (١١٦٨٠)

[6445] تقدم تخريجه برقم (٦٣٩١)

[6446] ۱۹۴۔(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی بِشْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَنْ اَبِی بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِی تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِی عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِی اَسَدٍ وَغَطَفَانَ))

[6446]۔عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے قبائل، بنوتمیم، بنوعامر اور دو حلیفوں بنو اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔''

[6447] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6447]۔امام صاحب مذکورہ اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6448] ۱۹۵۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِی تَمِيمٍ وَبَنِی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ ((فَاِنَّهُمْ خَيْرٌ)) وَفِی رِوَايَةِ اَبِی كُرَيْبٍ ((اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ))

[6448]۔عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بتاؤ، اگر جہینہ، اسلم اور غفار قبائل بنوتمیم، بنوعبد اللہ بن غطفان اور عامر بن صعصعہ سے افضل ہوں؟'' اور آپ نے آواز بلند کی تو حاضرین نے کہا، وہ ناکام ہوئے اور نقصان اٹھایا، آپ نے فرمایا: ''سو وہ بہتر ہیں اور امام کریب کی روایت میں ہے، ''بتاؤ، اگر جہینہ مزینہ، اسلم اور غفار قبائل۔''

[6449] ۱۹۶۔(۲۵۲۳)حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ

[6446] تقدم تخريجه برقم (٦٣٩١)

[6447] تقدم تخريجه برقم (٦٣٩١)

[6448] تقدم تخريجه برقم (٦٣٩١)

[6449] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٦٠٧)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوهَ اَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتَ بِهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[6449] ۔حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھے بتایا، پہلا صدقہ، جس سے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اور آپ کے ساتھیوں کا چہرہ (مسرت سے) روشن ہوا، وہ طئی کا صدقہ ہے، جو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے تھے۔

[6450] ۱۹۷ ۔(۲۵۲۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَاَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ))

[6450] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت طفیل اور ان کے ساتھی رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول! دوس کے لوگ کفر پر اصرار کر رہے ہیں، ان کے خلاف دعا فرمائیں تو کہا گیا، دوس ہلاک ہو گئے، لیکن آپ نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور انہیں یہاں لے آ۔''

[6451] ۱۹۸ ۔(۲۵۲۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ)) قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ))

[6451] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بنو تمیم سے تین باتوں کے سبب جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، محبت کرتا رہوں گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''وہ میری امت میں سے سب سے زیادہ دجال کے لیے سخت ثابت ہوں گے۔'' اور آپ کے پاس ان کے صدقات پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں،'' اور ان میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ملکیت میں تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہے۔''

[6450] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٨٩٦)

[6451] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: من ملك من العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية برقم (٢٥٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٨٩)

فائدہ: ......بنوتمیم چونکہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہیں، اس لیے آپ نے ان کو اپنی قوم قرار دیا، بنوتمیم کا نسب آپ کے ساتھ الیاس بن مضر پر جا کر مل جاتا ہے، مذکورہ بالا روایات میں پانچ قبائل کو بنوتمیم پر برتری اور فضیلت بخشی گئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے، یہ کسی خوبی یا کمال کے حامل نہیں ہیں، اور یہ ہر قسم کی فضیلت سے محروم ہیں۔

[6452] (. . .) وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[6452]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں بنوتمیم سے، تین باتوں کے بعد، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں سنی ہیں، محبت کرتا رہوں گا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ: ...... جاہلیت کے دور میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ دوس اور بنوتمیم میں عداوت پائی جاتی تھی، اس لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بنوتمیم سے بغض رکھتے تھے اور یہ تین باتیں سننے کے بعد ان سے محبت کرنے لگے۔

[6453] (. . .) وحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ إِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَنِي تَمِيمٍ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُمْ بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((**هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ**)) وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ

[6453]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنوتمیم میں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین خوبیاں سنی ہیں، اس کے بعد سے میں ان سے محبت کرتا ہوں، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: ''وہ لوگ لڑائیوں میں سب سے زیادہ سخت ہیں'' اور دجال کا تذکرہ نہیں کیا۔

مفردات الحدیث ✽ **مَلَاحِمْ**: مَلْحَمَة کی جمع ہے، جنگ وجدال، لڑائی کا معرکہ، جب یہ لوگ دجال کے معرکہ میں سب سے سخت ہوں گے تو باقی معرکوں میں بالاولیٰ سخت ہوں گے۔

[6452] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العتق باب: من ملك من العرب رقيقا فوهب وباع وجامع وفدى وسبى الذرية برقم (٢٥٤٣) وفي المغازي باب (٦٨) برقم (٤٣٦٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٧)

[6453] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٥٤٢)

۴۸......بَاب: خِيَارِ النَّاسِ

باب ٤٨: بہترین لوگ

[6454] ۱۹۹-(۲۵۲۶) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ))

[6454]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے تو جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے، وہ اسلام کے دور میں بھی بہتر ہیں، بشرطیکہ دین کی سوجھ بوجھ حاصل کر لیں، یا اس میں ملکہ پیدا کر لیں اور تم دین کے معاملہ یا حکومت و اقتدار میں ان لوگوں کو بہتر پاؤ گے، جو اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتے تھے، جبکہ وہ اس میں داخل نہیں ہوئے تھے اور تم بدترین لوگ ان کو پاؤ گے، جو دو رخے ہیں، جن کے دو چہرے ہیں، جو ان لوگوں کے پاس ایک چہرے سے آتے ہیں اور ان کے پاس دوسرے چہرے سے۔''

مفردات الحدیث

❶ النَّاسُ مَعَادِنُ: لوگ معدنیات کی طرح ہیں اور معدنیات کی خوبیاں اور کمالات اور ان کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ نے طبعی طور پر مختلف رکھی ہے۔

سونا چاندی کا درجہ یکساں نہیں ہے، لعل و جواہر اور پتھر کا درجہ برابر نہیں ہے، یہی حالت انسانی قبائل اور خاندانوں کی ہے، اللہ تعالیٰ نے قدرتی طور پر ان میں الگ صفات اور خصوصیات رکھی ہیں، جن کی بنا پر انہیں ایک دوسرے پر شرف اور برتری حاصل ہے، لیکن یہ چیز چونکہ قدرتی ہے، کسبی نہیں ہے، اس لیے معیار فضیلت نہیں ہے، معیار فضیلت کسبی چیز ہے، جس میں انسان کا دخل ہے، وہ تقویٰ اور دین ہے، اگر دونوں چیزیں مل جائیں تو یہ نور علیٰ نور ہے، تقویٰ کے سبب، نسب خاندان کی فضیلت کو بھی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ ❷ هٰذَا الْأَمْرِ یا هٰذَا الشان: امر اور شان سے مراد دین اور اسلام بھی ہو سکتا ہے کہ جو لوگ اسلام کے شدید مخالف تھے، وہ اسلام لانے کے بعد اسلام کے شدید حامی ہوں گے، جیسا کہ حضرت عمر، حضرت خالد بن ولید، حضرت عمرو بن عاص، حضرت عکرمہ بن

[6454] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۶۱)

ابی جہل وغیرہم، صحابہ کرام کے حالات زندگی اس کی بین دلیل ہیں اور امر وشان سے مراد وہ عہدہ اور منصب بھی ہو سکتے ہیں، کہ جو لوگ عہدہ منصب کو ناپسند کرتے ہیں، پھر حالات کی مجبوری سے اس کو قبول کر لیتے ہیں تو وہ ان کے مقابلہ میں بہت بہتر ثابت ہوتے ہیں، جو ان کے حریص اور خواہاں ہوتے ہیں، کیونکہ پہلے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت وحمایت حاصل ہوتی ہے اور اس کی توفیق ان کے شامل حال ہوتی ہے، جبکہ دوسرا گروہ اللہ کی توفیق و نصرت سے محروم رہتا ہے، اس لیے حالات اس کے لیے سازگار نہیں رہتے، بلکہ خراب سے خراب تر ہو جاتے ہیں، جس کی روشن دلیل آج کی جمہوری حکومتیں ہیں۔ ❸ ذا الوجهين: دورخا، مفادات کا اسیر، جس کا مذہب چاپلوسی اور تملق ہے، جس کے پاس گیا، اس کا ہو گیا اور دوسرے میں عیوب و نقائص ڈالنے شروع کر دیے، یعنی سامنے تعریف میں آسمان و زمین کے قلابے ملاتے ہیں اور پس پشت اس میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی، ہر عیب نظر آتا ہے، یعنی ہنر بھی عیب بن جاتے ہیں اور ان کا سکہ کچھ عرصہ تو چلتا ہے، لیکن انجام کار رسوائی اور ذلت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، لیکن بدقسمتی سے آج کل عوام اور خواص سب اس مرض میں مبتلا ہیں۔

[6455] (. . .) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ ((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ))

[6455]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے،'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، صرف اس قدر فرق ہے کہ ابو زرعہ اور اعرج کی حدیث میں یہ ہے، ''تم لوگوں میں سے اس کو اس مسئلہ یا معاملہ میں بہتر پاؤ گے، جو اس سے شدید کراہت رکھتا ہے، حتی کہ اس میں واقع ہو جائے۔''

[6455] طريق زهير بن حرب اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: قوله تعالى: ﴿يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اكرمكم عند الله اتقاكم﴾ برقم (٣٤٩٣) ومسلم في (صحيحه) في البر والصلة والادب باب: ذم ذي الوجهين وتحريم فعله برقم (٦٥٧٥) برقم (١٤٩٠٨) وطريق قتيبة بن سعيد تقدم تخريجه في الامارة باب: الناس تبع لقريش والخلافة في قريش برقم (٤٦٧٨)

۴۹......بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ نِسَآءِ قُرَيْشٍ

باب ٤٩: قریشی عورتوں کے فضائل

[6456] ٢٠٠ ـ(٢٥٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ قَالَ اَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَآءِ قُرَيْشٍ و قَالَ الْآخَرُ نِسَآءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ وَاَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ

[6456] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''بہترین عورتیں، جو اونٹوں پر سواری کرتی ہیں، وہ قریش کی پارسا عورتیں ہیں، یا قریشی عورتیں ہیں، جو یتیم پر بچپن میں بہت شفقت کرتی ہیں اور خاوند کے ہاتھ کی چیزوں کی بہت حفاظت کرتی ہیں۔''

مفردات الحدیث ✲ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ: اونٹ سوار عورتوں میں سب سے بہتر، یعنی عرب عورتوں میں سب سے بہتر، کیونکہ عربی عورتیں ہی اونٹ پر سواری کرتی تھیں، گویا، اپنے دور میں سب سے بہتر قریش کی باصلاحیت عورتیں تھیں، اس لیے مریم علیہا السلام کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہے، وہ اس دور میں تھی ہی نہیں اور اس فضیلت وخیریت کی سبب دوخوبیاں ہیں:

(۱) أَحْنَاهُ عَلٰى يَتِيمٍ، جو بچہ پر بچپن میں انتہائی شفقت کرتی ہیں، حتی کہ اگر بیوہ ہو جائیں تو اولاد کی خاطر، نئی شادی کرنے سے گریز کرتی ہیں، تاکہ ان کی پرورش و پرداخت یکسوئی سے کر سکیں۔

(۲) أَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ: خاوند کی ہاتھ کی چیز یعنی اس کے مال ودولت کی خوب حفاظت کرتی ہیں، اسراف وتبذیر یا فضول خرچی سے اس کو ضائع نہیں کرتیں، ظاہر ہے، جب وہ مال ودولت کی حفاظت کرتی ہیں تو اس کی عزت و ناموس جو انمول شئی ہے، اس کی بالاولی حفاظت کریں گی۔

[6457] (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((اَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ))

[6456] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النفقات باب: حفظ المراة زوجها في ذات يديه والنفقة برقم (٥٣٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٨١)

[6457] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٠٣)

[6457]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا، ''وہ اولاد پر ان کے بچپن میں بہت مہربان ہیں،'' یتیم کا لفظ استعمال نہیں کیا۔

[6458] ۲۰۱۔(. . .)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)) قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ

[6458]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قریشی عورتیں، اونٹ سوار عورتوں میں سے بہتر ہیں، وہ بچے پر بہت مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کے ہاتھ کی چیزوں کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔'' اس حدیث کے بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ فرماتے، حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔''

[6459] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ))

[6459]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام ہانی بنت ابی طالب کو نکاح کا پیغام دیا تو اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں عمر رسیدہ ہو چکی ہوں اور میری اولاد بھی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ سوار عورتوں میں سے افضل،'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے، مگر اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''بچے پر اس کے بچپن میں بہت مہربان اور شفیق۔''

[6458] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿اذ قالت الملائكة يا مريم۔ الى قوله۔ فانما يقول له كن فيكون﴾ برقم (٣٤٣٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٩)

[6459] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٩٨)

[6460] ۲۰۲-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ))

[6460]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ سوار عورتوں میں سے بہترین، قریش کی باصلاحیت عورتیں ہیں، بچے پر اس کے بچپن میں بہت مہربان اور خاوند کے مال ومتاع کی بہت محافظ۔''

[6461] (...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً

[6461]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت ہو بہو بیان کرتے ہیں۔

۵۰...... بَاب: مُؤَاخَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

باب ۵۰: نبی اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ قائم کرنا

[6462] ۲۰۳-(۲۵۲۸) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ

[6462]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ ابن الجراح اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔''

فائدہ:...... اخوت یا مواخاۃ کا معنی ہے، ان کو بھائی بھائی بنانا تاکہ وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے ہمدرد و مددگار بنیں اور وہ ایک دوسرے کے وارث ٹھہریں، اس کو جاہلیت کے دور میں حلف اور دوستانے کا نام دیا جاتا تھا، اسلام میں اس کو برقرار رکھا گیا، حتی کہ جب وراثت کو رشتہ داروں کے ساتھ خاص کر دیا گیا تو پھر وراثت والا حصہ

[6460] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٠٣)

[6461] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٦٧٤)

[6462] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٣٦٥)

منسوخ ہوگیا، لیکن ہمدردی (غم گساری) اور مدد ونصرت کا حصہ برقرار رکھا اور لا حلف في الاسلام، اسلام میں دوستانہ نہیں ہے، کا یہی مطلب ہے کہ اب انہیں جاہلیت کے دور کی طرح اخوت کی بنا پر نسبی بھائی کی طرح وارث نہیں بنایا جا سکتا، وراثت انہیں اصولوں کے مطابق تقسیم ہوگی جو اسلام نے طے کر دیئے ہیں۔

[6463] ٢٠٤-(٢٥٢٩)حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ قِيلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ)) فَقَالَ اَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِهِ

[6463]۔ عاصم احول رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، کیا آپ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اسلام میں حلف دوستی کا اعتبار نہیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ میرے گھر میں قائم کیا۔

[6464] ٢٠٥-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ

[6464]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار کے درمیان میرے مدینے والے گھر میں دوستانہ قائم کیا تھا۔

[6465] ٢٠٦-(٢٥٣٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ

[6463] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الكفالة باب: قوله تعالى: ﴿والذين عاقدت ايمانكم فاتوهم نصيبهم﴾ برقم (٢٢٩٤) وفی الادب باب: الاخاء والحلف برقم (٦٠٨٣) وفی الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبی ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة وما كان بهما من مشاهد النبی ﷺ والمهاجرين والانصار ومصلى النبی ﷺ والمنبر والقبر برقم (٧٣٤٠) وابو داود فی (سننه) فی الفرائض باب فی الحلف برقم (٣٩٢٦) انظر (التحفة) برقم (٩٣٠)

[6464] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٤١٠)

[6465] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الفرائض باب: فی الحلف برقم (٢٩٢٥) انظر (التحفة) برقم (٣١٨٤)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً))

[6465]۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں دوستانہ کی ضرورت نہیں (کیونکہ اسلام خود اخوت ومودت کا نام ہے) اور جو دوستانہ جاہلیت کے دور میں تھا اسلام نے اس کو مزید مضبوط کیا ہے۔

۵۱......بَاب :بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَانٌ لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلْأُمَّةِ

باب ۵۱: نبی ﷺ کی بقا اپنے ساتھیوں کے لئے اور آپ کے ساتھیوں کی بقامت کے لیے امان کی ضامن تھی

[6466] ۲۰۷۔(۲۵۳۱)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا)) قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ)) قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ((النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتٰى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتٰى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ))

[6466]۔حضرت ابو بردہ اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری) سے بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم بیٹھے رہیں حتی کہ آپ کے ساتھ عشاء کی نماز بھی پڑھ لیں؟ تو ہم بیٹھ گئے تو ہمارے پاس آئے پھر فرمایا تو مسلسل ادھر ہی ہو؟ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ہم نے مغرب آپ کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا ہم بیٹھے رہتے ہے یہاں تک کہ عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھ لیں یعنی آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا یا درست کیا پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا آپ عام طور پر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔

[6466] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۹۱)

چنانچہ آپ نے فرمایا، ''ستارے آسمان کے لیے امان ہیں تو جب ستارے نہ رہیں گے، آسمان پر وہ چیز طاری ہو جائے گی، جس کا وعدہ ہے، یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اور میں اپنے ساتھیوں کے لیے امان ہوں تو جب میں ان کے درمیان سے چلا جاؤں گا، میرے ساتھی اس چیز سے دوچار ہوں گے، جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے ساتھی، میری امت کے لیے بچاؤ اور تحفظ کا سامان ہیں، جب میرے ساتھی نہ رہیں گے تو میری امت ان فتنوں سے دوچار ہوگی، جس سے ان کو ڈرایا گیا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ **اَمَنَۃٌ**: امن وسلامتی کا باعث وسبب ہیں، جب ستارے جھڑ جائیں گے تو قیامت برپا ہو جائے گی، جب میں ان کے درمیان نہیں رہوں گا تو فتنے برپا ہوں گے، آپس میں جنگیں ہوں گی، اعرابی ارتداد اختیار کریں گے، دلوں میں الفت ومحبت کی جگہ اختلاف وافتراق پیدا ہوگا اور صحابہ کرام کے اٹھ جانے کے بعد دین میں بدعتیں راہ پالیں گی، بدعتی فرقوں کا ظہور ہوگا اسلام سے بعد اور دوری پیدا ہوگی قرن شیطان طلوع ہوگا، رومیوں کا غلبہ ہوگا، مکہ ومدینہ کی حرمت پامال ہوگی، اپنے اپنے وقت پر آپ کی یہ تمام پیشین گوئیاں پوری ہورہی ہیں۔

۵۲......بَاب: فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

باب ۵۲: صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

[6467] ۲۰۸-(۲۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يُخْبِرُ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ))

وفی فضائل الصحابة باب: فضائل اصحاب النبی ﷺ برقم (۳٦٤۹) انظر (التحفة) برقم (۳۹۸۳)

[6467]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں ایک وقت آئے گا، کچھ لوگ لڑائی کے لیے نکلیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے والی شخصیت ہے؟''

[6467] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب برقم (۲۸۹۷) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (۳۵۹٤)

وہ جواب دیں گے، ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر لوگوں سے کچھ گروہ جہاد کے لیے نکلیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھنے والی شخصیت موجود ہے؟ تو وہ جواب دیں گے، ہاں، سو انہیں فتح مل جائے گی، پھر کچھ لوگ جہاد کے لیے نکلیں گے، ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم میں رسول کے ساتھیوں کو دیکھنے والوں کو دیکھنے والی شخصیت موجود ہے؟ سو وہ کہیں گے، ہاں تو انہیں فتح نصیب ہو گی۔''

مفردات الحديث ❊ فِئَامٌ: جماعت، گروہ، یہ فَأْمٌ، (ٹکڑا، حصہ) سے ماخوذ ہے۔

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا، وہ صحابی ہے، دیکھنے کا لفظ عموم اور اکثریت کے اعتبار سے ہے، یہ معنی نہیں ہے کہ نابینا صحابی نہیں ہے، کیونکہ اگر وہ بینا ہوتا تو وہ بھی دیکھ لیتا، اس لیے مراد یہ ہے، جس کو اسلام کی حالت میں کچھ وقت آپ کے ساتھ رہنے کی سعادت مل گئی اور اسلام پر فوت ہوا، وہ صحابی ہے، صحبت کسی وقت کی تحدید کی محتاج نہیں ہے، کچھ وقت کی رفاقت ہی برکت کا باعث بن جائے گی۔

[6468] ۲۰۹-(...) حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ زَعَمَ أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ))

[6468]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت آئے گا، ان میں سے ایک لشکر روانہ کیا جائے گا تو وہ کہیں گے، دیکھو، کیا تم میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے کوئی ایک ہے؟ تو ان میں ایک ایسا آدمی پایا جائے گا، سو اس کے سبب فتح حاصل ہو جائے گی، پھر دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا تو وہ کہیں گے، کیا ان میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھنے والا ہے؟ چنانچہ اس کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہو جائے گی، پھر تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا تو کہا جائے گا، دیکھو، کیا تم ان میں کسی ایسے فرد کو دیکھتے ہو، جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا تو کہا جائے گا، دیکھو،

[6468] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤١٤)

کیا تم ان میں سے کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو، جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھنے والے کسی ایک فرد کو دیکھا ہو، ایک آدمی ایسا پایا جائے گا، جس کی برکت سے انہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کسی ایک صحابی کو دیکھنا بھی شرف وسعادت اور برکت کا باعث ہے تو زیادہ صحابہ کرام کو دیکھنا زیادہ خیر و برکت کا باعث ہوگا۔

[6469] ۲۱۰-(۲۵۳۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ))**

[6469]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا بہترین گروہ وہ ہے جو مجھ سے متصل ہے، پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہوں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے، جو قسم سے پہلے شہادت دیں گے اور شہادت سے پہلے قسم۔'' ہناد نے اپنی روایت میں قرن کا لفظ بیان نہیں کیا اور قتیبہ کی روایت میں، قوم کی جگہ اقوام کا لفظ ہے۔قرن ایک دور کا طبقہ یا گروہ یا جماعت۔

فائدہ:......اس حدیث میں آپ کی قرن سے مراد، صحابہ کرام ہیں، جس سے معلوم ہوا، صحابہ کرام تمام امت سے افضل اور برتر ہیں، شرف صحبت و رفاقت میں کوئی ان کا شریک و سہیم نہیں ہے، اگرچہ انفرادی اور شخصی طور پر اس کے علاوہ کسی اور صفت میں کوئی شخص، کسی صحابی سے بڑھ جائے، لیکن مجموعی طور پر کوئی مجموعہ کسی اعتبار سے ان پر سبقت نہیں لے جاسکتا، صحابہ کرام کے بعد تابعین عظام کا درجہ ہے اور ان کے بعد بہتر درجہ اور مرتبہ تبع تابعین کو حاصل ہے اور بعد والوں کا کوئی مجموعہ، ان میں سے کسی مجموعہ پر کسی اعتبار سے فائق نہیں ہوسکتا، ہاں انفرادی طور پر، ان میں سے کسی فرد پر کسی صفت میں بازی لے جا سکتا ہے اور قسم و شہادت کا ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا مقصد یہ ہے یہ لوگ بغیر سوچے سمجھے، بغیر کسی توقف کے قسم اور شہادت کے لیے تیار ہو جائیں گے، یا قسم

[6469] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الشهادات باب: لا یشهد علی شهادة جور اذا اشهد برقم (۲٦٥٢) وفی فضائل الصحابة باب: فضائل اصحاب النبی ﷺ برقم (۳٦٥١) وفی الرقاق باب: ما یحذر من زهرة الدنیا والتنافس فیها برقم (٦٤٢٩) وفی الایمان والنذور باب: اذا قال: اشهد بالله او شهدت بالله برقم (٦٦٥٨) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: ما جاء فی فضل من رای النبی ﷺ وصحبه برقم (۳۸٥٩) وابن ماجه فی (سننه) فی الاحکام باب: کراهیة الشهادة لمن لم یستشهد برقم (۲۳٦۲) انظر (التحفة) برقم (۹٤۰۳)

اور شہادت دونوں کو جمع کریں گے، کبھی شہادت کے بعد قسم اٹھائیں گے اور کبھی قسم اٹھا کر شہادت دیں گے، آخری تبع تابعی ۲۲۰ھ تک زندہ رہا اور آخری تابعی ۱۷۰ھ تک رہا۔ آخری صحابی ۱۱۰ھ تک زندہ رہا۔

[6470] ۲۱۱۔(...)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)) قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ

[6470]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے دور کے لوگ، پھر جو ان سے متصل ہوں گے، پھر جو ان سے ملے ہوئے ہوں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے، ان کی شہادت قسم سے سبقت لے جائے گی اور قسم شہادت سے پہلے ہوگی۔'' ابراہیم کہتے ہیں، ہمارے بزرگ، جبکہ ہم بچے تھے، ہمیں عہد اور شہادت کے الفاظ استعمال کرنے سے روکتے تھے۔

فائدہ :...... ابراہیم نخعی کے دور کے لوگ اپنے بچوں کو باہمی گفتگو میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے، عَلَيَّ عهد الله یا عَلَيَّ أَشْهَدُ بالله کے الفاظ استعمال نہیں کرنے دیتے تھے، تاکہ ان کی عادت نہ پڑ جائے اور دل سے ان کلمات کی عظمت واحترام نہ نکل جائے، کیونکہ یہ جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت کا باعث بنتے ہیں۔

[6471] (...)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَجَرِيرٍ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[6471]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6472] ۲۱۲۔(...)و حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ

[6470] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤١٦)

[6471] تقدم تخريجه برقم (٦٤١٦)

[6472] تقدم تخريجه برقم (٦٤١٦)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا اَدْرِي)) فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ((ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ))

[6472] ۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بہترین لوگ میرے ساتھی ہیں، پھر جو ان سے ملے ہوں گے، پھر جو ان سے ملے ہوں گے،'' مجھے معلوم نہیں ہے، آپ نے یہ تیسری دفعہ فرمایا، یا چوتھی دفعہ، ''پھر ان کے بعد ناخلف لوگ نائب ہوں گے، ان کی شہادت قسم سے سبقت لے جائے گی اور ان کی قسم، شہادت سے پہلے ہوگی۔''

فائدہ:......اوپر کی روایات کی روشنی میں یہ بات آپ نے تبع تابعین کے بعد کے لوگوں کے بارے میں فرمائی۔

[6473] ۲۱۳۔(۲۵۳٤)حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ اَنْ يُّسْتَشْهَدُوا))

[6473] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا بہترین گروہ وہ ہے، جس میں مجھے بھیجا گیا ہے، پھر جو لوگ ان سے متصل ہوں گے،'' اللہ ہی بہتر جانتا ہے، آپ نے تیسرے گروہ کا ذکر کیا یا نہیں اور فرمایا: ''پھر ان کے جانشین ایسے لوگ ہوں گے، جو موٹاپے کو پسند کریں گے اور شہادت کے طلب کرنے سے پہلے شہادت دیں گے۔''

مفردات الحدیث ✲ **یحبون السمانة**: وہ فربہی کو پسند کریں گے، یعنی دنیوی لذائذ ومفادات کھانے پینے کا شوق ہوگا اور اس کی خاطر ہر کام کر گزریں گے۔

[6474] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا اَدْرِي مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً

[6473] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵٦۹)
[6474] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵٦۹)

[6474]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، صرف شعبہ کی روایت میں یہ ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں، آپ نے دو دفعہ ذکر کیا، یا تین دفعہ۔

[6475] ٢١٤۔(٢٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ

عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ((ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ))

[6475]۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تم میں سے بہترین لوگ میری جماعت ہے، پھر جو لوگ ان سے ملے ہوئے ہوں گے، پھر جو لوگ ان سے متصل ہوں گے، پھر جو لوگ ان سے متصل ہوں گے۔'' حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی جماعت کے بعد دو جماعتوں کا تذکرہ فرمایا، یا تین کا۔'' پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے، گواہی دیں گے، حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی، وہ خیانت کے مرتکب ہوں گے، اس لیے ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، وہ نذر مانیں گے اور اس کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔''

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آپ نے اپنی جماعت صحابہ کرام کے بعد دو جماعتوں یعنی تابعین اور تبع تابعین کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد کے لوگوں کے بارے میں، ناخلف یا ناہنجار ہونے کا تذکرہ فرمایا، چونکہ یہ لوگ مفاد پرست اور خائن ہوں گے، اس لیے لوگ ان پر اعتماد نہیں کریں گے، اس لیے ان کو شاہد نہیں بنائیں گے اور نہ ان کی شہادت پر مطمئن ہوں گے، اس لیے ان سے جانتے بوجھتے شہادت طلب نہیں کریں گے، لیکن اگر کوئی قابل اعتماد اور دیانت دار آدمی ہو جس پر لوگوں کو اعتماد ہو اور وہ

[6475] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: لا يشهد على شهادة جور اذا شهد برقم (٢٦٥١) وفي فضائل الصحابة باب: فضائل اصحاب النبي ﷺ برقم (٣٦٥٠) وفي الرقاق باب: ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (٦٤٢٨) وفي الايمان والنذور باب: اثم من لا يفي بالنذر برقم (٦٦٩٥) والنسائي في (المجتبى) في الايمان والنذور باب: الوفاء بالنذر برقم ١٨ / ٧...... انظر (التحفة) برقم (١٠٨٢٧)

کسی کے حق میں گواہی دے سکتا ہو، جبکہ جس کا حق ہے، اس کو اس کے گواہ ہونے کا علم نہیں ہے۔'' ایسی صورت میں اگر وہ خود گواہی کی پیش کش کرتا ہے تو یہ قابل تعریف کام ہے اور یہ پسندیدہ آدمی ہے۔''

[6476] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَائَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى وَشَبَابَةَ ((يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ)) وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ ((يُوفُونَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ

[6476]۔امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے شعبہ ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس حدیث میں ہے، میں نہیں جانتا، آپ نے اپنی قرن کے بعد دو قرنوں (جماعتوں) کا تذکرہ فرمایا یا تین کا، شبابہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث زہدم بن مضرب سے سنی، جبکہ وہ ایک ضرورت کے تحت گھوڑے پر سوار ہو کر آیا تھا، یحییٰ اور شبابہ کی روایت میں ہے،''وہ نذر مانیں گے اور پوری نہیں کریں گے اور بہز کی روایت میں یفون کی جگہ یوفون ہے، جیسا کہ ابن جعفر کی روایت ہے۔

[6477] ۲۱۵۔(. . .)وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ((خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ((وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ))

[6476] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٢٢)

[6477] اخرجه ابو داود في (سننه) في فضل اصحاب الرسول ﷺ برقم (٤٦٥٧) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في القرن الثالث برقم (٢٢٢٢) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٢٤)

[6477] ۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ''اس امت کی بہترین قرن وہ ہے، جس میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے، پھر جو لوگ ان سے متصل ہوں گے۔'' ابوعوانہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے، انہوں نے کہا، اللہ ہی خوب جانتا ہے، آپ نے تیسری قرن کا ذکر فرمایا یا نہیں، ہشام، قتادہ سے یہ اضافہ کرتے ہیں، ''وہ قسم اٹھائیں گے اور ان سے قسم کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہوگا۔''

[6478] ۲۱۶۔(۲۵۳۶) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((الْقَرْنُ الَّذِي اَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ))

[6478] ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ جماعت جن میں میں ہوں، پھر دوسری جماعت، پھر تیسری جماعت۔''

۵۳......بَاب: قَوْلِهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَاْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ

باب ۵۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان، سو سال کے بعد آج کے زندہ لوگوں میں سے کوئی زندہ (جاندار) زمین پر نہیں ہوگا

[6479] ۲۱۷۔(۲۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ ((اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَاِنَّ عَلَى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

[6478] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۲۹۲)

[6479] اخرجه ابو داود فی الملاحم باب: قیام الساعة برقم (۴۳۴۸) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن برقم (۶۴) برقم (۲۲۵۱) انظر (التحفة) برقم (۶۹۳۴)

[6479] - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی، یہ آپ کی زندگی کے آخری دنوں کی بات ہے، جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''کیا تم نے اس رات کے بارے میں جان لیا؟ آج رات کے سو سال بعد جو لوگ آج روئے زمین پر موجود ہیں، ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا،'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کو سمجھنے میں غلطی کی اور سو سال کے بارے میں اس قسم کی گفتگو کرنے لگے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بس یہ فرمایا تھا،'' جو لوگ آج روئے زمین پر موجود ہیں، ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا، آپ کا مقصد یہ تھا، یہ قرن ختم ہو جائے گی۔

فائدہ:......اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصد تھا کہ زمینی مخلوق میں سے، آج رات جو لوگ زندہ موجود ہیں، سو سال بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہے گا اور یہ بات آپ نے اپنی زندگی کے آخری مہینہ میں ۱۱ھ میں فرمائی تھی اور آخری صحابی حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ ۱۱۰ھ تک زندہ رہے ہیں، اس کے بعد آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی آدمی زندہ نہیں رہا، لیکن بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ سمجھ لیا کہ سو سال بعد قیامت قائم ہو جائے گی اور حضرت ابن عمر انہیں لوگوں کی تردید کرنا چاہتے ہیں، اس لیے اس رات کے بعد پیدا ہونے والے اس کا مصداق نہیں ہیں۔

[6480] (. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ

[6480] - امام صاحب ایک اور استاد سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[6481] ۲۱۸-(۲۵۳۸) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ **((تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ))**

[6481] - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی موت سے ایک

[6480] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی العلم باب: السمر فی العلم برقم (۱۱٦) وفی مواقیت الصلاة باب السمر فی الفقة والخیر بعد العشاء برقم (٦۰۱) انظر (التحفة) برقم (٦۸٤۰) وبرقم (٦۸٦۷)

[6481] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۲۸٦٦)

ماہ قبل یہ سنا، ''تم مجھ سے قیامت کے (وقوع کے) بارے میں دریافت کرتے ہو، اس کا علم تو بس اللہ ہی کو ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، زمین پر کوئی زندہ نفس نہیں ہے، جس پر سو سال گزر جائیں۔

[6482] (. . . .) وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ

[6482]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں موت سے قبل ایک ماہ کا ذکر نہیں ہے۔

[6483] (. . .) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ

[6483]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی موت سے ایک ماہ پہلے یا اس کے قریب فرمایا: ''آج جو نفس زندہ ہے، اس پر سو سال زندہ ہونے کی حالت میں نہیں آئیں گے؛'' یہی روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پانی پلانے والے عبدالرحمٰن بھی بیان کرتے ہیں اور اس کی تفسیر عمروں کی کمی کرتے ہیں کہ اس امت کے لوگوں کی عمریں کم ہوں گی۔''

[6484] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَنْ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ

[6484]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6485] ۲۱۹۔(۲۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ

[6482] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٦)
[6483] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٧٨) وبرقم (٣١٠٦)
[6484] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣١٠٦)
[6485] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣١٠٦) وبرقم (٤٣١٨)

عَنْ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ لَمَّا رَجعَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَاَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَاْتِی مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَی الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ))

[6485] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لے آئے، لوگوں نے آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''سو سال نہیں آئیں گے کہ آج زندہ نفوس میں سے کوئی زمین پر موجود ہو۔''

[6486] ۲۲۰۔(ف۲۵۳۸) حَدَّثَنِی اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِیدِ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)) فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ اِنَّمَا هِیَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ

[6486] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زندہ نفسوں میں سے کوئی سو سال کو نہیں پہنچے گا۔'' حضرت سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہم نے ان کے سامنے اس کا یہ معنی ایک دوسرے کا بتایا، اس کا مقصد یہ ہے، اس دن جو مخلوق زندہ تھی۔

فائدہ:......غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد کا معنی یہ نہیں ہے کہ فوراً بعد یہ سوال ہوا کہ صرف اس قدر مقصود ہے، یہ سوال اس کے بعد ہوا اور حضرت جابر کی روایت سے معلوم ہوا، یہ آپ کی زندگی کے آخری ایام میں ہوا تھا اور آپ نے جواب میں پوری دنیا کی قیامت کا وقت نہیں بتایا تھا، بلکہ اس وقت موجود افراد کی قیامت (موت) کا تذکرہ فرمایا تھا کہ تمہیں اپنی فکر ہونی چاہیے۔

۵۴...... بَاب: تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ

باب ۵٤: صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہنا ناجائز ہے

[6487] ۲۲۱۔(۲۵٤۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی التَّمِيمِیُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی ((لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ))

[6486] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۲۲٤٦)

[6487] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۳٦)

[6487] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں کو برا مت کہنا، میرے ساتھیوں کی برائی نہ کرنا، اس ذات کی قسم ہے، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر صدقہ کرے، وہ ان کے مد اور نصف مد کو بھی نہیں پہنچ سکے گا۔

فوائد :...... ❶ حافظ ابن حجر کا خیال ہے، یہ حدیث امام مسلم نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے، ان کے کسی شاگرد نے اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیا، (فتح الباری، ج ۷ ص ۴۵۔ مکتبہ دار السلام) ❷ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا جمہور کے نزدیک قابل تعزیر ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کا موجب ہے۔ ❸ صحابہ کرام نے جو کچھ خرچ کیا، وہ انتہائی تنگدستی کے عالم میں، ضرورت کے موقعہ پر، پورے اخلاص اور حسن نیت سے خرچ کیا اور سب سے بڑھ کر، یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت میں خرچ کیا اور اب یہ سعادت ممکن نہیں ہے، اس لیے بعد کے لوگوں کا بہت زیادہ انفاق، صحابہ کرام کے نہایت معمولی خرچ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا، کیونکہ وہ وقت اور وہ حالات واپس نہیں آ سکتے۔

[6488] ۲۲۲۔(۲۵٤۱)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِیسَعِیدٍ قَالَ کَانَ

بَیْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیدِ وَبَیْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَیْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَسُبُّوا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِی فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیفَهُ

[6488] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت خالد بن ولید اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے درمیان کچھ تلخی ہوئی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان پر تنقید کی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ تم میں سے کوئی اگر احد کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے مد یا نصف مد کو بھی نہیں پا سکے گا۔

فائدہ :...... اگر بعد والے صحابہ کرام پر قدیم الاسلام صحابہ کرام کو یہ شرف حاصل ہے تو پھر عام امت پر انہیں کس قدر شرف ومقام حاصل ہوگا، کیونکہ حضرت خالد بن ولید بھی فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے۔

[6488] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: قول النبی ﷺ (لو کنت متخذا خلیلا) برقم (۳٦۷۳) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی النهی عن سب اصحاب رسول الله ﷺ برقم (٤٦٥۸) والترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: (۵۹) برقم (۳۸٦۱م) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (۱٦۱) عن ابی هریرة انظر (التحفة) برقم (٤۰۰۱)

[6489] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ وَاَبِى مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِى حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

[6489]۔ امام مسلم نے اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے یہ حدیث بیان کی ہے، جس طرح جریر اور ابو معاویہ نے بیان کی ہے، لیکن شعبہ اور وکیع کی حدیث میں عبدالرحمٰن بن عوف اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جریر کی طرح ابو معاویہ بھی یہ حدیث ابوسعید سے بیان کرتے ہیں، اس لیے ابو معاویہ کی روایت کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا، امام مسلم رحمہ اللہ کے بعد کے کسی راوی کا وہم ہے۔

۵۵......بَاب: مِنْ فَضَآئِلِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ رضی اللہ عنہ

باب ۵۵: اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

[6490] ۲۲۳۔(۲۵۴۲) حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِى سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِى نَضْرَةَ

عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا اِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَآءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قَالَ ((**اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ**))

[6490]۔ اسیر بن جابر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ کا ایک وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، ان میں ایک آدمی تھا، جو حضرت اویس کا مذاق اڑاتا تھا، سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا ادھر کوئی قرن قبیلہ کا آدمی ہے؟ تو وہ

[6489] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٤٣٥)

[6490] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٠٤٠٦)

آدمی پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ''تمہارے پاس یمن سے اویس نامی ایک آدمی آئے گا، وہ یمن میں صرف اپنی ماں کو چھوڑ کر آئے گا، اس کو برص کی بیماری تھی، اس نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کی بیماری ختم کر دی، ایک دینار یا درہم کے بقدر جگہ رہ گئی تو تم میں سے جس کی بھی اس سے ملاقات ہو، اس سے بخشش کی دعا کروائے۔''

فائدہ:...... حضرت اویس بن عامر قرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں موجود تھے اور آپ پر ایمان لا چکے تھے، لیکن اپنی ماں کی خدمت کے سبب آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے، مستجاب الدعوات تھے، ان کے شرف و منزلت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے، آپ نے صحابہ کرام کو ان سے مغفرت کی دعا کروانے کی تلقین کی۔

[6491] ۲۲٤۔(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ((اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))

[6491]۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''تابعین میں سے بہترین شخص اویس نامی فرد ہے، اس کی والدہ ہے اور اسے برص کی بیماری تھی، اس سے بخشش کی دعا کرنے کی درخواست کرنا۔''

[6492] ۲۲۵۔(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى

عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ ((يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ

[6491] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰٤۰٦)

[6492] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰٤۰٦)

وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلَى عَامِلِهَا قَالَ اَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاَتَى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ اُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هَذِهِ الْبُرْدَةُ

[6492] - اسیر بن جابر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن سے کوئی کمک آتی، ان سے پوچھتے، کیا تم میں اویس بن عامر ہے؟ حتی کہ اویس تک پہنچ گئے پوچھا تم اویس بن عامر ہو؟ اس نے کہا، جی ہاں، پوچھا، قبیلہ مراد کی شاخ قرن سے ہو؟ اس نے کہا، جی ہاں، پوچھا، کیا تمہیں برص تھی، جس سے ایک درہم کی جگہ کے سوا صحت حاصل ہوگئی، اس نے کہا، جی ہاں، پوچھا، کیا تمہاری والدہ ہے؟ کہا، جی ہاں،، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، ''تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا، جو مراد قبیلہ کی قرن شاخ سے ہوگا، اسے برص تھی، جس سے تندرستی مل گئی، مگر ایک درہم کے برابر جگہ رہ گئی، اس کی ماں ہے، جس کے ساتھ وہ حسن سلوک کرتا ہے، اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کچھ عرض کر دے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دے گا، اگر تیرے لیے اس سے بخشش کی دعا کروانا ممکن ہو تو دعا کروا لینا۔'' سو میرے لیے بخشش کی دعا کر، چنانچہ اس نے حضرت عمر کے لیے دعائے بخشش کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، کہاں کا ارادہ ہے، کہا، کوفہ کا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا تیرے بارے میں، میں کوفہ کے گورنر کو خط لکھ دوں؟ اس نے کہا، مجھے خاک نشین لوگوں میں رہنا، زیادہ پسند ہے، اسیر کہتے ہیں، جب اگلا سال آیا تو کوفہ کے اشراف میں سے ایک آدمی حج پر آیا اور اس کی حضرت عمر سے ملاقات ہوگئی، آپ نے اس سے حضرت اویس رحمہ اللہ کے بارے میں دریافت کیا، اس نے کہا، میں اس کو شکستہ گھر، کم سامان میں چھوڑ کر آیا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا،

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے پاس اویس بن عامر، اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا، جو قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوگا، اسے برص تھی، جس سے وہ ایک درہم کی جگہ کے سوا صحت یاب ہو گیا، اس کی ماں ہے، جس کا وہ وفادار ہے، اگر اللہ کو قسم اٹھا کر کچھ کہہ دے تو وہ اسے کو پورا کر دے گا، اگر تمہارے لیے اس سے بخشش کی دعا کروانا ممکن ہو تو کروا لینا۔'' چنانچہ وہ آدمی اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا، میرے لیے مغفرت کی دعا کرو، اویس نے کہا، تم نیک سفر سے نئے نئے آئے ہو، اس لیے میرے لیے بخشش طلب کرو اس نے کہا میرے لئے بخشش طلب کرو اس نے کہا تم نے نیک سفر سے نئے نئے آئے ہو میرے لئے بخشش طلب کرو اور پوچھا، کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ہو؟ اس نے کہا، ہاں تو اس نے اس آدمی کے لیے بخشش کی دعا مانگی تو لوگوں کو ان کے مقام و مرتبہ کا پتہ چل گیا اور وہ وہاں سے اپنے رخ روانہ ہو گئے، اسیر کہتے ہیں، میں نے انہیں ایک چادر پہنائی تو جب کوئی انسان انہیں اس میں دیکھتا، کہتا، اویس کو یہ اعلیٰ چادر کہاں سے مل گئی۔

مفردات الحدیث

❶ يَسْخَرُ بِأُوَيْس: (وہ اویس کی قدر و منزلت سے آگاہ نہ تھا) اس لیے ان کا مذاق اڑاتا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے، وہ لوگوں سے اپنے مقام و مرتبہ کو چھپاتے تھے اور گم نام ہو کر رہتے تھے۔ ❷ أَمداد: اسلامی لشکر کی مدد و نصرت کو پہنچنے والی کمک، مَدَد کی جمع ہے۔ ❸ غُبراء الناس: خاک نشینی، فقیر و محتاج۔ ❹ رثّ البَيْت: انتہائی سادہ، اور شکستہ گھر۔ ❺ مِنْ أَيْنَ لِأُوَيْس: اس قلاش اور محتاج کو کہاں سے مل گئی۔

٥٦...... بَاب: وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَهْلِ مِصْرَ

باب ٥٦: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل مصر کے بارے میں وصیت

[6493] ٢٢٦-(٢٥٤٣) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا

[6493] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٤٠٦)

[6493] ۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم جلد ہی ایک زمین فتح کرو گے، جس میں قیراط کا چلن ہوگا تو اس کے باشندوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو، یا ان کے بارے میں دوسروں کو بھلائی کی تلقین کرنا، کیونکہ ان کو عہد و پیمان اور رشتہ داری کا شرف حاصل ہے اور جب تم دیکھو، دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا'' چنانچہ حضرت ابو ذر، شرحبیل بن حسنہ کے دو بیٹوں ربیعہ اور عبد الرحمٰن کے پاس سے گزرے، وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے ہیں تو وہ وہاں سے نکل گئے۔

نوٹ:...... قیراط، درہم کا چوبیسواں حصہ ہے اور یہ سکہ مصر میں عام رائج تھا۔

مفردات الحدیث ❶ **ذِمةٌ ورَحِمًا**: عہد اور رشتہ داری سے مراد، حضرت ہاجرہ کا اہل مصر سے ہونا ہے، ان کی بنا پر وہ احترام کا حق رکھتے ہیں۔ ❷ **يَتَنَازَعَانِ فِي موضِعِ لَبِنَةٍ**: وہ اینٹ کے برابر جگہ پر اتریں گے، یعنی معمولی معمولی فوائد و منافع اور مفادات پر اختلاف شروع ہو جائیں گے، کھینچا تانی کا غلبہ ہوگا اور دین کی اہمیت نہیں رہے گی۔

[6494] ۲۲۷۔(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا

[6494] ۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جلد ہی مصر فتح کرو گے اور وہ ایسی سرزمین ہے، جہاں قیراط رائج ہے تو جب تم اسے فتح کرلو، اس کے باشندوں سے حسن سلوک سے پیش آنا، کیونکہ انہیں حرمت و رشتہ داری حاصل ہے، یا حق اور سسرالی رشتہ داری ہے، سو جب وہاں دو آدمی اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو تو اس سے نکل جانا، حضرت ابوذر کہتے ہیں، میں نے شرحبیلبن حسنہ کے بیٹے عبد الرحمٰن اور اس کے بھائی ربیعہ کو دیکھا، وہ ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑ رہے ہیں تو میں وہاں سے نکل گیا۔

مفردات الحدیث **صِهر**: سسرالی رشتہ، کیونکہ آپ کے لخت جگر حضرت ابراہیم کی والدہ صاحبہ حضرت ماریہ قبطیہ مصری تھیں۔

[6494] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۶۲)

فائدہ :...... آپ نے اس حدیث میں جن امور کی پیشین گوئی فرمائی، وہ پوری ہوئی اور حضرت ابوذر نے آپ کے فرمان کی فوراً تعمیل کی۔

۵۷...... بَاب: فَضْلِ اَهْلِ عُمَانَ

باب ۵۷: اہل عمان کی فضیلت

[6495] ۲۲۸ـ(۲۵۴۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ

اَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا اِلَى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ))

[6495] ـ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو عربی قبائل میں سے ایک قبیلہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے اسے برا بھلا کہا اور مارا پیٹا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: ''اگر تو اہل عمان کے پاس جاتا تو وہ تجھے برا بھلا نہ کہتے نہ مارتے پیٹتے۔

فائدہ :...... عُمَان سے مراد، وہ علاقہ ہے، جس کا دارالحکومت مسقط ہے، جو اصل میں یمن میں داخل ہے، اس سے مراد اردن کا علاقہ عمان نہیں ہے، اس طرح آپ نے ان لوگوں کے حسن معاملہ کی تعریف کی۔

۵۸...... بَاب: ذِكْرِ كَذَّابِ ثَقِيفٍ وَمُبِيرِهَا

باب ۵۸: ثقیف کے جھوٹے اور ظالم کا ذکر

[6496] ۲۲۹ـ(۲۵۴۵) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيَّ اَخْبَرَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ

عَنْ اَبِي نَوْفَلٍ رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ

[6495] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۰۰۰)
[6496] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۵۹۵)

عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ اَشَرُّهَا لَاُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهٗ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا ((**اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا فَاَمَّا**)) الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا

[6496] ۔ ابونوفل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو (مکہ میں) مدینہ کی گھاٹی پر (سولی پر لٹکے ہوئے) دیکھا، وہاں سے قریش اور دوسرے لوگ گزرنے لگے، حتی کہ اس کے پاس سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے تو وہ ان کے پاس رک گئے اور کہنے لگے، اے ابوخبیب! تم پر سلامتی ہو، اے ابو خبیب، السلام علیك ، اے ابوخبیب ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكُ: ہاں، اللہ کی قسم، میں تمہیں اس کام (خلافت کا دعوی) سے روکتا تھا، ہاں، اللہ کی قسم! میں آپ کو اس سے منع کرتا تھا، ہاں، اللہ کی قسم! میں آپ کو اس سے باز کرتا تھا، ہاں، اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق، آپ بہت روزے رکھنے والے، بہت صلہ رحمی کرنے والے تھے، ہاں، اللہ کی قسم! وہ جماعت جس میں سے آپ بدتر ہیں، درحقیقت بہت اچھی جماعت ہے، پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلے گئے، چنانچہ حجاج کو حضرت عبداللہ کے ٹھہرنے اور آپ کی بات چیت کی خبر ہوئی تو اس نے حضرت ابن زبیر کی لاش کے پاس کسی کو بھیجا اور ان کو سولی سے اتروالیا اور انہیں یہودیوں کے قبرستان میں پھینک دیا گیا، پھر ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلوا بھیجا تو انہوں نے اس کے پاس آنے سے انکار کر دیا تو اس نے ان کی طرف دوبارہ ایلچی بھیجا کہ میرے پاس آجاؤ، وگرنہ میں تمہاری طرف ایسا آدمی بھیجوں گا، جو تمہیں

تمہارے بالوں سے گھسیٹ کر لائے گا، انہوں نے آنے سے انکار کر دیا اور فرمایا، اللہ کی قسم، میں تیرے پاس اس وقت تک نہیں آؤں گی، یہاں تک میرے پاس ایسے شخص کو بھیجو، جو مجھے میرے بالوں سے گھسیٹ لائے تو حجاج نے (خادموں کو) کہا، میری بن بالوں والی جوتی لاؤ، پھر تیزی سے اکڑتا ہوا چل پڑا، حتی کہ ان کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا تو نے مجھے کیسے دیکھا، مین نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ فرمانے لگیں، میں نے تجھے دیکھا ہے تو نے اس کی دنیا بگاڑ دی، اور اس نے تیری آخرت برباد کر دی، مجھے خبر ملی ہے تو اسے دو کمر بندوں والی کا بیٹا کہتا ہے، میں اللہ کی قسم! دو کمر بندوں والی ہوں، رہا ان میں سے ایک کمر بند تو اسے میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کے کھانے کو، جانوروں سے بلند کرتی تھی کہ وہ اسے کھا نہ لیں، رہا دوسرا تو وہ عورت کا کمر بند تھا، جس سے عورت مستغنی نہیں ہوسکتی، ہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا، ''بنو ثقیف میں ایک جھوٹا ہے اور ایک ظالم ہے۔'' رہا کذاب (جھوٹا) تو ہم اس کو دیکھ چکے ہیں، رہا ظالم تو میرے خیال میں تو ہی وہ ہے تو وہ ان کے پاس سے اٹھ کر چلا گیا اور انہیں کچھ جواب نہ دیا ہے۔

مفردات الحدیث ❶ **عَـقَبَةُ الـمَـدِيْـنَة:** مکہ کی وہ گھاٹی جس سے مدینہ کو جایا جاتا ہے، جہاں حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ان کی شہادت کے بعد سولی پر لٹکا رکھا تھا۔ ❷ **السَّلامُ عَـلَيْكَ يـا اَبـا خُبَيْب:** حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بڑے بیٹے کا نام خبیب تھا، اس لیے ان کو ابوخبیب کے نام سے پکار کر سلام کہا، جس سے معلوم ہوتا ہے، میت کے پاس آ کر دفن سے پہلے بھی اس کو سلام کہا جا سکتا ہے۔ ❸ **لـقـد كُنْتُ اَنْهاك عن هذا:** میں آپ کو خلافت کے دعویٰ سے روکتا تھا کہ اس سے مسلمانوں میں باہمی خون ریزی ہوتی ہے اور ظالم حکمرانوں کے مدمقابل کھڑا ہونے سے، نفع کی بجائے نقصان زیادہ ہوتا ہے، جس طرح آج کل ہم دیکھ رہے ہیں، کہ، ظالم حکمرانوں کے خلاف، تحریک پیدا کر کے، ان کو اقتدار سے نکالنے کے نتیجہ میں فوائد سے زیادہ نقصانات اٹھانے پڑ رہے ہیں، اگر ان کے مقابلہ میں آ کر، ان کو نکالنے کی بجائے انہیں کو قبول کرتے ہوئے اصلاح اور بہتری کی کوشش کی جائے تو اس کے نتائج زیادہ بہتر نکلیں گے، اس لیے ابن عمر رضی اللہ عنہما اقتدار کی خواہش کیے بغیر، حکمرانوں کو ٹوکتے تھے، جس طرح یہاں انہوں نے بغیر کسی خوف اور خطرہ کے حضرت ابن زبیر کی خوبیاں اور کمالات بیان کیے اور اس کی پرواہ نہیں کی کہ حجاج اور اس کے حواری تو ان کو اللہ کا دشمن اور ظالم قرار دیتے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا، جس امت میں تیرے جیسا آدمی دشمنوں کے بقول بدترین ہے، وہ امت بہت ہی بہتر اور افضل ہے۔ ❹ **يَتَوَذَّفُ:** تیز چلتے ہوئے یا اکڑ کر تبختر کے ساتھ چلتے ہوئے۔ ❺ **ذاتُ النطاقين:** نِطَاقٌ اس پٹکے کو کہتے ہیں، جسے عورت کام کاج کرتے وقت کمر پر باندھتی ہے، سفر ہجرت کے وقت، سفری کھانے کو باندھنے کے لیے، انہوں نے اپنے کمر بند کے دو حصے کر لیے تھے، ایک کے ساتھ سفری

کھانا باندھا اور دوسرے کے ساتھ مشکیزہ کا منہ باندھ دیا، (فتح الباری، ج ۷ ص ۲۹۴) لیکن مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، انہوں نے اقامت مکہ کے دوران بھی کیڑوں مکوڑوں سے بچانے کے لیے کھونٹی پر باندھنے کے لیے اپنا کمر بند دو حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ❻ کـذّاب: جھوٹا، اس سے مراد مختار ثقفی ہے، جس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میرے پاس وحی آتی ہے۔ ❼ مُبِیْـر: ظالم وسفاک، اس سے مراد، حضرت اسماء نے حجاج کو لیا اور علمائے امت نے ان کے قول کو قبول کیا۔

۵۹...... بَاب: فَضْلِ فَارِسَ

باب ۵۹: فارسیوں کی فضیلت

[6497] ۲۳۰-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ))

[6497] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دین ثریا کے پاس ہوتا تو ایک فارسی آدمی اسے لے جاتا، یا فرمایا، فارس کے باشندے اسے حاصل کر لیتے۔''

نوٹ:...... ثریا، ایک بہت ہی بلند و بالا ستارہ ہے، جس تک رسائی حاصل کرنا مشکل ہے، بعض حدیثوں میں دین کا جگہ علم کا لفظ آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے اس سے مراد علم دین ہے اور ابناء کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے، دین کے علم کے حصول کے لیے محنت و کوشش کرنے والی ایک جماعت ہوگی اور علم حدیث کے حصول اور اس کی تدوین اور نشر و اشاعت کے لیے جس قدر محنت و کوشش ائمہ حدیث اور محدثین نے کی ہے، اس کی کوئی مثال اور نظیر نہیں ہے، بعض حضرات نے اس کا مصداق امام ابوحنیفہ کو بنایا ہے، حالانکہ حدیث کی جمع و تدوین میں، ان کی محنت اور کوشش کو محدثین کی محنت و کوشش کے ساتھ کوئی نسبت نہیں دی جا سکتی اور ان کا اہل فارس سے ہونا بھی مشکوک ہے، کیونکہ ان کے آباؤ اجداد کابل کے رہنے والے تھے، جو فارس کا علاقہ نہیں ہے، اگرچہ احناف نے ان کے آباؤ اجداد کو فارس کے باشندے گردانا ہے اور بعض حضرات نے اس حدیث کا مصداق امام بخاری کو بنایا ہے، لیکن جمع کے صیغہ سے معلوم ہوتا ہے، اس سے مراد صرف ایک فرد نہیں ہے، بلکہ ایک جماعت ہے۔

[6497] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢٨)

[6498] ٢٣١-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ ((لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ))

[6498] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو جب آپ نے یہ آیت پڑھی اور ان میں سے کچھ اور لوگ جو ابھی ان کے ساتھ ملے نہیں، (آیت نمبر۳)، ایک آدمی نے پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، حتی کہ اس نے آپ سے، ایک بار دو بار یا تین بار دریافت کیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم میں سلمان فارسی بھی موجود تھے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھ کر فرمایا، ''اگر ایمان ثریا کے پاس ہوتا تو اسے اس کی قوم کے کچھ افراد حاصل کر لیتے۔''

٦٠......بَاب: قَوْلِهِ ﷺ النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

باب ٦٠: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ''لوگ سو اونٹوں کی طرح ہیں، جن میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں ہے۔''

[6499] ٢٣٢-(٢٥٤٧)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً))

[6499] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو سو اونٹوں کی طرح پاؤ گے، ان میں آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا۔''

[6498] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب قوله تعالى: ﴿وآخرين لما يلحقوا بهم﴾ برقم (٤٨٩٧) وبرقم (٤٨٩٨) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة الجمعة برقم (٢٣١٠) وفی المناقب باب: فی فضل العجم برقم (٣٩٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٧)

[6499] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الامثال باب: ما جاء فی مثل ابن آدم واجله وامله برقم (٢٨٧٢) انظر (التحفة) برقم (٦٩٤٤)

مفردات الحدیث ✲ الرَّاحِلَة: وہ اونٹ یا اونٹنی جو انتہائی اعلیٰ اور عمدہ ہو، سواری اور بار برداری کے قابل ہو اور اوصاف کاملہ سے متصف ہو۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انسان تو بہت ہیں، لیکن ان میں اہل علم اور اہل فضل یا عالم باعمل بہت کم ہیں، جس طرح اونٹ تو بے شمار ہیں، لیکن ان میں عمدہ اور اعلیٰ سواری کے قابل بہت کم ہیں، یا انسانوں میں عمدہ خصائل اور کامل اوصاف کے حامل لوگ بہت کم ہیں، جنہیں دنیائے فانی کے مقابلہ میں عالم بقاء اور آخری جہان کی فکر زیادہ ہو اور دنیا سے دلچسپی اور رغبت واجبی سی ہو، جیسے اونٹوں میں کامل اوصاف کے حامل اچھے اور عمدہ اونٹ بہت کم ہیں۔ یہ معنی بھی ہوسکتا ہے ایسے اشخاص جو جود وسخا سے متصف اور لوگوں کے بوجھ کو اٹھائیں اور ان کے قرض چکائیں ان کی تکالیف ومصائب کو دور کریں اور کم ہوں گے جیسا کہ سواری اور بار برادری کے قابل اونٹ بہت کم ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر 6500 سے 6722 تک

۴۷...... كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَبِ

۴۷. وفاداری، صلہ رحمی اور سلیقہ شعاری

۱...... بَابُ: بِرِّ الْوَالِدَيْنِ، وَأَيُّهُمَا أَحَقُّ بِهِ

باب ۱: والدین سے حسن سلوک اور ان کا اس کا زیادہ حقدار ہونا

[6500] ۱-(۲۵۴۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِی فَقَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ ((اُمُّكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ اُمُّكَ)) قَالَ ((ثُمَّ)) مَنْ قَالَ ((ثُمَّ اَبُوكَ)) وَفِی حَدِيثِ قُتَيْبَةَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِی وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاس

[6500]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، میری اچھی رفاقت کا سب سے زیادہ حقدار کون انسان ہے؟ آپ نے فرمایا، ”تیری ماں۔“ اس نے پوچھا، ”پھر کون؟ فرمایا: ”تیری والدہ“ پوچھا، پھر کون؟ فرمایا: ”پھر بھی تیری ماں،“ اس نے دریافت کیا، پھر کون؟ فرمایا، ”پھر تیرا باپ۔“

مفردات الحدیث ✻ حُسْنُ صَحَابَتِی: میری بہترین رفاقت یعنی حسن سلوک اور حسن معاشرت اور خدمت۔

[6500] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: من احق الناس بحسن الصحبة برقم (۵۹۷۱) وابن ماجه فی (سننه) فی الوصايا باب: النهی عن الامساك فی الحياة والتبذير عند الموت برقم (۲۷۰۶) انظر (التحفة) برقم (۱۴۹۰۵)

فائدہ :...... جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد میں اس مفہوم کا سوال معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت اور حسن سلوک کے بارے میں ماں کا حق باپ سے زیادہ اور مقدم ہے، کیونکہ ماں صنف نازک اور کمزور ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت مند زیادہ ہے، جبکہ عام طور پر اس کی رحمدلی اور نرمی کی وجہ سے نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور باپ کے رعب وداب اور گھر کا نگران ونگہبان ہونے کی وجہ سے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے، اس لیے شریعت میں اس کمزور صنف کی خدمت کو زیادہ اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، نیز قرآن مجید میں ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے ہوئے، خاص طور پر ماں کی ان تین تکلیفوں اور مصیبتوں کا ذکر کیا گیا ہے، جو حمل، ولادت جس میں ماں کو موت وحیات کی کشمکش کے انتہائی مشکل اور جانگداز مرحلہ سے گزرنا پڑتا ہے، پھر دودھ پلانے اور پرورش و پرداخت کا مرحلہ پیش آتا ہے، جس میں ماں کو اولاد کی خاطر اپنا آرام وسکون تج کرنا پڑتا ہے، بہت سی چیزوں سے دست کش ہونا پڑتا ہے، گرم اور سرد موسم کے گرم وسرد حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

[6501] ۲۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ ((اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ))

[6501]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے پوچھا، یا رسول اللہ! حسن رفاقت کا حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر درجہ بدرجہ تیرے رشتہ دار۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، والدین کے بعد، والدین کے بھائی بہن اور اس کے دوسرے رشتہ دار و عزیز درجہ بدرجہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حسن سلوک کے حقدار ہیں۔ اس لیے ہر صاحب حق کو اس کا حق ملنا چاہیے، تزاحم اور ٹکراؤ کی صورت میں والدین کا حق مقدم ہوگا۔

[6502] ۳۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

[6501] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٤٧)

[6502] طريق ابي بكر بن ابي شيبة عن شريك عن عمارة تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٤٧) وطريق ابي بكر بن ابي شيبه عن شريك عن ابي شبرمة اخرجه البخاري في الادب باب: من احق الناس بحسن الصحبة برقم (٥٩٧١) تعليقا واخرجه ابن ماجه في الوصايا باب: النهي عن الامساك في الحياة والتبذير عند الموت برقم (١٤٨٩٣)

عَـنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ جَاۗءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَـذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیثِ جَرِیرٍ وَزَادَ فَقَالَ ((نَعَمْ وَاَبِیكَ لَتُنَبَّاَنَّ))

[6502] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آگے پہلی حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا، آپ نے فرمایا: ''ہاں، تیرے باپ کی قسم۔'' ''تمہیں ضرور بتایا جائے گا۔''

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے سائل کے سوال کا جواب دینے سے پہلے تاکید اور زور پیدا کرنے کے لیے وابیك فرمایا جو عربی کلام کی تاکید کے لیے استعمال کرتے تھے، قسم مقصود نہیں ہوتی، کیونکہ غیر اللہ کی قسم اٹھانا تو جائز نہیں ہے۔

[6503] ٤۔(. . .)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح و حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَـادِ فِیْ حَدِیثِ وُهَیْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَفِیْ حَدِیثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَیُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّی بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیثِ جَرِیرٍ

[6503] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے، ابن شبرمہ کی مذکورہ بالا سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، وہیب کی روایت میں ہے، میں کس سے حسن سلوک کروں؟ اور محمد بن طلحہ کی روایت میں ہے، سب لوگوں میں سے میری حسن رفاقت کا زیادہ حقدار کون ہے، پھر وہی حدیث بیان کی۔

[6504] ٥۔(٢٥٤٩)حَـدَّثَـنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَـنْ حَبِیـبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی یَعْنِی ابْنَ سَعِیدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْیَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِیبٌ عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاۗءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ ((اَحَیٌّ وَالِدَاكَ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَفِیهِمَا فَجَاهِدْ))

[6503] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٤٤٩)

[6504] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: الجهاد باذن الابوین برقم (٣٠٠٤) وفی الادب باب: لا یجاهد الا باذن الابوین برقم (٥٩٧٢) وابو داود فی (سننه) فی الرجل یغزو وابواه كارهان برقم (٢٥٢٩) والترمذی فی (جامعه) فی الجهاد باب: ما جاء فیمن خرج فی الغزو وترك ابویه برقم (١٦٧١) والنسائی فی (المجتبی) فی الجهاد باب: الرخصة فی التخلف لمن له والدان برقم (٣١٠٣) انظر (التحفة) برقم (٨٦٣٤)

[6504] ۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی تو آپ نے پوچھا، ''کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں۔'' اس نے کہا، جی ہاں، فرمایا: ''تو پھر خوب محنت سے ان کی خدمت کر۔''

فائدہ :...... امام مالک، شافعی، احمد، اوزاعی، ثوری وغیرہم کا موقف اور نظریہ یہ ہے کہ جہاد میں نکلنے کے لیے والدین کی اجازت ضروری ہے، لیکن یہ اس صورت میں ہے، جب جہاد فرض عین نہ ہو، لیکن اگر دشمن کی قوت و طاقت کی کثرت کے پیش نظر تمام افراد کا نکلنا ناگزیر ہو، کسی کے لیے پیچھا رہنا جائز نہ ہو، کیونکہ نفیر عام ہے تو پھر اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، الا یہ کہ ان کی خدمت و حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو اور وہ خود اپنے آپ کو سنبھال نہ سکتے ہوں تو پھر بقول امام ابن حزم اس پر جہاد میں حصہ لینا بالاجماع ساقط ہو جائے گا، حافظ ابن حجر نے، اس حدیث سے یہ بھی استنباط کیا ہے کہ والدین کی اجازت کے بغیر اگر جہاد کے لیے نکلنا جائز نہیں ہے تو عام سفر کے لیے باولائی نکلنا جائز نہیں ہوگا۔

[6505] (. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِم اَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ

[6505] ۔ابو العباس رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ابو العباس کا نام سائب بن فروخ مکی ہے۔

[6506] ٦۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6506] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی سندوں سے، حبیب کی مذکورہ بالا سند سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[6505] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٥١)

[6506] تقدم تخريجه برقم (٦٤٥١)

[6507] (. . .) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ نَاعِمًا مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ ((فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا))

[6507]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اللہ کے نبی ﷺ کی طرف آیا اور آپ سے عرض کیا، میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں، اس پر اللہ سے اجر کا طالب ہوں، آپ نے پوچھا، ''کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟'' اس نے کہا، جی ہاں، بلکہ دونوں زندہ ہیں، آپ نے پوچھا، ''تم اللہ سے اجر کے خواہاں ہو،؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر اپنے والدین کی طرف لوٹ جاؤ۔'' اوران دونوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جب ماں باپ خدمت کے سخت محتاج ہوں، کوئی دوسرا ان کی خبر گیری اور نگہداشت کرنے والا نہ ہو اور اس بنا پر وہ اجازت نہ دیں تو پھر ان کی خدمت و خبر گیری ہجرت اور جہاد سے مقدم ہے۔

٢...... بَابُ: تَقْدِيمِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا

باب ٢ : والدین کی خدمت اوران سے حسن سلوک نفل نماز وغیرہ پر مقدم ہے

[6508] ٧۔(٢٥٥٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلٰوتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللّٰهُمَّ أُمِّي وَصَلٰوتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي

[6507] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٩٤٠)
[6508] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٦١)

اللّٰهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ اَنْ يُفْتَنَ فَفُتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي اِلٰى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هٰذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوْا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَاَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ نَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هٰذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ اَبُوكَ قَالَ اَبِي رَاعِي الضَّأْنِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ

[6508]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جریج اپنی عبادت گاہ میں عبادت کرتے تھے، چنانچہ اس کی ماں آئی، حمید کہتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کی جو کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی، وہی کیفیت وصورت ابورافع نے ہمیں بتائی، اس کی ماں نے جب اسے بلایا تو کیسے اپنی ہتھیلی، اپنے ابرو پر رکھی تھی، پھر اسے بلانے کے لیے، اس کی طرف اپنا سر اٹھایا اور آواز دی، اے جریج! میں تیری ماں ہو، مجھ سے گفتگو کرو تو اس نے اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، جریج نے دل میں کہا، اے اللہ! میری نماز اور میری ماں (کس کو ترجیح دوں؟) پھر اس نے نماز کو ترجیح دی تو وہ واپس چلی گئی، پھر دوبارہ آئی اور آواز دی اے جریج! میں تیری ماں ہوں، مجھ سے ہم کلام ہو، اس نے دل میں کہا، اے اللہ! میری ماں اور میری نماز تو اس نے نماز کا انتخاب کیا تو اس کی ماں نے کہا، اے اللہ! یہ جریج ہے اور یہ میرا بیٹا ہے اور میں نے اس سے ہم کلام ہونا چاہا ہے، سو اس نے مجھ سے گفتگو کرنے سے انکار کیا ہے، اے اللہ! اس کو اس وقت تک نہ مارنا، جب تک تو اسے بدکار عورتوں کا نظارہ نہ کرا دے، آپ نے فرمایا: ''اگر وہ اس کے بارے میں فتنہ میں مبتلا ہونے کی دعا کرتی تو وہ فتنہ میں مبتلا کر دیا جاتا۔ آپ نے فرمایا، ایک دنبوں کا چرواہا تھا، جو اس کے دیر کے پاس ٹھہرتا تھا، چنانچہ ایک عورت بستی سے نکلی اور چرواہے نے اس سے بدکاری کی، جس سے اسے حمل ٹھہر گیا اور اس نے ایک بچہ جنا، اس سے پوچھا گیا، یہ کس کی حرکت ہے؟ اس نے کہا، اس دیر والے کی تو لوگ اپنے کلہاڑے اور کسیاں لے کر آ گئے اور اسے آواز دی تو انہوں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، اس لیے اس نے ان کو جواب نہ دیا تو لوگ اس کا دیر یعنی عبادت خانہ گرانے لگے تو جب اس نے یہ صورت حال دیکھی، ان کے پاس اتر آیا، لوگوں نے اسے کہا، اس عورت سے پوچھو! تو وہ مسکرایا، پھر بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا، میرا باپ، دنبوں کا چرواہا ہے تو جب لوگوں نے بچے سے یہ سنا، کہنے لگے، ہم نے تیرا جو معبد گرایا ہے، ہم اسے سونے اور چاندی سے بنا دیتے ہیں، اس نے کہا، نہیں، لیکن اسے پہلے ہی کی طرح مٹی کا بنا دو، پھر وہ اس میں چڑھ گیا۔

مفردات الحدیث ❶ صومعہ: مخروطی شکل کا چبارہ یا منارا۔ ❷ مُؤمِسَات: مفرد مُومِسَة ہے، بدکار اور زانیہ عورت، فَؤُوس، فاس کی جمع ہے، کدال مراد ہے، جس سے زمین کھودی جاتی ہے۔ ❸ مَسَاحِي: مِسحاة کی جمع ہے، جس آلہ سے زمین سے مٹی اکٹھی کی جاتی ہے، پھاوڑا، کسی۔ ❹ ابی رَاعِی الضان: میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے، چونکہ وہ اس کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا، اس لیے اس کو باپ کا نام دیا گیا اور اس کا نام بابوس تھا۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر انسان نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی والدہ کو اس کا علم نہ ہو سکے اور جواب نہ دینے کی صورت میں اس کی مامتا کو ٹھیس پہنچتی ہو، یعنی جواب نہ دینا، اس کے لیے اذیت اور ناگواری کا باعث ہو تو نماز توڑ کر اس کو جواب دینا چاہیے، کیونکہ نماز اگر نفل ہے تو اس کو دوبارہ پڑھا جا سکتا ہے، اور اگر فرض ہے تو اس کی قضائی ممکن ہے اور پہلی امتوں میں تو نماز کے دوران ضروری گفتگو کرنا جائز تھا، جیسا کہ اسلام میں بھی آغاز میں جائز رہا ہے، اس لیے اسے جواب دینا چاہیے تھا، اس نے تشدد اور انتہا پسندی سے کام لیا، اس لیے ماں کی بددعا قبول ہو گئی۔

[6509] ٨-(. . .) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي

[6509] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احادیث الانبیاء باب: قوله تعالی: ﴿واذكر فی الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها﴾ برقم (٣٤٣٦) وفی المظالم باب: اذا هدم حائطا فليبن مثله برقم (٢٤٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٥٨)

قَالَ فَاقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا))وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا

[6509]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''پنگھوڑے میں صرف تین افراد نے گفتگو کی ہے، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، جریج کا ساتھی اور جریج ایک عبادت گزار آدمی تھا، اس نے ایک عبادت گاہ (کٹیا) بنائی، وہ اس میں رہتا تھا، چنانچہ اس کی ماں آئی، جبکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا، وہ کہنے لگی، اے جریج! اس نے دل میں کہا، اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز، سو وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گیا اور اس کی ماں واپس لوٹ گئی، چنانچہ وہ اگلے دن پھر آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا'' اس نے آواز دی، اے جریج! اس نے دل میں کہا، اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز، پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گیا اور اس کی ماں واپس لوٹ گئی، چنانچہ وہ اگلے دن پھر آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا'' اس نے آواز دی، اے جریج، اس نے دل میں کہا، اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز، پھر وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو گیا، چنانچہ اس کی ماں نے کہا، اے اللہ! اس کو اس وقت تک نہ مارنا، جب تک یہ بدکار عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے، بنو اسرائیل میں جریج اور اس کی عبادت کا چرچا ہوا اور اک زانیہ عورت تھی جس کا حسن مثالی تھا، اس نے کہا، اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہوں تو وہ اس کے درپے ہوئی اور اس نے اس کی طرف توجہ نہ کی، اس کی پرواہ نہ کی تو وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو اس کی کٹیا کے پاس ٹھہرتا تھا اور اپنے آپ کو اس کے حوالہ کر دیا، اس نے اس سے

تعلقات قائم کیے، جس سے اسے حمل ٹھہر گیا تو جب بچہ پیدا ہوا، وہ کہنے لگی، یہ جریج کا ہے، لوگ اس کے پاس آئے، اسے اس کی کٹیا سے نیچے اتارا، اس کی کٹیا کو گرا دیا اور اسے مارنے پیٹنے لگے، اس نے پوچھا، یہ معاملہ کیوں ہے؟ انہوں نے کہا تو نے اس زانیہ سے زنا کیا ہے اور اس نے تجھ سے بچہ جنا ہے، جریج نے کہا، بچہ کہاں ہے؟ تو لوگ اسے لے آئے، اس نے کہا، مجھے نماز پڑھنے کی مہلت دو، چنانچہ اس نے نماز پڑھی تو جب سلام پھیرا، بچے کے پاس آ کر اس کے پیٹ پر ٹھوکر لگائی اور پوچھا، اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا، فلاں چرواہا، چنانچہ لوگ جریج کی طرف بڑھے، اس کو بوسہ دیتے تھے اور (پیار و محبت سے) اس پر ہاتھ پھیرتے تھے، اور کہنے لگے، ہم تیری کٹیا سونے سے بنا دیتے ہیں، اس نے کہا، نہیں، اس کو گارے سے ہی بنا دو، جیسا کہ وہ پہلے تھی تو انہوں نے ایسا ہی کیا، اس طرح ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا، اس دوران ایک آدمی ایک تیز رفتار سواری پر بہترین شکل و صورت اور اچھے لباس والا گزرا تو اس کی ماں نے کہا، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے، سو اس نے پستان چھوڑ دی اور اس آدمی کی طرف متوجہ ہو کر، اس پر نظر دوڑائی اور کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، پھر پستان کی طرف رخ کر کے دودھ پینے لگا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں اور آپ بچے کے دودھ پینے کی نقل اتارتے ہوئے اور اپنی شہادت کی انگلی اپنے منہ میں ڈالے ہوئے ہیں اور اسے چوسنے لگے ہیں اور لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے، وہ اسے مار رہے تھے اور کہتے تھے تو نے زنا کیا ہے تو نے چوری کی ہے اور وہ کہہ رہی تھی، میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے تو بچے کی ماں نے کہا، اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا، چنانچہ بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی پر نظر دوڑائی، پھر کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے، تب ماں بیٹے نے باہمی گفتگو کی، ماں نے کہا، ہائے میرا حلق ایک آدمی اچھی ہیئت والا گزرا تو میں نے کہا، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنا دے تو تو نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، اور لوگ اس لونڈی کو مارتے ہوئے لے کر گزرے اور وہ کہہ رہے تھے تو نے زنا کیا ہے تو نے چوری کی ہے تو میں نے کہا، اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا تو تو نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے، بچے نے کہا، وہ آدمی سرکش و ظالم تھا، اس لیے میں نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا اور یہ لونڈی جسے کہہ رہے ہیں تو نے زنا کیا ہے تو نے چوری کی ہے، اس نے زنا اور چوری نہیں کی، اس لیے میں نے کہا، اے اللہ! مجھے اس جیسا (پارس) بنا دے۔

مفردات الحدیث ❶ **يَتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا**: اس کا حسن و جمال ضرب المثل تھا۔ ❷ **دَابَّةٌ فَارِهَةٌ**: چاک و چوبند اور تیز رفتار جانور۔ ❸ **شَارَةٌ**: اچھی شکل و صورت اور عمدہ لباس والا۔ ❹ **لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ**: مجھے اس

جیسا نہ بنانا، بچہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو نمایاں کیا کہ محض کسی کے ظاہر سے متاثر نہیں ہونا چاہیے، اس کے باطن اور اصلیت کو بھی جاننے کی کوشش کرنا چاہیے، گھوڑ سوار انسان بظاہر اچھی شکل وصورت والا اور مالدار تھا، اس لیے ماں نے، بیٹے کے لیے اس جیسا بنانے کی دعا کی، حالانکہ وہ درحقیقت بہت خود پسند اور جابر وسرکش تھا اور لونڈی جس کو لوگ لعن طعن کر کے مار پیٹ رہے تھے اور ماں نے اسی وجہ سے اس جیسا نہ بنانے کی دعا کی تھی، درحقیقت ایک نیک اور پارسا عورت تھی، اس لیے بچے نے، اس کی نیکی اور پارسائی کی خواہش کی، کیونکہ تشبیہ میں کسی ایک صفت میں تشبیہ مقصود ہوتی ہے، ہر حیثیت میں مشابہت نہیں ہوتی کہ یہ کہا جا سکے، بچے نے یہ خواہش کی، مجھے بھی مار پیٹ سے دوچار ہونا پڑے اور مجھ پر بھی الزامات لگیں۔

۳...... بَابُ: رَغِمِ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكِبَرِ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

باب ۳: جو انسان اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پا کر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخلہ نہیں لیتا، وہ ذلیل و ناکام ہوا

[6510] ۹-(۲۵۵۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

[6510] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو۔'' آپ سے پوچھا گیا، کس کی؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''جس شخص نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، ان میں سے ایک کو، یا دونوں کو پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔''

مفردات الحدیث ✻ رَغِمَ أَنْفُهُ: اس کی ناک رُغَام گرد وغبار اور خاک میں ملے، یعنی وہ ذلیل وخوار اور رسوا ہو۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، ماں باپ کی خدمت، ان سے حسن سلوک اور ان کو راحت پہنچا کر ان کی دعا لینا جنت حاصل کرنے کا خاص وسیلہ ہے، والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک ہر عمر میں مطلوب ہے، لیکن بڑھاپے کی عمر میں جب وہ ازکار رفتہ ہو جائیں تو وہ اس وقت زیادہ خدمت اور راحت رسانی کے محتاج ہوتے ہیں، چونکہ اس صورت میں وہ ایک بوجھ محسوس ہوتے ہیں، کیونکہ وہ دینے کی بجائے لینے کی عمر کو پہنچ چکے ہیں، اس لیے اسی حالت میں، ان کی خدمت کرنا اور ان کو راحت پہنچا کر خوش رکھنا، اللہ تعالیٰ کو محبوب ومقبول عمل ہے، جو جنت میں داخل ہونے کا آسان زینہ ہے، اس لیے جس اللہ کے بندے کو ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک ہی

[6510] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۹۵)

بڑھاپے کی حالت میں خدمت کر کے جنت میں جانے کا موقع میسر آ جائے، لیکن وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکے، بلاشبہ وہ بڑا بدنصیب اور محروم ہے، اس لیے آپ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا، وہ نامراد، ذلیل وخوار اور رسوا ہوں۔

[6511] ١٠ـ(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

[6511]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا ناک خاک آلود، پھر اس کا ناک خاک آلود ہو، پھر اس کا ناک خاک آلود۔'' پوچھا گیا، کس کی؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، ان میں سے ایک کو یا دونوں کو، پھر (ان کی خدمت اور ان کا دل خوش کر کے) جنت حاصل نہ کر سکا۔''

[6512] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِی سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَغِمَ اَنْفُهُ)) ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

[6512]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا ناک خاک آلود ہو۔'' تین دفعہ فرمایا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

٤......بَاب: فَضْلِ صِلَةِ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَنَحْوِهِمَا

باب ٤: ماں باپ وغیرہ کے دوستوں سے تعلق وربط رکھنے کی فضیلت

[6513] ١١ـ(٢٥٥٢)حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی سَعِيدُ بْنُ اَبِی اَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ اَبِی الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَاْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ

[6511] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٧)

[6512] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٨٠)

[6513] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی اکرام صديق الوالد برقم (١٩٠٣) انظر (التحفة) برقم (٧٢٥٩)

فَقُلْنَا لَهُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيهِ))

[6513] ۔عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی انہیں مکہ کے راستہ میں ملا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کہا اور گدھے پر سوار تھے، وہ اسے سواری کے لیے دے دیا اور اسے اپنے سر والی پگڑی عنایت کی، ابن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں، چنانچہ میں نے ان سے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کے حالات درست رکھے، یہ جنگلی لوگ ہیں اور یہ لوگ معمولی چیز پر بھی خوش ہو جاتے ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اس کا باپ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، کا دوست تھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے،''سب سے بڑی وفاداری اور نیکی یہ ہے کہ اولاد اپنے باپ سے محبت کرنے والوں سے تعلق رکھے۔''

مفردات الحدیث

✲ وِدّ یاوُدّ: محبت ومودت کو کہتے ہیں اور یہاں مراد، محبت کرنے والا دوست ہے۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، باپ کی خدمت اور حسن سلوک کی ایک اعلیٰ قسم یہ ہے کہ اس کی وفات کے بعد اس کے دوستوں کے ساتھ احترام واکرام اور محبت ومودت کا تعلق رکھا جائے اور باپ کی دوستی ومحبت کا حق ادا کیا جائے اور اس میں انسان کی ماں بھی داخل ہے، کیونکہ سنن کی روایت میں ماں باپ دونوں کے اہل قرابت کے ساتھ حسن سلوک اور اہل محبت کے اکرام واحترام کو اولاد پر ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا حق بتایا گیا ہے۔

[6514] ۱۲۔(. . .)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيهِ))

[6514] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''سب سے بڑا ایفائے عہد یا حقوق کی ادائیگی، آدمی کا اپنے باپ سے محبت کرنے والوں سے تعلق رکھنا ہے۔''

[6515] ۱۳۔(. . .)حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوبَ

[6514] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب في بر الوالدين برقم (٥١٤٣) انظر (التحفة) برقم (٧٢٦٢)

[6515] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٦١)

الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ)) وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ

[6515] ۔عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مکہ کے سفر پر روانہ ہوئے تو ان کے ساتھ ایک گدھا ہوتا، جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہو کر آرام حاصل کرتے اور ایک پگڑی تھی، جسے اپنے سر پر باندھتے تھے، ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے کہ اس دوران، ان کے پاس سے ایک بدوی گزرا، چنانچہ انہوں نے پوچھا، کیا تم فلان بن فلان کے بیٹے نہیں ہو، اس نے کہا، کیوں نہیں تو انہوں نے اسے اپنا گدھا دے دیا اور فرمایا، اس پر سوار ہو جا اور پگڑی دی کہ اسے اپنے سر پر باندھ لو تو انہیں ان کے بعض احباب نے کہا، اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے اس بدو کو وہ گدھا دے دیا ہے، جس پر آپ راحت حاصل کرتے تھے اور وہ پگڑی عنایت فرما دی ہے، جسے اپنے سر پر باندھتے تھے تو انہوں نے جواب دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، حسن سلوک کی ایک اعلیٰ قسم یہ ہے کہ باپ کے انتقال کے بعد انسان اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ (احترام وتکریم) کا تعلق رکھے۔'' اور اس کا باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

مفردات الحدیث ❶ **يَتَرَوَّحُ عليه**: اس پر راحت وسکون حاصل کرتے۔ ❷ **بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ**: جب وہ پشت پھیر جائے، غائب ہو یا فوت ہو جائے۔

٥......بَاب: تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

باب ٥: نیکی اور گناہ کی تفسیر

[6516] ١٤ ـ (٢٥٥٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ ((الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

[6516] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء في البر والاثم برقم (٢٣٨٩) وبرقم (٢٣٨٩م) انظر (التحفة) برقم (١١٧١٢)

[6516] ۔حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے برّ اور اثم کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے جواب دیا، ''برحسن خلق ہے اور اثم وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا رہے اور تو اس بات کو مکروہ وناپسند خیال کرے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔''

[6517] ١٥ـ(. . .)حَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْاَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْاَلْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ ((الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

[6517] ۔حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سال ٹھہرا رہا اور مجھے سوالات کرنے کے سوا کوئی چیز ہجرت کرنے سے مانع نہیں تھی، ہم میں سے کوئی ایک جب ہجرت کر لیتا تو وہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرتا تھا تو میں نے آپ سے بر اور اثم کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا، ''بر حسن خلق سے تعبیر ہے اور اثم جو تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگوں کو اس کا علم وآگہی ہو۔''

فائدہ:......حضرت نواس بن سمعان، بنو کلاب سے تعلق رکھتے تھے، وہ اپنے وطن سے آپ سے ملاقات کے لیے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے، پھر ایک سال تک مدینہ میں ایک مسافر کی حیثیت سے ٹھہرے رہے، تاکہ آپ سے سوال کرنے میں سہولت اور آسانی رہے، کیونکہ جو لوگ اپنا وطن چھوڑ کر یعنی مہاجرین مدینہ میں اقامت اختیار کر لیتے تھے، وہ سوال کرنے سے گریز کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ باہر کے لوگ یا جنگلی لوگ آپ سے سوالات کریں، تاکہ ہمیں بھی دین کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوں، بعد میں انہوں نے انصار سے دوستانہ قائم کر لیا ہوگا، اس لیے ان کو کلابی کی بجائے انصاری کہا گیا ہے۔

٦......بَاب: صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا

باب ٦: صلہ رحمی اور اس کو قطع کرنے کی حرمت

[6518] ١٦ـ(٢٥٥٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ

[6517] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٦٣)

[6518] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (وتقطعوا ارحامكم) برقم (٤٨٣٠)←

بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ))** ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ))** فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلٰى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

[6518] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا، حتی کہ جب وہ ان کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر کہا، یہ اس کا مقام ہے، جو قطع رحمی سے پناہ چاہتا ہے، اللہ نے فرمایا، ہاں، کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے (تعلق ورابطہ) جوڑوں، جو تجھے جوڑے اور اس سے (تعلق وربط) کاٹ لوں جو تجھے توڑے؟ حق قرابت نے کہا، کیوں نہیں، اللہ نے فرمایا، یہ تجھے حاصل ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، ''کہیں ایسے تو نہیں ہے، اگر تمہیں اقتدار ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رحموں (رشتوں) کو کاٹو، ایسے ہی لوگ ہیں، جن پر اللہ نے لعنت بھیجی اور انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے،، یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں، (سورہ محمد آیت نمبر ۲۲ تا ۲۴)۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی باہمی قرابت اور رشتہ داری کو اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی اہمیت حاصل ہے، بلکہ بخاری شریف کی روایت میں ہے، رحم، رحمان سے مشتق ہے اور اللہ کی صفت رحمت ہی اس کا سرچشمہ ومنبع ہے۔ اس لیے جو صلہ رحمی کرتے ہوئے رشتہ داروں اور قرابت کے حقوق ادا کرے گا اور ان سے حسن سلوک سے پیش آئے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سے وابستہ کرلے گا اور اپنا بنالے گا اور جو قطع رحمی کا رویہ اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سے کاٹ دے گا اور اس کو دور اور بے تعلق کردے گا اور ایسا انسان اللہ کے لطف وکرم اور اس کے احسان واکرام سے محروم ہوگا۔

← وبرقم (٤٨٣١) وبرقم (٤٨٣٢) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٥٩٨٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٨٢)

[6519] ١٧ ـ(٢٥٥٥)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ))

[6519] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرابت، رشتہ داری عرش کے ساتھ لٹک کر کہہ رہی ہے، ''جو مجھے جوڑے، اللہ اسے جوڑے اور جو مجھے توڑے، اللہ اسے توڑے۔''

[6520] ١٨ ـ(٢٥٥٦)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ

[6520] ـ حضرت محمد بن جبیر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''قطع کرنے والا، جنت میں داخل نہیں ہوگا،'' سفیان کہتے ہیں، یعنی رشتہ داری قطع کرنے والا۔

فائدہ: ......**اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قطع رحمی اس قدر گھناؤنا اور سنگین جرم ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی جنت میں نہیں جا سکے گا، ہاں جب اللہ اس کو سزا دے کر پاک کر دے گا، یا اس کی دوسری بڑی نیکیوں کے باعث اس کو معاف کر دیا جائے گا تو پھر جا سکے گا۔**

[6521] ١٩ ـ(. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ

مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ))

[6521] ـ حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والا، جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

[6519] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: من وصل وصله الله برقم (٥٩٨٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٥١)

[6520] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: اثم القاطع برقم (٥٩٨٤) وابو داود في (سننه) في الزكاة باب: في صلة الرحم برقم (١٦٩٦) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في صلة الرحم برقم (١٩٠٩) انظر (التحفة) برقم (٣١٩٠)

[6521] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٦٧)

[6522] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[6522]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6523] ۲۰۔(۲۵۵۷) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

[6523]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی روزی میں فراخی کی جائے یا اس کے نقش قدم میں تاخیر کی جائے، یعنی اس کی عمر دراز ہو تو وہ اپنے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلہ رحمی یعنی اہل قرابت کے حقوق کی ادائیگی اور ان سے حسن سلوک ایسا مبارک عمل ہے، جس سے صلہ میں اخروی اجر وثواب کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی رزق میں وسعت وفراخی اور عمر میں زیادتی اور برکت معلوم ہوتی ہے، صلہ رحمی کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ انسان اپنی سعی اور عمل سے کمائی ہوئی دولت سے اہل قرابت کا مالی تعاون کرے، دوسری یہ کہ اپنے وقت اور اپنی زندگی کا کچھ حصہ ان کے کاموں اور خدمت میں صرف کرے، اس کے صلہ میں رزق و مال میں کشادگی اور وسعت اور زندگی کی مدت میں اضافہ اور برکت بالکل قرین قیاس اور اللہ تعالیٰ کی حکمت ورحمت کے عین مطابق ہے اور یہ واقعہ عام تجربہ میں آنے والی بات ہے کہ خاندانی جھگڑے اور خانگی مسائل اور الجھنیں جو زیادہ تر حقوق قرابت کی ادائیگی میں کوتاہی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں، انسان کے دل کے لیے پریشانی اور اندرونی کڑھن اور گھٹن کا سبب بنتی ہے، جن سے انسان کا کاروبار اور صحت وتندرستی دونوں متاثر ہوتے ہیں اور جو لوگ عزیز واقارب کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کرتے ہیں، ان کی زندگی انشراح صدر اور طمانیت وخوش دلی سے گزر رہوتی ہے، اس لیے ان کے حالات ہر لحاظ سے بہتر رہتے ہیں اور اللہ کا فضل وکرم ان کے شامل حال ہوتا ہے، یہ یاد رہے، اس طرح کی احادیث کا تقدیر کے مسئلہ سے ٹکراؤ نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ازل سے معلوم ہے کہ فلاں آدمی صلہ رحمی کرے گا اور عزیز واقارب

[6522] تقدم تخريجه برقم (٦٤٦٧)
[6523] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: من احب البسط في الرزق برقم (٢٠٦٧) وابو داود في (سننه) في الزكاة باب: في صلة الرحم برقم (١٦٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٥٥٥)

سے حسن سلوک سے پیش آئے گا، اس لحاظ سے اس کی عمر میں اضافہ کر دیا گیا اور اس کے رزق میں وسعت و برکت رکھ دی گئی۔

[6524] ۲۱۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

[6524]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کی روزی میں فراخی پیدا کی جائے گی اور اس کے نقش پا کو موخر کیا جائے، یعنی اس کی عمر لمبی ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔''

[6525] ۲۲۔(۲۵۵۸)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ))

[6525]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انسان نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میرے کچھ قرابت دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں اور میں ان سے تحمل اور بردباری کا برتاؤ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اشتعال انگیز، جاہلانہ طرز عمل سے پیش آتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''اگر تو واقعی ایسا طرز عمل اختیار کرتا ہے، جیسا تو نے بتایا ہے تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ رکھ رہا ہے اور ان کے مقابلہ میں ہمیشہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک معاون و مددگار رہے گا، جب تک تیرا یہ رویہ برقرار رہے گا۔''

مفردات الحدیث ❶ **يَجْهَلُونَ عَلَيَّ**: جهل، حلم کے مقابلہ میں ہے، اس لیے اس سے مراد اشتعال انگیز سلوک ہے، جس سے انسان کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں اور وہ اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لیے

[6524] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: من بسط له فی الرزق بصلة الرحم برقم (۵۹۸۶) انظر (التحفة) برقم (۱۵۱۶)

[6525] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۰۲۹)

مراد لڑائی جھگڑا بھی ہوسکتا ہے۔ ❷ تُسِفُّهُمْ: أَسَفَّ البعير سے ماخوذ ہے، یعنی اونٹ کو خشک گھاس چرائی۔ ❸ الْمَلُّ: گرم راکھ، یعنی تو ان کو گرم راکھ کھلا رہا ہے، جس طرح گرم راکھ کھانے والے کو تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح ان قطع رحمی کرنے والوں کو گناہ ملے گا۔ ❹ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ: اللہ کی طرف سے معاون و مددگار۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ کسی رشتہ دار کی بدسلوکی اور قطع رحمی، دوسرے رشتہ دار کے لیے بدسلوکی اور قطع رحمی کی وجہ جواز نہیں بن سکتی، کیونکہ اگر ایک رشتہ دار برا طرز عمل اختیار کرتا ہے، یا تعلقات کو توڑتا ہے تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا گویا اس کو گرم راکھ کھلانا ہے، جس کی اذیت اور تکلیف سے وہی دوچار ہوگا، اچھا سلوک کرنے والا یا تحمل و بردباری کا وطیرہ اختیار کرتے ہوئے، صلہ رحمی کرنے والا تو اللہ کے ہاں معزز اور محترم ٹھہرتا ہے اور اس کو اللہ کی طرف سے معین اور مددگار ملتا ہے اور بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''وہ آدمی صلہ رحمی کا حق ادا نہیں کرتا جو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بدلہ میں صلہ رحمی کرتا ہے، جو اس کے ساتھ صلہ رحمی کا وطیرہ اپناتے ہیں، صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا دراصل وہ ہے جو اس حالت میں صلہ رحمی کرتا ہے، جبکہ اس کا رشتہ دار اس کے ساتھ قطع رحمی کا معاملہ کرتا ہے، یعنی اس کے حقوق تلف کرتا ہے۔

٧...... بَاب: تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

باب ٧: باہمی حسد اور بغض اور اعراض روگردانی کرنا ناجائز ہے

[6526] ٢٣-(٢٥٥٩) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ))

[6526] - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے، بھائی بھائی بن جاؤ، یا اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلقات منقطع کرے، یا اس کو چھوڑ دے۔''

[6526] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الهجرة وقول رسول الله ﷺ لا يحل لرجل ان يهجر اخاه فوق ثلاث برقم (٦٠٧٦) وابو داود في (سننه) في الادب باب: فيمن يهجر اخاه المسلم برقم (٤٩١٠) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٠)

مفردات الحديث ❶ لَا تَبَاغَضُوا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کیونکہ بغض کے نتیجہ میں حسد اور کینہ پیدا ہوتا ہے، اس کے خلاف دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور اس کو دیکھنا ناگوار ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں حسد پیدا ہوتا ہے، انسان کے دل میں یہ خواہش اور تمنا پیدا ہوتی ہے، وہ نعمتوں سے محروم ہو جائے، اس کی نعمت سے محرومی خوشی اور مسرت کا باعث بنتی ہے اور کسی نعمت کا حاصل ہونا غم وحزن کا باعث بنتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس سے تعلقات توڑ لیے جاتے ہیں اور ایک دوسرے روگردانی اور اعراض کیا جاتا ہے، اس لیے آپ نے فرمایا:
❷ وَلَا تَحَاسَدُوْا: ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، ایک دوسرے کی نعمتوں کے زوال کی خواہش نہ کرو۔
❸ ولا تَدَابروا: ایک دوسرے کو پشت نہ دکھاؤ، ایک دوسرے کے دشمن نہ بن جاؤ، بلکہ ❹ كونوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا: اللہ کے بندے بنو اور اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں، اس لیے یہ نہ بھولو کہ تم اللہ کے بندے ہو تاکہ تمہارے اندر بغض وکینہ اور حسد روگردانی کی جگہ اخوت اور بھائی چارے کا رشتہ استوار ہو۔

[6527] (. . .)حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

[6527]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6528] (. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ((وَلَا تَقَاطَعُوا))

[6528]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے ابن عیینہ سے یہ لفظ زائد لاتے ہیں، وَلَا تَقَاطَعُوا، باہمی تعلقات نہ توڑو۔

[6529] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا

[6527] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٤) وبرقم (١٥٦٩)
[6528] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی الحسد برقم (١٩٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٨)
[6529] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٤)

اُلاِسْنادِ اَمَّا رِوَایَۃُ یَزِیْدَ عَنْہُ فَکَرِوَایَۃِ سُفْیَانَ عَنِ الزُّھْرِیِّ یَذْکُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَۃَ جَمِیْعًا وَاَمَّا حَدِیْثُ عَبْدِالرَّزَّاقِ ((وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا))

[6529]۔ امام صاحب یہی روایت یزید سے، سفیان کی پہلی روایت کی طرح بیان کرتے ہیں اس میں چار خصلتوں کا ذکر ہے اور عبدالرزاق سے اس طرح بیان کرتے ہیں، ''ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، باہمی تعلقات نہ توڑو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو۔''

[6530] ٢٤۔(. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَحَاسَدُوْا وَ((لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا))

[6530]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے تعلقات نہ توڑو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بنو۔''

[6531] (. . .)وَحَدَّثَنِیْہِ عَلِیُّ بْنُ نَصْرِ الْجَھْضَمِیُّ: حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ، مِثْلَہٗ۔ وَزَادَ: "کَمَا أَمَرَکُمُ اللّٰہُ"۔

[6531]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، آخر میں یہ اضافہ ہے، ''جیسے کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''

٨......بَاب: تَحْرِیْمِ الْھَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِیٍّ

باب ٨: بلا شرعی عذر تین دن سے زائد ترک تعلقات ناجائز ہے

[6532] ٢٥۔(٢٥٦٠)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ((لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ))

[6530] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨٤)

[6531] تقدم تخریجه

[6532] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: الهجرة وقول رسول الله ﷺ: (لا یحل لرجل ان یهجر اخاه فوق ثلاث) برقم (٦٠٧٧) وفی الاستئذان باب: السلام للمعرفة وغیر المعرفة برقم (٦٢٣٧) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فیمن یهجر اخاه المسلم برقم (٤٩١١) والترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی کراهیة الهجر للمسلم برقم (١٩٣٢) انظر (التحفة) برقم (٣٤٧٩)

[6532] ۔حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زائد چھوڑ دے کہ باہمی ملیں تو یہ ادھر منہ کر لے، وہ ادھر منہ کر لے، ان میں سے بہتر وہی ہے، جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

مفردات الحدیث ✽ اَنْ یهجر: ترک کر دے، چھوڑ دے، یعنی آمنا سامنا ہو جائے تو گفتگو کرنے کی بجائے ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں، لیکن انسان کی فطرت اور مزاج کا لحاظ رکھتے ہوئے، تین دن تک انسان گناہ ہونے سے محفوظ رہتا ہے، ہاں اگر کوئی شرعی تقاضا ہو کہ اس کے ساتھ بول چال سے شرعی حدود کے پامال ہونے کی صورت پیدا ہوتی ہے تو پھر ترک تعلقات جائز ہے یا بطور تادیب اور سرزنش جائز ہے۔

[6533] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا)) فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ ((فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا))

[6533]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں يُعْرِضُ کی جگہ يَصُدُّ ہے، دونوں ایک دوسرے سے رکتے ہیں، اعراض کرتے ہیں۔

[6534] ٢٦۔(٢٥٦١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

[6534] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مومن کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلق رکھے۔''

[6535] ٢٧۔(٢٥٦٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

[6533] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٧٨)

[6534] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٧١٤)

[6535] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦٢)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ))

[6535] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین دن کے بعد ترک تعلق کی گنجائش نہیں ہے۔''

۹......بَاب: تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَنَحْوِهَا

باب ۹: بدگمانی، جاسوسی، تنافس، دھوکہ دہی وغیرہ جائز نہیں ہے

[6536] ۲۸۔(۲۵۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا))

[6536] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو، (اور کسی کے عیوب معلوم کرنے کے لیے) جاسوسی نہ کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پشت دکھاؤ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔''

مفردات الحدیث ❶ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ: بدگمانی سے بچو، بلاوجہ اور بلاسبب کسی کے کام کو بدنیتی پر محمول کرنا، یا اس کے بارے میں برا خیال دل میں بٹھا لینا، اس کی طرف غلط قول یا فعل منسوب کرنا، کیونکہ یہ سب سے جھوٹا وہم اور خیال ہے، جو دل میں ابھرتا ہے، کیونکہ بدگمانی کے نتیجہ میں ہی انسان دوسروں کی کمزوریوں کی ٹوہ میں رہتا ہے اور جاسوسوں کی طرح رازدارانہ طریقے سے دوسروں کے عیوب ونقائص معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے، ایک دوسرے پر رفعت حاصل کرنے اور بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور بعد والے نقائص اور کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ❷ لَا تَحَسَّسُوا: کرید نہ کرو، ٹوہ نہ لگاؤ، یہ حاسہ سے ہے، حواس استعمال نہ کرو۔ ❸ وَلَا تَجَسَّسُوا: جَسٌّ سے ہے، ہاتھ سے جائزہ لینا، مقصد ہے لوگوں کے عیوب ونقائص جاننے کی جستجو نہ کرو اور بقول بعض تحس کا معنی ہے،

[6536] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ﴿يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا﴾ برقم (٦٠٦٦) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الظن برقم (٤٩١٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠٦)

دوسروں کی باتیں سننے کی کوشش کرنا اور تجسس ہے عیوب کی ٹوہ لگانا، یا باطنی امور جاننے کی کوشش کرنا تجسس ہے اور حواس ظاہرہ سے معلوم کرنے کی کوشش کرنا، تجسس ہے یعنی یہ اس صورت میں ہے، جب کسی دنیوی یا دینی مصلحت اس کی متقاضی نہ ہو کہ اس سے دوسروں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچ رہا ہو۔ ④ لَا تَنَافَسُوا: دنیوی مال و دولت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی بے جا حرص و آرزو میں مبتلا نہ ہو، کیونکہ خیرات اور نیکیوں میں مسابقت اور تنافس مطلوب ہے۔

[6537] ٢٩-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَهَجَّرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا))

[6537]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدکلامی نہ کرو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ نہ لگاؤ، ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرو اور اللہ کے بندو، بھائی بھائی بن کر رہو۔''

[6538] ٣٠-(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا))

[6538]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، دوسروں کی کمزوریوں کی ٹوہ نہ رکھو، کسی کو پھانسنے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔''

مفردات الحدیث ❁ لَا تَنَاجَشُوا: نجش سے ماخوذ ہے، سامان فروخت کرنے کے لیے اس کی عمدگی اور بہتری کی تعریف کرنا، یا خریدنے کی نیت کے بغیر اس کا نرخ چڑھانا'' اس کی بولی بڑھانا۔

[6539] (. . .)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ((لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ))

[6537] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦٣)
[6538] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٤٨)
[6539] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٠٣)

[6539]۔ امام صاحب یہ روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو پشت دکھاؤ اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمھیں حکم دیا ہے۔

[6540] ۳۱۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا))

[6540]۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے اعمش کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، "ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو ایک دوسرے سے (مال و دولت) میں بڑھنے کی کوشش نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔"

۱۰...... بَاب: تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ

باب ۱۰: مسلمان پر ظلم کرنا، اس کو بے یار و مددگار چھوڑنا، اس کو حقیر جاننا، اس کے خون، عزت اور مال کا احترام نہ کرنا حرام ہے

[6541] ۳۲۔(۲۵٦٤)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هٰهُنَا وَيُشِيرُ اِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ))

[6541]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور بولی نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اور ایک دوسرے کی خرید و فروخت

[6540] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۵۹)

[6541] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: البغي برقم (٤٢١٣) وفي الفتن باب: حرمة دم المومن وماله برقم (۳۹۳۳) انظر (التحفة) برقم (۱٤۹٤۱)

پر خرید وفروخت نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم و زیادتی نہ کرے، ''اور جب وہ اس کی مدد و اعانت کا محتاج ہو اس کی مدد کرے،'' اس کو بے یارومددگار نہ چھوڑے، اس کو حقیر نہ جانے، یعنی اس کے ساتھ حقارت کا برتاؤ نہ کرے، تقویٰ یہاں ہے،'' پھر آپ نے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''آدمی کے لیے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، مسلم کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لیے قابل احترام ہے، اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو۔''

مفردات الحدیث ❶ **لَا یَخْذُلُهٗ:** جب وہ اس کی مدد واعانت کا محتاج ہو تو اس کی مدد سے دستکش نہ ہو، اس کو ظلم وستم سے بچانے کے لیے اس کی مدد اور اعانت کرے،'' یعنی جب اس کو ظلم وستم سے بچانا اس کے لیے ممکن ہو تو وہ اسے گریز نہ کرے۔ ❷ **لَا یَحْقِرُہٗ:** اس کو حقیر خیال نہ کرے اور اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ ❸ **اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا:** اللہ کے ڈر اور خوف کا تعلق دل سے ہے اور کسی کے معزز ومحترم کا مدار تقویٰ پر ہے، ہوسکتا ہے تم کسی کو ظاہری حال سے کم تر خیال کرو اور وہ اپنے دلی تقویٰ کی بنا پر اللہ کے ہاں محترم ومکرم ہو۔

[6542] ٣٣۔(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ)) وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ

[6542]۔ امام صاحب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ایک دوسرے استاد سے کمی وبیشی کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں، اس میں اضافہ یہ ہے، ''اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا، لیکن وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے،'' اور آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

[6543] ٣٤۔(. . .)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ))

[6542] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٤٨٧)

[6543] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: القناعة برقم (٤١٤٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢٣)

[6543] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھتا، لیکن وہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔''

فائدہ :...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کا مدار کسی کی ڈیل ڈول اور جسمانی قوت و طاقت یا اس کی شکل وصورت کی زیبائش اور جمال یا اس کی مال و دولت کی فراوانی نہیں ہے، بلکہ دل کی اصلاح و درستگی، حسن نیت اور اخلاص کے ساتھ، نیک کرداری اور اعمال صالحہ ہیں، اگر کسی شخص کے اعمال بظاہر اچھے ہوں، لیکن اس کا دل اخلاص سے خالی ہو اور اس کی نیت درست نہ ہو تو وہ عمل ہرگز قبول نہ ہو گا، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اعمال ظاہرہ کی ضرورت نہیں ہے، بس دل کا تزکیہ اور اخلاص کافی ہے، کیونکہ اگر اعمال ظاہرہ کی ضرورت نہ ہوتی یا ان کی حیثیت نہ ہوتی تو قلوب کے بعد اعمال لانے کی ضرورت نہ تھی اور جہاں یہ آیا ہے، ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا، اس کا معنی ہے، مخصوص عمل کے ظاہر کو نہیں دیکھتا ہے، بلکہ اس کے اخلاص اور نیت کو دیکھتا ہے، جیسا کہ آپ کا فرمان، اِنّما الاعمال بالنیّات ،عملوں کی صحت وفساد اور قبولیت کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

۱۱......بَاب: النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَآءِ

باب ۱۱: باہمی عداوت ونفرت اور ترک تعلق ممنوع ہے

[6544] ۳۵۔(۲۵۶۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَآءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا))

[6544] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کو معاف کر دیا جاتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوائے اس بندے کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ اور عداوت ہے، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے، ان دونوں کا معاملہ مؤخر کرو، حتی کہ آپس میں صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو، حتی کہ باہمی صلح کر لیں، ان دونوں کو ڈھیل دو، حتی کہ آپس میں صلح کر لیں۔''

[6544] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۲۷٤٤)

مفردات الحدیث ❋ شَحْنَاءُ: بغض وعداوت اور کینہ، أَنْظِرُوْا :ان کی مہلت اور ڈھیل اور ان کے معافی کے معاملہ کو مؤخر کردو۔

فائدہ :...... پیر اور جمعرات کے روز اللہ کے حضور اعمال کی پیشی، ایک روٹین ورک یا ضابطہ کار ہے، وگرنہ اللہ تعالیٰ تمام اعمال سے شخصی طور پر آگاہ ہے اور جنت کے دروازے کھولنا اور اس بات کی علامت ہے کہ آج لوگوں کو معافی ملے گی اور جو انسان کفر وشرک سے بچ کر ایمان رکھتا ہے، اس کو معافی مل جاتی ہے، لیکن باہمی عداوت اور کینہ ایسا گھناؤنا جرم ہے کہ اس کے مرتکب کے لیے معافی نہیں ہے، جب تک اس جرم سے باز نہ آجائے۔

[6545] (. . .) حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ((إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ)) مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ ((إِلَّا الْمُهْتَجِرَيْنِ))

[6545]۔ امام صاحب یہی حدیث مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، صرف یہ لفظ فرق ہے کہ دراوردی کے لفظ ہیں، "اَلا الـمُتَهـاجِرَيْنِ" اور قتیبہ کہتے ہیں، "اِلَّا الـمُهْـتَـجِرَيْن" دونوں کا معنی ہے، تعلقات منقطع کرنے والے دو افراد۔

[6546] ٣٦۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا))

[6546]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر جمعرات اور پیر کے روز اعمال پیش کیے جاتے ہیں، چنانچہ اللہ عزوجل اس دن ہر اس انسان کو معاف کر دیتا ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوائے اس انسان کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ اور عداوت ہے تو کہا جاتا ہے، ان کے معاملہ کو مؤخر کردو، حتیٰ کہ یہ دونوں آپس میں صلح کرلیں، ان دونوں کے معاملہ کو مؤخر کرو حتیٰ کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔

[6545] طريق زهير بن حرب عن جرير تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦١٨) وطريق قتيبة بن سعيد واحمد بن عبده الضبي اخرجه الترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في المتهاجرين برقم (٢٠٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٢)

[6546] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨٨١)

مفردات الحدیث ٭ اُرْكُوا یا اَرْكُوا: مؤخر کردو۔

فائدہ ...... اس حدیث کی تشریح اوسط طبرانی کی اس روایت سے ہوتی ہے جسے امام منذری نے ''ترغیب وترہیب'' میں نقل کیا ہے کہ ہر دوشنبہ اور پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں تو جس نے اللہ سے بخشش اور معافی مانگی ہوتی ہے اس کو معافی دی جاتی ہے اور جس نے توبہ کی ہوتی ہے، اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے۔ لیکن باہم کینہ رکھنے والوں کے اعمال ان کے کینہ کے سبب لوٹا دیئے جاتے ہیں (یعنی ان کی معافی اور توبہ قبول نہیں ہوتی) جب تک وہ اس سے باز نہ آجائیں، یعنی جس مسلمان کے دل میں دوسرے مسلمان بھائی کے لیے کینہ ہوگا، جب تک وہ اس کینہ سے اپنے دل اور سینے کو صاف پاک نہ کرلے، اس وقت تک وہ اللہ کی رحمت ومغفرت کا مستحق نہ ہوگا۔ (معارف الحدیث: ج ۲ ص ۲۱۹، از مولانا منظور احمد نعمانی)

[6547] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا اَوِ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا**))

[6547]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: لوگوں کے اعمال ہر ہفتہ میں دو دن، پیر اور جمعرات کو پیش کیے جاتے ہیں تو ہر مومن بندہ کو معاف کر دیا جاتا ہے، سوائے اس بندہ کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے، ان دونوں کو چھوڑے رکھو یا مؤخر رکھو حتیٰ کہ یہ آپس کے کینہ اور باہمی عداوت سے باز آجائیں۔

۱۲...... بَابُ: فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۱۲: اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنے کی فضیلت

[6548] ۳۷۔(۲۵۶۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ

[6547] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصوم باب: ما جاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس برقم (۷۴۷) وابن ماجه فی (سننه) فی الصیام باب: صیام یوم الاثنین والخمیس برقم (۱۷۴۰) انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۴۶)

[6548] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۸۸)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ یَقُولُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِی اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّی یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّی))

[6548] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھے گا، میری جلالت وعظمت کے سبب باہمی محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج کے دن میں انہیں اپنے سائے میں سایہ فراہم کروں گا، جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔''

فائدہ:...... جو لوگ آپس میں محض اللہ کی عظمت وجلالت کی خاطر اس کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے محبت کرتے ہیں کوئی دنیوی مفاد ومطلوب نہیں ہوتا، انہیں قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ فراہم فرمائے گا۔ یا اپنی خاص حفاظت ورحمت کا سایہ بخشے گا۔

۱۳...... بَاب: فِیْ فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ

باب ۱۳: اللہ کے لیے محبت کی فضیلت

[6549] ۳۸۔(۲۵۶۷) حَدَّثَنِی عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّی اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ))

[6549] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ''کہ ایک بھائی اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے جو دوسری بستی میں رہتا تھا، نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی رہ گذر پر ایک فرشتہ انتظار میں بٹھا دیا، چنانچہ جب وہ اس کے پاس پہنچا، اس سے پوچھا: تیرا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا، میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں، فرشتہ نے کہا، کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے، جس کو تم پورا کرنے یا درست کرنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا، نہیں۔ میرے جانے کا باعث اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مجھے اللہ عزوجل کے لیے اس سے محبت ہے۔ فرشتے نے کہا: مجھے اللہ نے تیری طرف یہ بتانے کے لیے بھیجا ہے کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے، جیسا کہ تم اللہ کے لیے اس سے محبت کرتے ہو۔

مفردات الحدیث ❶ اَرْصَدَهٗ: اس کو انتظار میں بٹھا دیا۔ ❷ مَدْرَجَتِهٖ: اس کی رہ گذر پر۔ یعنی راستہ

[6549] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۶۵۳)

جس پر وہ چل کر آ رہا تھا۔ ③ نِعْمَةٌ تَرُبُّهَا: احسان جس کو تم پختہ کرنا چاہتے ہو۔ اس کی اصلاح و درستگی چاہتے ہو۔ یعنی کوئی دنیوی مفاد وابستہ ہے، جس کی اصلاح یا وصول مقصود ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے کسی بندے کا اپنے کسی بھائی سے اللہ کی رضا وخوشنودی کے حصول کے لیے محبت کرنا اور اس لِلّٰهی محبت کے تقاضے سے، اس سے میل ملاقات رکھنا ایسا محبوب عمل ہے جو بندے کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فرشتہ کے ذریعہ اس کو اپنی محبت کا پیغام پہنچا دیتا ہے۔

[6550] (. . .) قَالَ أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُويَةَ الْقُشَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَهَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ

[6550]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۴...... بَاب: فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

باب ۱٤: بیمار کی بیمار پرسی کی فضیلت

[6551] ۳۹۔(۲۵٦۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ**))

[6551]۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیمار کی عیادت کرنے والا واپس لوٹنے تک جنت کے باغیچہ میں رہتا ہے۔"

[6552] ٤٠۔(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ**))

[6550] تقدم

[6551] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی عيادة المريض برقم (۹٦۷) وبرقم (۹٦۸) وبرقم (۹٦۸م) انظر (التحفة) برقم (۲۱۰۵)

[6552] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٤۹٦)

[6552] ۔رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'جو بیمار کی عیادت کے لیے گیا وہ واپس لوٹنے تک جنت کے پھل میں رہتا ہے۔''

مفردات الحدیث ٭ مَخْرَفَة: باغ، یا اس کی روش، یا اس تک پہنچانے کا راستہ۔ خُرْفَة: پھل۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا بیمار کی عیادت کے لیے آنا جانا، اس قدر پسندیدہ اور اعلیٰ عمل ہے کہ وہ جنت میں جانے اور اس کے پھل کے حصول کا ذریعہ اور سبب ہے، کیونکہ یہ عمل بیمار کی تسلی اور مسرت کا باعث بنتا ہے۔اس لیے اس عمل کو اس کی راحت وآسائش میں خلل کا باعث نہیں ہونا چاہیے یا اس کے پاس اتنا زیادہ وقت بیٹھنا کہ اس کے لیے اذیت اور تکلیف کا سبب بنے درست نہیں ہے۔

[6553] ٤١۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَآءَ الرَّحَبِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ

[6553] ۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ، جب ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے، وہ واپس لوٹنے تک جنت کے پھلوں میں رہتا ہے۔''

[6554] ٤٢۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ اَبُو قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَبِي اَسْمَآءَ الرَّحَبِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ ((جَنَاهَا))

[6554] ۔رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو بیمار کی عیادت کے لیے گیا، وہ جنت کے پھلوں میں رہا۔ پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! جنت کا خرفہ کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''اس کا پھل۔''

[6555] (. . .)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6553] تقدم تخريجه برقم (٦٤٩٦)

[6554] تقدم تخريجه برقم (٦٤٩٦)

[6555] تقدم تخريجه برقم (٦٤٩٦)

[6555] امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6556] ٤٣-(٢٥٦٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي))

[6556]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل قیامت کے دن پوچھیں گے، اے آدم کے بیٹے! میں بیمار پڑا تو نے میری بیمار پرسی نہیں کی، وہ عرض کرے گا، اے میرے آقا! میں تیری بیمار پرسی کیسے کرتا؟ تو ساری کائنات کا رب ہے، اللہ فرمائے گا، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے، میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھلاتا؟ تو تو ساری کائنات کا رب ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں ہے میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو تو نے اسے کھانا نہ کھلایا؟ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا بدلہ مجھ سے پاتا، اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو تو نے مجھے پانی نہ پلایا، وہ عرض کرے گا، اے میرے رب میں تجھے کیسے پلاتا؟ تو تو کائنات کا رب ہے؟ اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو تو نے اسے نہ پلایا۔ ہاں اگر تو اسے پانی پلاتا تو یہ عمل میرے ہاں پاتا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ کے کس نیک بندے کی عیادت کرنا، اس کو کھانا کھلانا اور اس کو پانی پلانا، اس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ گویا اللہ کی عیادت اور اس کو کھلانا پلانا ہے، کیونکہ اس کے بندوں کی رعایت ولحاظ، اس کی خاطر ہے، اسی طرح گویا اس کی رعایت اور حفاظت ولحاظ ہے۔

[6556] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٥٧)

۱۵......بَاب: ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنْ مَرَضٍ اَوْ حُزْنٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا

باب ۱۵: مومن کا ثواب جو اسے بیماری، پریشانی وغیرہ کی صورت میں ملتا ہے یا کانٹے کی صورت میں جو اسے چبھتا ہے

[6557] ٤٤-(٢٥٧٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا

[6557]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سخت بیماری کسی آدمی کی نہیں دیکھی، عثمان کی روایت میں وَجْعُ کی جگہ وَجْعًا ہے۔

[6558] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ اَخْبَرَنِي اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ

[6558]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6559] ٤٥-(٢٥٧١) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ

[6557] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المرض باب: شدة المرض برقم (٥٦٤٦) وابن ماجه فی (سننه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ذكر مرض رسول الله ﷺ برقم (١٦٢٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٠٩)

[6558] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٥٠٢)

[6559] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المرض باب: شدة المرض برقم (٥٦٤٧) وفی باب: اشد الناس بلاء الانبياء ثم الامثل فالامثل برقم (٥٦٤٨) وفی باب: وضع اليد على المريض برقم (٥٦٦٠) وفی باب: ما يقال للمريض وما يجيب برقم (٥٦٦١) وفی باب: ما رخص للمريض ان يقول: انی وجع او واراساه او اشتد بی الوجع برقم (٥٦٦٧) انظر (التحفة) برقم (٩١٩١)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ))** قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))** وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي

[6559] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ کو بخار تھا، چنانچہ میں نے آپ کو اپنا ہاتھ لگا کر دیکھا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت شدید بخار ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے، سو میں نے کہا، یہ اس لیے ہے کہ آپ کو دوگنا اجر ملتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کو بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے، بیماری ہو یا کوئی مصیبت تو اللہ اس کے سبب اس کی برائیاں گرا دیتا ہے، جس طرح (سوکھا) درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔'' زہیر کی حدیث میں، اپنے ہاتھ سے چھونے کا ذکر نہیں ہے۔

[6560] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ ((نَحْوَ)) حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ **((نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ))**

[6560] ۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، ابو معاویہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، آپ نے فرمایا: ''ہاں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، روئے زمین پر جو بھی مسلمان ہے۔''

[6561] ٤٦۔(٢٥٧٢)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ

[6560] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٥٠٣)
[6561] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٩٩٤)

قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ**))

[6561] ۔حضرت اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کچھ قریشی نوجوان منیٰ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہنستے ہوئے گئے تو انہوں نے پوچھا، کیوں ہنستے ہو؟ انہوں نے کہا، فلاں انسان خیمہ کی طناب (رسی) پر گر پڑا اور قریب تھا اس کی گردن یا اس کی آنکھ ضائع ہو جاتی۔ تو انہوں نے فرمایا: مت ہنسو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس مسلمان کو بھی کانٹا یا اس سے بڑی چیز چبھتی ہے یا اس سے کم تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے لیے اس کے سبب ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے سبب اس کی ایک لغزش مٹا دی جاتی ہے۔

مفردات الحدیث ❀ ❶ **طُنُبٌ**: طناب رسی۔ ❷ **فسطاط**: بڑا خیمہ۔

[6562] ٤٧۔(...)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً**))

[6562] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو کانٹے کی تکلیف یا اس سے کم و بیش تکلیف سے پہنچتی ہے تو اس کے سبب اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے یا اس کا گناہ مٹا دیتا ہے۔''

[6563] ٤٨۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ**))

[6563] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو کانٹا یا اس سے کم و بیش تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس کو اس کی لغزش کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

[6562] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الجنائزباب: ما جاء فی ثواب المریض برقم (٩٦٥) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٥٣)

[6563] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧١٩٢)

[6564] (...)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6564]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6565] ٤٩۔(...)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا**))

[6565]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی مصیبت بھی اگر مسلمان کو پہنچتی ہے تو وہ اس کے لیے کفارہ بنتی ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی جو اسے چبھ جاتا ہے۔"

[6566] ٥٠۔(...)حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ أَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ**)) لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ

[6566]۔نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مومن کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچتی حتیٰ کہ کانٹا نہیں چبھتا مگر وہ اس کے قصوروں کا معاوضہ ٹھہرتا ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔" راوی کو معلوم نہیں ان دونوں کلمات میں سے عروہ نے کونسا کلمہ بولا۔

[6567] ٥١۔(...)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ**))

[6567]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: "مومن کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا جو چبھ جاتا ہے تو اس کے سبب اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، یا اس کے سبب اس سے ایک لغزش جھاڑ دی جاتی ہے۔"

[6564] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٢٠٤)
[6565] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٠٧) وبرقم (١٦٧١٤)
[6566] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٣٦٢)
[6567] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٩٥٣)

[6568] ۵۲۔(۲۵۷۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ اَبِی سَعِيدٍ وَاَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ اِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ))

[6568]۔حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''مسلمان کو جو مرض ہو یا تھکاوٹ، تکلیف ہو یا پریشانی یا غم جو اس کو فکر میں مبتلا کرے اس کے سبب اس کی برائیاں مٹتی ہیں۔''

مفردات الحدیث ❁ ❶ وَصَبٌ: مرض۔ ❷ نَصَبٌ: تکان۔ ❸ سقم، بیماری۔ ❹ حَزن: پریشانی۔ ❺ هَمّ: فکر واندیشہ جو اذیت کا باعث بنے۔

[6569] (۲۵۷۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِی كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا اَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا)) قَالَ مُسْلِم هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ

[6569]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت مبارکہ اتری: ''جو بھی برائی کا ارتکاب کرے گا، اس کو اس کی جزا ملے گی۔'' (نساء:۱۲۳) مسلمانوں کو اس سے انتہائی سخت تشویش لاحق ہوئی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر چلو، مسلمانوں کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے وہ کفارہ بنتی ہے، حتیٰ کہ جو ٹھوکر لگتی ہے یا کانٹا جو چبھ جاتا ہے۔'' امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن مکہ کا باشندہ ہے۔

مفردات الحدیث ❁ ❶ قَارِبُوا: افراط وتفریط سے بچ کر اعتدال اور میانہ روی اختیار کرو۔ ❷ سَدِّدُوا: سداد، درستگی اپناؤ۔ ❸ نَكْبَة: مصیبت، زخم، ٹھوکر۔

[6568] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المرض باب: ما جاء فی كفارة المرض برقم (۵٦٤۱) وبرقم (۵٦٤۲) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ثواب المريض برقم (۱۹٦٦) انظر (التحفة) برقم (٤۱٦۵)

[6569] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة النساء برقم (۳۰۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱٤۵۹۸)

[6570] ٥٣-(٢٥٧٥) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ **((مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتْ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))**

[6570] - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے ہاں تشریف لے گئے اور پوچھا: ''اے ام السائب! یا ام المسیب! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم کانپ رہی ہو؟'' اس نے جواب دیا: بخار ہے، اللہ اس کو برکت نہ دے تو آپ نے فرمایا: ''بخار کو برا نہ کہو، کیونکہ یہ انسان کے گناہ ختم کرتا ہے، جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔''

مفردات الحدیث ٭ **لَا تَسُبِّي:** کسی کو برا بھلا، اس سے پریشان ہو کر یا اکتا کر، اس کی تحقیر کے لیے کہا جاتا ہے۔ تو اس نے بخار کو ناپسند کرتے ہوئے بددعا دی، اس لیے آپ نے اس کو سب (گالی) سے تعبیر فرمایا۔

فائدہ:...... بھٹی اپنی حرارت اور گرمی سے لوہے کی میل کچیل اور زنگ کو ختم کر دیتی ہے، اسی طرح بخار اپنی حدت وشدت سے گناہ دور کر دیتا ہے۔ مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے، مسلمان کے لیے ہر قسم کی پریشانی، دکھ، تکلیف، رنج والم اور غم وفکر کا باعث بننے والی چیز گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔ اس کے درجات ومراتب بڑھتے ہیں اور نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور انبیاء اور ان سے قریب تر لوگ زیادہ دکھ درد میں مبتلا ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے مراتب اور درجات زیادہ بلند ہیں اور ان کو اجر وثواب زیادہ ملتا ہے۔

[6571] ٥٤-(٢٥٧٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ

قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ **((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ))** قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا

[6570] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٦٨١)

[6571] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المرض باب: فضل من يصرع من الريح برقم (٥٦٥٢) وبرقم (٥٦٥٢) تعليقا- انظر (التحفة) برقم (٥٩٥٢)

[6571] ۔ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، انہوں نے کہا، یہ سیاہ فام عورت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی، مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ اور میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ میرے لیے اللہ سے دعا فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو صبر کر، تجھے جنت مل جائے گی اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں، وہ تجھے صحت بخشے۔'' اس نے کہا: میں صبر کروں گی اور کہا میں بے پردہ ہو جاتی ہوں تو آپ اللہ سے دعا فرمائیں، میں بے پردہ نہ ہوں، چنانچہ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے اگر انسان کے اندر صبر وثبات کا جذبہ موجزن ہے اور وہ تکلیف و بیماری پر صبر کر سکتا ہے اور کمزوری کا خطرہ نہیں ہے تو اس کے لیے علاج ومعالجہ کروانا ضروری نہیں ہے لیکن اگر وہ اس پر قائم نہیں رہ سکتا، یا اس سے اس کے معاملات متاثر ہوتے ہیں تو پھر اس کو علاج کروانا چاہیے، اس کے لیے علاج کروانا ہی بہتر ہے۔

١٦...... بَاب: تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

باب ١٦: ظلم کی حرمت

[6572] ٥٥ ـ (٢٥٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ ((قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا

[6572] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٣٦)

يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدْ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)) قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ

[6572]۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم تمام راہ راست سے ہٹے ہوئے ہو، مگر جس کو میں راہ یاب کروں، اس لیے مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلا دوں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو، مگر جس کو میں لباس پہنا دوں، اس لیے تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں لباس دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ، قصور کرتے ہو اور میں سب گناہ معاف کرتا ہوں، لہٰذا سب مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تمہیں معاف کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تم مجھے نفع پہنچانے کی سکت تک پہنچ سکو گے کہ مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن تم میں سے سب سے زیادہ متقی آدمی کے دل والے ہو جائیں، اس سے میرے اقتدار میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن، تم میں سب سے زیادہ بدکار دل کے آدمی جیسے ہو جائیں، اس سے میرے اقتدار میں کچھ کمی واقع نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تم میں سے پہلے اور پچھلے تم میں سے انسان اور جن، ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں، چنانچہ میں ہر فرد کا مطالبہ پورا کر دوں تو میرے خزانوں میں صرف اتنی کمی ہوگی، جتنی سوئی کو سمندر میں ڈالنے سے کمی ہو، اے میرے بندو! یہ تو تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لیے محفوظ کر رہا ہوں، پھر وہ پورے پورے تمہیں دے دوں گا، پس جس کو خیر ملے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کو اس کے سوا ملے، وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔'' سعید کہتے ہیں حضرت ابوادریس خولانی رحمہ اللہ جب یہ روایت بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جاتے۔

مفردات الحدیث ❶ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي: میں نے اپنے لیے یہ اصول اور ضابطہ بنا رکھا ہے کہ میں کسی پر ظلم (حق تلفی) نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں ظلم کرنے سے بہت بلند و بالا ہوں اور میں نے تمہیں بھی اس

کا حکم دیا ہے، کیونکہ تم مامور (حکم کے پابند) ہو۔ ❷ **يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ:** جتنا سوئی کم کرتی ہے، یعنی جس طرح سوئی سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں کرتی اسی طرح میں ہر انسان کا مطالبہ پورا کردوں تو میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور یہ بات محض تفہیم (سمجھانے) کے لیے ہے، وگرنہ سمندر کا پانی محدود ہے، اس لیے اس میں کمی کا امکان ہے اور اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود ہیں، اس لیے ان میں کمی کا امکان نہیں ہے۔ ❸ **مِخْيَطٌ:** سوئی۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہے، انسان کو جو کچھ بھی ملتا ہے، وہ اللہ کی توفیق اور عنایت سے ملتا ہے، اپنی قوت وطاقت یا فہم وفراست کے بل بوتہ پر وہ کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتا، اس لیے ہر چیز کی توفیق وعنایت کی درخواست یا اپیل اللہ ہی سے کرنا چاہیے، اسباب ووسائل سے بالاتر ہو کر کسی اور سے درخواست کرنا اور مانگنا جائز نہیں ہے اور انسان کی نیکی وبدی، یا خیر وشر سے اللہ کے اقتدار میں کوئی کمی وبیشی نہیں ہوتی ہے اور نہ اس کو نفع یا نقصان پہنچتا ہے، انسان کی نیکی اور بدی کا اثر، نفع یا نقصان اسی کو پہنچتا ہے اور اس کی کامیابی وناکامی کا مدار اس کے اپنے ہی اعمال ہیں، اگر نیک عمل قبول ہوگئے تو یہ اس کا فضل وکرم ہے اور اگر بداعمالیوں پر مواخذہ ہوا تو یہ اس کا عدل وانصاف ہے، اس لیے انسان کو اپنے رویہ کا ہر وقت محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔

[6573] (. . .)حَدَّثَنِيهِ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَ الْاِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيْثًا۔

[6573]۔امام صاحب یہی حدیث ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا روایت زیادہ کامل ہے۔

[6574] (. . .)قَالَ أَبُوْ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ابْنَا بِشْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ، فَذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ۔

[6574]۔ایک اور سند سے مذکورہ بالا حدیث مکمل طور پر بیان کی ہے۔

[6575] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِيقِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَآءَ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ((اِنِّي حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهٖ وَحَدِيثُ اَبِي اِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ اَتَمُّ مِنْهُ۔

[6573] تقدم

[6574] تقدم

[6575] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٩٩)

[6575]۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے بیان فرمایا: ''میں نے ظلم کو اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر حرام ٹھہرایا ہے، اس لیے باہمی ظلم نہ کرو۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، لیکن ابوادریس کی مذکورہ بالا روایت اس سے زیادہ کامل ہے۔

[6576] ٥٦ـ(٢٥٧٨)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى اَنْ سَفَكُوا دِمَآئَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ))

[6576]۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیاں بنے گا اور حرص و آرزو سے بچو، کیونکہ حرص نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کر دیا، انہیں باہمی خون ریزی اور حرام کردہ اشیاء کے حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔''

مفردات الحدیث ❶ **الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ**: آخرت میں جب انسان نور اور روشنی کا محتاج ہوگا۔ ظلم اور حق تلفی تاریکیوں کا سبب بنے گا، یا شدائد ومشکلات کا باعث ہوگا، جیسا کہ ارشاد باری ہے: ان سے پوچھو: من ینجیهم من ظلمات البر والبحر، تمہیں خشکی اور سمندر کے مصائب وشدائد سے کون نجات دیتا ہے، اس لیے سزا اور عقوبات بھی معنی ہوسکتا ہے۔ ❷ **الشُّحُّ**: حرص وآرزو، جو چیز حاصل نہیں ہے اس کی خواہش اور لالچ کرنا۔ اور بخل، جو چیز حاصل ہے اس کو روکے رکھنا، موقع ومحل پر خرچ نہ کرنا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے مال ودولت کی حرص ولالچ اور مفادات کی اسیری، باہمی خون ریزی اور حرام اشیاء کی حلت پر آمادہ کرتی ہے، جس سے دنیا بھی تباہ ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یہ چیز ہلاکت وتباہی کا باعث بنے گی۔

[6577] ٥٧ـ(٢٥٧٩)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6576] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٩٠)

[6577] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المظالم باب: الظلم ظلمات یوم القیامة برقم (٢٤٤٧) والترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی الظلم برقم (٢٠٣٠) انظر (التحفة) برقم (٧٢٠٩)

[6577] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث بنے گا۔''

[6578] ۵۸۔(۲۵۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[6578] ۔حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی بے یارو مددگار چھوڑتا ہے، جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے، اللہ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے مصائب میں سے کوئی مصیبت اس کے باعث دور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مسلمان بھائی کا جائز کام میں تعاون کرنا، اس کی ضرورت کو پورا کرنا، درحقیقت اپنی ضرورت وحاجت کو پورا کرنا ہے، کیونکہ اگر ہم کسی کی جائز ضرورت پوری کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری حاجتیں پوری فرمائے گا، اسی طرح ہم اگر کسی کی کوئی مشکل حل کرتے ہیں، اس کی مصیبت میں آنے والے درہے، قدمے سخنے کسی صورت میں بھی تعاون کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہماری مصیبت کا ازالہ فرمائے گا، اس طرح اگر کوئی شخص اور انفرادی طور پر کبھی کسی غلطی کا ارتکاب کر لیتا ہے اور یہ لغزش اس کی عادت یا وطیرہ نہیں ہے اور اس سے دوسرے متاثر نہیں ہوتے، وہ خود بھی اس پر شرم سار ہے۔ تو اس کی غلطی کی پردہ پوشی کرنا مطلوب ہے، لیکن اگر وہ بار بار اس کا ارتکاب کرتا ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے، پھر اس کا پردہ چاک کرنا پسندیدہ ہے۔

[6578] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه برقم (٢٤٤٢) وفي الاكراه باب: يمين الرجل لصاحبه انه اخوه اذا خاف عليه القتل او نحوه برقم (٦٩٥١) وابو داود في (سننه) في الادب باب: المواخاة۔ انظر (التحفة) برقم (٤٨٩٣) والترمذي في (جامعه) في الحدود باب: ما جاء في الستر على المسلم برقم (١٤٢٦) انظر (التحفة) برقم (٦٨٧٧)

[6579] ٥٩-(٢٥٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ))

[6579] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی درہم نہیں ہے اور نہ کسی قسم کا سامان ہے، آپ نے فرمایا: ''میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکاۃ لے کر حاضر ہوگا اور ساتھ ہی یہ صورت ہوگی، کسی کو گالی دی ہے، کسی پر بہتان باندھا ہے، کسی کا مال ہڑپ کیا ہے، کسی کا خون بہایا ہے، کسی کو مارا پیٹا ہے تو اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں اور اس کو بھی نیکیاں مل جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی لیکن حقوق ادا نہیں ہوسکیں گے تو پھر ان لوگوں کے قصور اور کوتاہیاں، ان سے لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی، پھر ان کی پاداش میں آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مال و دولت اور دنیوی ساز وسامان سے تہی دامنی یا محرومی اصل افلاس نہیں ہے، درحقیقت مفلس وہ انسان ہے جس نے دنیا میں لوگوں پر ظلم وزیادتی کی جس کی بنا پر وہ قیامت کے دن اپنی تمام نیکیوں سے محروم ہو جائے گا، مظلوموں کی فریادرسی یا دادرسی کرتے ہوئے اللہ اس کی نیکیاں ان کو دے دے گا، اگر پھر بھی مظلوموں کا حق نہ پورا ہوا تو ان کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے اور یہ ان کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، اس طرح اس نے جو بویا تھا اس کو کاٹ لے گا۔ اور اپنے کیے کی سزا پائے گا، دوسروں کے گناہ، اپنے ظلم کی پاداش میں اٹھائے گا۔

[6580] ٦٠-(٢٥٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

[6579] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٩)
[6580] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠١)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ))

[6580] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت کے روز حق والوں کو ان کا حق دلوایا جائے گا حتیٰ کہ بے سینگ بکری کو سینگ والی بکری سے اس کا بدلہ دلوایا جائے گا۔''

مفردات الحدیث ❶ جَلْحَاءُ: بے سینگ۔ ❷ قَرْنَاءُ: سینگ والی۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن حیوانات کو بھی اٹھایا جائے گا اور ان کو بھی ایک دوسرے سے بدلا دلوایا جائے گا، لیکن چونکہ وہ مکلف نہیں ہیں اس لیے ان کے لیے جنت یا دوزخ نہیں ہے۔

[6581] ٦١۔(٢٥٨٣)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ اَلِيمٌ شَدِيدٌ

[6581] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت اور ڈھیل دیتا ہے (سنبھلنے کا موقع دیتا ہے) تو جب اسے پکڑتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں ہے (بھاگنے کا موقع نہیں دیتا) پھر یہ آیت پڑھی:''اور اسی طرح آپ کے رب کی گرفت ہے۔ جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے بے شک اس کی گرفت بڑی دردناک اور سخت ہے۔'' (ہود:١٠٢)

١٧......بَاب: نَصْرِ الْاَخِ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا

باب ١٧: اپنے بھائی کی مدد کرو، ظالم ہو یا مظلوم ہو

[6582] ٦٢۔(٢٥٨٤)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُونَ يَالَلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[6581] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي ظالمة ان اخذه اليم شديد﴾ برقم (٤٦٨٦) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة هود برقم (٣١١٠) وبرقم (٣١١٠م) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: العقوبات برقم (٤٠١٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٣٨)

[6582] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٣١)

فَقَالَ ((مَا هٰذَا دَعْوٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا أَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ ((فَلَا بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ))

[6582] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو غلام آپس میں لڑ پڑے، ایک غلام مہاجروں اور دوسرا انصار کا، مہاجر غلام یا مہاجروں نے آواز بلند کی، اے مہاجرو! مدد کرو اور انصاری نے پکارا، اے انصاریو! مدد کرو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خیمہ سے) نکلے اور فرمایا: ''یہ جاہلانہ پکار کیسی ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کچھ نہیں۔ اے اللہ کے رسول! صرف اتنی بات ہے دو غلام لڑ پڑے (کیونکہ) ایک نے دوسرے کی سرین پر لات ماری، آپ نے فرمایا: ''کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے، انسان کو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہیے، ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ ظلم کر رہا ہے تو اسے روکے، کیونکہ یہی اس کی نصرت ہے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔''

مفردات الحدیث ❊ **کسع:** سرین پر لات مارنا یا چٹکی لینا۔

فائدہ :......غزوہ مریسیع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام جہجاہ بن قیس غفاری نے جن کی طبیعت میں خوش طبعی تھی، سنان بن وبرہ جہنی، جو انصار کے حلیف تھے، کی سرین پر ہنسی میں لات ماردی، اس نے اس کو بہت برا اور معیوب کہا اور مدد کے لیے انصار کو پکارا، جواب میں حضرت عمر کے غلام نے مہاجرین کو آواز دی تو اس طرح قبائل کی بنیاد پر آواز دینا جاہلیت کے دور کا طریقہ تھا، جس میں حق وصداقت کی بجائے، اپنے اپنے خاندان کے فرد کی حمایت کی جاتی تھی۔ اس لیے آپ نے فرمایا یہ جاہلیت کے دور کی پکار کیسی ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا، اس پکار سے زیادہ لوگ متاثر نہیں ہوئے اور عصبیت کے جذبہ نے سر نہیں اٹھایا، اس لیے کچھ اثر نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا تو چلو کوئی خطرہ اور خوف کی بات نہیں ہے، کیونکہ تم اس سے متاثر نہیں ہوئے، بھائی کی مدد ضرور کرو، لیکن ظالم بھائی کی مدد یہی ہے کہ اس کو شریعت کی مخالفت سے روکو، غلط کام سے باز رکھو تاکہ وہ اللہ کے مواخذہ سے بچ جائے، اسی طرح آپ نے جاہلیت کے اس مقولہ کو تو برقرار رکھا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم، لیکن اس کا مفہوم بدل دیا اور عصبیت کو ختم کر ڈالا۔

[6583] ٦٣-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو

[6583] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: قوله ﴿سواء عليهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم فلن يغفر الله لهم ان الله لا يهدى القوم الفاسقين﴾ برقم (٤٩٠٥) وفي باب: يقولون لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ولله العزة ولرسوله وللمومنين ولكن ←

عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَالَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ**)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ ((**دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ**)) فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((**دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ**))

[6583]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ہم ایک غزہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو ایک ایک انصاری کی دبر پر ہاتھ مارا۔تو انصاری نے کہا اے انصاریو! مدد کرو اور مہاجر نے کہا اے مہاجرو! مدد کے لئے پہنچو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جاہلیت کی پکار کا سبب کیا ہے؟'' تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! مہاجرین میں سے ایک آدمی نے ایک انصاری آدمی کی دبر پر ہاتھ مارا ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا: اس پکار کو چھوڑو، کیونکہ یہ تو بدبودار اور ناپسندیدہ ہے۔'' اس واقعہ کو عبد اللہ بن ابی نے سن لیا تو کہنے لگا: کیا انہوں نے یہ کام کیا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ واپس گئے تو عزیز تر آدمی ذلیل تر آدمی کو باہر نکال دے گا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجیے، میں اس منافق کی گردن اڑادوں تو آپ نے فرمایا:''اسے چھوڑ دو لوگ یہ باتیں نہ کریں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو ہی قتل کروادیتا ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کسی غلط کام پر غلط کار آدمی کا مواخذہ کرنے کی صورت میں زیادہ فتنہ فساد ابھرتا ہو تو کم فساد اور شر پر صبر کرلینا چاہیے، رسول اللہ ﷺ لوگوں کو قریب کرنے کے لیے دعوت اسلام پھیلانے کی خاطر، لوگوں کی دل جوئی کے لیے، بدوؤں، منافقوں اور کمزور ایمان والے لوگوں کی ناگوار اور تکلیف دہ باتیں برداشت کرلیتے تھے تاکہ ان لوگوں سے حسن سلوک کے لیے دوسرے لوگ اسلام کی طرف راغب ہوں، مسلمانوں کو تقویت ملے اور مؤلفۃ القلوب کے دلوں میں ایمان راسخ ہوجائے اور اب بھی اگر بڑے شر سے بچنے کے لیے کم شر سے صرف نظر کرنے کی ضرورت ہو تو اس کو برداشت کرلینا چاہیے۔آپ نے اس منافق کے راسخ الایمان بیٹے کو بھی باپ کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی بلکہ حسن سلوک اور نرم رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا تھا۔

← المنافقين لا يعلمون) برقم (٤٩٠٧) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة المنافقين برقم (٣٣١٥) انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٥)

[6584] ٦٤-(. . .) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ **((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ))** قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَتِهِ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا

[6584]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مہاجر آدمی نے ایک انصاری آدمی کی دبر پر ہاتھ مارا، اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر قصاص کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس انداز کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بدبودار ہے۔'' یعنی یہ پکار ناشائستہ اور قبیح حرکت ہے۔ ابن منصور کی روایت میں عمرو بن دینار کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سننے کی صراحت کی ہے۔

۱۸...... بَاب: تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ

باب ۱۸: مومنوں کا باہمی رحم کھانا، شفقت و مہربانی کرنا اور ایک دوسرے کو تقویت پہنچانا

[6585] ٦٥-(٢٥٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا**

[6585]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے کہ اس کا بعض دوسرے بعض کی تقویت کا باعث یا ایک دوسرے کے لئے پختگی کا سبب ہے۔

فائدہ :...... ایک عمارت اس وقت تک قائم رہتی ہے، جب تک اس کے اجزا باہمی پیوست رہتے ہیں اگر ان میں ربط و تعلق ختم ہو جائے تو عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے، اسی طرح مسلمانوں کو اس طرح باہم مل کر ایک ایسی

[6584] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٥٠٦)

[6585] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصلاة باب: تشبيك الاصابع فی المسجد وغیره برقم (٤٨١) وفی المظالم باب: نصر المظلوم برقم (٢٤٤٦) وفی الادب باب: تعاون المومنين بعضهم بعضا برقم (٦٠٢٦) والترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم برقم (١٩٢٨) والنسائی فی (المجتبی) فی الزكاة باب: اجر الخازن اذا تصدق باذن مولاه برقم ٨٠/ ٥۔ انظر (التحفة) برقم (٩٠٤٠)

مضبوط دیوار بن جانا چاہیے جس کی اینٹیں باہم پیوستہ اور ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہوں اور ان میں کہیں کوئی خلا نہ ہو، وگرنہ وہ مضبوط اور طاقتور نہیں رہ سکیں گے جیسا کہ آج مسلمان اپنے اختلاف و افتراق کی بنا پر کسی حیثیت کے مالک نہیں رہے۔ ہر میدان میں ذلیل رسوا ہو رہے ہیں بلکہ دین و دنیا دونوں سے محروم ہیں۔

[6586] ٦٦-(٢٥٨٦)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))

[6586]۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومنوں کی باہمی محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور شفقت و مہربانی کرنے میں تمثیل جسم انسانی کی طرح ہے، جب اس کا کوئی عضو بیمار پڑتا ہے، تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی خاطر سارا جسم بے خوابی اور بخار کو دعوت دیتا ہے، یعنی جسم کے باقی حصے بھی بے خوابی اور بخار میں شریک ہو جاتے ہیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، ایمان والوں میں باہم ایسی محبت و مودت، ایسی رحمت و شفقت اور ہمدردی و خیر خواہی اور ایسا دلی تعلق ہونا چاہیے کہ دیکھنے والی آنکھ ان کو اس حالت میں دیکھے کہ اگر ان میں سے کوئی دکھ، درد یا تکلیف و مشکل میں مبتلا ہے تو سب اس کو اپنا دکھ، درد اور مصیبت خیال کریں اور سب اس کی پریشانی و بے قراری میں مبتلا ہوں اور اس کو اپنے دکھ، درد کی طرح دور کرنے کی کوشش کریں۔

[6587] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[6587]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے، اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6588] ٦٧-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكَى رَاْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ))

[6586] اخرجه البخاری فی (صحيحه) ى الادب باب: رحمة الناس والبهائم برقم (٦٠١١) انظر (التحفة) برقم (١١٦٢٧)

[6587] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٥٢٩)

[6588] تقدم تخريجه برقم (٦٥٢٩)

[6588] ۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک شخص کی مانند ہیں، اگر اس کا سر تکلیف میں مبتلا ہے، اس کی خاطر سارا جسم بخار اور بے خوابی میں شریک ہے۔''

[6589] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ**))

[6589] ۔ حضرت نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اور اس کا سر دکھتا کرتا ہے سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔

[6590] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوَهُ

[6590] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

۱۹...... بَاب: النَّهْيِ عَنِ السِّبَابِ

باب ۱۹: گالی گلوچ سے ممانعت

[6591] ٦٨ - (٢٥٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((**الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ**))

[6591] ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باہمی گالی گلوچ کرنے والے دو شخص جو کچھ بھی کہتے ہیں، اس کا وبال گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے بشرطیکہ مظلوم زیادتی نہ کرے، حد سے تجاوز نہ کرے۔''

فائدہ:...... **ظالم سے بدلہ اور انتقام لینے کی اجازت ہے، اگرچہ عفو اور درگزر سے کام لینا افضل ہے اور بدلہ یہی ہے کہ جو بات اس نے کہی، جواباً وہی بات اس کو کہہ دی جائے، اس صورت میں آغاز کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ لیکن اگر وہ جواباً اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا ہے تو وہ بھی گناہ میں شریک ہے اور اپنے کیے کی سزا بھگتے گا۔**

[6589] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٦١٨)

[6590] تقدم تخريجه برقم (٦٥٢٩)

[6591] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٢)

٢٠......بَاب :اِسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُعِ

باب ٢٠ : عفو اور تواضع (انکساری وفروتنی) کا بہتر ہونا

[6592] ٦٩-(٢٥٨٨)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ))

[6592]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ بندے کوعفو و درگزر کرنے پر زیادہ عزت بخشتا ہے اور جو بھی اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے عجز و نیاز اپناتا ہے، اللہ اس کو رفعت و بلندی بخشتا ہے۔''

فائدہ:...... انسان اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے اگر مال خرچ کرتا ہے تو دنیا میں اس کے مال و دولت میں برکت پیدا ہوتی ہے، کم مال سے زیادہ ضرورتیں پوری ہوجاتی ہیں اور و مصائب و مشکلات میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہتا ہے، اسی طرح اس کا مال بچ رہتا ہے'' اسی طرح اس کی ظاہری کمی کا جبیرہ ہوجاتا ہے، اس طرح قیامت کے دن اس کو اس پر جو اجر وثواب حاصل ہوگا وہ بہت زیادہ ہے، ایک کھجور احد پہاڑ کے برابر ہوجائے گی۔اس طرح جو انسان دوسروں کو معاف کرتا ہے، ان کے نزدیک اس کا عزت و وقار بڑھ جاتا ہے اور لوگ اس کی تعریف وتوصیف کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی عزت میں اضافہ ہوگا اور جو انسان اللہ کی رضا کے لیے عاجزی وفروتنی اختیار کرتا ہے۔لوگوں کے دلوں میں اس کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے اور قیامت کے دن بھی اس کے درجات و مراتب میں رفعت و بلندی پیدا ہوگی۔

٢١......بَاب :تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ

باب ٢١ : غیبت اور بیان تراشی کی مرمت

[6593] ٧٠-(٢٥٨٩)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

[6592] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٣)

[6593] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٨٥)

قَالَ ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ))

[6593]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تیرا اپنے بھائی کا تذکرہ کرنا جسے وہ ناپسند کرے پوچھا گیا تو بتایئے اگر جو کچھ میں کہتا ہوں میرے بھائی میں موجود ہو فرمایا اگر جو کچھ تو کہتا ہے اس میں موجود ہے تو نے اس کی غیبت کی اور اس موجود نہیں تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی بھائی کی ایسی بات یا ایسا فعل یا حال بیان کرنا، جو اس کے اندر موجود ہے لیکن اس کے ذکر سے اس کو ناگواری اور اذیت پہنچتی ہے، کیونکہ اس سے وہ ذلیل وخوار ہوتا ہے اور اس کی تحقیر وتنقیص ہوتی ہے، یہ غیبت ہے، لیکن اگر وہ عیب یا نقص یا برائی اس کے اندر موجود ہی نہیں ہے تو پھر یہ غیبت نہیں ہے بلکہ بہتان اور الزام تراشی ہے جو غیبت سے زیادہ سخت اور سنگین ہے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں: غیبت یہ ہے کہ تم کسی انسان کے متعلق اس چیز کا ذکر کرو، جو اسے ناگوار گزرے خواہ اس کا تعلق اس کے دین سے یا دنیا سے یا اس کے نفس اور جسمانی بناوٹ سے، اس کے مال سے ہو یا اخلاق سے، لباس سے ہو یا اس کی چال ڈھال سے اس کے بیوی بچوں سے ہو یا والدین اور نوکروں چاکروں سے، خواہ یہ ذکر کلام سے ہو یا تحریر کر کے یا اشارہ کنایہ سے، لیکن یہ خیال رہے، عیوب ونقائص کا ذکر، غیبت اور گناہ اس صورت میں ہوگا، اگر اس کی دنیوی اور دینی طور پر کوئی ضرورت و حاجت نہیں ہے۔ اگر دوسروں کی خیر خواہی و ہمدردی یا کسی مفسدہ اور خرابی کے انسداد کے لیے شخص یا گروہ کی واقعی برائی دوسروں کے سامنے بیان کرنا ضروری ہو یا کسی شرعی، اخلاقی اور تمدنی مقصد کا حصول اس پر موقوف ہو تو پھر کسی شخص یا گروہ کی برائی، اس کا عیب ونقص اور کمزوری بیان کرنا غیبت نہیں ہوگا۔ بلکہ کار ثواب ہوگا۔ مثلاً کسی حاکم کے سامنے اس کے خلاف گواہی دینا، کسی پیشہ ور دھوکے باز کے دھوکہ سے لوگوں کو آگاہ کرنا، حضرات محدثین کا روایات کی جانچ پڑتال کے سلسلہ میں غیر عادل راویوں کے عیوب و نقائص بیان کرنا، دین و شریعت کی حفاظت اور مدافعت کے لیے ضروری اور اہل بدعت کی غلطیوں اور بدعتوں کا پردہ چاک کرنا اور لوگوں کو ان کی کرتوتوں سے آگاہ کرنا، غیبت نہیں ہے بلکہ ایک دینی فریضہ اور شرعی ضرورت ہے جس کے پورا کرنے پر اجر وثواب ملے گا۔

۲۲......بَاب: بِشَارَةِ مَنْ سَتَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَيْبَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ

باب ۲۲: اس شخص کے لیے خوشخبری جس کے عیوب پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ ڈالا کہ قیامت کو بھی اس کی پردہ پوشی ہوگی

[6594] ۷۱۔(۲۵۹۰)حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6594]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جس بندے کی دنیا میں پردہ پوشی فرماتا ہے قیامت کے دن بھی اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

[6595] ۷۲۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))

[6595]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا کوئی بندہ کسی بندے پر بھی دنیا میں پردہ نہیں ڈالتا مگر اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔

فائدہ:......اللہ تعالیٰ نے جس کے عیوب کی دنیا میں پردہ پوشی کی، قیامت کے روز اس کے جرائم اور معاصی سے اہل محشر کو آگاہ نہیں فرمائے گا۔ صرف اپنے سامنے اس سے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کروالے گا اور پھر فرمائے گا، میں نے دنیا میں تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کی تھی اور آج تمہیں معاف کرتا ہوں اور انسان کا انسان کے گناہوں کی پردہ پوشی کا مفہوم، باب تحریم الظلم میں گزر چکا ہے حدیث نمبر ۵۸۔

۲۳......بَاب: مُدَارَاةِ مَنْ يُتَّقَى فُحْشُهُ

باب ۲۳: کسی کی بدکلامی سے بچنے کے لیے اس سے نرم گفتگو کرنا

[6596] ۷۳۔(۲۵۹۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي

[6594] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٤٨)

[6595] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٥٨)

[6596] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما يجوز في اغتياب اهل الفساد

عَـائِشَةُ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ)) اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ ((يَاعَآئِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ اَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَآءَ فُحْشِهِ))

[6596] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے ملنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دو، یہ اپنے قبیلہ کا برا فرد یا برا آدمی ہے'' تو جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے نرمی سے گفتگو فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کے بارے میں جو کچھ فرمایا آپ کو معلوم ہے، پھر آپ نے اس سے نرمی سے بات چیت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے برے مرتبہ کا حامل وہ انسان ہوگا، جس کی بدزبانی یا بدکلامی سے بچتے ہوئے لوگ اس کو چھوڑ دیں یا الگ رہیں۔''

[6597] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ))

[6597] ۔امام صاحب اسی روایت کے ہم روایت دو اور اساتذہ سے اس فرق سے بیان کرتے ہیں کہ بئس رجل العشيرة کی جگہ بئس اخو العشيرة ہے، معنی ایک ہی ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، برے آدمی سے بھی درشتی اور سختی سے پیش نہیں آنا چاہیے بلکہ نرم گفتاری اور خندہ پیشانی سے اس کو متاثر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ پیار و محبت نرمی سے تو اس کو قریب کیا جا سکتا ہے اگر اس سے درشتی و سختی کا رویہ اختیار کیا جائے گا تو وہ بدکلامی اور فحش گوئی پر اتر آئے گا، اگرچہ دوسروں کو اس کی بری حرکات اور بری باتوں سے بچانے کے لیے آگاہ کر دیا جائے گا تا کہ وہ اس سے ہوشیار اور چوکنے رہیں اس کے فریب یا دھوکا کا شکار نہ ہو جائیں۔

← والريب برقم (٦٠٥٤) وفى باب: لم يكن النبى ﷺ فاحشا ولا متفاحشا برقم (٣١٣٢) وابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى حسن العشرة برقم (٤٧٩١) والترمذى فى (جامعه) فى البر والصلة باب: ما جاء فى المداراة برقم (١٩٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٥٤)

[6597] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٥٣٩)

۲۴......بَاب :فَضْلِ الرِّفْقِ

باب ٢٤: رفق ونرمی کی فضیلت

[6598] ٧٤-(٢٥٩٢)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يُحْرَمْ الرِّفْقَ يُحْرَمْ الْخَيْرَ

[6598] ۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جس کو نرمی و ملائمت سے محروم کیا گیا، وہ سرے سے خیر سے محروم کیا گیا۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، نرمی اور لوگوں کے لیے آسانی وسہولت پیدا کرنے کی صفت، اتنی بڑی چیز ہے اور اس کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ جو اس سے محروم رہا، گویا وہ اچھائی اور بھلائی سے یکسر محروم رہا، جس سے معلوم ہوا، انسان کی اکثر اچھائیوں اور بھلائیوں کا منبع (سرچشمہ) اور جڑ بنیاد اس کی نرم مزاجی ہے، اس لیے جو شخص اس سے محروم رہا، وہ ہر قسم کے خیر اور ہر اچھائی اور بھلائی سے محروم اور خالی ہاتھ رہا۔

[6599] ٧٥-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ

أَخْبَرَنَا جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ يُحْرَمْ الرِّفْقَ يُحْرَمْ الْخَيْرَ))

[6599] ۔امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''جو نرمی سے محروم رکھا جاتا ہے، وہ ہر خیر سے محروم رکھا جاتا ہے۔''

[6600] ٧٦-(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ

[6598] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في الرفق برقم (٤٨٠٩) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: الرفق برقم (٣٦٨٧) انظر (التحفة) برقم (٣٢١٩)

[6599] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٤١)

[6600] تقدم تخريجه برقم (٦٥٤١)

جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ ((مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ))

[6600] ۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو نرمی سے محروم رکھا گیا، ہر خیر سے محروم رکھا گیا، یا جو نرمی سے محروم کیا جائے گا، ہر خیر و بھلائی سے محروم رکھا جائے گا۔''

[6601] ۷۷۔(۲۵۹۳)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ))

[6601] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اے عائشہ! بے شک اللہ رفیق ہے، (سہولت و آسانی پیدا کرتا ہے) نرمی اور ملائمت کو محبوب رکھتا ہے اور وہ نرمی و مہربانی پر اتنا دیتا ہے، جتنا کہ درشتی اور سختی پر نہیں دیتا اور جتنا کہ نرمی کے سوا کسی اور چیز پر نہیں دیتا۔''

فائدہ:...... بعض لوگ اپنے معاملہ اور برتاؤ میں سخت گیر ہوتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ آدمی سخت گیری سے وہ کچھ حاصل کر لیتا ہے، جو نرمی سے حاصل نہیں ہوسکتا، گویا ان کے نزدیک درشتی اور سختی اور دشوار پسندی کار برآری کا ذریعہ اور حصول مقاصد کی کنجی ہے، آپ نے اس کی اصلاح فرماتے ہوئے، پہلے تو نرم خوئی کی عظمت اور صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ کی ذاتی صفت ہے، اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ محبوب ہے کہ اس کے بندے بھی باہمی معاملہ اور برتاؤ میں نرمی اپنائیں، پھر بتایا کہ مقاصد کا پورا ہونا یا نہ ہونا اور کسی چیز کا ملنا یا نہ ملنا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے، جو کچھ ہوتا ہے، اس کے فیصلہ اور مشیت سے ہوتا ہے اور اس کا ضابطہ یہ ہے کہ وہ نرمی پر اس قدر دیتا ہے، جس قدر درشتی اور سختی پر نہیں دیتا بلکہ نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی اتنا نہیں دیتا جس قدر نرمی پر دیتا ہے۔

[6602] ۷۸۔(۲۵۹۴)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ))

[6601] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۷۹۵۲)
[6602] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۱۶۴۹)

[6602] ۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا، ''نرمی اور ملائمت جس چیز میں بھی ہوتی ہے، اس کو مزین (خوبصورت) بنا دیتی ہے اور جس چیز سے سلب کر لی جاتی ہے، اس کو عیب دار، بدصورت بنا دیتی ہے۔''

فائدہ :......اس سے معلوم ہوا، کسی چیز میں رفق اور نرمی کا ہونا، اس کے خوبصورت اور حسین، اچھا اور عمدہ ہونے کا سبب بنتا ہے اور نرمی کو نظر انداز کر دینا، اس کے عیب اور نقص کا باعث بنتا ہے۔

[6603] ۷۹۔(. . .)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6603]۔ امام صاحب یہی حدیث، اپنے دو اور اساتذہ سے اس اضافہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر سوار ہوئیں، وہ کچھ اناڑی اور سرکش تھا تو وہ اس کو چکر دینے لگیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''نرمی کو اختیار کرو۔'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

۲۵......بَاب: النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدَّوَآبِّ وَغَيْرِهَا

باب۲۵: چوپاؤں (حیوانات) وغیرہ پر لعنت بھیجنا ممنوع ہے

[6604] ۸۰۔(۲۵۹۵)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ

[6604]۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر جا رہے تھے اور

[6603] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱٦٤۹)
[6604] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الجهاد باب: النهى عن لعن البهيمة برقم (۲٥٦۱) انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۸۳)

ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی، اس سے اکتا گئی اور اس عورت نے اس پر لعنت بھیجی، رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کو سن لیا، چنانچہ فرمایا: ''اس پر جو ساز و سامان ہے، وہ لے لو اور اس کو چھوڑ دو، کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔'' حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، گویا کہ میں اسے ابھی لوگوں میں چلتی پھرتی دیکھ رہا ہوں، کوئی شخص اس سے تعرض نہیں کر رہا۔

مفردات الحدیث ✻ **ضجرت:** عورت اس کی سست رفتاری سے اکتا گئی۔

فائدہ :......رسول اللہ ﷺ نے چوپاؤں پر لعنت بھیجنے سے منع فرمایا تھا، لیکن اس کے باوجود، اس عورت نے اپنی اونٹنی پر لعنت بھیجی تو آپ نے بطور سزا اس عورت کو حکم دیا کہ جب یہ اونٹنی ملعونہ ہے تو پھر اس کو ہمارے ساتھ کیوں لا رہی ہو، اس کو چھوڑ دو'' کیونکہ جو چیز اللہ کی رحمت سے محروم ہو، وہ خیر کا باعث نہیں بن سکتی۔

[6605] ٨١۔(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِ إِسْمَعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ))

[6605]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، حماد کی روایت میں یہ ہے، حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، گویا کہ میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں، وہ خاکی رنگ کی اونٹنی ہے اور ثقفی کی حدیث میں ہے، آپ نے فرمایا، ''اس پر جو سامان ہے، وہ لے لو اور اس کی پیٹھ ننگی کر دو، یعنی سامان اور پالان وغیرہ سب اتار دو، کیونکہ اس پر لعنت بھیجی گئی ہے۔''

[6606] ٨٢۔(٢٥٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمْ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ))

[6606]۔حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ ایک باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی، اس پر لوگوں کا کچھ سامان تھا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھ لیا اور پہاڑی راستہ تنگ ہو گیا تو اس نے (اونٹنی کو تیز کرنے کے لیے)

[6605] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٤٧)

[6606] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٦٠٤)

کہا چل، اے اللہ! اس پر لعنت بھیج، (کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے راستہ نہیں بنا رہی تھی)، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے ساتھ، وہ اونٹنی نہ رہے، جس پر لعنت کی گئی ہے۔''

[6607] ٨٣-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ ((لَا اَيْمُ اللّٰهِ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ)) اَوْ كَمَا قَالَ

[6607] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، معتمر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، ''نہیں، اللہ کی قسم،! ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے، جس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے۔'' یا جو آپ نے فرمایا۔

[6608] ٨٤-(٢٥٩٧) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ اَنْ يَكُونَ لَعَّانًا))

[6608] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدیق کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ لعنت بھیجنے والا ہو۔''

فائدہ :......صدیق، یعنی مومن کے لیے دوسروں پر لعنت بھیجنا اور ان کو اللہ کی رحمت سے دور ہونے کی بد دعا دینا مناسب نہیں ہے، کیونکہ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں اور دوسرے بھائی کے لیے وہ چیز پسند کرتے ہیں جو اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ہمدرد اور غم خوار ہیں۔

[6609] (. . .) حَدَّثَنِيهِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6609] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6610] ٨٥-(٢٥٩٨) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلَى اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا اَنْ

[6607] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٦٠٤)
[6608] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٢٣)
[6609] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٠٩٠)
[6610] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى اللعن برقم (٤٩٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٩٨٠)

كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُالْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((لَا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**

[6610] ۔ زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے، ام الدرداء رحمہا اللہ کو اپنی طرف سے کچھ گھر کی آرائش کا سامان بھیجا، (وہ اس کے ہاں مہمان تھیں)، پھر کسی رات کو عبدالملک رات کے وقت اٹھا اور اپنے خادم کو آواز دی تو گویا اس نے آنے میں تاخیر کی، چنانچہ اس نے اس پر لعنت بھیجی تو جب صبح ہوئی، حضرت ام الدرداء رحمہا اللہ نے اسے کہا، میں نے رات تجھے سنا تو نے جب اپنے خادم کو بلایا، اس پر لعنت بھیجی، میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''لعنت بھیجنا جن کی عادت ہے، وہ قیامت کے دن، سفارشی اور گواہ نہیں بن سکیں گے۔

مفردات الحدیث ❊ **أنجاد:** نَجَدٌ کی جمع ہے، گھر کی آرائش وزیبائش کا سامان۔

فائدہ :...... قیامت کے دن، مومن اپنے مومن بھائیوں کے بارے میں سفارش کریں گے، لیکن لعنت بھیجنا جن کا وطیرہ ہے وہ سفارش کرنے سے محروم ہو جائیں گے، اسی طرح وہ قیامت کے دن دوسری امتوں کے سامنے ان کے رسولوں کی پیغام رسانی کی شہادت نہیں دیں گے، یا اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی نعمت سے محروم رہیں گے، لیکن جن لوگوں پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے، ان پر لعنت بھیجنا، اس میں داخل نہیں ہے۔

[6611] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ

[6611] ۔ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[6612] ۸٦۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَأَبِي حَازِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ **((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**

[6611] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٥٥٣)

[6612] تقدم تخريجه برقم (٦٥٥٣)

[6612] ۔حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''بہت زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے روز گواہ ہوں گے نہ سفارشی۔''

لعانین سے مقصد یہ ہے کہ دوسروں پر لعنت بھیجنا ان کا شیوہ اور عادت ہے اگر کبھی کبھار یا ضرورت کے موقع اور محل پر یہ عمل سرزد ہو جائے تو وہ اس میں داخل نہیں ہے۔

[6613] ۸۷۔(۲۵۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((اِنِّی لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً))

[6613] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! مشرکوں کے خلاف بددعا فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو بس رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

فائدہ :......مشرکوں پر بلاسبب اور بلاوجہ لعنت بھیجنا درست نہیں ہے، ہاں اگر وہ مسلمانوں سے جنگ کریں، انہیں تنگ کریں اور ان کے خلاف سازشیں کریں تو پھر مخصوص حالات میں ان پر لعنت بھیجنا درست ہے، جیسا کہ قنوت نازلہ میں ان کے خلاف دعا کی جاتی ہے۔

۲۶......بَاب: مَنْ لَعَنَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْ سَبَّهُ اَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ اَهْلًا لِذٰلِكَ كَانَ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا وَّرَحْمَةً

باب ۲٦: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی پر لعنت بھیجنا یا اس کو برا بھلا کہنا، یا اس کے خلاف دعا کرنا جبکہ وہ اس چیز کا مستحق نہیں ہے، اس کے لیے تزکیہ و صفائی، اجر و ثواب اور رحمت کا باعث ہے

[6614] ۸۸۔(۲۶۰۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَیْءٍ لَا اَدْرِی مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ ((اَوَ مَا عَلِمْتِ

[6613] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳٤٥۲)

[6614] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷٦٤۸)

مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا))

[6614] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمی حاضر ہوئے اور آپ سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی، مجھے معلوم نہیں وہ کیا مسئلہ تھا تو آپ کو غصہ دلا دیا، چنانچہ آپ نے ان پر لعنت بھیجی اور سخت کلامی کی تو جب وہ دونوں چلے گئے، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اور کسی کو تو خیر میسر آ سکتی ہے، یہ دونوں تو اس کو حاصل نہیں کر سکتے، آپ نے پوچھا، ''یہ کیوں؟'' میں نے کہا، آپ نے ان پر لعنت بھیجی ہے اور ان کو برا بھلا کہا ہے، آپ نے فرمایا، ''کیا تمہیں معلوم نہیں ہے، میں نے اپنے رب سے کیا طے کیا ہے، کیا شرط کی ہے؟ میں نے کہا ہے، اے اللہ! میں صرف بشر ہوں (الہ نہیں ہوں) تو جس مسلمان پر میں لعنت بھیجوں یا اس کو برا بھلا کہوں تو اسے اس کے لیے پاکیزگی اور اجر کا باعث بنا دے۔''

فائدہ :...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آگے یہ قید آ رہی ہے کہ لَيْسَ لَهَا أَهْل، وہ اس کا مستحق نہیں ہے تو پھر میری لعنت اور تلخ کلامی اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت وتقرب کا باعث بنے، اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے غیر مستحق کے خلاف دعا کیوں فرمائی تو اس کا جواب یہ ہے، آپ نے یہ بات مومنوں کے بارے میں فرمائی ہے، جن پر انتہائی شفیق ومہربان ہیں، جیسا کہ وہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (توبہ آیت نمبر ۲۸)

''تمہاری بھلائی کا بہت خواہش مند، مومنوں کے ساتھ بہت شفقت فرمانے والا اور بہت مہربان۔''

اس لیے بعض دفعہ کوئی مومن غیر شعوری طور پر یا نادانستہ طور پر یا نفس وشیطان کے بہکاوے میں آ کر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے، جو اس کے لیے مناسب نہیں ہوتی، اور بعد میں اس کو بھی احساس ہو جاتا ہے اور آپ بھی بشری تقاضے کے تحت ناراض ہو کر اس پر لعنت بھیجتے یا اس کو برا بھلا کہہ سکتے تھے، جو آپ کی شفقت و رحمت اور مومنوں کے ساتھ خیر خواہی کے جذبہ کے مطابق نہ ہوتا، اس لیے آپ نے پیش بندی کے طور پر یہ شرط لگائی، کیونکہ آپ کی عادت مبارکہ یہی تھی، آپ درگذر اور چشم پوشی سے کام لیتے تھے، حتی کہ منافقوں کی باتیں بھی برداشت کر لیتے تھے اور آپ یہ کیسے گوارا کر سکتے تھے، آپ کے مخلص ساتھیوں کو آپ کی کسی دعا سے نقصان پہنچ جائے۔

[6615] (. . .) حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ

[6615] طریق ابی بکر بن ابی شیبۃ وابی کریب تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفۃ) برقم (۱۷۶۴۸)
وطریق علی بن حجر السعدی واسحاق بن ابراہیم تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفۃ) برقم (۱۲۴۵۲)

عِیسٰی بْنِ یُونُسَ کِلَاهُمَا عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیثِ جَرِیرٍ وَ قَالَ فِیْ حَدِیثِ عِیسٰی فَخَلَوَا بِهٖ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَاَخْرَجَهُمَا

[6615]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، عیسیٰ کی حدیث میں یہ ہے، ان دونوں نے آپ سے خلوت میں بات کی، چنانچہ آپ نے ان کو برا بھلا کہا اور لعنت بھیجی اور ان کو نکلوا دیا۔

[6616] ۸۹۔(۲۶۰۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِینَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَکٰوةً وَّرَحْمَةً))

[6616]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں ایک بشر ہی ہوں، (غصہ میں آ سکتا ہوں) تو جس مسلمان آدمی کو میں برا بھلا کہوں یا اس پر لعنت بھیجوں، یا اس کو سزا دوں تو اس چیز کو اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت بنا دے۔''

[6617] (۲۶۰۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّ فِیهِ ((زَکٰوةً وَّاَجْرًا))

[6617]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، صرف یہ فرق ہے کہ اس میں رحمت کی جگہ اجر کا لفظ ہے۔''

[6618] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا عِیسٰی بْنُ یُونُسَ کِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ مِثْلَ حَدِیثِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیثِ عِیسٰی جَعَلَ وَاَجْرًا وَ فِیْ حَدِیثِ اَبِی هُرَیْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِیْ حَدِیثِ جَابِرٍ

[6618]۔ امام صاحب مذکورہ بالا روایت، مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔ عیسیٰ رحمہ اللہ نے اجر کا لفظ ابو ہریرہ کی روایت میں کہا ہے اور رحمت کا لفظ حضرت جابر کی روایت میں۔

[6616] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٤۲۲)

[6617] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۱٦)

[6618] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۱٦)

[6619] ۹۰-(۲۶۰۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ ((اللّٰهُمَّ اِنِّى اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَىُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6619]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا،''اے اللہ! میں تجھ سے یہ عہد لیتا ہوں تو میرے ساتھ اس کے خلاف نہیں کرے گا، میں ایک بشر ہی تو ہوں، اس لیے جس مومن کو میں نے اذیت دی ہے، اس کو سخت سست کہا ہے، اس پر لعنت بھیجی ہے، اس کو سزا دی ہے تو اس کو اس کے لیے رحمت، پاکیزگی اور ایسی قربت بنا دے، جس کے ذریعہ تو اسے قیامت کے روز اپنا تقرب بخشے۔''

[6620] (...)حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِى الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اَوْ جَلَدُّهُ قَالَ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ وَهِىَ لُغَةُ اَبِى هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا هِىَ جَلَدْتُهُ

[6620] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧١٧)

[6620]۔امام صاحب یہی روایت، ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں، جَلَدْتُهُ کی جگہ جَلَدُّهُ ہے، ابوزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں، جَلَدُّهُ ابو ہریرہ کی لغت ہے، اصل میں جَلَدْتُهُ ہے۔

نوٹ:...... دال کا تا میں مدغم کر دینا جائز ہے، اس ادغام سے جَلَدُّهُ بن گیا۔

[6621] (...)حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[6621]۔امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6622] ۹۱-(...)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ

[6619] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٠٥)

[6621] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٢٨)

[6622] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٩٢٧)

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَاِنِّي قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6622] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''اے اللہ! محمد بشر ہی ہے، جس طرح بشر کو غصہ آتا ہے، اسے بھی غصہ آتا ہے اور میں تجھ سے عہد لیتا ہوں، جس کی تو ہرگز میرے ساتھ خلاف ورزی نہیں فرمائے گا، جس مومن کو میں نے اذیت دی ہے، یا اسے برا بھلا کہا ہے، یا میں نے اسے کوڑے مارے ہیں تو اس کو اس کے لیے کفارہ اور ایسی قربت بنا دے، جس کے ذریعہ تو اسے قیامت کے روز اپنا تقرب بخش دے۔''

[6623] ۹۲۔(...)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6623] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''اے اللہ! جس مسلمان بندے کو میں نے برا بھلا کہا ہے تو اسے اس کے لیے قیامت کے دن اپنی نزدیکی کا سبب بنا دے۔''

[6624] ۹۳۔(...)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[6624] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''اے اللہ! میں نے تجھ سے عہد لیا، جس کی تو میرے ساتھ خلاف ورزی نہیں فرمائے گا، جس مومن کو میں نے برا کہا ہے، یا اسے کوڑے لگائے ہیں، اس کو اس کے لیے قیامت کے دن کفارہ بنا دینا۔''

[6623] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب، قول النبی ﷺ (ومن آذيته فاجعله له زكاة ورحمة) برقم (٦٣٦١) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٣٣)

[6624] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٤٩)

[6625] ٩٤-(٢٦٠٢) حَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لَهُ زَكٰوةً وَّاَجْرًا

[6625]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میں بشر ہی تو ہوں اور میں نے اپنے رب عزوجل کے ساتھ یہ طے کیا ہے، جس مسلمان کو بندے کو میں برا بھلا کہوں، یا اسے سے سخت کلامی کروں، یہ چیز اس کے لیے پاکیزگی اور اجر بنے۔''

[6626] (. . .) حَدَّثَنِيهِ ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6626]۔ یہی روایت امام صاحب دو اور سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6627] ٩٥-(٢٦٠٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ اَنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي فَالْاٰنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ اَنَّكَ دَعَوْتَ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ **((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ شَرْطِي عَلٰى رَبِّي اَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّي فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ**

[6625] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٩)
[6626] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٥٩)
[6627] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٩٢)

اَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَّزَكُوةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ قَالَ اَبُو مَعْنٍ يُتَيِّمَةٌ بِالتَّصْغِيرِ فِى الْمَوَاضِعِ الثَّلاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ

[6627] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں کے پاس ایک یتیم بچی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم بچی کو دیکھا تو فرمایا، ''تو وہی ہے، (اتنی جلد جوان ہوگئی)؟ تو بڑی ہوگئی ہے، تیری عمر بڑی نہ ہو۔'' چنانچہ یتیم بچی روتی ہوئی ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ اے بیٹی! بچی نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خلاف دعا کی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو، اس لیے اب کبھی میری عمر زیادہ نہیں ہوگی۔ یا کہا میرا دور زیادہ نہ ہوگا، چنانچہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی جلدی دوپٹہ لپیٹتی ہوئی نکلیں، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا، اے ام سلیم! تمہیں کیا ہوا؟'' اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے میرے ہاں یتیم بچی کے خلاف دعا فرمائی ہے؟ آپ نے پوچھا،'' کیا واقعہ ہے؟ اے ام سلیم!'' اس نے عرض کیا، بچی کا گمان ہے، آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر نہ بڑھے اور اس کا دور یا عہد زیادہ نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، پھر فرمایا: ''اے ام سلیم! کیا تجھے معلوم نہیں ہے، میری اپنے رب کے ساتھ شرط ہے، میں نے اپنے رب سے طے کیا ہے، میں نے کہا، میں بشر ہی تو ہوں، جس طرح بشر راضی ہوتا ہے، میں راضی ہوتا ہوں اور جس طرح بشر غصہ میں آجاتا ہے، میں غصہ میں آجاتا ہوں تو جس کے خلاف بھی، میں اپنی امت سے ایسی دعا کروں، جس کا وہ مستحق نہیں ہے، اسے وہ اس کے لیے طہارت، پاکیزگی اور ایسی قربت بنا دے، جس کے سبب تو اسے قیامت کے دن اپنا تقرب بخشے۔'' ابو معن کی روایت میں يُتَيِّمَة کا لفظ تینوں جگہ مصغر ہے، یعنی يُتَيِّمَة ہے۔

[6628] ٩٦-(٢٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى حَمْزَةَ الْقَصَّابِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَانِى حَطْاَةً وَقَالَ ((اذْهَبْ وَادْعُ لِى مُعَاوِيَةَ)) قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَاْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِىَ اذْهَبْ فَادْعُ لِى مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِاُمَيَّةَ مَا حَطَانِى قَالَ قَفَدَنِى قَفْدَةً

[6628] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٣٢٤)

[6628] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، آپ نے آ کر میرے کندھوں کے درمیان پیار سے تھپکی دی اور فرمایا: ''جاؤ اور میرے لیے معاویہ کو بلا لو۔'' تو میں نے آ کر کہا، وہ کھانا کھا رہا ہے، آپ نے فرمایا: جاؤ اور میری خاطر معاویہ کو بلا لاؤ تو میں نے واپس آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہا ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔'' ابن مثنیٰ کہتے ہیں، میں نے اپنے استاد امیہ سے پوچھا، حَطَأَنِي کا کیا معنی ہے؟ اس نے کہا، قَفَدَنِي قَفْدَةً: گدی پر دھول ماری۔

فائدہ:......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بلانے گئے تو وہ روٹی کھا رہے تھے، وہ دیکھ کر واپس آ گئے اور آپ کو بتا دیا، اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کے بلانے کی اطلاع دی تھی، یا فوراً آنے کے لیے کہا تھا، اس لیے آپ نے عربوں کی عادت کے مطابق، بے تکلفی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے، جس طرح آج بھی ساتھی اور دوست بے تکلفی سے کھانے والے کو کہہ دیتے ہیں، تیرا پیٹ ہے یا تنور ہے، جو بھرنے کا نام ہی نہیں لیتا اور آپ نے ام سلیم کی یتیم بچی کو کہا تھا، اس کی عمر نہ بڑے یا حضرت حفصہ کو کہا تھا، عقری حلقی، بعض دفعہ کہا، تربت عينك، ایسے مواقع پر محض پیار و محبت اور بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہے، بددعا مقصود نہیں ہوتی، اس لیے امام مسلم اس کو ان حدیثوں میں لائے ہیں، جن میں بتایا گیا ہے کہ اگر میں اپنے کسی امتی کے خلاف ایسی دعا کروں، جس کا وہ مستحق نہ ہو تو اس کو اس کے لیے اجر و ثواب، رحمت اور تقرب کا باعث بنا، اس طرح یہ الفاظ ان کے حق میں دعا بن گئے۔

[6629] ۹۷۔(. . .)حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا اَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاخْتَبَاْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6629] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں آپ سے چھپ گیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

۲۷......بَاب: ذَمِّ ذِی الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ

باب ۲۷: دو رخے آدمی کی مذمت اور اس کے کرتوت کی حرمت

[6630] ۹۸۔(۲۵۲۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

[6629] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٣٢٤)
[6630] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٥٤)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِی يَاْتِی هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ)) [راجع: ٦٤٥٤]

[6630] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو رخا بدترین لوگوں میں سے ہے، جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور۔''

فائدہ :......بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب دو آدمیوں یا دو جماعتوں میں اختلاف اور تنازع ہو تو وہ ہر فریق کے پاس جا کر دوسرے فریق کے خلاف بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہیں، یا کسی کے ساتھ جب ملتے ہیں، یا اس کی مجلس میں ہوتے ہیں تو اس کے ساتھ اپنے حسن تعلق کا اظہار کرتے ہیں اور خوشامد و چاپلوسی کی تمام حدود عبور کر جاتے ہیں، لیکن جب وہ چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے، اس کی تحقیر و تنقیص اور برائی و بدخواہی کی باتیں کرتے ہیں، اس کو عربی میں "ذوالوجہین" اور اردو میں ''دورخا'' کہتے ہیں اور ظاہر ہے، یہ طرز عمل ایک طرح کی منافقت اور ایک قسم کی دھوکہ بازی ہے اور یہ ایک انتہائی خطرناک اور سنگین جرم ہے، جس کو آج کل ایک خوبی و کمال سمجھا جاتا ہے اور یہ انسان کی ذہانت و فطانت اور دانشمندی کی علامت بن چکا ہے اور ڈپلومیسی کہلاتا ہے۔لیکن ایسا انسان آخر کار رسوا اور ذلیل ہوتا ہے۔

[6631] ۹۹۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِی حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِی يَاْتِی هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ))

[6631] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''دورخا شخص بدترین انسان ہے، ان لوگوں کے ساتھ ایک چہرے سے ملتا ہے اور ان لوگوں کے ساتھ دوسرے چہرے کے ساتھ ملتا ہے۔''

[6632] ۱۰۰۔(. . .)حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنِی ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

[6631] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٥٥)

[6632] طريق حرملة بن يحيى عن ابن واهب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٧) وطريق زهير بن حرب عن جرير عن عمارة تقدم تخريجه فی فضائل الصحابة باب: خيار الناس برقم (٦٤٠٢)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِی یَاْتِی هٰؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاۤءِ بِوَجْهٍ))

[6632] ۔امام صاحب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دو رخے شخص کو بدترین لوگوں میں سے پاؤ گے، جو ان لوگوں کے پاس ایک رخ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

۲۸...... بَاب: تَحْرِیمِ الْكَذِبِ وَبَیَانِ مَایُبَاحُ مِنْهُ

باب ۲۸: جھوٹ کی حرمت اور اس کی مباح صورت

[6633] ۱۰۱۔(۲۶۰۵) حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ

اُمَّهٗ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِی مُعَیْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللّٰاتِی بَایَعْنَ النَّبِیَّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقُولُ ((لَیْسَ الْكَذَّابُ الَّذِی یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُولُ خَیْرًا وَیَنْمِی خَیْرًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ یُرَخَّصُ فِی شَیْءٍ مِمَّا یَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِی ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ وَحَدِیثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِیثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا

[6633] ۔حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا، جو پہلے ہجرت کرنے والیوں اور نبی اکرم ﷺ سے بیعت کرنے والیوں سے ہیں، بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے، وہ جھوٹا نہیں ہے، اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات دوسروں کی طرف منسوب کرتا ہے'' ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، لوگ جس کو جھوٹ کہتے ہیں، میں نے اس کی صرف تین مواقع پر رخصت سنی ہے، جنگ و جہاد، لوگوں کے درمیان صلح کرانا اور مرد کا اپنی بیوی سے بات کرنا اور بیوی کی اپنے خاوند سے گفتگو۔

[6633] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصلح باب: لیس الكاذب الذی یصلح بین الناس برقم (۲۶۹۲) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: فی اصلاح ذات البین برقم (۴۹۲۰) وبرقم (۴۹۲۱) والترمذی فی (جامعه) فی البر والصلة باب: فی اصلاح ذات البین برقم (۱۹۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۵۳)

مفردات الحدیث ✽ يَنْمِي خَيْراً: ایک فریق کی دوسرے فریق تک اچھی اور بہتر بات پہنچاتا ہے، تاکہ ان کے درمیان صلح کرواسکے، أو يَقُوْلُ خيرًا: اور اچھا اثر ڈالنے والی بات بیان کرتا ہے اور بری بات سے خاموشی اختیار کرتا ہے، وہ نقل نہیں کرتا۔

فائدہ :...... کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو آدمیوں یا دو گروہوں میں سخت نزاع اور رنجش ہے، ہر فریق دوسرے کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتا ہے، ان میں بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں، جو باہمی اختلاف اور نزاع کو ختم کرنے یا کم از کم، کم کرنے کا باعث بن سکتی ہیں، ایسی صورت میں اگر کوئی نیک نیت اور مخلص انسان دونوں فریقوں میں صلح کرانے کی کوشش کرتا ہے اور اس کے لیے ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو خیر اندیشی کی باتیں پہنچاتا ہے، جن سے عداوت و اختلاف کی آگ ٹھنڈی ہو سکے اور خوش گمانی اور مصالحت کی فضا پیدا ہو سکے اور ایک دوسرے کی مخالفت و عداوت میں کہی گئی باتیں چھپا لے تو یہ اچھی اور بہتر بات ہے، اسی طرح جنگ و جدال میں توریہ و تعریض سے کام لیا جا سکتا ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کو خوش کرنے کے لیے ایک دوسرے سے محبت و پیار کے اظہار میں مبالغہ سے کام لے سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے اچھے اچھے جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں تو یہ جھوٹ نہیں ہے، تفصیل کتاب الجہاد میں، باب جواز الخداع فی الحرب ''لڑائی میں دھوکا کا جواز'' میں گزر چکی ہے۔

[6634] (. . .)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ

[6634]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں اور اوپر کی روایت میں جس قول کو ابن شہاب کی طرف منسوب کیا گیا ہے، اس کو حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا قول قرار دیا ہے۔ وہ اس کو آپ کا قول قرار دیتی ہیں۔

[6635] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمٰى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[6635]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے ''نمیٰ خیرا'' تک بیان کرتے ہیں، اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

[6634] تقدم تخریجه في الحديث السابق برقم (٦٥٧٦)
[6635] تقدم تخریجه برقم (٦٥٧٦)

۲۹......بَاب: تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

باب ۲۹: چغلی کی حرمت

[6636] ۱۰۲-(۲۶۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اَلَا ((اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا))

[6636]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں، کون سی چیز تعلق ختم کرنے والی اور انتہائی سنگین جھوٹ ہے؟ چغل خوری اور لوگوں کے درمیان لگائی بجھائی ہے۔'' اور محمد ﷺ نے فرمایا، ''آدمی سچ بولتا رہتا ہے، حتی کہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا رہتا ہے، حتی کہ کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✻ **العِضَهُ:** ٹکڑا، قطعہ، کیونکہ چغلی، لوگوں کو ایک دوسرے سے کاٹ دیتی ہے۔

العضۃ: جھوٹ، جادو، یہ بہت سنگین سخت حرام چیز القَالَةُ بَيْنَ النَّاس، لوگوں میں پھیل جانے والی بات۔

فائدہ:...... کسی کی ایسی بات دوسرے کو پہنچانا جو دوسرے آدمی کی بدگمانی اور ناراض کر کے باہمی تعلقات کو بگاڑ دے، انتہائی سنگین جرم اور گناہ عظیم ہے، کیونکہ اس سے باہمی بغض و عداوت اور مخالفت و منافرت جنم لیتی ہے، جبکہ شریعت تعلقات کی درستی و خوشگواری اور باہمی ہمدردی و خیرخواہی کے جذبات ابھارنا چاہتی ہے، علامہ زبیدی لغوی نے لکھا ہے، اکسانے، بھڑکانے اور فساد ڈالنے کے لیے کسی کی بات کو پھیلانا نمیمہ ہے۔

۳۰......بَاب: قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ

باب ۳۰: جھوٹ کی قباحت اور سچ کا حسن وفضیلت

[6637] ۱۰۳-(۲۶۰۷) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ

[6636] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۵۱٤)

[6637] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: قوله تعالى: ﴿يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين﴾ برقم (٦٠٩٤) انظر (التحفة) برقم (۹۳۰۱)

اِبْـرَاهِیمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الـصِّدْقَ يَهْدِی اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِی اِلَی الْـجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰی يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِی اِلَی الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِی اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰی يُكْتَبَ كَذَّابًا))

[6637]۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ سچ نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے اور بلاشبہ آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے، حتی کہ صدیق (انتہائی سچا، جس کے قول و فعل میں یکسانیت ہو) لکھ دیا جاتا ہے اور یقیناً جھوٹ برائی اور بدکاری کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور بدکاری دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، (جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے) حتی کہ کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ صِـدِّیق: جس کے قول و فعل اور زبان و دل میں موافقت ہو، کیونکہ صدق قول کے دل اور واقعہ کے مطابق ہونے کا نام ہے اور جو انسان صدق کو اختیار کرتا ہے، وہ اللہ کے ہاں صدیق ٹھہرتا ہے اور ان کا ثواب پائے گا اور لوگوں کے ہاں بھی سچا سمجھا جائے گا، اس کے برعکس جو جھوٹ بولنے کو عادت بنا لیتا ہے، وہ اللہ کے ہاں جھوٹا ٹھہرتا ہے اور ان ہی کی سزا اور عقوبت کا مستحق ہوگا اور لوگوں میں بھی جھوٹا مشہور و معروف ہوگا۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، سچ بولنا بذات خود اچھی اور پسندیدہ عادت ہے، جس کی خاصیت اور امتیاز یہ ہے کہ آدمی کو زندگی کے تمام پہلوؤں میں نیک کردار اور صالح بنا کر جنت کا مستحق بنا دیتی ہے، کیونکہ ''بِرّ'' تمام امور کے مجموعہ کا نام ہے اور ہمیشہ سچ بولنے والا آدمی مقام صدیقیت پر فائز ہو جاتا ہے، اس کے برعکس جھوٹ بولنا بذات خود ایک خبیث اور بری خصلت ہے، جس کی خاصیت، انسان کے اندر فسق و فجور اور بدی کا میلان و رجحان پیدا کر کے، اس کی پوری زندگی کو بدکاری کی زندگی بنا کر دوزخ میں پہنچاتا ہے اور جھوٹ بولنے کا عادی، کذابیت کے درجے تک پہنچ کر اللہ کی لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

[6638] ۱۰٤۔(. . .) حَـدَّثَـنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِی وَائِلٍ

عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِی اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰی يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَاِنَّ

[6638] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٥٨٠)

الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ)) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[6638] ۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدق، وفاداری اور ادائے حقوق کا نام ہے اور وفاداری جنت تک پہنچا دیتی ہے اور انسان سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، حتی کہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بدکرداری کا نام ہے اور بدکاری دوزخ تک پہنچاتی ہے اور انسان جھوٹ بولنے کا قصد کرتا رہتا ہے، حتی کہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں، قال رسول اللہ ﷺ کی جگہ عن النبی ﷺ ہے۔

مفردات الحدیث ✻ بِرّ کا عربی لغت میں اصل مفہوم، کسی کا حق پورا کرنا ہے، اس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے اور اس کے مقابلہ میں فُجُور، راہ سے ہٹ جانے اور استقامت سے کنارہ کشی اختیار کر لینے کا نام ہے۔

[6639] ۱۰۵-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا))

[6639] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سچائی کو لازم پکڑو، کیونکہ سچائی نیکی و وفاداری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور نیک کرداری جنت تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کر لیتا ہے، حتی کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور تم جھوٹ بولنے سے بچتے رہے، کیونکہ جھوٹ بدکاری کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور بدکرداری دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کر لیتا ہے، حتی کہ اللہ کے ہاں کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔''

[6639] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: في التشديد في الكذب برقم (٤٩٨٩) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في الصدق والكذب برقم (١٩٧١) انظر (التحفة) برقم (٩٢٦١)

[6640] (. . .) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسٰى ((وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ))

[6640]۔ امام صاحب یہی حدیث اپنے دو اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں،، عیسیٰ کی روایت میں یتحری الصدق (سچ کو اختیار کرتا ہے) وَیَتَحری الکذب) جھوٹ کو اختیار کرتا ہے) نہیں ہے اور ابن مسہر کی روایت میں ہے،''حتّٰی یکتبَهُ اللّٰهُ۔'' حتی کہ اللہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

۳۱...... بَاب: فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَبِأَيِّ شَيْءٍ يَذْهَبُ الْغَضَبُ

باب ۳۱: غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھنے والے کی فضیلت اور غصہ کس طرح ختم کیا جاتا ہے

[6641] ۱۰۶-(۲۶۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ ((لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)) قَالَ ((فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ ((لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

[6641] ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا،''تم اپنے اندر رَقُوب (بے اولاد) کس کو سمجھتے ہو؟'' ہم نے کہا، جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا:''وہ رَقُوب نہیں ہے، لیکن وہ شخص رَقُوب ہے جس نے اپنے آگے کسی بچہ کو نہ بھیجا ہو، (جو قیامت کے دن اس کو آگے لینے کے لیے آئے) آپ نے پوچھا،''تم اپنے اندر شہ زور (گرانے والا) کس کو سمجھتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا، جس کو کوئی پچھاڑ نہ سکے، آپ نے فرمایا:''وہ طاقتور نہیں ہے، بلکہ طاقت ور پہلوان وہ ہے، جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

[6640] تقدم تخريجه برقم (٦٥٨٢)

[6641] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: من كظم غيظا برقم (٤٧٧٩) انظر (التحفة) برقم (٩١٩٣)

مفردات الحدیث ✲ رَقُوب: جس کی اولاد نہ بچے، صُرَعَة: شہ زور، پہلوان، جو مدمقابل کو پچھاڑ دے اور کوئی اس کو پچھاڑ نہ سکے۔

فائدہ :...... عام طور پر لوگ اسی کو لاولد خیال کرتے ہیں، جس کی اولاد زندہ نہ رہے، جبکہ شرعاً وہ لاولد ہے، جس کی زندگی میں، اس کی اولاد فوت نہیں ہوتی کہ وہ اس کی موت پر اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کے لیے صبر کرے اور قیامت کے دن وہ اس کے لیے پیش رو اور پیشوا بن سکے، اسی طرح زور آور، پہلوان اس کو خیال کیا جاتا ہے، جو مدمقابل کو پچھاڑ دے، جبکہ شرعی نقطہ نظر سے شہ زور اور پہلوان وہ ہے، جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے، کیونکہ سب سے بڑا اور بہت ہی مشکل کام، اپنے نفس کو زیر کرنا اور اس پر قابو پانا ہے، اس لیے نفس کو سخت ترین دشمن قرار دیا جاتا ہے اور خاص کر غصہ کی صورت میں تو اس پر قابو نہایت کٹھن اور مشکل کام ہے، اس لیے آپ نے فرمایا کہ طاقتور اور پہلوان کہلانے کا اصل اور صحیح حقدار، وہ اللہ کا بندہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے اور نفسانیت اس سے کوئی بیجا حرکت اور غلط کام نہ کروا سکے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال اور خوبی یہ نہیں ہے اور نہ بندہ سے یہ مطالبہ ہے کہ اس کو غصہ آئے ہی نہیں، کیونکہ کسی کی سخت ناگوار حرکت پر غصہ آنا ایک طبعی اور فطرتی جذبہ ہے، جس کو ختم نہیں کیا جا سکتا، مطلوب یہ ہے کہ غصہ کی کیفیت کے وقت نفس پر پورا قابو رہے، ایسا نہ ہو کہ غصہ سے مغلوب ہو کر انسان خلاف شریعت اور شان بندگی کے منافی حرکات کا مرتکب ہو جائے۔

[6642] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰی بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ

[6642]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6643] ۱۰۷۔(۲۶۰۹)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی وَعَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَا كِلَاهُمَا قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِی يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

[6642] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٥٨٤)

[6643] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الادب باب: الحذر من الغضب برقم (٦١١٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٣٨)

[6643] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاقتور، مدمقابل کو پچھاڑ دینے والا نہیں ہے، طاقتور اور مضبوط تو بس وہ ہے، جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔''

[6644] ۱۰۸۔(. . .)حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِی حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((**لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ**)) قَالُوا فَالشَّدِيدُ اَيُّمَ هُوَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((**الَّذِی يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ**))

[6644] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''شہ زور وہ نہیں ہے جو بہت گرانے والا ہے،'' صحابہ کرام نے پوچھا تو پھر شہ زور کون ہے؟ اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔''

[6645] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِهْرَامَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ

[6645] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6646] ۱۰۹۔(۲۶۱۰)حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ اَوْدَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**اِنِّی لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِی يَجِدُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**)) فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرٰی بِی مِنْ جُنُونٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرٰی وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ

[6644] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۸۵)

[6645] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۸۵)

[6646] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی بدء الخلق باب: صفة ابليس وجنوده برقم (۳۲۸۲) وفی الادب باب: ما ينهی عن السباب واللعن برقم (۶۰۴۸) وفی باب: الحذر من الغضب برقم (۶۱۱۵) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما يقال عند الغضب برقم (۴۷۸۱) انظر (التحفة) برقم (۴۵۶۶)

[6646] ۔حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گالی گلوچ کرنے لگے اور ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور رگیں پھولنے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ایک بول جانتا ہوں، اگر یہ وہ کہہ لے تو جو کیفیت یہ پا رہا ہے، ختم ہو جائے گی، یہ کہے میں مردود شیطان سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم'' تو اس آدمی نے کہا، کیا آپ مجھے پاگل خیال کرتے ہیں؟ ابن العلاء کی روایت میں هَلْ تَرىٰ ہے اور الرَّجُل کا لفظ نہیں ہے۔

مفردات الحدیث اَوْدَاج: وَدَجٌ کی جمع ہے، گردن کی رگیں۔

فائدہ: ......غصہ سے بے قابو ہونا، شیطانی حرکت ہے، جس پر انسان کو شیطان اکساتا ہے، اس لیے اس کا علاج، شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا ہے اور غصہ کی حالت میں انسان اعتدال سے نکل جاتا ہے اور یہ جنون و دیوانگی کی ایک صورت ہے جس کے سبب انسان فہم و شعور سے عاری ہو جاتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں رہتا مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے، اس لیے دیوانہ کبھی اپنے دیوانہ ہونے کو تسلیم نہیں کرتا، اس کم فہمی اور نا سمجھی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اس غضب ناک آدمی نے کہا، کیا میں پاگل ہوں؟ بعض روایات میں آیا ہے اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے پھر بھی غصہ زائل نہ ہو تو لیٹ جائے۔

[6647] ۱۱۰۔(. . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ((**اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**)) فَقَامَ اِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم آنِفًا قَالَ ((**اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ**)) الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَمَجْنُونًا تَرَانِي

[6647] ۔حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں میں تلخ کلامی اور تکرار ہوا، ان میں سے ایک غصہ میں لال پیلا ہو رہا تھا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کیفیت کو دیکھ کر فرمایا، ''میں ایک کلمہ (بول) جانتا ہوں، اگر یہ وہ کلمہ کہہ لے تو اس کا غصہ فرو ہو جائے، یعنی ''اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم'' تو ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر اس آدمی کے پاس گیا اور کہا، کیا جانتے ہو، ابھی ابھی

[6647] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٥٨٩)

رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ''میں ایک بول جانتا ہوں، اگر یہ کہہ لے تو اس کی یہ کیفیت دور ہو جائے، "اعوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم" تو اس آدمی نے اسے جواب دیا، کیا تم مجھے پاگل دیکھتے ہو؟

فائدہ:......سنن ابی داؤد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے حضور اکرم ﷺ سے سن کر جا کر سمجھانے والا شخص حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے۔

[6648] (. . .) وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6648]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۳۲...... بَاب: خُلِقَ الْاِنْسَانُ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

باب ۳۲: بے قابو ہونا انسان کی سرشت ہے

[6649] ۱۱۱۔(۲۶۱۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ))

[6649]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جب اللہ نے جنت میں آدم علیہ السلام کی صورت (پتلا) بنائی تو جب تک چاہا اسے اسی طرح چھوڑے رکھا، چنانچہ ابلیس اس کے گرد گھومنے لگا، دیکھتا تھا، وہ کیا ہے، جب اس نے اسے اندر سے کھوکھلا اور پیٹ والا دیکھا، سمجھ گیا کہ اسے ایسی بناوٹ دی گئی ہے کہ وہ خود پر قابو نہ رکھ سکے گا۔''

[6650] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا عَنْ حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6650]۔ امام صاحب اس قسم کی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......اندر سے خالی اور کھوکھلا ہونا، یا پیٹ والا ہونا، اس بات کی علامت ہے کہ یہ اپنی خواہشات کا اسیر ہو گا، اپنی خواہشات و مفادات پر آسانی سے غالب نہیں آسکے گا، اس لیے اس کو بہکانا، پھسلانا، آسان ہوگا اور

[6648] تقدم تخريجه برقم (٦٥٨٩)

[6649] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٦)

[6650] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٦)

واقعتاً یہی صورتحال ہے، شیطان انسان پر اس کی خواہشات اور لذائذ کے ذریعہ سے قابو پاتا ہے اور انسان اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لیے فرمان باری ہے۔

﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى o فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾ (النازعات:۴۰۔۴۱)

''رہا وہ انسان جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہشات سے باز رکھا تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہوگا۔''

۳۳......بَاب: النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

باب ۳۳: چہرہ پر مارنا ممنوع ہے

[6651] ۱۱۲۔(۲۶۱۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبْ الْوَجْهَ

[6651]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔''

فائدہ:......انسان کے حسن و جمال اور خوبصورتی کا مظہر اس کا چہرہ ہے، جو ایک انتہائی نازک اور لطیف عضو ہے اور مار کو برداشت نہیں کر سکتا، مار سے انسان کا چہرہ بگڑ سکتا ہے، جس سے اس کا حسن و جمال متاثر ہوگا، کیونکہ چہرے کی مار پیٹ سے انسان کی آنکھ کی بینائی زائل ہو سکتی ہے، آنکھ متاثر ہو سکتی ہے، اس کی دوسری وجہ آگے آ رہی ہے۔

[6652] (. . .)حَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ))

[6652]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں قَاتَلَ کی جگہ ضَرَبَ کا لفظ ہے۔

[6653] ۱۱۳۔(. . .)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ))

[6653]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے (پر مارنے) سے بچاؤ کرے۔''

[6651] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۹۲)
[6652] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۰۳)
[6653] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۹۶)

[6654] ١١٤ـ(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا اَيُّوبَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ))

[6654] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے پر طمانچہ بالکل نہ مارے۔''

[6655] ١١٥ـ(. . .)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُورَتِهِ))

[6655] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرے سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔''

فائدہ:......آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے، بعض روایات سے اس کی تفسیر ہو جاتی ہے کہ انسان کے چہرے کی صورت رحمٰن کے چہرے کی صورت پر ہے اور قرآن وسنت میں اللہ کے لیے وجہ کا لفظ آیا ہے، لیکن جس طرح اس کے قدم، سمع وبصر کی کیفیت کو سمجھنا ممکن نہیں ہے، اس کی صورت کی ماہیت اور حقیقت کو جاننا بھی ممکن نہیں ہے، انسان مخلوق ہے، اس لیے اس کی صورت اس کی شان کے مطابق ہے اور رحمٰن خالق ہے، اس لیے اس کی صورت اس کے شان ومقام کے لائق ہوگی اور اسی صورت میں وہ محشر میں مومنوں کے سامنے آئے گا اور لوگ اس کو پہچان لیں گے، اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو پھر یہ معنی کرنا ممکن تھا کہ رحمان نے اسے اپنی پسندیدہ شکل وصورت پر پیدا کیا ہے، اس لیے مار کر اسے بگاڑو نہیں، کیونکہ خوبصورتی کا حقیقی مظہر انسان کا چہرہ مہرہ ہی ہے، اگرچہ سارا جسم ہی اس نے اپنی پسند کے مطابق احسن تقویم بنایا ہے۔

[6656] ١١٦ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ مَالِكٍ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ اَبُو اَيُّوبَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا ((قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ))

[6654] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٥٨)

[6655] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٥٨)

[6656] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٥٨)

[6656] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم میں سے کوئی شخص جب اپنے بھائی سے لڑ پڑے تو چہرے سے پرہیز کرے۔''

۳۴...... بَاب: الْوَعِيدُ الشَّدِيدُ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

باب ۳۴: جو انسان لوگوں کو ناحق دکھ پہنچائے، اس کے لیے سخت وعید ہے

[6657] ۱۱۷ ۔ (۲۶۱۳) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُؤُسِهِمْ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا))

[6657] ۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہشام بیان کرتے ہیں کہ ان کا گزر شام میں کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا، جو دھوپ میں کھڑے کیے گئے تھے اور ان کے سروں پر روغن زیتون ڈالا گیا تھا، انہوں نے پوچھا، یہ کیا ہو رہا ہے؟ انہیں بتایا گیا ہے، انہیں خراج (نہ دینے) کی پاداش میں عذاب دیا جا رہا ہے تو انہوں نے کہا، ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، ''اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں لوگوں کو (ناجائز) عذاب دیتے ہیں۔''

فائدہ:...... شرعی اصولوں اور ضوابط کے مطابق کسی کو جسمانی حد یا تعزیر لگانا جرم نہیں ہے، اگر کوئی حکمران ناجائز طور پر کسی کو حد لگاتا ہے، یا سزا دیتا ہے تو وہ قیامت کے دن سزا کا مستحق ہوگا، ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس لیے سنائی تاکہ سزا دینے والے اپنے فعل پر غور کر لیں کہ ہمارا یہ فعل صحیح ہے یا غلط ہے۔

[6658] ۱۱۸ ۔ (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا

[6658] ۔ حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے باپ (عروہ رحمہ اللہ) سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما کا گزر شام کے کچھ کسانوں پر ہوا، انہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا تو انہوں نے پوچھا، ان کا کیا معاملہ ہے؟

[6657] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الخراج والامارة والفی باب: فی التشديد فی جباية الجزية برقم (۳۰۴۵) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۳۰)

[6658] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۶۶۰۰)

لوگوں نے بتایا، انہیں جزیہ (کی وصولی) کی خاطر روکا گیا ہے، چنانچہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں۔''

[6659] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَاَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا

[6659]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں، ہشام سے جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے، ان دنوں ان لوگوں کے فلسطین میں امیر حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ تھے تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے ان کو چھوڑنے کا حکم دیا اور وہ چھوڑ دیئے گئے۔

فائدہ:...... جزیہ کو خراج بھی کہہ دیتے ہیں، اس لیے بعض روایتوں میں خراج (لگان) کا لفظ آیا ہے۔

[6660] ۱۱۹۔(. . .) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ

هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِّنَ النَّبَطِ فِي اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا))

[6660]۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہما نے حمص کے گورنر کو دیکھا کہ اس نے جزیہ کی ادائیگی کے لیے کچھ کسانوں کا دھوپ میں کھڑا کیا ہوا ہے تو انہوں نے پوچھا، یہ کیا سزا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ''اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا، جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔''

فائدہ:...... جزیہ اور خراج سے مراد وہ رقم ہے جو مسلمانوں کے علاقہ میں رہنے والے غیر مسلموں سے ان کے تحفظ اور پناہ دینے کے باعث وصول کی جاتی تھی۔

[6659] تقدم تخريجه برقم (٦٦٠٠)

[6660] تقدم تخريجه برقم (٦٦٠٠)

٣٥.....بَاب: اَمْرِ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِيْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوقٍ اَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْمَوَاضِعِ الْجَامِعَةِ لِلنَّاسِ اَنْ يُّمْسِكَ بِنِصَالِهَا

باب ٣٥: جو شخص مسجد، بازار وغیرہ ایسی جگہوں سے گزرے، جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں، اس کو ہتھیار کے پھل پکڑنے کا حکم دیا جائے گا

[6661] ١٢٠ ـ(٢٦١٤)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا**))

[6661] ـ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی مسجد سے تیر لے کر گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تیروں کے پیکان کو پکڑ لو۔''

[6662] ١٢١ ـ(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰى نُصُولَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَّاْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا

[6662] ـ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی تیر لے کر مسجد سے گزرا، جن کے پیکان کھلے ہوئے (ننگے) تھے تو آپ نے اسے ان کے پیکان پکڑنے کا حکم دیا، تا کہ کسی مسلمان کو خراش نہ لگا دے۔''

مفردات الحدیث ❊ **نصل نُصُول:** تیر یا نیزے کی انی، پھل، نوک دار لوہا۔

[6663] ١٢٢ ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

[6661] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الصلاة باب: یاخذ بنصول النبل اذ مر فی المسجد برقم (٤٥١) وفی الفتن باب: قول النبی ﷺ: (من حمل علینا السلاح فلیس منا) برقم (٧٠٧٣) والنسائی فی (المجتبی) فی المساجد باب: اظهار السلاح فی المسجد برقم (٧١٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: من کان معه سهام فلیاخذ بنصالها برقم (٣٧٧٧) انظر (التحفة) برقم (٢٥٢٧)

[6662] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن باب: قول النبی ﷺ: (من حمل علینا السلاح فلیس منا) برقم (٧٠٧٤) انظر (التحفة) برقم (٢٥١٣)

[6663] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب: فی النبل یدخل به المسجد برقم (٢٥٨٦) انظر (التحفة) برقم (٢٩١٩)

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا وَ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ

[6663] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک آدمی کو جو مسجد میں تیروں کا صدقہ کر رہا تھا، حکم دیا کہ وہ مسجد سے تیروں کے پیکان پکڑے بغیر نہ گزرے، ابن رمح کی روایت میں يَتَصَدَّقَ کی جگہ يَصَّدَّقَ ہے، یعنی تا کو صاد میں مدغم کر دیا گیا۔

[6664] ۱۲۳۔(۲۶۱۵)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ اَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهٖ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا))** قَالَ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى وَاللّٰهِ مَا مُتْنَا حَتّٰى سَدَّدْنَاهَا بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ

[6664] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ میں تیر لے کر مجلس میں یا بازار سے گزرے تو وہ اس کا پیکان پکڑ لے، پھر اس کے پیکان کو پکڑ لے، پھر اس کے پیکان کو پکڑ لے۔'' یعنی خوب اچھی طرح پکڑ لے، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کی قسم، ہم نے مرنے سے پہلے، ایک دوسرے کے چہرے (رخ) کی طرف سیدھے کر لیے۔

فائدہ :...... **نبی اکرم ﷺ کی تلقین اور تاکید یہ تھی کہ جس جگہ لوگوں کا اجتماع ہو، وہاں ہتھیار یا کوئی خطرناک چیز اس انداز سے نہ لے جائے کہ دوسروں کو اس سے تکلیف پہنچے، لیکن آپ کے فرمان کے برعکس بعد میں لوگ ہتھیار لے کر ایک دوسرے کے سامنے آ گئے اور آج بدقسمتی سے لوگوں کو بموں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور دہشت گردی کو عام کر دیا گیا ہے، حتی کہ اللہ کے گھر مساجد بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں، اعاذنا اللّٰه منها۔**

[6665] ۱۲٤۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ **((اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا اَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهٖ اَنْ يُّصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ اَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَا))**

[6664] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۸۰)

[6665] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الصلاة باب: المرور في المسجد برقم (٤٥٢) وفي الفتن باب: قول النبي ﷺ: (من حمل علينا فليس منا) برقم (۷۰۷۵) وابو داود في (سننه)

[6665] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ہماری مساجد یا ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو وہ اپنی ہتھیلی سے اس کے پیکان (نوک) کو پکڑ لے، تاکہ اس سے کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچے'' یا آپ نے فرمایا: ''اس کے پیکان پر قبضہ کر لے۔''

٣٦......بَاب: النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسِّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ

باب ٣٦: کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا منع ہے

[6666] ١٢٥ ـ (٢٦١٦) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ))

[6666] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ''جس نے اپنے بھائی کی طرف تیز دھار آلہ سے اشارہ کیا، (اس کو ڈرانے یا خوف زدہ کرنے کے لیے) تو فرشتے اس پر لعنت بھیجیں گے، حتی کہ اس کو چھوڑ دے اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوا، اپنے کسی بھائی کو خوف زدہ کرنے کے لیے یا محض خوش طبعی میں پریشان کے لیے اس کی طرف کسی ہتھیار کا رخ کرنا، فرشتوں کی لعنت کا باعث ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے، کسی مسلمان بھائی کو تنگ کرنا، اس کو پریشان کرنا، مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے، کیونکہ بعض دفعہ ہتھیار غیر شعوری طور پر نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتا ہے، اس لیے اس کا سد باب کرتے ہوئے شریعت نے اس سے محض اشارہ کرنا بھی جرم قرار دیا اور آج مسلمان اشارے کی بجائے ہتھیاروں سے دوسرے مسلمانوں کو ہتھیاروں سے نشانہ بنا رہے ہیں۔

[6667] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ

[6667] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

← في الجهاد باب: في النبل يدخل في الجنة برقم (٢٨٥٦) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: من كان معه سهام فلياخذ بنصالها برقم (٣٧٧٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٣٩)

[6666] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٣٦)

[6667] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٧٢)

[6668] ۱۲۶-(۲۶۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يُشِيرُ اَحَدُكُمْ اِلَى اَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ))

[6668]۔ ہمام بن منبہ کو بیان کردہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ تم سے کسی کو پتہ نہیں ہے، شاید شیطان چھین کر اس کے ہاتھ سے چلوا دے، اس طرح وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے۔'' یعنی دوسرے بھائی کو نقصان نہ پہنچ جائے، جو آگ کی سزا کا باعث بن جائے۔

۳۷...... بَاب: فَضْلِ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ

باب ۳۷: راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کی فضیلت

[6669] ۱۲۷-(۱۹۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ))

[6669]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبکہ ایک آدمی راستہ پر جا رہا تھا، اس نے راستہ پر خاردار (کانٹوں والی) ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کی قدر کی اور اسے معاف کر دیا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، بعض دفعہ ایک معمولی عمل اللہ کے ہاں اس درجہ قبولیت حاصل کر لیتا ہے کہ اس کی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے اور وہ نیک کرداری کا راستہ اپنا کر جنت میں چلا جاتا ہے۔

[6668] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن باب: قول النبی ﷺ: من حمل علینا السلام فلیس منا) برقم (۷۰۷۲) انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۱۰)

[6669] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاذان باب: فضل التهجر الی الظهر برقم (۶۵۲) وفی المظالم باب: من اخذ الغصن وما یوذی الناس فی الطریق فرمی به برقم (۲۴۷۲) والترمذی فی (جامعه) فی البر والصله باب: ما جاء فی اماطة الاذی عن الطریق برقم (۱۹۵۸) انظر (التحفة) برقم (۱۲۵۷۵)

[6670] ۱۲۸۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ))**

[6670] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستہ پر ایک درخت کی شاخ سے گزرا تو کہنے لگا، اللہ کی قسم! میں اس کو مسلمانوں سے دور کر کے رہوں گا، تا کہ ان کو تکلیف نہ پہنچائے تو وہ اس کے سبب جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

[6671] ۱۲۹۔(. . .)حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ **((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ))**

[6671] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں ایک آدمی کو ایک درخت راستہ کی پشت سے کاٹنے کے سبب چلتے ہوئے دیکھا، وہ درخت لوگوں کو تکلیف پہنچا رہا تھا۔''

فائدہ :......**گزشتہ روایات میں ایک شاخ کاٹنے کا ذکر ہے اور یہاں درخت کہا گیا ہے، کیونکہ وہ شاخ درخت سے راستہ پر گزرنے والوں کو لگتی تھی، اس کے کاٹنے کو درخت کے کاٹنے سے تعبیر کر دیا، کیونکہ وہ درخت کا حصہ تھی۔**

[6672] ۱۳۰۔(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ))**

[6672] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درخت مسلمانوں کے لیے تکلیف کا باعث تھا، ایک آدمی نے آ کر اسے کاٹ ڈالا اور اس کے سبب جنت میں چلا گیا۔''

[6673] ۱۳۱۔(۲۶۱۸)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَازِعِ حَدَّثَنِي

[6670] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۱۹)
[6671] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲٤۰۸)
[6672] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۵٦)
[6673] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الادب باب: اماطة الاذى عن الطريق برقم (۳٦۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱۱۵۹٤)

ابو برْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ ((اعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ))

[6673] ۔حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں، جس سے میں فائدہ اٹھا سکوں، آپ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دو۔''

[6674] ۱۳۲۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوبَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ

عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَدْرِي لَعَسٰى اَنْ تَمْضِيَ وَاَبْقٰى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا اَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَاَمِرَّ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ

[6674] ۔حضرت ابو برزہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہیں، شاید آپ دنیا سے رخصت ہو جائیں اور میں آپ کے بعد زندہ رہوں تو مجھے کوئی ایسا توشہ عنایت فرمائیں، جس سے اللہ مجھے نفع پہنچائے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''یہ کام کرو، یہ کام کرو، ابوبکر کام کا نام بھول گئے) اور راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کر دو۔'' (اور آج مسلمان تکلیف دہ اشیاء راستوں پر پھینکتے ہیں۔)

۳۸...... بَاب: تَحْرِيمِ تَعْذِيبِ الْهِرَّةِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْحَيَوَانِ الَّذِي لَا يُؤْذِي

باب ۳۸: وہ حیوانات، بلی وغیرہ جو اذیت نہیں پہنچاتے، ان کو تکلیف پہنچانا ممنوع ہے

[6675] ۱۳۳۔(۲۲۴۲)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ بْنِ عُبَيْدِ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِي ابْنَ اَسْمَآءَ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))۔

[6675] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ایک عورت کو بلی کے سبب عذاب ہو رہا ہے، اس نے اسے قید کیا، حتی کہ وہ مر گئی، وہ اس کے سبب آگ میں داخل ہو گی جب اس نے اسے باندھا تھا، نہ کھلایا، نہ پلایا اور نہ اس نے اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔''

مفردات الحدیث ✵ خشاش: خ پر ضمہ اور کسرہ بھی جائز ہے، کیڑے مکوڑے، چوہا، چوزے وغیرہ۔

[6674] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦١٦)

[6675] تقدم تخريجه في السلام باب: تحريم قتل الهرة برقم (٥٨١٣)

[6676] (. . .) حَدَّثَنِی هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ خَالِدٍ جَمِیعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِیسٰی عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیثِ جُوَیْرِیَةَ

[6676] ۔امام صاحب اس کے ہم معنی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[6677] ۱۳٤۔(. . .) وَحَدَّثَنِیهِ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((عُذِّبَتْ امْرَاَةٌ فِی هِرَّةٍ اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ))**

[6677] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت بلی کے باندھنے کے سبب عذاب دی گئی، نہ اس نے اسے کھلایا اور نہ اسے پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے جاندار (حشرات) کھالیتی۔

[6678] (. . .) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6678] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

[6679] ۱۳۵۔(۲٦۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِیَ اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ هَزْلًا))**

[6679] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ایک عورت اپنی بلی کی پاداش میں آگ میں چلی گئی، اسے باندھ دیا، پھر نہ اسے کھلایا،

[6676] تقدم تخریجه فی السلام باب: تحریم قتل الهرة برقم (٥٨١٥)

[6677] تقدم تخریجه فی السلام باب: تحریم قتل الهرة برقم (٥٨١٤)

[6678] تقدم تخریجه فی السلام باب: تحریم قتل الهرة برقم (٥٨١٤)

[6679] تقدم تخریجه فی السلام باب: تحریم قتل الهرة برقم (٥٨١٩) وهذا الحدیث غفل عنه الامام المزی لذلك لم یذكر فی التحفة مع الحدیث الذی تقدم فی كتاب السلام۔

نہ اسے پلایا اور نہ اس نے اسے چھوڑا کہ وہ اپنے منہ سے زمین کے کیڑے مکوڑے پکڑ لیتی، حتی کہ وہ لاغری (کمزوری) سے مرگئی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، حیوانات یا جاندار اشیاء کو بلاوجہ اور بلاضرورت تکلیف اور اذیت پہنچانا جائز نہیں ہے اور بعض دفعہ یہ انتہائی سنگین نتیجہ کا باعث بن سکتا ہے، کیونکہ یہ اذیت کسی جاندار کی موت کا باعث بن سکتی ہے، جس کی وجہ سے انسان عذاب سے دوچار ہوسکتا ہے۔

۳۹......بَاب: تَحْرِيمِ الْكِبْرِ

باب ۳۹: تکبر کی حرمت

[6680] ۱۳٦-(۲٦۲۰)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْعِزُّ اِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ))

[6680]۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''عزت اللہ کی ازار ہے اور عظمت و کبریائی اس کی چادر ہے، (اللہ فرماتے ہیں) جو مجھ سے چھینے گا، یعنی تکبر کرے گا، میں اسے عذاب دوں گا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، تکبر کرنا، اپنے آپ کو بڑا اور عظیم سمجھنا، اللہ کی صفت عظمت اور کبریائی میں شراکت کا دعویٰ کرنا ہے، حالانکہ اللہ کا کوئی شریک وسہیم نہیں ہے اور جو اس کا شریک بننے کی کوشش کرتا ہے، وہ عذاب سے دوچار ہوگا، کیونکہ اگر کسی کو کوئی کمال اور خوبی حاصل ہے تو وہ اللہ کی عطا کردہ ہے، جو عاجزی و فروتنی اور تواضع و انکساری کا سبب بننی چاہیے نہ کہ جس نے عنایت کی ہے، اس کے مقابلہ میں آنے کا۔

۴۰......بَاب: النَّهْيِ عَنْ تَقْنِيطِ الْاِنْسَانِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۴۰: انسان کو اللہ کی رحمت سے مایوس یا ناامید ہونا ممنوع ہے

[6681] ۱۳۷-(۲٦۲۱)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ

[6680] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۹٦۸)

[6681] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٦۲٤)

عَنْ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ ((اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)) اَوْ كَمَا قَالَ

[6681]۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بتایا، ''ایک آدمی نے کہا، اللہ کی قسم! اللہ فلاں کو معاف نہیں فرمائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے بارے میں یہ قسم اٹھانے والا کون ہے کہ میں فلاں کو معاف نہیں کروں گا، میں نے فلاں کو بخش دیا اور تیرے (قسم اٹھانے والے کے) عمل ضائع کر دیئے۔'' یا جو آپ نے فرمایا۔

فائدہ:...... کسی گناہ گار اور خطا کار مسلمان کے بارے میں یہ قسم اٹھانا کہ اللہ اس کو معاف نہیں کرے گا، یہ دعویٰ کرنا ہے کہ مجھے غیب کا علم ہے یا اللہ کے ہاں میرا مقام و مرتبہ یہ ہے جو میں کہوں گا، اللہ تعالیٰ اسی طرح کرے گا، یا اس طرح دوسرے کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا ہے اور یہ تمام باتیں غلط ہیں اور بعض گناہوں کی نحوست اس قدر زیادہ ہے کہ وہ نیکیوں کے ضیاع کا باعث بنتے ہیں، اگرچہ انسان ان سے کافر نہیں ہوتا۔

۴۱...... بَاب: فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِينَ

باب ۴۱: ضعیفوں اور گمناموں کی فضیلت

[6682] ۱۳۸۔(۲۶۲۲) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ))

[6682]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''بہت سے پراگندہ بال، جن کو دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے، ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم اٹھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔''

فائدہ:...... اللہ کے بعض انتہائی متقی اور پرہیز گار بندے، جو دنیوی ساز و سامان سے تہی دامن اور خاک نشین ہوتے ہیں، اپنے جسم کے حسن و جمال کو اہمیت نہیں دیتے، اللہ کے ہاں اس قدر مقبول ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی کام کے بارے میں قسم اٹھالیں کہ اللہ کی قسم یہ کام یوں ہوگا تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے، حالانکہ لوگوں کے ہاں ان کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوتی، وہ اگر کسی کی سفارش کریں تو کوئی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتا، کوئی انہیں اپنے پاس بٹھانے کا روادار نہیں ہوتا۔

[6682] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۲۴)

۴۲...... بَاب: النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

باب ۴۲: یہ کہنا جائز نہیں ہے، "لوگ تباہ ہو گئے۔"

[6683] ۱۳۹ ـ (۲۶۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ)) قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ لَا أَدْرِي أَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ

[6683]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جب انسان کہتا ہے، تمام انسان تباہ ہو گئے تو وہ سب سے بڑھ کر تباہ ہوتا ہے۔"

امام ابواسحاق (کتاب کے راوی) کہتے ہیں، مجھے معلوم نہیں ہے، اَهْلَكُمْ پر نصب ہے یا رفع۔

فائدہ: ...... اگر کوئی انسان لوگوں کی تحقیر و تذلیل کرتے ہوئے اپنی رفعت و برتری ظاہر کرتے ہوئے خود پسندی اور فخر و غرور میں مبتلا ہو کر کہتا ہے، سب لوگ تباہ و برباد ہو رہے ہیں، میں ہی راہ راست پر چل رہا ہوں تو وہ خود پسندی اور تکبر کا مریض ہے، اس لیے سب سے زیادہ تباہی کا شکار ہے، ایک انسان ہر وقت لوگوں کے عیوب و نقائص بیان کرتا رہتا ہے اور بد انجامی بیان کرتا ہے تو وہ ان کی تباہی و بربادی کا باعث بنتا ہے، دوسری صورت میں لام پر نصب ہوگا، یعنی فتحہ ہوگا، کیونکہ یہ ماضی کا صیغہ ہوگا، افعل التفضیل نہیں ہوگا، جبکہ پہلی صورت میں افعل التفضیل ہوگا۔

[6684] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[6684]۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث دو اور سندوں سے، سہیل ہی سے بیان کرتے ہیں۔

۴۳...... بَاب: الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ

باب ۴۳: پڑوسی کے بارے میں وصیت (اور اس سے حسن سلوک سے پیش آنا)

[6685] ۱۴۰ ـ (۲۶۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ

[6683] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: (۸۵) برقم (۴۹۸۳) انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۲۳) (۲۷۴۱)

[6684] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۴۳) وبرقم (۱۲۶۷۶)

[6685] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: الوصاة بالجار برقم (۶۰۱۴) وابو ←

رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ))

[6685]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا،''جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث ہی ٹھہرا دیں گے۔''

فائدہ:......اسلام میں پڑوسی کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اس کے مختلف مراتب و درجات مقرر کیے گئے ہیں اور ہر پڑوسی سے اس کی حیثیت اور مرتبہ کے مطابق سلوک ہوگا، ایک صرف گھر کا پڑوسی ہے، لیکن مسلمان نہیں ہے، ایک پڑوسی بھی ہے اور مسلمان بھی ہے، نیک کردار اور آپ کا خیر خواہ اور ہمدرد بھی ہے، آپ کا بدخواہ اور دشمن نہیں ہے، ایک پڑوسی مسلمان بھی ہے اور آپ کا رشتہ دار بھی ہے، ایک عارضی پڑوسی ہے اور ایک دائمی اور ہمہ وقت کا پڑوسی ہے، جیسا کہ خود قرآن مجید سورہ نساء آیت نمبر ۳۶ میں اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

[6686] (. . .)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6686]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6687] ۱۴۱۔(۲۶۲۵)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))

←داود في (سننه) في الادب باب: في حق الجوار برقم (٥١٥١) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في حق الجوار برقم (١٩٤٢) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: حق الجوار برقم (٣٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٩٤٧)

[6686] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٠٢٨)

[6687] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الوصاة بالجار برقم (٦٠١٥) انظر (التحفة) برقم (٧٤٢١)

[6687] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام مجھے ہمیشہ پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے، حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ یقیناً ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔''

[6688] ۱۴۲۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَ اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا اَبَا ذَرٍّ ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَائَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ))

[6688] ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابو ذر، جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔''

مفردات الحديث ✲ **تَعَاهَدْ:** ان کا حالات کا جائزہ لو، ان کا دھیان اور خیال رکھو۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اگر پڑوسی محتاج اور ضرورت مند ہو آسودہ حال اور مال دار نہ ہو تو اس کو نظر انداز کر کے اپنے کام و دہن کی لذت ہی سامنے رکھنا درست نہیں ہے، بلکہ اگر زیادہ گنجائش اور وسعت نہیں ہے تو شوربا زیادہ کر کے ہی، اس کو کچھ دے دینا چاہیے۔

[6689] ۱۴۳۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيلِي صلی اللہ علیہ وسلم اَوْصَانِي ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَائَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ))

[6689] ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل علیہ الصلاۃ والسلام نے تاکید فرمائی: ''جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو، پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھرانہ کا جائزہ لو اور اس کے ذریعہ ان سے نیکی کرو۔''

[6688] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكثار ماء المرقة برقم (۱۸۳۳) وابن ماجه في (سننه) في الاطعمة باب: من طبخ فليكثر مائه برقم (۳۳۶۲) انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۵۱)

[6689] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۶۶۳۱)

۴۴..... بَاب :اِسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَآءِ

باب ٤٤: ملاقات کے وقت کشادہ روئی پسندیدہ عمل ہے

[6690] ١٤٤ ـ(٢٦٢٦)حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْخَزَّازَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((**لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ**))

[6690] ـ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا، ''کسی نیکی کو کم تر (حقیر) خیال نہ کرو، اگرچہ اپنے بھائی کو کشادہ چہرے سے ملنا ہی ہو۔''

فائدہ :...... چونکہ نیکی، نیکی کے لیے راستہ ہموار کرتی ہے، اس لیے شیطان، انسان کو نیکی سے محروم رکھنے کے لیے، اس کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے تو نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں، کوئی بڑی نیکی نہیں کی ہے، تمھیں اس چھوٹی سی نیکی کرنے سے کیا حاصل ہو گا، حالانکہ بسا اوقات، اخلاص اور نیک نیتی سے کی گئی چھوٹی سی نیکی انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے، بڑی نیکیوں کا راستہ ہموار کر دیتی ہے، گناہوں کی بخشش کا باعث بن جاتی ہے اور بدی کا راستہ روک لیتی ہے، جیسا کہ ایک عورت کی کایا، محض کتے کو پانی پلانے سے پلٹ گئی تھی، دوسرے کے لیے ایک کانٹے دار شاخ کے راستہ سے ہٹانے نے جنت کی راہ ہموار کی تھی، اس لیے کسی نیکی کو کم تر سمجھ کر اس سے باز نہیں رہنا چاہیے۔

۴۵..... بَاب :اِسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ

باب ٤٥: جو کام حرام نہ ہو، یعنی جائز کام میں سفارش پسندیدہ عمل ہے

[6691] ١٤٥ ـ(٢٦٢٧)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

[6690] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الاطعمة باب: ما جاء في اكثار ماء المرقة برقم (١٨٣٣) انظر (التحفة) برقم (١١٩٥٢)

[6691] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: التمريض على الصدقة والشافعة فيها برقم (١٤٣٢) وفي الادب باب: تعاون المومنين بعضهم بعضا برقم (٦٠٢٧) وفي باب: قوله تعالى: ﴿من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها ومن يشفع شفاعة سيئة يكن له كفل منها﴾

عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِهِ فَقَالَ ((اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا اَحَبَّ))

[6691] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی ضرورت مند آتا، آپ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے، ''سفارش کر کے، اجر کماؤ، اللہ اپنے نبی کی زبان سے وہی فیصلہ کروائے گا، جو اسے پسند ہوگا۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اگر کسی انسان کے بس میں ہو کہ وہ اپنی عزت واحترام یا مقام ومرتبہ کی بنا پر کسی کی جائز کام میں سفارش کر سکتا ہے، وہ عام لوگوں سے، یا عہدہ اور منصب والوں سے کسی کا جائز کام کروا سکتا ہے، کسی مصیبت سے چھڑا سکتا ہے تو اسے سفارش کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیے، سفارش قبول ہو یا نہ ہو، اس کو ثواب مل جائے گا، کیونکہ ہر صورت میں سفارش کا ماننا ضروری نہیں ہے، اس میں بھی مصالح اور حکمتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۴۶......بَاب: اِسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوءِ

باب ٤٦: نیک لوگوں کی ہم نشینی پسندیدہ ہے، برے ساتھیوں سے اجتناب برتنا چاہیے

[6692] ١٤٦ـ(٢٦٢٨) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ

عَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))

[6692] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''اچھے ساتھی اور برے ہم نشین کی تمثیل تو بس مُشک (کستوری) اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا

وكان الله على كل شئ مقيتا﴾ وفى التوحيد باب: فى المشيئة والارادة برقم (٧٤٧٦) وابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى الشفاعة برقم (٥١٣١) والترمذى فى (جامعه) فى العلم باب: ما جاء فى الدال على الخير كفاعله برقم (٢٦٧٢) انظر (التحفة) برقم (٩٠٣٦)

[6692] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: فى العطا وبيع المسك برقم (٢١٠١) والذبائح والصيد باب: المسك برقم (٥٥٣٤) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٩)

یا تو آپ کو تحفہ دے دے گا، یا آپ اس سے خرید لیں گے یا اس سے تمہیں اچھی خوشبو ملے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا، یا تمہیں اس سے بدبو پہنچے گی۔"

مفردات الحدیث ✽ کِیْـر: بھٹی کے اوپر آگ جلانے کے لیے جو مشک چسپاں کی جاتی ہے اور بقول بعض اس کا اطلاق بھٹی پر بھی ہو جاتا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اچھے اور نیک لوگوں کی ہم نشینی اور رفاقت ہی اختیار کرنا چاہیے کیونکہ ان کے پاس بیٹھنے سے اچھی معلومات ہی حاصل ہوں گی، نیکی کا جذبہ بیدار ہوگا، یا کم از کم انسان برائی ہی سے محفوظ رہے گا اور اگر برے لوگوں کو دوست بنائے گا تو ان سے بری باتیں اور برے منصوبے ہی سیکھے گا اور بدی کا رجحان پیدا ہوگا۔

۴۷...... بَاب: فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَی الْبَنَاتِ

باب ٤٧: بیٹیوں کے ساتھ احسان (حسن سلوک) کرنے کی فضیلت

[6693] ١٤٧-(٢٦٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَاَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ))

[6693]۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں، چنانچہ اس نے مجھ سے مانگا، میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی اسے دے دی تو اس نے اس کو لے کر اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا، پھر اٹھی اور

[6693] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الزكاة باب: اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة برقم (١٤١٨) وفي الادب باب: من ترك صبية غيره حتى تلعب به او قبلها او مازحها برقم (٥٩٩٥) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في النفقة على البنات والاخوات برقم (١٩١٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٣٥٠)

اپنی بیٹیوں کے ساتھ چلی گئی، سو نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کا قصہ سنایا، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس کا کسی بیٹی کے ذریعہ امتحان لیا جائے اور وہ ان سے حسن سلوک سے پیش آئے تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ بنیں گی۔“

فائدہ:...... اس حدیث میں بچیوں کی پرورش کو ابتلا یعنی آزمائش اور امتحان سے تعبیر کیا گیا ہے، کیونکہ ان کی پرورش کی فکر اور اہتمام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور کسب معاش میں بچوں کے مقابلہ میں ان کا حصہ کم ہوتا ہے، ان کے لیے بر تلاش کرنے کے لیے بھی مشقت اور محنت اٹھانی پڑتی ہے اور شادی کے بعد بھی ان کا خیال رکھنا پڑتا ہے، اس وجہ سے طبعی طور پر لوگ ان کو بچوں کے مقابلہ میں کم اہمیت دیتے ہیں، اس لیے ان سے حسن سلوک کی خصوصی تلقین کی گئی ہے، وگرنہ احسان تو مذکر و مؤنث ہر قسم کی اولاد سے مطلوب ہے۔

[6694] ۱۴۹ـ(۲۶۳۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ))

[6694] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو اٹھائے ہوئے آئی تو میں نے اس کو کھانے کے لیے تین کھجوریں دیں تو اس نے ان میں سے ہر ایک کو ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف اٹھائی تو دونوں بچیوں نے اس کے کھانے کی بھی خواہش کی، چنانچہ اس نے وہ کھجور جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی، ان دونوں کے درمیان بانٹ دی تو مجھے اس کی اس حالت سے بہت تعجب ہوا، چنانچہ میں نے اس کے اس کام کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اس عمل پر جنت واجب ٹھہرادی یا اس کے ذریعہ اس کو آگ سے آزاد فرما دیا۔“

فائدہ:...... اگر یہ واقعہ الگ نہیں ہے، مذکورہ بالا واقعہ ہی ہے تو پھر مذکورہ بالا حدیث میں ایک کھجور کا تذکرہ اس لیے ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو ایک کھجور ہی ملی تھی اور یہاں مجموعی اعتبار سے تین کہہ دیا گیا ہے، یا چونکہ تقسیم کا

[6694] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۳۳۰)

تعلق اپنے حصہ میں آنے والی کھجور سے ہے اس لیے مذکورہ بالا حدیث میں صرف تقسیم ہونے والی کھجور کا تذکرہ کیا، بچیوں کو ملنے والی دونوں کھجوروں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

[6695] ۱۴۹-(۲۶۳۱)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ

[6695]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس نے دو بچیوں کا ان کے بالغ ہونے تک خرچہ برداشت کیا، ان کی پرورش کی، قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے۔'' اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا لیا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ مقام و مرتبہ اس کو حاصل ہوگا، جس نے دو بچیوں کا نان ونفقہ اور دیگر اخراجات برداشت کیے، لیکن پہلی حدیث اور دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بچی کی پرورش بھی اجر وثواب اور فضیلت کا کام ہے اور ظاہر ہے زیادہ بچیوں کی فکر و اہتمام اجر وثواب اور درجات و مراتب میں رفعت کا باعث بنے گا، کیونکہ اجر وثواب کے اضافہ میں محنت و مشقت میں اضافہ کو دخل ہے۔

۴۸...... بَاب: فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيَحْتَسِبُهُ

باب ۴۸: اولاد کی وفات پر حصول ثواب کی نیت کی فضیلت

[6696] ۱۵۰-(۲۶۳۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ))

[6695] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۴)

[6696] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الایمان والنذور باب: قوله تعالی: ﴿واقسموا بالله جهد ایمانهم﴾ برقم (۶۶۵۶) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی ثواب من قدم ولدا برقم (۱۰۶۰) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: من یتوفی له ثلاثة برقم (۱۸۷۴) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۳۴)

[6696] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوں گے، اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔''

فائدہ :......الا تحلة للقسم: سے مراد اللہ کا فرمان، ﴿وان منكم الا واردها كان على ربك حتما مقضيا﴾ (مریم، آیت نمبر ۷۱) تم میں سے ہر ایک کو اس سے گزرنا ہے، یہ اللہ کا طے شدہ وعدہ ہے، اور اس پر سے گزرنے والوں کی مختلف اقسام ہیں، جن کے لیے حسنیٰ طے ہے، وہ آگ کی آواز بھی نہیں سنیں گے۔ (انبیاء آیت نمبر ۱۰۲) اس طرح جس کے تین بچے فوت ہوئے اور اس نے اللہ کی رضا اور حصول ثواب کی خاطر صبر کیا، وہ بڑی تیزی سے آگ کے اوپر سے گزر جائے گا۔

[6697] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ اِلَّا اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ ((فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ))

[6697] ۔امام صاحب یہی روایت اور اساتذہ سے بھی بیان کرتے ہیں، لیکن سفیان کی روایت میں، فَتَمَسَّهُ النَّارُ کی جگہ فَيَلِجَ النار ہے اور یہاں ولوج سے مراد، مرور (گزرنا) ہی ہے۔

[6698] ۱۵۱ ۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوتُ ((لِاِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((اَوِ اثْنَيْنِ))

[6698] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: ''تم میں سے جس عوت کے تین بچے فوت ہوئے اور اس نے ثواب حاصل کرنے کی نیت کی تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' تو ان میں سے ایک عورت نے کہا، یا دو؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''یا دو۔''

[6697] طريق ابي بكر بن ابي شيبة اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجنائز باب: فضل من مات له ولد فاحتسب برقم (١٢٥٣) وابن ماجه في (سننه) في الجنائز باب: ما جاء في ثواب من اصيب بولده برقم (١٦٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٣١٣٣) وطريق عبد بن حميد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٠١)

[6698] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧١٥)

فائدہ :......ایک بچے کے بارے میں سوال کرنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہے، مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح ہے، ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں اپنے جس مومن بندے کی اہل دنیا سے محبوب شخصیت فوت کرتا ہوں اور وہ اس پر میری رضا چاہتا ہے تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا، (بخاری کتاب الرقاق)

[6699] ١٥٢ ـ(٢٦٣٣)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَائَتِ امْرَاَةٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ ((**مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ**)) فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ

[6699] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کی باتیں تو مرد لے گئے تو آپ ہمیں بھی اپنی طرف سے ایک دن عنایت فرمائیں، اس میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکیں، اللہ نے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے، آپ ہمیں بھی سکھائیں، آپ نے فرمایا: ''فلاں فلاں دن جمع ہو جانا۔'' تو عورتیں جمع ہوگئیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور اللہ نے جو تعلیم آپ کو دی ہے، انہیں بھی سکھائی، پھر فرمایا: ''تم میں سے جو عورت بھی اپنے تین بچے آگے بھیجتی ہے، وہ اس کے لیے آگ سے آڑ بنیں گے۔'' تو ایک عورت نے کہا اور دو اور دو اور دو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور دو اور دو اور دو۔''

[6700] ١٥٣ ـ(٢٦٣٤)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ

[6699] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم برقم (١٠١) وبرقم (١٠٢) وفي الجنائز باب: فضل من مات له ولد فاحتسب برقم (١٢٤٩) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: تعلم النبي ﷺ امة من الرجال والنساء مما علمه الله ليس برای ولا تمثيل برقم (٧٣١٠) انظر (التحفة) برقم (٤٠٢٨)

[6700] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦٤٢)

الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ))

[6700] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایسے تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں، یا گناہ کی عمر کو نہ پہنچے ہوں۔''

فائدہ :...... والدین چھوٹے بچوں سے زیادہ پیار و محبت کرتے ہیں، اس لیے ان کے مرنے پر غم و حزن بھی زیادہ ہوتا ہے، اکثر علماء کے نزدیک یہ قید احترازی ہے کہ نابالغ بچوں والا ثواب بالغ بچوں کے مرنے پر نہیں ملے گا، لیکن بعض کا خیال ہے، چھوٹا بچہ والدین پر بوجھ ہوتا ہے، اگر اس کے ملنے پر یہ ثواب ہے تو جو بچہ ماں باپ کا بوجھ اٹھاتا ہے اور گھر کے نظم و نسق کو سنبھالتا ہے، اس پر بالا ولی یہ ثواب ہوگا، کیونکہ اس کے مرنے کا غم زیادہ ہوگا۔

[6701] ١٥٤ ـ(٢٦٣٥)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي السَّلِيلِ عَنْ اَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ اِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقّٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَاْخُذُ بِثَوْبِهِ اَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ اَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهٰى اَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ)) وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّلِيلِ

[6701] ۔ابو حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا، واقعہ یہ ہے کہ میرے دو بچے مر گئے، ہیں تو آپ کیا ہمیں رسول اللہ ﷺ سے ایسی حدیث نہیں سنائیں گے، جس سے ہمارے دلوں کو ہمارے مرنے والوں کے بارے میں تسلی ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا: '''چھوٹے بچے جنت کے کورے (پانی کے کیڑے) ہیں، ان میں سے کوئی اپنے باپ کو یا فرمایا: والدین کو ملے گا تو اس کا کپڑا پکڑ لے گا یا فرمایا، اس کا ہاتھ پکڑ لے گا، جس طرح میں تمہارے اس کپڑے کے کنارے کو پکڑا ہوا ہے تو وہ اس وقت رکے گا نہیں یا باز نہیں آئے گا، حتی کہ اللہ اسے اور اس کے باپ کو جنت میں داخل کر دے گا۔'' سوید کی روایت میں ہے، اس نے کہا، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے، جس سے آپ ہمیں ہمارے فوت شدگان کے بارے میں تسلی دے سکیں۔

مفردات الحدیث ✲ دَعَامِيص، دُعْمُوص کی جمع ہے، پانی کے ان کیڑوں کو کہتے ہیں، جو اس سے الگ نہیں ہوتے، یعنی یہ چھوٹے بچے جنت سے الگ نہیں ہوں گے۔

[6701] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٧٥)

صَنِفَة: (کپڑے کا) کنارہ، فَلَا يَتَنَاهٰى یا فَلَا يَنْتَهِيْ، رکے گا نہیں، باز نہیں آئے گا، یعنی اپنے والد کے دامن یا ہاتھ کو چھوڑے گا نہیں۔

[6702] وَ حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ

[6702]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے نقل کرتے ہیں، کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی حدیث سنی ہے جس سے آپ ہمارے نفوس کو تسلی دے سکیں اس نے (ابو ہریرہ) کہا ہاں!

مفردات الحدیث ✲ حِظَار: باڑ، آڑ، وہ چار دیواری جو باغ یا مویشیوں کی حفاظت کے لیے بنائی جائے۔

[6703] ١٥٥ ـ (٢٦٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ۔ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ۔ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنُونَ ابْنَ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَّهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ لَهُ، فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، قَالَ: "دَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟" قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: "لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِّنَ النَّارِ"۔

قَالَ عُمَرُ، مِنْ بَيْنِهِمْ: عَنْ جَدِّهِ، وَقَالَ الْبَاقُونَ: عَنْ طَلْقٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ

[6703]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر آئی اور درخواست کی، اے اللہ کے نبی! آپ اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں، میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے تین بچے دفن کیے ہیں؟'' اس نے کہا، ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو نے آگ سے مضبوط باڑ بنالی ہے۔'' عمر بن حفص نے عن جدہ اپنے دادے سے کہا باقی راویوں نے صرف عن طلق کہا۔

فائدہ :...... ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے، مسلمانوں کے نابالغ بچے جنتی ہیں اور ایک مومن انسان کے لیے دوزخ سے حفاظت کا ذریعہ ہیں اور نابالغ بچہ چونکہ معصوم ہوتا ہے، اس لیے جس طرح وہ مچل سکتا ہے، بالغ بچہ اس طرح مچل کر اپنے والدین کی نجات کے لیے اصرار نہیں کر سکتا، اسے خود اپنی فکر ہوتی ہے۔

[6702] اخرجه النسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: من قدم ثلاثة برقم (١٨٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٩١)

[6703] تقدم تخريجه

[6704] ١٥٦ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ أَبِي غِيَاثٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ ((لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِّنَ النَّارِ)) قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ

[6704]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس اپنا بیٹا لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی، اے اللہ کے رسول! یہ بیمار ہے اور مجھے اس کے بارے میں ڈر ہے، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں، آپ نے فرمایا: ''تو نے آگ سے ایک مستحکم باڑ یا روک بنالی ہے۔'' زہیر نے عن طلق کہا اور کنیت ابوغیاث کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۹.....بَاب: إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا أَمَرَ جِبْرَئِيلَ فَأَحَبَّهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

باب ٤٩: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے، اسے اپنے بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے

[6705] ١٥٧ـ(٢٦٣٧)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ))

[6705]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے، جبریل علیہ السلام کو طلب کر کے فرماتا ہے، میں فلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، سو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین میں بھی اس کے لیے قبولیت رکھ

[6704] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٦٤٥)

[6705] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٢٠)

دی جاتی ہے اور جب وہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے، جبریل کو طلب کر کے فرماتا ہے، میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں، تم بھی اس سے بغض رکھو، چنانچہ جبریل اس سے بغض رکھتا ہے تو پھر آسمان والوں میں اعلان کرتا ہے، اللہ فلاں سے بغض رکھتا ہے، تم بھی اس سے بغض رکھو تو وہ اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین والوں میں بغض رکھ دیا جاتا ہے۔''

فائدہ :...... اللہ تعالیٰ اپنے جس نیک اور صالح بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان والوں میں بھی محبت کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے اور اہل زمین میں سے بھی اللہ کے نیک اور پارسا بندے، اس سے محبت کرتے ہیں، اگرچہ عام لوگ اور بدکار لوگ اس کو اپنے دروازے سے دھکے دیں، اس لیے یہ رُبَّ اشْعَثَ أَغْبَر والی حدیث کے منافی نہیں ہے، کیونکہ کند ہم جنس بہ ہم جنس پرواز، یہی حالت بغض کی ہے اور اللہ کی محبت وبغض اس کی خالقیت کے شایان شان ہے اور مخلوق کا بغض ومحبت ان کے مقام کے مطابق ہے، اس میں تاویل کی ضرورت نہیں ہے کہ اللہ کی محبت سے مراد اس کے لیے خیر، ہدایت، انعام واحسان ورحمت کا ارادہ کرنا ہے اور بغض سے مراد اس کو سزا دینے ہدایت سے محروم کرنے کا ارادہ کرنا ہے، اللہ کی رحمت وبغض اس کی شان کے مطابق ہے، اس کی کیفیت کا جاننا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔

[6706] (. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَ حَدَّثَنِى هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ

[6706]۔ امام صاحب یہی حدیث اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، سہیل ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن علاء ابن المسیب کی روایت میں بغض کا ذکر نہیں ہے۔

[6707] ۱۵۸۔(. . .)حَدَّثَنِى عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيسَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ قَالَ كُنَّا

[6706] طريق قتيبة عن يعقوب اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة مريم برقم (٣١٦١) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٠٥) والباقى تفرد بهم مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٣٦) وبرقم (١٢٧٤٣) وبرقم (١٢٧٧٢)

[6707] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٩٧)

بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللّٰهَ يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِأَبِيكَ أَنْتَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ

[6707] ۔ سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں، ہم عرفہ میں تھے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ گزرے، جبکہ وہ امیر حج تھے، چنانچہ لوگ کھڑے ہو کر ان کو دیکھنے لگے تو میں نے اپنے باپ سے کہا، اے با جان! میں سمجھتا ہوں، اللہ عمر بن عبدالعزیز سے محبت کرتا ہے، اس نے کہا، یہ کیسے؟ میں نے کہا، کیونکہ لوگوں کے دلوں میں اس سے محبت ہے، انہوں نے کہا تو نے کیا ہی خوب کہا، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے، پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

فائدہ:...... بابيك انت ،عربی محاورہ کی رو سے یہ مدح تعریف کا کلمہ ہے معنی یہ ہوتا ہے نعم ما قلت ، تو نے کیا ہی اچھی بات کہی۔

۵۰...... بَاب: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

باب ۵۰: ارواح مجتمع (جھنڈ، جھنڈ) لشکر ہیں

[6708] ۱۵۹ ۔ (۲۶۳۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ**))

[6708] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روح جمع کیے گئے لشکر ہیں، جن میں معرفت جان پہچان پیدا ہو گئی، وہ باہم جڑ گئے، ان میں الفت پیدا ہو گئی اور جن میں اجنبیت رہی، ان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔''

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ نے ارواح کو مختلف انواع و اقسام میں پیدا کیا ہے اور ہر نوع و قسم کی صفات و خصوصیات الگ الگ ہیں، اس لیے جن کی صفات و خصوصیات میں یکسانیت اور موافقت ہے، دنیا میں ان میں باہمی الفت و محبت رہتی ہے اور جن کی صفات الگ الگ اور جدا جدا ہیں ان میں دنیا میں جسموں میں آ کر بھی الفت و محبت پیدا

[6708] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۱۶)

نہیں ہوتی، وہ الگ الگ ہی رہتی ہیں، اس لیے اگر نیک کردار اور اچھے اخلاق کے لوگوں میں باہمی نفرت پیدا ہو جائے تو انہیں سبب نفرت کو معلوم کر کے، اس نفرت کو ختم کرنا چاہیے۔

[6709] ١٦٠-(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا وَالْاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))

[6709] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''لوگ سونے چاندی کی معدن (کان) کی طرح معدنیات ہیں، ان میں جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے، وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ دین کی سوجھ بوجھ پیدا کر لیں اور ارواح مجتمع لشکر ہیں، چنانچہ جن میں جان پہچان تھی، ان میں الفت ہو گئی اور جن میں غیریت تھی، اجنبی تھیں وہ الگ الگ رہیں گی۔''

فائدہ :...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو معدنیات سے تشبیہ دی ہے، جن کی صفات وخصوصیات جدا جدا ہیں، اس طرح لوگوں کی طبائع اور مزاج الگ الگ ہیں اور ان کی قدر و قیمت ان خوبیوں اور صفات کے مطابق ہے۔

٥١...... بَابٌ :الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

باب ٥١: انسان انہی لوگوں کے ساتھ ہوگا، جن سے وہ محبت کرتا ہے

[6710] ١٦١-(٢٦٣٩)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَتٰى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَا أَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))

[6710] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا، اللہ اور اس کے رسول کی محبت، آپ نے فرمایا: ''تو انہی کے ساتھ ہوگا، جن سے تمہیں محبت ہے۔''

[6709] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢٤)

[6710] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٠)

فائدہ ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، قیامت کب ہوگی؟ یہ اہم اور قابل سوال چیز نہیں ہے، اہمیت اس استعداد اور تیاری کو حاصل ہے، جو قیامت کے احساس اور جواب دہی کے لیے کی جاتی ہے اور اس استعداد اور تیاری کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور ان کے اطاعت کیش اور فرمانبردار ہونے کو اہمیت حاصل ہے، کیونکہ انسان جن سے محبت رکھتا ہے، انہیں کے طور وطریقہ اور اسلوب حیات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے اور محبت کی کسوٹی اور معیار، اتباع اور پیروی ہی ہے اور انسان جن کا طور وطریقہ اپناتا ہے، انجام بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔

[6711] ١٦٢ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتٰى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلٰكِنِّی اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ((فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))

[6711] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' تو اس نے کوئی بڑا عمل بیان نہیں کیا، اس نے کہا، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''تو تو انہی کے ساتھ ہوگا۔ جن سے تو محبت کرتا ہے۔''

[6712] (. . .)حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِی اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِی

[6712] ۔امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی انسان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آگے اس فرق کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہے کہ اس نے کہا، میں نے اس کے لیے زیادہ تیاری نہیں کی، جس پر میں اپنی تعریف کر سکوں۔

[6713] ١٦٣ـ(. . .)حَدَّثَنِی اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتٰى السَّاعَةُ

[6711] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٨٩)

[6712] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٥)

[6713] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی رضی الله عنه برقم (٣٦٨٨) انظر (التحفة) برقم (٢٩٩)

قَالَ ((وَمَا اَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ)) قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ قَالَ ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُو اَنْ اَكُونَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ

[6713]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! قیامت کب ہے؟ آپ نے پوچھا، ''اور تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے؟'' اس نے کہا، اللہ اور اس کے رسول کی محبت، آپ نے فرمایا: ''تو تو انہی کے ساتھ ہوگا، جن سے تجھے محبت ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اسلام لانے کے بعد، ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ''تو تو انہیں کے ساتھ ہوگا، جن سے تجھے محبت ہے،'' سے بڑھ کر کسی چیز سے خوشی نہیں ہوتی، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چونکہ میں، اللہ، اس کے رسول اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں، اس لیے ان کی معیت کا امیدوار ہوں، اگرچہ ان جیسے اعمال نہیں کر سکے۔

نوٹ:...... اس کتاب کی خدمت کرنے والا، اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لینے والے تمام افراد، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے یہی کہتے ہیں، ہم اللہ، اس کے رسول، اس کے خلفاء، صحابہ کرام اور محدثین عظام سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے محبت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور ان جیسے اعمال نہ کر سکنے کے باوجود اللہ کی رحمت و فضل سے ان کی معیت اور رفاقت کی امید رکھتے ہیں اور شاعر کا قول ہے۔

اُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَسْتُ مِنْهم، لعَلَ اللّٰه، يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

[6714] (. . .) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَهٗ

[6714]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل نہیں کرتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آخر تک۔

[6715] ١٦٤۔(. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيالْجَعْدِ حَدَّثَنَا

[6714] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٢)
[6715] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: علامة الحب في الله برقم (٦١٧١) وفي الاحكام باب: القضاء والفتيا في الطريق برقم (٧١٥٣) انظر (التحفة) برقم (٨٤٤)

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَتٰى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا اَعْدَدْتَ لَهَا)) قَالَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ قَالَ ((فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))

[6715]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ میں اور رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ ہمیں ایک آدمی مسجد کے سائبان کے پاس ملا اور کہا، یا رسول اللہ! قیامت کب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، 'تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' تو اس سے گویا وہ آدمی جھینپ یا دب گیا، پھر اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے لیے کوئی زیادہ، نماز، روزے یا صدقات تیار نہیں کیے، لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''سو تجھے انہیں کی معیت ملے گی، جن سے تو محبت کرتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ سُدَّةُ الْمَسْجِدِ: مسجد کے دروازے کا سائبان یا دروازہ بند کرنے کا گیٹ، اِسْتَكَانَ: عجز اور بیچارگی ظاہر کی، دب گیا، یا جھک گیا۔

فائدہ:...... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بقول یہ آدمی حضرت ذوالخویصرہ یمانی رضی اللہ عنہ تھے۔

[6716] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ

[6716]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6717] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح و حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

[6717]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6716] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦٥٧)

[6717] طريق ابن المثنى اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما جاء في قول الرجل: ويلك برقم (٦١٦٧) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٨) وطريق قتيبة وطريق ابي غسان تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٠) وبرقم (١٤٤١)

[6718] ١٦٥ ـ(٢٦٤٠)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰی فِی رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ))

[6718] ـ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھنے لگا اے اللہ کے رسول! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے اور ابھی تک ان جیسے عمل نہیں کرسکا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا انجام انہیں کے ساتھ ہوگا، جن سے وہ محبت کرتا ہے۔''

فائدہ :...... یہ سوال کرنے والے مختلف صحابہ کرام، ابوموسیٰ، صفوان بن قدامہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم وغیرہم ہیں۔(فتح الباری ج، بحوالہ تکملہ ج ۵ ص ۴۶۵)

[6719] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِی وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6719] ـ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6720] (٢٦٤١)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ اَتَی النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ

[6720] ـ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6718] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: علامة الحب فی الله برقم (٦١٦٨) وبرقم (٦١٦٩) انظر (التحفة) برقم (٩٢٦٢)

[6719] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٦٦٠)

[6720] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: علامة الحب فی الله برقم (٦١٧٠) انظر (التحفة) برقم (٩٠٠٢)

٥٢......بَاب :إِذَا اُثْنِيَ عَلَى الصَّالِحِ فَهِيَ بُشْرٰى وَلَا تَضُرُّهُ

باب ٥٢: نیک کردار آدمی کی تعریف اس کے حق میں بشارت ہے، نقصان دہ نہیں ہے

[6721] ١٦٦-(٢٦٤٢)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ

[6721]۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، بتایئے ایک آدمی نیک کام کرتا ہے اور اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، ''یہ مومن کے لیے فوری بشارت ہے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، کسی نیک انسان کے نیک اور اچھے کام پر لوگوں کا اس کی تعریف وتوصیف کرنا اخروی بشارت، بشرٰکم الیوم جنّتٌ (حدید آیت نمبر۱۲) کا عکس ہے اور اللہ کے ہاں اس کی قبولیت اور رضا مندی کی دلیل ہے، لیکن یہ تب ہے جب وہ اس کا خواہاں اور طالب نہیں ہے اور اس کے لیے کوشش اور حیلہ نہیں کرتا۔

[6722] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ

[6722]۔ امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ کی مختلف سندوں سے بیان کرتے ہیں، عبدالصمد کی روایت میں يَحْمَدُهُ النَّاس، لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور باقیوں کی روایت يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ، اس کے سب لوگ اس سے محبت کرتے ہیں۔

[6721] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: الثناء الحسن برقم (٤٢٢٥) انظر (التحفة) برقم (١١٩٥٤)

[6722] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦٦٣)

اردو زبان میں پہلی مرتبہ مکمل تحقیق وتخریج شدہ ایڈیشن

تدوین حدیث کی پہلی کتاب
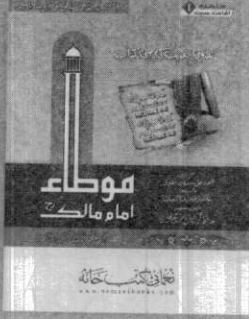
موطاء امام مالکؒ

تحقیق وتخریج: احمد علی سلیمان مصری

فوائد وترجمہ: علامہ وحید الزمانؒ

تخریج وتسہیل: حافظ عمران ایوب لاہوری

تالیف: امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ

❀ مختلف ادوار میں مختلف کتب حدیث مرتب کی گئیں مگر مؤطا کو سلسلہ تدوین حدیث میں اوّلین کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔اس کتاب کے مرتب امام مالکؒ ہیں جن کا مکمل نام "مالک بن انس بن عامر بن مالک" ہے۔ پہلی مرتبہ ذخیرہ احادیث کو فقہی انداز میں مرتب کرنے کی سعادت آپ ہی کے حصے میں آئی، جو مؤطا کی صورت میں آج ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

❀ مؤطا کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ امام مالکؒ نے اس میں صرف صحیح احادیث کو ہی نقل کرنے کی سعی جمیل فرمائی ہے، جیسا کہ شاہ ولی اللہؒ نے اس پر محدثین کا اتفاق نقل فرمایا ہے۔اس کی اسی اہمیت کے باعث ہر دور میں اکابرامت نے اپنے اپنے حلقہ ہائے تدریس میں اس سے استفادہ کیا اور مختلف ادوار میں مختلف دوَلِ اسلامیہ میں اس کی شروحات وتعلیقات بھی تحریر کی گئیں۔

❀ مؤطا اور اس کی شروحات چونکہ عربی میں تھیں اس لیے اردو دان طبقہ کو اس سے استفادہ کرنے میں مشکلات پیش آئیں تو علامہ وحید الزمانؒ نے شب وروز کی محنت سے نہ صرف اسے اردو قالب میں ڈھالا بلکہ ساتھ ہی ساتھ مختصر حواشی بھی قلمبند فرمادیئے۔ گویا اپنے وقت کا معرکۃ الآراء کام تھا مگر چونکہ روشنی حاصل کرنے کے لیے چراغ میں مسلسل تیل مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے ضرورت اس اَمر کی تھی کہ مؤطا کے اس ترجمہ وحواشی کو بھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ اور احادیث کو جدید اسلوبِ تخریج سے آراستہ کیا جائے تاکہ تشنگانِ علم کی تشفی وتسکین کا مزید سامان فراہم ہوسکے۔

❀ الحمدللہ (نعمانی کتب خانہ) علم حدیث کے اس بیش قیمت سرمائے کو اپنے روایتی طباعتی معیار کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

❀ مؤطا کے اس نسخے میں حسب امکان احادیث کی تخریج میں مزید اضافہ کردیا گیا ہے۔

❀ احادیثِ مؤطا کے اطراف کی فہرست تیار کی گئی ہے تاکہ کسی بھی حدیث کی تلاش میں آسانی رہے۔

❀ متعدد مقامات پر علامہ البانی اور دیگر کبار محققین کی تحقیق نقل کی گئی ہے۔

❀ تخریج کے سلسلہ میں معیاری نمبرنگ کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور جہاں کہیں ضرورت تھی وہاں اس کے ترجمہ وحواشی کو بھی درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کوشش کے باعث اردو زبان میں مؤطا کا یہ نسخہ عصرِ حاضر میں دیگر تمام مؤطا کے نسخوں میں ممتاز نظر آنے کی وجہ سے ہر گھر اور ہر لائبریری کی زینت بننے کا مستحق ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے امۃ اسلامیہ کے لیے نافع بنائے۔(آمین یارب العالمین)

ہر گھر کی ضرورت   ہر لائبریری کی زینت

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
0334-4229127, 042-37321865
E-Mail: nomania2000@gmail.com

حدیث نمبر 6723 سے 6774 تک

٤٨ ...... كِتَابُ الْقَدْرِ

٤٨. تقدیر کا بیان

۱...... بَاب: كَيْفِيَّةِ خَلْقِ الْآدَمِيِّ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَكِتَابَةِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقَاوَتِهِ وَسَعَادَتِهِ

باب۱: ماں کے پیٹ میں آدمی کی پیدائش کی کیفیت اور اس کے رزق، مدت حیات (عمر) عمل اور شقاوت وسعادت کا لکھا جانا

[6723] ١-(٢٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ **((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا))**

[6723] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی بدء الخلق باب: ذکر الملائکة برقم (٣٢٠٨) وفی احادیث الانبیاء باب: خلق آدم وذریته برقم (٣٣٣٢) وفی القدر باب: (١) برقم (٦٥٩٤) وفی التوحید باب: قوله تعالی: ﴿ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين﴾ برقم (٧٤٥٤) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی القدر برقم (٤٧٠٨) والترمذی فی (جامعه) فی القدر باب: ما ←

[6723]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صادق اور مصدوق ہیں، نے بتایا ''تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق چالیس دن اپنی ماں کے پیٹ میں نطفہ کی شکل میں رہتا ہے، پھر اتنے دنوں میں منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اتنی ہی مدت میں گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر فرشتے کو بھیجا جاتا ہے اور وہ اس میں روح پھونکتا ہے، اور اسے چار باتوں کے لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، اس کا رزق، اس کی مدت حیات، اس کے اعمال اور وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے، لکھ دیا جاتا ہے، پس اس ذات کی قسم، جس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر نوشتہ اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ دوزخیوں والے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے، (اس طرح کبھی ایسا ہوتا ہے) تم میں سے کوئی شخص دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک ہاتھ فاصلہ رہ جاتا ہے، پھر اس پر نوشتہ تقدیر غالب آتا ہے، سو وہ جنتیوں والے عمل کرنے لگتا ہے اور انجام کار اس میں داخل ہو جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ الصادق: سچ کہنے والا، المصدوق، جس کے قول اور وحی کی تصدیق کی جاتی ہے، يُجْمَعُ خَلْقَهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ: ماں کے پیٹ میں منی کا نطفہ چالیس دن تک مختلف مراحل سے گزرتا ہے، پھر چالیس دن منجمد خون کے مختلف مراحل سے گزرتا ہے اور پھر چالیس دن تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں مختلف مراحل طے کرتا ہے اور اس مدت میں اعضاء کی تشکیل اور ہڈیوں کی بناوٹ کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں اور چار ماہ کے بعد جب اعضاء، ہڈیوں اور گوشت پوست کا ظہور ہو جاتا ہے تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، انسان جب رحم مادر میں ہوتا ہے اور اس پر تین چلے، یعنی چار ماہ گزر جاتے ہی تو پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے اور اللہ کا مقرر کیا ہوا فرشتہ اس کے متعلق چار باتیں لکھتا ہے، اس کا رزق، اس کی مدت حیات و عمر، اس کے اعمال اور اس کا نیک بخت یا بد بخت ہونا اور یہ نوشتہ اتنا قطعی اور اٹل ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اس نوشتہ میں دوزخیوں میں یعنی شقی اور بد بخت لکھا ہوتا ہے، بسا اوقات وہ ایک مدت تک جنتیوں کی سی پاکبازانہ زندگی گزارتا رہتا ہے اور بظاہر نیک اعمال کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ جنت کے بہت قریب ہو جاتا ہے، لیکن پھر ایک دم اس کے رویہ میں تبدیلی رونما ہو جاتی ہے اور وہ دوزخ میں لے جانے والے برے اعمال کرنے لگتا ہے اور اس حال میں مر کر بالآخر دوزخ میں چلا جاتا ہے اور اس طرح بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک انسان جو نوشتہ میں جنتی لکھا ہوتا ہے، وہ ایک عرصہ تک بظاہر دوزخیوں والا رویہ اختیار کیے رہتا

← جاء ان الاعمال بالخواتيم برقم (٢١٣٧) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في القدر برقم (٧٦٠) انظر (التحفة) برقم (٩٢٢٨)

ہے اور برے اعمال کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ دوزخ کے بہت قریب پہنچ جاتا ہے، لیکن پھر اچانک وہ پلٹا کھاتا ہے اور وہ سنبھل جاتا ہے اور اہل جنت والے اعمال صالحہ کرنے لگ جاتا ہے اور اعمال صالحہ پر ہی اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور وہ جنت میں چلا جاتا ہے، اس لیے کسی کو بداعمالیوں میں مبتلا دیکھ کر اس کے دوزخی ہونے کا قطعی حکم لگانا درست نہیں ہے، کیا معلوم زندگی کے آخری دور میں اس کا رویہ اور طرز عمل یکسر بدل جائے، اسی طرح اگر کسی کو آج اللہ کی طرف سے نیک عملوں کی توفیق میسر آ رہی ہے تو اسے اس پر مطمئن اور بے فکر نہیں ہو جانا چاہیے، بلکہ پوری دل جمعی اور قوت سے برابر حسن خاتمہ کے لیے کوشاں رہنا چاہیے، محض اچھے عملوں پر شاداں اور فرحاں نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ دارومدار اور انحصار خاتمہ پر ہے، جو انسان کو معلوم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ ازلی وابدی ہے اس لئے اسے اس بات کا علم ہے کہ اس کا خاتمہ کن اعمال پر ہوگا، اچھے یا برے اسی کے مطابق اس کا سعید یا شقی ہونا لکھا جاتا ہے۔

اللہ کے علم میں چونکہ تخلف ممکن نہیں ہے، اس کا علم واقعہ اور ہیت کے مطابق ہوتا ہے اس کے خلاف ممکن نہیں ہوگا جیسا انجام ہونا ویسے اعمال ہی اس نے کرنے ہوتے ہیں۔

[6724] (. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ کِلَاهُمَا عَنْ جَرِیرِ بْنِ عَبْدِالْحَمِیدِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا عِیسٰی بْنُ یُونُسَ ح وَ حَدَّثَنِی اَبُو سَعِیدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ح وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ کُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فِی حَدِیثِ وَکِیعٍ ((اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِینَ لَیْلَةً)) وَ قَالَ فِی حَدِیثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ ((اَرْبَعِینَ لَیْلَةً اَوْ اَرْبَعِینَ یَوْمًا)) وَاَمَّا فِی حَدِیثِ جَرِیرٍ وَعِیسٰی ((اَرْبَعِینَ یَوْمًا))

[6724]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، وکیع کی حدیث میں ہے، ''تم میں سے ہر ایک کا مادہ تخلیق، چالیس راتوں تک جمع کیا جاتا ہے۔'' اور معاذ، شعبہ سے بیان کرتے ہیں، ''چالیس راتوں یا چالیس دنوں تک۔'' اور جریر وعیسیٰ کی روایت میں ہے۔ ''چالیس دن تک۔''

[6725] ۲۔(۲٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیدٍ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((یَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَی النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ

[6724] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٦٦٥)
[6725] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٢٩٨)

فِى الرَّحِمِ بِاَرْبَعِينَ اَوْ خَمْسَةٍ وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ اَىْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَثَرُهُ وَاَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ))

[6725] ۔حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں،''جب نطفہ رحم میں چالیس یا پینتالیس راتیں ٹھہرا رہتا ہے تو فرشتہ آتا ہے اور پوچھتا ہے اے میرے رب! یہ بد بخت ہے یا نیک بخت؟ پھر ان دونوں کولکھ دیا جاتا ہے اور وہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! مذکر ہے یا مؤنث؟ اور ان کو لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے عمل اور نتائج اور اس کی عمر اور اس کا رزق لکھ دیا جاتا ہے، پھر نوشتے لپیٹ دیئے جاتے ہیں، سو ان میں نہ زیادتی ہوتی ہے اور نہ کمی۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، مذکورہ بالا حدیث چار باتوں کو دوسرے مرحلہ میں لکھ دیا جاتا ہے، جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام تیسرے مرحلہ کے بعد یعنی چار ماہ بعد طے کیے جاتے ہیں، لیکن صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے، ان چیزوں کا آغاز تو دوسرے مرحلہ میں شروع ہو جاتا ہے، لیکن تکمیل تیسرے مرحلہ کے بعد ہوتی ہے، جب انسان کے اعضاء، ہڈیاں اور گوشت پوست پوری طرح نمایاں ہو جاتے ہیں، اس لیے دونوں حدیثوں میں تضاد نہیں ہے، کیونکہ حضرت حذیفہ کی حدیث میں ہے، یہ کام چالیس یا پینتالیس دن یا راتوں کے بعد ہوتا ہے اور بعد کے لیے فوریت ضروری نہیں ہے کہ یہ فوراً ہی ہو جاتا ہے۔

[6726] ۳۔(۲۶۴۵)حَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِىَ فِى بَطْنِ اُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيدٍ الْغِفَارِىُّ فَحَدَّثَهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقٰى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِى رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ اَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِى رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِى يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلٰى مَا اُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ))

[6726] تقدم تخريجه برقم (٦٦٦٥)

[6727] ـ حضرت عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا، بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے سبق و عبرت حاصل کرے اور پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ساتھی حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ نامی صحابی کے پاس آیا، چنانچہ انہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول سنایا اور پوچھا، عمل کے بغیر انسان کیسے بدبخت ہوسکتا ہے؟ تو انہوں نے اسے کہا، کیا تجھے اس پر تعجب ہے؟ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، ''جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے تو وہ اس کی تصویر کشی کرتا ہے، اس کے کان، آنکھ، کھال، گوشت اور اس کی ہڈیاں بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے، اے میرے رب! کیا مذکر ہے یا مؤنث؟ تو اللہ جو فیصلہ چاہتا ہے فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے، پھر فرشتہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! اس کی عمر کیا ہے؟ تو تیرا رب جو چاہتا ہے فرما دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ پوچھتا ہے، اے میرے رب اس کا رزق تو تیرا رب جو چاہتا ہے، فیصلہ فرماتا ہے اور فرشتہ اسے لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ نوشتہ ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے، اس کو جو حکم ملتا ہے، اس میں نہ اضافہ کرتا ہے اور نہ کمی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی تصویر کشی کا آغاز، نطفہ کے علقہ میں بدلنے کے آغاز سے ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ تدریجاً اس خاکہ میں رنگ بھرنا شروع ہوتا ہے اور نوک پلک چار ماہ گزرنے کے بعد سنوارے جاتے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید کی (سورہ مومنون آیت ۱۴،۱۳)۔ سے ثابت ہوتا ہے، کہ نطفہ سے علقہ بنتا ہے، پھر اس سے مضغہ بنتا ہے، پھر مضغہ سے ہڈیاں بنتی ہیں اور ہڈیوں پر گوشت چڑھایا جاتا ہے، پھر اس کو ایک نئی تخلیق میں پیدا کیا جاتا ہے، یعنی گوشت پوست چڑھانے کے بعد روح پھونکی جاتی ہے اور ان مراحل کی تفصیل حضرت عبد اللہ کی حدیث میں گزر چکی ہے، اس طرح اس حدیث سے حضرت عبد اللہ کی روایت کی تائید ہوتی ہے کہ چار باتوں کی مکمل تحریر کا وقت چار ماہ کے بعد آتا ہے، جب انسان کا مکمل ڈھانچہ بن چکا ہوتا ہے اور قرآن مجید سے بھی حضرت عبد اللہ کی روایت کی تصدیق ہوتی ہے اور اجمالی حدیث کا معنی، تفصیلی حدیث کے مطابق ہی لیا جائے گا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید ہوتی ہے۔

[6727] (. . .) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

[6727] ـ امام صاحب، ایک اور استاد سے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6727] تقدم تخريجه برقم (٦٦٦٥)

[6728] ٤۔(۔۔۔)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیخَلَفٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِی بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ اَبُو خَیْثَمَةَ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَآءٍ اَنَّ عِکْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ

اَبَا الطُّفَیْلِ حَدَّثَهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِی سَرِیحَةَ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیدِ الْغِفَارِیِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَیَّ هَاتَیْنِ یَقُولُ ((اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِی الرَّحِمِ اَرْبَعِینَ لَیْلَةً ثُمَّ یَتَصَوَّرُ عَلَیْهَا الْمَلَکُ)) قَالَ زُهَیْرٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ الَّذِی یَخْلُقُهَا فَیَقُولُ یَا رَبِّ اَذَکَرٌ اَوْ اُنْثٰی فَیَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی ثُمَّ یَقُولُ یَا رَبِّ اَسَوِیٌّ اَوْ غَیْرُ سَوِیٍّ فَیَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِیًّا اَوْ غَیْرَ سَوِیٍّ ثُمَّ یَقُولُ یَا رَبِّ مَا رِزْقُهٗ مَا اَجَلُهٗ مَا خُلُقُهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِیًّا اَوْ سَعِیدًا

[6728]۔حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے ان دو کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا،''نطفہ رحم میں چالیس راتوں تک پڑا رہتا ہے، پھر فرشتہ اس کی تصویر کشی کے لیے آتا ہے۔'' زہیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے، انہوں نے کہا، جو اس کی تخلیق کرتا ہے،''پھر وہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! مذکر یا مؤنث؟ تو اللہ اسے مذکر یا مؤنث بنا دیتا ہے، پھر وہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! کامل الاعضاء یا ناقص الخلقت؟ تو اللہ اسے تام الاعضاء یا ناقص الاعضاء بنا دیتا ہے، پھر پوچھتا ہے، اے میرے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ اس کا اخلاق کیسا ہے؟ پھر اللہ اس کو شقی یا سعید بنا دیتا ہے۔''

[6729] (۔۔۔)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا رَبِیعَةُ بْنُ کُلْثُومٍ حَدَّثَنِی اَبِی کُلْثُومٌ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیدِ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِیثَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((اَنَّ مَلَکًا مُوَکَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَخْلُقَ شَیْئًا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِبِضْعٍ وَاَرْبَعِینَ لَیْلَةً)) ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیثِهِمْ

[6729]۔رسول اللہ ﷺ کے صحابی، حذیفہ بن ابی اسید غفاری، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں،''کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر ہے، جب اللہ چاہتا ہے کہ وہ چالیس سے اوپر، راتوں کے بعد، اللہ کی اجازت سے تخلیق کا آغاز کرے۔'' پھر آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6728] تقدم تخریجه برقم (٦٦٦٥)

[6729] تقدم تخریجه برقم (٦٦٦٥)

[6730] ٥ـ(٢٦٤٦)حَدَّثَنِی اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ اَنَّهُ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ اَیْ رَبِّ نُطْفَةٌ اَیْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَیْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِیَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ اَیْ رَبِّ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰی شَقِیٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ))

[6730] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل، (برتر اور بزرگ) نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے وہ کہتا ہے اے امیرے رب! یہ نطفہ ہے، اے میرے رب! (اب یہ) عَلَقه بن گیا ہے، اے میرے رب! اب یہ گوشت کا لوتھڑا بن گیا ہے، چنانچہ جب اللہ اس کی تخلیق کا فیصلہ کر لیتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے، اے میرے رب! مذکر ہے یا مؤنث؟ بدبخت ہے یا نیک بخت؟ اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی مدت حیات کتنی ہے؟ یہ سب کچھ اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضغہ گوشت کا لوتھڑا بننے کے بعد، اعضا اور جوارح کی تکمیل شروع ہوتی ہے اور اس وقت اس کے مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے اور اس کی تقدیر لکھی جاتی ہے اور تقدیر لکھنے والا فرشتہ، رحم پر مقرر فرشتہ سے الگ بھی ہوسکتا ہے اور دونوں کام کرنے والا فرشتہ ایک بھی ہوسکتا ہے۔

[6731] ٦ـ(٢٦٤٧)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِبْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كُنَّا فِی جَنَازَةٍ فِی بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيدَةً)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰی كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ

[6730] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الحيض باب: مخلقة وغير مخلقة برقم (٣١٨) وفی احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (٣٣٣٣) وفی القدر باب (١) برقم (٦٥٩٥) انظر (التحفة) برقم (١٠٨٠)

[6731] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب: موعظة المحدث عند القبر وقعود اصحابه حوله برقم (١٣٦٢) وفی التفسير باب: (فاما من اعطی واتقی) برقم (٤٩٤٥) وفی باب: (وصدق بالحسنی) برقم (٤٩٤٥م) وفی باب (فسنيسره لليسری) برقم (٤٩٤٦) وفی ←

((مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ)) فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى

[6731] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک جنازہ کے سلسلہ میں بقیع غرقد میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی، چنانچہ آپ نے سر جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے، پھر فرمایا،''تم میں سے ہر ایک شخص اور ہر جان دار، نفس کا ٹھکانا، جنت اور دوزخ میں اللہ نے لکھ دیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے بدبخت ہے یا نیک بخت'' ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے نوشتہ پر نہ ٹھہر جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟'' تو آپ نے فرمایا:''جو اہل سعادت میں سے ہے وہ یقیناً ان اہل سعادت والے اعمال کی طرف رخ کرے گا اور جو اہل شقاوت میں سے ہیں، وہ یقیناً اہل شقاوت کے اعمال کی طرف چلے گا۔'' اور آپ نے فرمایا:''عمل کرو، ہر ایک کے لیے آسان ہوگا، پس جو کوئی اہل سعادت سے ہے تو ان کے لیے اہل سعادت والے کام آسان کر دیئے جائیں گے اور رہے اہل شقاوت تو ان کے لیے، اہل شقاوت والے اعمال آسان کر دیئے جائیں گے۔'' پھر آپ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی؛''پس جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور حدود الٰہی کی پابندی کی اور اچھی بات (شریعت) کی تصدیق کی، تو ہم اس کو چین و راحت کی زندگی یعنی جنت حاصل کرنے کی توفیق دیں گے اور پس جس نے بخل سے کام لیا اور بے نیازی اختیار کی اور اچھی بات (دعوت اسلام) کو جھٹلایا تو ہم اس کے لیے تکلیف دہ اور دشواری والی زندگی یعنی دوزخ کی طرف چلنا آسان کر دیں گے۔'' سورۃ اللیل آیت نمبر ۵ تا ۱۰۔

← باب (فاما من بخل واستغنی) برقم (٤٩٤٧) وفی باب (وكذب بالحسنی) برقم (٤٩٤٨) وفی باب (فيسنيسره للعسری) برقم (٤٩٤٩) وفی الادب باب: الرجل ينكث الشی بيده فی الارض برقم (٦٢١٧) وفی القدر باب: وكان امر الله قدرا مقدورا برقم (٦٦٠٥) وفی التوحيد باب: قوله تعالی: ﴿فاقرووا ما تيسر منه﴾ برقم (٧٥٥٢) والترمذی فی (جامعه) فی القدر باب: ما جاء فی الشقاء والسعادة برقم (٢١٣٦) وفی التفسير باب: ومن سورة الليل اذا يغشی برقم (٣٣٤٤) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی القدر برقم (٧٨) انظر (التحفة) برقم (١٠١٦٧)

مفردات الحدیث ❋ بَقِيعِ الغَرقَدْ: یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے، جسے اب جنت البقیع کہتے ہیں، مخصرة: چھڑی، نَكَسَ اور نَكَّسَ، سر جھکا لیا، يَنْكُتُ: کریدنے لگے۔

اَفَلَا نَمْكُثَ عَلٰى كِتَابِنَا: یہ کیا ہم اپنے نوشتہ تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جائیں اور سعی و عمل چھوڑ دیں۔

اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اسی کی توفیق ملتی ہے، جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے، جنت و دوزخ کا مدار عمل پر ہے، اس لیے عملوں کے بغیر چارہ نہیں ہے اور ان کو چھوڑنا ممکن نہیں ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ کا علم چونکہ ازلی اور ابدی ہے اور اسے کسی چیز کی تخلیق اور اس کے عمل سے پہلے ہی معلوم ہے کہ وہ کب پیدا ہوگا، کیسے زندگی گزارے گا اور کیا اس کا انجام ہوگا، اس لیے ہر شخص کا ٹھکانہ، دوزخ ہے یا جنت ہے، اللہ کو پہلے ہی سے معلوم ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ وہ کون سے برے یا اچھے اعمال کرے گا، یعنی اس کا جنت یا دوزخ تک پہنچنے کا راستہ بھی پہلے سے معلوم ہے اور لکھ دیا گیا ہے اور تقدیر الٰہی میں یہ طے ہو چکا ہے کہ جو جنت میں جائے گا، وہ اپنے اپنے فلاں اعمال صالحہ کی بنا پر جنت میں جائے گا اور جو دوزخ میں جائے گا، وہ اپنے اپنے فلاں فلاں اعمال بد کی بنا پر دوخ میں جائے گا، اس لیے عمل بے فائدہ اور فضول نہیں ہیں اور ان کو چھوڑنا ممکن نہیں ہے جنت اور دوزخ میں جانے کا راستہ ان اعمال کے ذریعہ طے ہوگا، انسان اس لیے عمل نہیں کر رہا کہ وہ لکھ دیئے گے ہیں، بلکہ لکھے اس لیے گئے ہیں کہ اس نے وہ عمل کرنے تھے اور اس نے جیسے اور جو عمل کرنے تھے، وہ لکھ دیئے گئے ہیں اور اللہ کا علم چونکہ ازلی اور ابدی ہے، اس لیے وہ واقعہ اور حقیقت کے خلاف نہیں ہو سکتا، یہ ممکن نہیں ہے کہ انسان نے اور عمل کرنے ہوں اور لکھ اور دیئے جائیں، یا وہ اور عمل کر سکے۔

[6732] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَاَخَذَ عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[6732]۔ امام صاحب مذکورہ بالا حدیث اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں مخصرہ کی جگہ عود (لکڑی) ہے۔

[6733] ۷۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

[6732] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٦٧٣)

[6733] تقدم تخريجه برقم (٦٦٧٣)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ ((لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلَى قَوْلِهِ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى

[6733] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف فرما تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، جس سے آپ کرید رہے تھے، چنانچہ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: ''تم میں سے ہر جاندار (شخص) کی جگہ جنت اور دوزخ میں جانی جا چکی ہے۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کس لیے ہیں؟ تو کیا ہم بھروسہ نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، عمل کرتے رہو، کیونکہ ہر ایک کو اس کی توفیق ملے گی، جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔'' پھر آپ نے پڑھا، ''جس نے اللہ کی راہ میں تقویٰ اختیار کیا، اچھی بات (دعوت اسلام) کو قبول کرلیا تو ہم اس کے لیے دشواری اور تکلیف والی زندگی (دوزخ) کی طرف چلنا آسان کردیں گے۔'' (اللیل آیت نمبر ۵ تا ۱۰)

[6734] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْاَعْمَشِ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

[6734] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6735] ۸۔(۲٦٤۸) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ اَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ اَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ ((لَا بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ)) قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ ((اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ))

[6735] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے آ کر دریافت کیا، اے اللہ

[6734] تقدم تخريجه برقم (٦٦٧٣)

[6735] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٧٤١)

کے رسول! ہمارے لیے ہمارا دین، (دستور زندگی) اس طرح بیان فرمائیں گویا ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں (ہمیں کسی چیز کا پتہ نہیں ہے) آج کل جو ہم کر رہے، اس کی کیا صورت ہے؟ کیا یہ ان چیزوں میں سے ہے جسے قلم لکھ کر خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر طے ہو چکی ہے، یا ہم نئے سرے سے کر رہے ہیں (تقدیر کا دخل نہیں ہے) آپ نے فرمایا، ''نہیں بلکہ ان امور میں سے ہے، جو قلم لکھ کر خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر (فیصلہ) طے ہو چکا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا تو پھر عمل کی کیا حیثیت؟ زہیر کہتے ہیں، پھر ابو زبیر نے کوئی بات کہی جو میں سمجھ نہ سکا تو میں نے پوچھا، کیا کہا؟ انہوں نے کہا، آپ نے فرمایا: ''عمل کرتے رہو، ہر ایک کے لیے آسان کر دیئے جائیں گے۔''

[6736] (. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ))

[6736]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں، اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''ہر عمل کرنے والے کے لیے اس کا عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔''

[6737] ۹۔(۲۶۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعُلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ ((كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ))

[6737]۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا اہل جنت اور اہل دوزخ سے الگ جان لیے گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پوچھا گیا تو پھر عمل کرنے والے عمل کس کی خاطر کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہر ایک کے لیے وہ عمل آسان کر دیئے گئے ہیں، جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔''

[6738] (. . .) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[6736] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۸۹۷)

[6737] اخرجه البخاري في (صحيحه) في القدر باب: جف القلم على علم الله برقم (۶۵۹۶) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿فاقرؤوا ما تيسر منه﴾ برقم (۷۵۵۱) وابو داود في (سننه) في السنة باب: في القدر برقم (۴۷۰۹) انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۵۹)

[6738] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۶۶۷۹)

جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِيْ حَدِيثِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

[6738]۔امام صاحب یہی روایت مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، عبدالوارث رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث یہی ہے، میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول!

[6739] ۱۰۔(۲۶۵۰)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَا سَبَقَ اَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهِ فَلَا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّي لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلَّا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ **((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))** وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا

[6739]۔ابوالاسود دؤلی کہتے ہیں، مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا جانتے ہو؟ آج لوگ جو عمل کر رہے ہیں اور اس کے لیے جو مشقت برداشت کر رہے ہی، کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا ان کے بارے میں فیصلہ کر دیا گیا ہے، وہ سابقہ تقدیر سے یہ طے ہو چکے ہیں؟ یا ان کا نبی جو شریعت لایا اور ان پر حجت قائم ہو گئی ہے، اس کی روشنی میں نئے سرے سے ہو رہے ہیں؟ تو میں نے کہا، بلکہ یہ ایسی چیز ہے، جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کے لیے طے ہو چکی ہے تو انہوں نے کہا تو کیا یہ ظلم نہ ہوگا (کہ انہوں نے جو عمل کرنے ہیں، اس کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے اور جزا و سزا انہوں نے بھگتنی ہے) چنانچہ میں اس سے بہت زیادہ گھبرا گیا اور میں نے کہا، ہر چیز اللہ کی پیدا کردہ ہے اور اس کی مملوک ہے، اس لیے اس سے اس کے فعل کے بارے میں پوچھا

[6739] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۷۰)

نہیں جا سکتا اور مخلوق سے پوچھا جائے گا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا، اللہ تم پر رحم فرمائے، میں نے تجھ سے سوال محض تیرے عقل و شعور کا اندازہ لگانے کے لیے کیا، مزینہ قبیلہ کے دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! بتائیے، لوگ آج جو عمل کر رہے ہیں اور اس کے لیے جو محنت و مشقت کر رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے، جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور سابقہ تقدیر سے ان کے بارے میں طے ہو چکا ہے، یا نئے سرے سے کر رہے ہیں، اس شریعت کی روشنی میں، جو ان کا نبی ان کے پاس لایا ہے اور ان پر حجت قائم ہو چکی ہے؟ تو آپ نے فرمایا، "نہیں، بلکہ یہ ایسی چیز ہے، جس کا ان کے بارے میں فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کے بارے میں طے ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق اللہ برتر اور بزرگ کی کتاب میں موجود ہے اور شاہد ہے نفس اور اس کا نوک پلک سنوارنا کہ اس کا اسے اس کی بدی اور تقویٰ کا الہام فرمانا۔ (الشمس، آیت نمبر ۷، ۸)۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو بدی اور تقویٰ کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحیت اور شعور بخشا ہے اور اس سے کام لے کر، وہ نیکی یا بدی کر رہا ہے، لیکن اللہ کو پہلے سے پتہ ہے، اس نے نیکی کرنی ہے یا بدی، اس لیے اپنے علم کے مطابق اس نے لکھ دیا ہے کہ اس نے کون سے عمل کرنے ہیں اور اس کے مطابق وہ عمل کر رہا ہے، اس لیے یہ جبر نہیں ہے کہ اس کو ظلم قرار دیا جائے، بالفرض وہ اگر جبر بھی کرتا تو یہ ظلم نہ ہوتا، کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے، اس لیے وہ کسی کو جواب دہ نہیں ہے، انسان مخلوق ہونے کی بنا پر اپنے اعمال کا جوابدہ ہے، اس سے سوال ہوگا تو نے یہ عمل کیوں کیا، لا یُسْئَلُ عما یفْعَلُ ، وَهُمْ يُسْئَلُون ، (سورۃ انبیاء)

[6740] ۱۱-(۲۶۵۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ))

[6740]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک انسان، عرصہ دراز تک اہل جنت والے کام کرتا رہتا ہے۔" پھر اس کے عملوں کا خاتمہ اہل نار والے عمل پر ہوتا ہے اور ایک انسان ایک طویل مدت تک دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، پھر اس کے عملوں کا خاتمہ جنتیوں والے عمل پر ہو جاتا ہے۔"

فائدہ :......انسان کا خاتمہ کس قسم کے عمل پر ہوگا، انسان اپنے ناقص اور کم علم کی بنا پر اس سے آگاہ نہیں ہو سکتا، اس لیے وہ سمجھتا ہے کہ فلاں جنتیوں والے کام کر رہا ہے اور اس کا خاتمہ اس پر ہوگا، حالانکہ ایسے نہیں ہوتا، کیونکہ

[6740] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦٦)

اس کے ان اچھے اعمال کا داعیہ اور محرک اچھا نہیں ہوتا، اس لیے اس کا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے، اس طرح دوسرا انسان کسی مجبوری کی بنا پر برا کام کرتا ہے، دل سے وہ اسے برا ہی خیال کرتا ہے اور اس برے عمل سے بچنا چاہتا ہے، اس لیے اس کا خاتمہ اچھے عمل پر ہوتا ہے، اس لیے آپ نے اس کے ساتھ فِیمَا یبدوا للناس کی قید لگائی ہے، جس طرح کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، جس کا ظہور خاتمہ پر ہوتا ہے۔

[6741] ١٢-(١١٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

[6741] ۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک انسان اہل جنت والے عمل کرتا رہتا ہے، لوگوں کے سامنے کے حالات کے اعتبار سے، حالانکہ وہ اہل نار سے ہوتا ہے اور ایک انسان لوگوں کے سامنے کے حالات کے اعتبار سے دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔''

٢......بَاب: حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَام

باب ٢: آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا مکالمہ یا مناظرہ

[6742] ١٣-(٢٦٥٢)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ مُوسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا خَطَّ وَقَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ

[6741] تقدم تخريجه في الايمان باب: اغلظ تحريم قتل الانسان نفسه وان من قتل نفسه بشي عذب به في النار۔ وانه لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة برقم (٣٠٢٠)

[6742] اخرجه البخاري في (صحيحه) في القدر باب: تحاج آدم وموسى عند الله برقم ←

[6742] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ نے ہمیں ناکام کیا اور آپ نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا تو آدم علیہ السلام نے انہیں جواب دیا، آپ موسیٰ علیہ السلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف بخشا اور اپنے ہاتھ سے تجھے لکھ کر دیا، کیا آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس سال پہلے میرے بارے میں فیصلہ کر دیا تھا؟'' چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔'' ابن ابی عمر اور ابن عبدہ میں سے ایک نے کہا، خط (لکھ دیا) دوسرے نے کہا، تجھے تورات اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی۔

فائدہ :...... ❶ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق دنیا میں بھیجنے کے لیے ہوئی تھی، اس میں حضرت آدم علیہ السلام کے فعل یا عمل کو کوئی دخل نہیں ہے، ایک تکوینی چیز ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے عمل سے توبہ کر لی تھی اور معافی مانگ لی تھی، اس لیے انہوں نے تقدیر کو اپنے عمل کے لیے حجت نہیں بنایا، بلکہ جنت سے نکالے جانے کی مصیبت پر دلیل بنایا اور تقدیر کو اپنے عمل کے لیے حجت بنانا جائز نہیں ہے اور اپنے ساتھ ہونے والی مصیبت پر دلیل و حجت بنانا درست ہے، اس لیے کہا جاتا ہے، تقدیر کو معایب کے لیے حجت و دلیل نہیں بنانا چاہیے، تاکہ انسان اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کر سکے اور ان سے باز آنے کی کوشش کرے، لیکن مصائب پر دلیل و حجت بنانا چاہیے تاکہ صبر و تسلی ہو سکے، کیونکہ تکلیف و مصیبت سے دوچار ہو جانے کے بعد اس پر جزع و فزع کا کوئی فائدہ نہیں ہے، بلکہ نقصان ہے کہ صبر و شکیب سے محروم ہو کر انسان اجر و ثواب سے بھی محروم ہو جاتا ہے اور اس جزع و فزع کے نتیجہ میں کچھ حاصل بھی نہیں ہوتا۔ ❷ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تورات اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی۔'' اللہ اس کائنات کا خالق ہے اور کائنات اور اس کی ہر چیز مخلوق ہے تو جس طرح ہم خالق کی ذات کی حقیقت و ماہیت سے آگاہ نہیں ہیں، اسی طرح اس کے ہاتھ کی کیفیت و صورت سے بھی آگاہ نہیں، جس طرح اس کی ذات، اس کی خالقیت کے لائق اور مناسب ہے، اسی طرح اس کا ہاتھ بھی اس کی خالقیت کی شان کے مطابق ہے، ہمیں اس پر ایمان لانا چاہیے اور اس کی کیفیت و صورت پر بحث نہیں کرنا چاہیے کہ وہ کیسی ہے۔

[6743] ۱۴۔(...)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى فَقَالَ لَهُ

←(٦٦١٤) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی القدر برقم (٤٧٠١) وابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فی القدر برقم (٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٢٩)

[6743] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٥٣)

مُوسٰى اَنْتَ آدَمُ الَّذِى اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ اَنْتَ الَّذِى اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ))

[6743]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام میں مباحثہ ہوا تو آدم علیہ السلام غالب آ گئے، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا، آپ وہ آدم ہیں، جس نے لوگوں کو (جنت کی راہ سے) ہٹا دیا اور انہیں جنت سے نکلوا دیا؟ تو آدم علیہ السلام نے جواب دیا، آپ وہ شخصیت ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم دیا اور لوگوں پر اپنی پیغامبری کے سبب برگزیدہ کیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ہاں، آدم علیہ السلام نے کہا تو مجھے ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہو، جس کا میرے بارے میں میری پیدائش سے بھی پہلے فیصلہ ہو چکا تھا۔''

فائدہ:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غوایت سے یہ مقصد ہے، اگر آپ جنت کے درخت کا پھل نہ کھاتے، جنت سے نہ نکلتے اور لوگ دنیوی مفادات اور خواہشات کے اسیر نہ ہوتے اور شیطان ان کو گمراہ نہ کر سکتا اور نہ لوگ اللہ کی نافرمانی کر کے جنت سے محروم ہوتے، حالانکہ آدم علیہ السلام کا جنت سے نکلنے میں کوئی دخل نہیں ہے اور دنیا میں لوگوں کو امتحان و آزمائش کے لیے ہی بھیجا گیا ہے اور شیطان سے بچاؤ کی تدابیر بھی عقل و شعور اور رسولوں کے ذریعہ بتا دی گئی ہیں اور اس میں آدم علیہ السلام کا کوئی دخل نہیں ہے، یہ تو ایسے ہی ہے، جیسے شہد کی مکھی کو پروانے کا قاتل قرار دیا جائے۔

[6744] ١٥۔(. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِى الْحَارِثُ بْنُ اَبِى ذُبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ قَالَا سَمِعْنَا

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَام عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى قَالَ مُوسٰى اَنْتَ آدَمُ الَّذِى خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُّوحِهِ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَاَسْكَنَكَ فِىْ جَنَّتِهِ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَ آدَمُ اَنْتَ مُوسٰى)) الَّذِى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ ((مُوسٰى بِاَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا)) وَعَصٰى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوٰى ((قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُومُنِي عَلَى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِى بِاَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى))

[6744] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٤٣)

[6744] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا اپنے رب کے حضور مباحثہ ہوا تو آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، آپ وہ آدم ہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور تجھے اپنے فرشتوں سے سجدہ کروایا اور تجھے اپنی جنت میں آباد کیا، پھر تو نے اپنی چوک کی پاداش میں لوگوں کو زمین میں اتروا دیا، چنانچہ آدم علیہ السلام نے جواب دیا، آپ وہ موسیٰ ہیں، جسے اللہ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے لیے منتخب فرمایا اور تجھے وہ تختیاں دی، جن میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے اور تجھے سرگوشی کا شرف بخشا، (سرگوشی کے لیے تجھے قرب بخشا) تو آپ نے میری تخلیق سے کتنا عرصہ پہلے، اللہ کو توراۃ لکھے ہوئے پایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، چالیس سال، آدم علیہ السلام نے پوچھا، کیا آپ نے اس میں یہ بھی لکھا ہوا پایا، آدم نے اپنے رب کی (غیر شعوری طور پر) نافرمانی کی، اس لیے وہ اپنے (مقصد) کو نہ پا سکے، کہا، ہاں، آدم علیہ السلام نے کہا تو کیا مجھے ایسے عمل کے کرنے پر ملامت کرتے ہیں، جس کا کرنا اللہ تعالیٰ نے میرے بارے میں میری پیدائش سے بھی چالیس سال پہلے لازم ٹھہرا چکا تھا؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اس طرح آدم علیہ السلام غالب آ گئے۔''

فائدہ:...... ﴿وَ عَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی﴾ (طہ۔ آیت نمبر ۱۲۱) اللہ کے نبی کی شان اور مرتبہ چونکہ بہت بلند و بالا ہوتا ہے، اس لیے اس کے غیر شعوری اقدام کو بھی عصیان سے تعبیر کر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ اقدام لوگوں کے اعتبار سے عصیان نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا﴾ (طه، آیت نمبر: ۱۱۵)

اللہ کی ہدایات کو بھول گئے، وہ ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے، اس لیے وہ مضبوط عزم کے ساتھ ان پر جم نہ سکے اور ظاہر ہے بھول چوک قابل مواخذہ نہیں ہے، لیکن اس بھول کا یہ نتیجہ نکلا، وہ ناکام اور نامراد ہو گئے، جنت کی نعمتوں سے محروم ہو گئے اور جس مقصد کے لیے یہ کام کیا تھا اور شیطان نے جن ترغیبات کے ذریعہ، انہیں اللہ کی تاکید و ہدایت سے غافل کیا تھا اور جن ترغیبات سے اس کے دام فریب میں پھنس گئے تھے، ان میں سے کچھ بھی حاصل نہ ہوا، کیونکہ غویٰ کا معنی ہے، ضَلَّ، خَابَ، مقصد سے بھٹک گئے اور اس کے حاصل کرنے سے ناکام و نامراد ہو گئے اور میری پیدائش سے چالیس سال پہلے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ واقعہ توراۃ میں میری تخلیق سے چالیس سال پہلے لکھ دیا، وگرنہ اللہ کا علم تو ازلی ہے، اس نے آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے، اپنے ازلی علم کے مطابق سب کچھ لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا، جیسا کہ آگے حدیث آ رہی ہے۔

[6745] (. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسٰى فَقَالَ لَهُ مُوسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسٰى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى))

[6745]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام میں مکالمہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا، آپ وہ آدم ہیں، جس کی چوک نے اسے جنت سے نکلوا دیا تو آدم علیہ السلام نے انہیں کہا، آپ وہ موسیٰ ہیں، جس کو اللہ نے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے لیے چن لیا، پھر تم مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے پہلے فیصلہ ہو چکا تھا، چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

[6746] (. . .)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ

[6746]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6747] (. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[6747]۔امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6748] ١٦۔(٢٦٥٣)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ

[6745] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: وفاة موسی وذکره بعد، برقم (٣٤٠٩) وفی التوحید باب: ما جاء فی قوله تعالی: ﴿وکلم الله موسی تکلیما﴾ برقم (٧٥١٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨٣)

[6746] طریق عمرو الناقد اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (فلا یخرجنکما من الجنة فتشقی) برقم (٤٨٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٦١) وطریق ابن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٨)

[6747] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥٥٤)

[6748] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی القدر باب: (١٨) برقم (٢١٥٦) انظر (التحفة) برقم (٨٨٥٠)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ))

[6748] ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقادیر، آسمان و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں اور اس کا عرش پانی پر تھا۔''

[6749] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ

[6749] ۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ کی سندوں سے ابو ہانی ہی کی سند سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں اس کا ذکر نہیں ہے کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام مخلوقات جن کو آسمان و زمین کے اندر پیدا کرنا تھا، ان کے بارے میں ہر قسم کی تفصیلات کہ ان کی بناوٹ، شکل و صورت، رنگ و روغن، ان کا مقصد، ان کا طریق کار اور ان کا عمل، جو اللہ کے علم ازلی میں پہلے سے معلوم تھیں، ان کو لکھ بھی دیا گیا اور ان کو طے اور مقرر بھی کر دیا گیا اور پچاس ہزار سے مراد ایک طویل عرصہ ہے اور عربی زبان میں کسی چیز کے طے کر دینے اور معین و مقرر کر دینے کے لیے بھی کتابت کا لفظ استعمال ہو جاتا، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے، كتب على نفسه الرحمة ، اللہ نے اپنے بارے میں یہ طے فرمایا ہے کہ وہ مخلوق سے رحمت کا برتاؤ کرے گا، (حجۃ اللہ ج ا ص ۱۶۶)۔
شاہ صاحب نے، کتب کا معنی مقرر کرنا کیا ہے اور بعض روایات میں کتب کی جگہ قدر کا لفظ بھی اس معنی کا قرینہ ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا، اس وقت عرش اور پانی پیدا کیے جا چکے تھے اور اس سے مراد پچاس ہزار کی معینہ مدت بھی لی جا سکتی ہے کہ اگر ماہ و سال ہوتے تو اتنا عرصہ بنتا، کیونکہ ماہ و سال کا آغاز تو آسمان و زمین کی تخلیق کے بعد ہوا ہے۔

۳......بَاب: تَصْرِيفِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَآءَ

باب ۳: اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے دلوں کو پھیر دیتا ہے

[6750] ۱۷۔(۲۶۵۴) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِءِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

[6749] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٦٩٠)

[6750] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٥١)

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ ((أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ قُلُوْبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ))

[6750] ۔حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا،''بنو آدم کے تمام قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، ایک دل کی طرح، وہ اسے جیسے چاہے پھیر دیتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی،''اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دل، اپنی اطاعت و بندگی کی طرف پھیر دے۔''

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، انسانوں کے عمل اللہ تعالیٰ کے اختیار اور اس کے قبضہ میں ہیں، وہی جدھر چاہے، انہیں پھیر دیتا ہے اور یہ اس کی حکمت اور مصلحت کے مطابق ہوتا ہے، ہر انسان سے وہ وہی سلوک کرتا ہے، ادھر ہی اس کا دل موڑتا ہے، جس کا وہ اہل ہوتا ہے، وہ انسانوں سے فضل و رحمت کا سلوک تو کرتا ہے، کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی اور ناانصافی نہیں کرتا اور اللہ کی انگلیوں سے مراد، وہ انگلیاں ہیں، جو اس کی شان خالقیت کے لائق ہیں، ان کی کیفیت و حقیقت کو جاننا ممکن نہیں ہے۔

۴......بَاب: كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

باب ٤: ہر چیز تقدیر سے ہے، یعنی ہر چیز تقدیر کے مطابق وجود میں آ رہی ہے

[6751] ١٨۔(٢٦٥٥)حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

[6751] ۔طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے بہت سے اصحاب کو ملا، سب یہی کہتے تھے، ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[6751] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٠٣)

''ہر چیز تقدیر سے وابستہ ہے، حتیٰ کہ عجز و بے بسی (نا قابل و ناکارہ ہونا) اور مہارت و ہوشیاری بھی، دانشمندی و ہوشیاری اور بے بسی و کمزوری بھی۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کی صفات قابلیت و نا قابلیت، صلاحیت و عدم صلاحیت اور دانشمندی و ہوشیاری (اور بے وقوفی و کاہلی وغیرہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں الغرض دنیا میں جو کوئی جیسا) اور جس حالت میں ہے، وہ اللہ کی قدر سے وابستہ ہے، ہر چیز کا اللہ کو ازل سے علم ہے اور اس کے مطابق طے ہو چکا ہے اور اس کے مطابق ہو رہا ہے۔

[6752] ١٩۔(٢٦٥٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُومِيِّ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِكُونَ قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِى الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ

[6752] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریشی مشرک رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وہ آپ سے تقدیر کے مسئلہ پر جھگڑتے تھے، چنانچہ یہ آیات اتریں،''جس دن وہ جہنم میں اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے، (کہا جائے گا) دوزخ کے عذاب سے دوچار ہو، بے شک ہم نے ہر چیز کو اندازہ سے بنایا ہے۔'' (قمر آیت نمبر ۴۸۔۴۹)

فائدہ:......اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز ایک خاص انداز سے بنائی ہے اور اس نے ہر چیز کے لیے ایک وقت مقررہ، معین ٹھہرا دیا ہے اور اس کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ اپنی غایت اور انتہا کو پہنچ جائے، قوموں کے ساتھ بھی اس کا معاملہ اسی اصول کے مطابق ہے، کوئی قوم سرکشی کی راہ اختیار کرتی ہے تو وہ اس کو فوراً نہیں پکڑتا، بلکہ اس کو اتنی مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی خیر و شر کی تمام صلاحیتیں اجاگر کر سکے، تاکہ اس پر حجت پوری ہو جائے اور قیامت کے دن کوئی بہانہ نہ پیش کر سکے۔

٥......بَاب: قُدِّرَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا وَغَيْرِهٖ

باب ٥: آدم کے بیٹے پر زنا وغیرہ کا حصہ مقدر (طے) ہے

[6753] ٢٠۔(٢٦٥٧)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ

[6752] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى القدر باب (١٩) برقم (٢١٥٧) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمة باب: فى القدر برقم (٨٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٥٨٩)

[6753] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الاستئذان باب: زنا الجوارح دون الفرج برقم ←

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ)) قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

[6753]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے "لمم" کی سب سے زیادہ صحیح وضاحت، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ قول میں دیکھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے بارے میں، زنا میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے، جس کو وہ لامحالہ حاصل کر کے رہے گا، چنانچہ آنکھوں کا زنا نظر بد ہے اور زبان کا زنا (شہوت انگیز) گفتگو ہے اور دل تمنا (آرزو) اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

فائدہ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصد سورہ نجم کی آیت ﴿الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ﴾ (سورۃ نجم، آیت نمبر ۳۲) وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے رکتے ہیں، مگر چھوٹے گناہ۔'' کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، میں لفظ "لمم" کی تفسیر بیان کرنا ہے کہ اس حدیث میں جن گناہوں کو فرج کے گناہ کے سوا بیان کیا ہے، وہ "لمم" ہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا، نظر بد، شہوت انگیز گفتگو اور بوس و کنار، کسی اجنبی عورت کو ہاتھ لگانا اور غلط کاری کی نیت سے اس کی طرف چل کر جانا، یہ تمام گناہ "لمم" میں داخل ہیں، ان سے گناہ کی طرف میلان کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی تصدیق یا تکذیب شرم گاہ کرتی ہے، یعنی ان کاموں سے شرم گاہ میں حرکت اور داعیہ پیدا ہوتا ہے تو پھر یہ زنا ہوگا، اگر ان کاموں سے شرم گاہ متاثر نہیں ہوتی تو یہ زنا نہیں ہوگا، اگرچہ غلط کام ہوگا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا تصدیق اور تکذیب محض دل اور زبان کا کام نہیں ہے، اعضاء اور جوارح کا عمل بھی تصدیق اور تکذیب پر دلالت کرتا ہے۔

[6754] ۲۱۔(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا

←(٦٣٤٣) وفي القدر باب (وحرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون) انه لن يومن من قومك الا من قد آمن، ولا يلدوا الا فاجرا كفارا) برقم (٦٦١٢) وابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما يومر به من غض البصر برقم (٢١٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٧٣)

[6754] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٥٧)

مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ))

[6754] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''آدم کے بیٹے پر زنا میں حصہ طے کر دیا گیا ہے، جسے وہ لامحالہ حاصل کر کے رہے گا، چنانچہ آنکھوں کا زنا نظر بد ہے، کانوں کا زنا (بے حیائی کی، فحش گفتگو) سننا ہے اور زبان کا زنا اس سلسلہ میں گفتگو کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (بری نیت سے) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (زنا کی خاطر) چلنا ہے اور دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

٦......بَاب: مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَحُكْمِ مَوْتِ اَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَاَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ

باب ٦: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے'' کا مفہوم اور کافروں کے بچوں اور مسلمانوں کے بچوں کا انجام یا ان کی موت کا حکم

[6755] ٢٢-(٢٦٥٨)حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ)) ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَئُوا اِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الْآيَةَ

[6755] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مولود (پیدا ہونے والا) فطرت پر پیدا ہوتا ہے، چنانچہ اس کے والدین اس کو یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا ڈالتے ہیں، جیسے چوپائے کا بچہ، کامل الاعضاء پیدا ہوتا ہے، کیا تمہیں ان میں کوئی کٹے ہوئے کان والا نظر آتا ہے؟'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے، اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، ''اس فطرت کی پابندی کرو، جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ سرشت بدل نہیں سکتی۔'' (روم آیت نمبر ٣٠)

فائدہ:......اللہ تعالیٰ نے تمام بنو آدم کی روحوں سے عہد ربوبیت (عہد الست) لیا تھا اور اس کے مطابق، تمام انسانوں کی فطرت و سرشت یا جبلت میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار رکھ دیا ہے اور اللہ کی ربوبیت ہی دین کا بیج ہے،

[6755] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٢٥٨)

اس لیے ہر انسان فطرت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے، اس میں قبول کرنے کی صلاحیت و استعداد رکھ دی گئی ہے، لیکن ماحول انسان کو متاثر کرتا ہے اور سب سے زیادہ انسان اپنے والدین سے متاثر ہوتا ہے۔

[6756] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَآءَ))

[6756]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، ''جیسے چوپائے کے ہاں چوپایہ پیدا ہوتا ہے۔'' اس میں جمعاء (سالم جانور) کا ذکر نہیں ہے۔

[6757] (. . .)حَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ
اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ يَقُولُ اقْرَءُوا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِى فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

[6757]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔'' پھر فرماتے، یہ آیت پڑھو، ''اللہ کی فطرت کی پابندی کرو، جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے، اللہ کی فطرت کو نہ بدلو، یہی سیدھا مستحکم دین ہے۔''

[6758] ۲۳۔(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

[6758]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے،

[6756] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۹۰)

[6757] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب: اذا اسلم الصبی فمات هل يصلى عليه؟ وهل يعرض على الصبى الاسلام؟ برقم (۱۳۵۹) وفی التفسير باب: (لا تبديل لخلق الله) برقم (٤٧٧٥) انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۱۷)

[6758] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۵۳)

چنانچہ اس کے والدین اسے یہودی یا عیسائی یا مشرک بنا ڈالتے ہیں۔'' تو ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! بتایئے، اگر وہ اس سے پہلے مرجائے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کو خوب علم ہے، انہوں نے جو عمل کرنے تھے۔''

مفردات الحدیث ❊ **یُلِدَ: اصل میں وُلِدَ تھا، بعض دفعہ ''واو'' کو ''یا'' سے بدل دیتے ہیں۔**

[6759] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ((اِلَّا عَلَى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ)) وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ((لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلَّا عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ))

[6759]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی دوسندوں سے، عمش ہی کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، ابن نمیر کی روایت میں ہے: ''ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے، وہ ملت پر پیدا ہوتا ہے۔'' ابوبکر کی روایت میں ہے، ''مگر اس ملت پر حتی کہ وہ زبان سے اس کا اظہار کرے۔'' اور ابوکریب کی روایت ہے، ''ہر بچہ اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے، حتی کہ اس کی زبان اس کو بیان کرے۔''

مفردات الحدیث ❊ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ: **اللہ کو خوب معلوم ہے، اگر وہ زندہ رہتے تو بالغ ہونے کے بعد کون سے عمل کرتے، کیونکہ اس کا علم ازلی بھی ہے اور ابدی بھی، اس لیے وہی ان کا انجام بتا سکتا ہے۔**

حتی يُبَيِّنَ عنه او يُعَبِّرَ عنه لسانُهُ: جب تک وہ شعور اور تمیز کی عمر کو پہنچ کر اپنے موقف اور دین کا اظہار نہیں کرتا، وہ فطرت پر قائم ہوتا ہے اور ملت اسلامیہ پر عمل پیرا ہونے اور اس کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، اس کی فطرت میں بگاڑ اگر پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے ماحول اور گردوپیش کی بنا پر ہوتا ہے اور عام طور پر زیادہ اثر والدین کی رائے اور فکر کا ہوتا ہے اور انہی کا دین قبول کرتا ہے۔

[6760] ۲۴۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنْتِجُونَ الْاِبِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُونُوا اَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

[6759] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٤) وبرقم (١٢٥٣٣)

[6760] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی القدر باب: الله اعلم بما كانوا عاملين برقم (٦٥٩٩) وبرقم (٦٦٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٩)

اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوتُ صَغِيرًا قَالَ ((اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

[6760]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بچہ پیدا ہوتا ہے، فطرت پر پیدا ہوتا ہے، (اس کی فطرت میں کوئی بگاڑ اور خرابی نہیں ہوتی) چنانچہ اس کے والدین اس کو یہودی اور نصرانی بناتے ہیں، جس طرح تم اونٹ کا بچہ لیتے ہو، کیا تم ان میں کان کٹا پاتے ہو؟ حتی کہ تم خود ہی ان کا کان کاٹتے ہو۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! بتائیں جو بچے چھوٹے ہی فوت ہوجاتے ہیں، (بلوغت کو نہیں پہنچتے)؟'' آپ نے فرمایا: ''اللہ کو خوب علم ہے، انہوں نے کون سے عمل کرنے تھے۔''

فائدہ:...... جو بچے بلوغت سے پہلے پہلے فوت ہو جاتے ہیں، اگر ان کے والدین مسلمان ہیں تو اہل سنت کے نزدیک وہ جنتی ہیں، لیکن اگر وہ ابھی مشرک ہیں تو پھر اس مسئلہ میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے اہم اقوال چھ ہیں:

۱۔ جمہور ائمہ کے نزدیک وہ جنتی ہیں، کیونکہ وہ فطرت پر مرے ہیں اور جنہوں نے دوزخ میں جانا ہے، انہوں نے اپنی فطرت کے خلاف برے اعمال کیے اور شرک وکفر کے نتیجہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنمی بنے یا ایمان لانے کے بعد، بد اعمال کی پاداش میں عارضی طور پر دوزخ میں داخل ہوئے، لیکن ان کو تو عمل کا موقعہ ہی نہیں ملا اور بخاری شریف، کتاب التعبیر میں روایت ہے کہ جو بچہ فطرت پر فوت ہوتا ہے، وہ جنتی ہے، خواہ اس کے والدین مشرک ہی کیوں نہ ہوں، صحیح موقف یہی ہے کیونکہ وہ ابھی مکلف ہی نہ تھے۔

۲۔ وہ اپنے والدین کے تابع ہیں، چونکہ ان کے والدین مشرک تھے، اس لیے وہ بھی ان کے حکم میں ہیں اور دوزخی ہیں، یہ انتہا پسند، خارجیوں کے گروہ ازارقہ کا موقف ہے۔

۳۔ وہ جنت اور دوزخ کے درمیان میں اصحاب الاعراف ہوں گے۔

۴۔ یہ جنتیوں کے خدام ہوں گے۔

۵۔ ان کا آخرت میں امتحان ہوگا۔

۶۔ ان کے بارے میں توقف اختیار کریں گے، کوئی رائے قائم نہیں کریں گے۔

[6761] ۲۵۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا))

[6761] اخرجه البخاری فی (صحیحه) (١٤٠٦٥)

[6761] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر انسان جسے اس کی والدہ جنتی ہے، وہ فطرت پر ہے، بعد میں اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بناتے ہیں، اگر والدین مسلمان ہوں تو وہ مسلمان رہتا ہے، ہر انسان جسے والدہ جنتی ہے، شیطان اس کی کوکھوں میں (دونوں پہلوؤں میں) مکہ مارتا ہے، سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے۔''

مفردات الحدیث ✲ **يَلْكُزُهُ:** اس کو مکہ مارتا ہے، **حضنيه:** **حضن:** پہلو، کوکھ۔

[6762] ٢٦ ۔(٢٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

[6762] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کو خوب علم ہے، انہوں نے کون سے عمل کرنے تھے۔''

[6763] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

[6763] ۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، شعیب اور معقل کی روایت اولاد کی جگہ ذراری کا لفظ ہے۔ (معنی ایک ہی ہے)

[6764] ٢٧ ۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

[6762] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب: ما قيل فی اولاد المشركين برقم (١٣٨٤) وفی القدر باب: الله اعلم بما كانوا عاملين برقم (٦٥٩٨) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: اولاد المشركين برقم (١٩٤٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٢١٢)

[6763] تقدم تخريجه برقم (٦٧٠٤)

[6764] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧١٥)

[6764] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے ان بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کو خوب علم ہے، انہوں نے کس قسم کے عمل کرنے تھے۔''

[6765] ۲۸۔(۲۶۶۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ))

[6765] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: ''جب اللہ نے ان کو پیدا کیا ہے تو اسے یہ بھی خوب علم ہے، وہ کون سے عمل کرنے والے تھے۔''

فائدہ :......اہل سنت کے نزدیک، اللہ کو ما کان (جو ہو چکا ہے) ما یکون (جو ہوگا) ما لایکون جو نہیں ہوگا، لو کان کیف کان یکون، اگر اس نے ہونا ہوتا تو کیسے ہوتا، سب کا علم ہے۔

[6766] ۲۹۔(۲۶۶۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا))

[6766] ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''بچہ جسے حضرت خضر نے قتل کیا تھا، اس پر کفر کی مہر لگی ہوئی تھی اور وہ اگر زندہ رہتا تو اپنے والدین کو کفر اور سرکشی پر پھنسا دیتا۔''

فائدہ :...... یہ بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوا تھا، لیکن اگر یہ زندہ رہتا تو برے ماحول میں بیٹھ کر کفر اختیار کر لیتا، اسے والدین اس کی محبت میں، اس کا رویہ اور طرز عمل قبول کرتے ہوئے سرکشی اور کفر میں مبتلا ہو جاتے، اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال کی برکت سے، ان پر رحم و کرم فرمایا اور اس بچے کو موت سے دوچار کر دیا اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے جو نہیں ہوا ہے، اگر اس نے ہونا ہوتا تو کیسے ہوتا۔

[6765] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز باب: ما قیل فی اولاد المشرکین برقم (١٣٨٣) وفی القدر باب: الله اعلم بما كانوا عاملين برقم (٦٥٩٧) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب فی ذراری المشرکین برقم (٤٧١١) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: اولاد المشرکین برقم ٤/ ٥٩ وبرقم (١٩٥١) انظر (التحفة) برقم (٥٤٤٩)

[6766] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی القدر برقم (٤٧٠٥) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة اكلهف برقم (٣١٥٠) انظر (التحفة) برقم (٤٠)

[6767] ٣٠-(٢٦٦٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبٰى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَ لَا تَدْرِينَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ اَهْلًا وَلِهٰذِهِ اَهْلًا))

[6767]۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک بچہ فوت ہوگیا تو میں نے کہا، اس کے لیے مسرت و شادمانی ہے، جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم نہیں ہے، اللہ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا ہے تو اس کے لیے بھی باشندے پیدا کیے ہیں اور اس کے لیے بھی اہل پیدا کیے ہیں۔''

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ کا مقصد یہ تھا، اللہ جو انسان کا خالق ہے اور جنت و دوزخ کا بھی خالق ہے، اسے ہی صحیح اور یقینی طور پر علم ہے کہ جنتی کون ہے اور دوزخی کون ہے، اس کے بتائے بغیر اپنی طرف سے کسی کو جنتی اور دوزخی کہنے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، معلوم ہوتا ہے، یہ بات آپ نے اس دور میں فرمائی تھی، جبکہ ابھی آپ کو بچوں کے جنتی ہونے کا علم نہیں تھا، یا آپ نے ابھی دوسروں کو اس سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔

[6768] ٣١-(...) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طُوبٰى لِهٰذَا عُصْفُورٌ مِّنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوٓءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ ((اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ))

[6768]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری بچے کے جنازہ کے لیے بلایا گیا تو میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس کے لیے مسرت و شادمانی ہے، جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، اس نے کوئی برا کام نہیں کیا اور نہ اس کا وقت پایا، آپ نے فرمایا: ''یا اور کچھ ہے، اے عائشہ! بے شک اللہ نے

[6767] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٨٨٠)
[6768] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة باب: في ذراري المشركين برقم (٤٧١٣) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الصلاة على الصبيان برقم (١٩٤٦) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب في القدر برقم (٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٧٣)

جنت کے اہل پیدا کیے ہیں، انہیں اس کے لیے پیدا کیا ہے، جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور دوزخ کے اہل پیدا کیے ہیں، انہیں اس کے لیے پیدا کیا ہے، جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ کو انسانی اعمال کا اس کے وجود میں آنے سے پہلے سے علم ہے اور ہمیں انسان کے اعمال کا علم نہیں ہے، اس لیے کسی کے جنتی یا دوزخی ہونے کا فیصلہ کرنا ہماری دسترس سے باہر ہے، یہ اللہ تعالیٰ ہی بتا سکتا ہے، اس لیے اپنے طور پر کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہیے۔

[6769] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى ح و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ

[6769]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

٧...... بَاب: بَيَانِ أَنَّ الْآجَالَ وَالْأَرْزَاقَ وَغَيْرَهَا لَا يَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَمَّا سَبَقَ بِهِ الْقَدَرُ

باب ٧: جو عمر اور رزق وغیرہ تقدیر میں پہلے طے ہو چکا ہے، اس میں کمی وبیشی نہیں ہوتی

[6770] ٣٢-(٢٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ

أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ ((اللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتْ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذٰلِكَ))

[6769] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧١٠)

[6770] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٨٩)

[6770]۔ حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی، اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ عنایت فرما تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے اللہ سے طے شدہ عمروں، شمار شدہ دنوں اور تقسیم شدہ روزیوں کے بارہ میں درخواست کی ہے اور وہ کسی چیز کو اس کے طے شدہ وقت سے پہلے کرے گا اور نہ وقت معینہ سے مؤخر کرے گا اور اگر تو اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کرتی کہ وہ تمہیں آگ کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے بچائے تو یہ بہتر اور افضل ہوتا۔'' راوی کہتے ہیں کہ آپ کے سامنے مسخ کے سبب بندروں اور مسعر کہتے ہیں، میرے خیال میں خنزیروں کا بھی ذکر آیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مسخ شدہ قوم کی نسل یا اولاد جاری نہیں کی، یقیناً بندر اور خنزیر اس سے پہلے بھی موجود تھے۔''

[6771] (. . .) حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا ((مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

[6771]۔ امام صاحب یہی روایت ابوکریب سے بیان کرتے ہیں، اس میں او (یا) کی جگہ واؤ ہے کہ ''آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔''

فوائد: ...... 1 عمر اور رزق طے ہیں، اس طرح دوزخ یا قبر کا عذاب مقرر ہے، یہ سب چیزیں اللہ کو پہلے سے معلوم ہیں، لیکن یہ بھی طے ہے کہ ان اسباب کی بنا پر اس کی عمر کم یا رزق کم ہوگا یا زیادہ، عمر اور رزق میں صلہ رحمی سے اضافہ ہوتا ہے اور دعا سے بھی اضافہ ہوتا ہے اور یہ بھی پہلے سے اللہ کے علم میں ہے کہ فلاں صلہ رحمی کرے گا، یا اس کے لیے طویل عمر کی دعا ہوگی اور اس کے مطابق اس کی عمر اور رزق میں اضافہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے، جس طرح صلہ رحمی اور دعا لکھی جا چکی ہے، اس لیے نئے سرے سے اس کا اثر مرتب نہیں ہوتا اور ان میں کمی وبیشی نہیں ہوتی، کمی وبیشی تقدیر میں ہو چکی ہے، اس لیے آپ کا یہ مقصد نہیں تھا، آپ ان کی یا اپنی عمر میں اضافہ کی دعا نہ کریں، بلکہ یہ مقصد تھا، عمر اور رزق کا تعلق دنیا سے ہے اور آگ یا قبر کے عذاب کا تعلق آخرت سے ہے اور آخرت دنیا کے مقابلہ میں خیر اور افضل ہے، اس لیے اس کے لیے دعا کرنا بھی افضل ہے، نیز جب منفعت کے مقابلہ میں دفع مضرت زیادہ اہم ہے، اس لیے عمر اور رزق میں اضافہ کے مقابلہ میں، آگ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا زیادہ افضل ہے اور آپ نے حضرت انس کے لیے طویل عمر کی دعا فرمائی تھی، امام بخاری کی الادب المفرد میں ہے، اللهم اكثر ماله، وَوَلَدَهُ واطل حياتَهُ اور امام بخاری نے، بخاری شریف میں باب باندھا ہے: "باب دعوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخادمه بطول عمره بكثرة ماله"

[6771] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۵۸۹)

(فتح الباری، ج ۱۱ ص ۱۷۳، مکتبہ دارالسلام الریاض) اس طرح آپ نے عمر اور رزق دونوں میں کثرت اور اضافہ کی دعا فرمائی ہے، جس سے ثابت ہوا کہ عمر میں اور رزق میں اضافہ کی دعا جائز ہے اور یہ بھی پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہے، اس لیے تقدیر کو مبرم اور معلق دو قسموں میں بانٹنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ❷ بندر اور خنزیر مستقل حیوانات ہیں، یہ ممسوخ (مسخ شدہ) انسانوں کی نسل یا اولاد نہیں ہیں، کیونکہ بنو اسرائیل کے بعد لوگوں کو بندر اور خنزیر بنانے سے پہلے بھی تو بندر اور خنزیر موجود تھے۔

[6772] ۳۳-(. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِاَبِي اَبِي سُفْيَانَ وَبِاَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّكِ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوئَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ))

[6772]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی، اے اللہ! مجھے اپنے خاوند، رسول اللہ ﷺ، اپنے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ سے ان عمروں کا سوال کیا جو مقرر ہیں اور ان قدموں کا جو روندے ہوئے یا پامال شدہ ہیں، (معین ہیں) اور ان رزقوں کا جو تقسیم شدہ ہیں، اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے وقت مقررہ سے پہلے نہیں کرتا اور نہ کسی چیز کو اس کے وقت مقرہ سے مؤخر کرتا ہے، اگر تم یہ سوال کرتیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے بچائے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔'' اور ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! بندر اور خنزیر، یہ مسخ شدہ لوگوں کی نسل ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ

[6772] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۹۵۸۹)

نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے کوئی قوم ہلاک نہیں کی، یا کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کہ پھر ان کی نسل چلائی ہو، بندر اور خنزیر اس سے پہلے موجود تھے۔''

[6773] (. . .)حَدَّثَنِيهِ اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ اَيْ نُزُولِهِ

[6773]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، "آثار مَبْلُوْغة۔ قدم جن تک رسائی ہو چکی ہے۔''یعنی شمار ہو چکے ہیں، ابن معبد کہتے ہیں، بعض نے یوں بیان کیا ہے، "قَبلِ حِلِّهِ أَيْ نَزُولِه، وقت کی آمد سے پہلے۔

٨......بَاب:في الأمر بالقوة وترك العجز والا ستعانة بالله وتفويض المقادير له

باب ٨: عزیمت وپختگی کو اختیار کرنا، عجز و بے بسی کو ترک کرنا، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور تقدیر کو اللہ کے حوالے کرنا

[6774] ٣٤۔(٢٦٦٤)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ **((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اَحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ))**

[6774]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوت والا مومن، کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے اور دونوں میں خیر موجود ہے، جو چیز تمہارے لیے سود مند ہے، اس لیے کوشش کر اور اللہ سے مدد طلب کر، عجز اور کمزوری کا اظہار نہ کر، اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہو، اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ایسا ہوتا، البتہ یہ کہو، اللہ کی تقدیر ہے، اس نے جو چاہا کیا، کیونکہ لو شیطان کے لیے راہ عمل کھولتا ہے۔''

[6773] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٨٩)

[6774] اخرجه ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في القدر برقم (٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٦٥)

فائدہ:...... الْمُؤْمِنُ الْقَوِيّ سے مراد وہ مومن ہے، جو ارادے کا مضبوط اور پختہ کار ہے، ہر کام کو پوری ہمت اور حوصلہ سے سرانجام دیتا ہے اور مومن ضعیف سے مراد وہ ہے جو کوتاہ ہمت ہے، کام کرنے کے لیے حوصلہ نہیں پاتا اور پورے جوش و جذبہ اور سرگرمی سے کام نہیں کرتا، کیونکہ انسان کے لیے یہ ضروری ہے وہ نفع بخش دینوی و آخری کام پوری محنت و کوشش اور حوصلہ و ہمت سے کرے، اس میں سستی و کاہلی، کوتاہ ہمتی اختیار کر کے ہمت نہ ہارے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے نصرت و اعانت اور توفیق طلب کرے، لیکن مومن ہونے کے سبب ہر صورت خیر دونوں میں موجود ہے اور مصائب و تکالیف کے سلسلہ میں اسباب و وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے، اگر میں یہ تدبیر اور حیلہ اختیار کر لیتا تو اس مصیبت اور مشکل میں مبتلا نہ ہوتا، کیونکہ تدبیر سے تقدیر کو نہیں بدلا جا سکتا، ہاں اگر لــو کا تعلق تقدیر کی تبدیلی سے نہ ہو، بلکہ اپنی کمزوریوں کے ازالہ سے ہو، یا اپنی لاعلمی کے اظہار کے لیے ہو، اللہ کی تقدیر پر اور اس کی مشیت کے نفوذ پر مکمل ایمان ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مثلاً بلا محنت انسان کہہ سکتا ہے، اگر میں محنت کرتا تو ناکام نہ ہوتا، اگر مجھے اس چیز کا پہلے سے علم ہوتا تو میں یہ نہ کرتا، اگر دشمن نے ہم پر قابو پا لیا تو وہ ہمیں ذلیل و خوار کرے گا۔

حدیث نمبر 6775 سے 6804 تک

۴۹......كِتَابُ الْعِلْمِ

۴۹......علم کا بیان

ا......بَاب: النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ، وَالتَّحْذِيرِ مِنْ مُتَّبِعِيهِ وَالنَّهْيِ عَنْ الِاخْتِلَافِ فِي الْقُرْآنِ

باب ۱: متشابہات قرآن کی پیروی سے ممانعت اوران کی پیروی کرنے والوں سے ڈرانا اورقرآن میں اختلاف کرنے کی ممانعت

[6775] ۱-(۲۶۶۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الَّذِی اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِينَ فِی قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيلَهُ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِی الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ))

[6775] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: (منه آيات محكمات) برقم (٤٥٤٧) وابو داود فی (سننه) فی السنة باب: النهی عن الجدال واتباع المتشابه من القرآن برقم (٤٥٩٨) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة آل عمران برقم (٢٩٩٣) وبرقم (٢٩٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦٠)

[6775] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ''وہی تو ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی جس کی کچھ آیات محکم ہیں اور یہی کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور دوسری متشابہات ہیں، چنانچہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے تو وہ اس کی متشابہ آیات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، فتنہ انگیزی کی خاطر اور ان کا حقیقی معنی تلاش کرنے کے لیے، حالانکہ ان کا صحیح اور حقیقی مفہوم (اصل مراد) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں پختہ ہیں، وہ کہتے ہیں، ہم ان (متشابہات) پر ایمان لائے، سارا قرآن ہمارے رب کی طرف سے ہے اور کسی چیز سے عبرت یا سبق صرف عقلمند حاصل کرتے ہیں،'' آل عمران، آیت ۷، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس کی متشابہ آیتوں کے درپے ہیں تو انہیں لوگوں کا اللہ نے نام بتایا ہے، ان سے بچو۔''

مفردات الحدیث ✲ **مُحْكَمَاتٌ**: جن کا معنی صاف اور واضح ہے، اس میں کوئی اشتباہ نہیں ہے اور بقول شاہ ولی اللہ، ماہر زبان جس سے ایک ہی معنی سمجھے وہ محکم ہے اور جس میں ایک سے زائد معانی کا احتمال ہو وہ متشابہہ ہے مثلاً ضمیر کے مرجع میں اختلاف ہے یا کلمہ کے ایک سے زائد معانی آتے ہیں، یا عطف قریب پر بھی ہو سکتا ہے اور بعید پر بھی، یا جملہ عاطفہ بھی ہو سکتا ہے اور مستانفہ بھی نیا اور مستقل جملہ۔

هُنَّ أُمُّ الْكِتَاب: یعنی ساری کتاب کا مرجع و مرکز اور اصل وہی ہیں، ان کی روشنی میں متشابہات کا معنی کیا جائے گا، ان کے منافی معنی نہیں لیا جا سکے گا۔

وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ الا الله: ان کی اصل حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، کیونکہ ان میں ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں، جو ہمارے مشاہدے اور معلومات کی دسترس سے باہر ہیں، مثلاً اللہ کی صفات و افعال اللہ کی جنت میں نعمتیں اور دوزخ میں آلام و مصائب، ان کی اصل حقیقت اور صورت ہمارے ذہن سے بالا ہے، اگرچہ ان کا ظاہری معنی جو عبرت اور سبق آموزی کے لیے کافی ہے، ہم سمجھ سکتے ہیں اور اس معنی کے اعتبار سے راسخ فی العلم ان کے معانی اور مطالب کو جانتے ہیں، لیکن اصل حقیقت و ماہیت کے اعتبار سے نہیں جانتے، لیکن اس پر ایمان رکھتے ہیں، اس لیے جو لوگ ان کی اصل حقیقت کو جاننے کے درپے ہوں، ان سے بچنا ضروری ہے اور متکلمین نے آیات صفات کی تاویل کر کے، فتنہ کا دروازہ کھول دیا اور شعوری و غیر شعوری طور پر بدعتی فرقوں معتزلہ، مرجئہ اور خوارج کے لیے تاویل کی گنجائش کا راستہ کھول دیا، جس سے بدعتی فرقوں نے خوب فائدہ اٹھایا اور آج تک اٹھا رہے ہیں۔

[6776] ۲۔(۲۶۶۶) حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ

[6776] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۸۳۹)

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ ((اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ))

[6776] ۔حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے جلدی حاضر ہوا، یعنی صبح سویرے گیا تو آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں، جو ایک آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے، آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نظر آ رہے تھے، سو آپ نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ اپنی کتاب میں اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے۔''

فائدہ :...... قرآن مجید کی قرأت یا معانی میں ایسا اختلاف جس کی گنجائش نہ ہو، یا ایسی تاویل جس کا کوئی قرینہ نہ ہو اور اس کی بنیاد پر نئے نئے مسائل اور عقائد نکالنا، بدعملی اور انتشار و افتراق کا باعث بنتا ہے اور امت کی بدعملی، اعمال و عقائد میں نئی نئی موشگافیاں اور امت میں افتراق و انتشار، امت کی تباہی کا باعث بنتا ہے اور اس افتراق و اختلاف سے روکنا مقصود ہے، دلیل کی بنیاد پر نظری اور علمی اختلاف مسائل کی تنقیح اور تہذیب کا سبب بنتا ہے، فرقہ سازی اور گروہ بندی کا باعث نہیں بنتا، اس لیے اس سے روکنا مقصود نہیں ہے، مسائل میں اختلاف تو خیر القرون میں بھی موجود رہا ہے اور اس اختلاف نے ان میں گروہ بندی یا فرقہ بندی پیدا نہیں کی تھی۔

[6777] ۳۔(۲۶۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَقُوْمُوْا))

[6777] ۔حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھو، جب تک تمہارے دل اس پر جڑے رہیں اور جب تم میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔''

فائدہ :...... اگر اس حدیث کا مخاطب ہر انسان انفرادی اور شخصی طور پر ہے تو معنی ہوگا، جب تک ہمارے دل اور زبان میں موافقت، یکسانیت ہو اور تمہیں جمعیت خاطر اور اطمینان حاصل ہو، قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور جب دل اور زبان کا ساتھ نہ رہے، دل پڑھنا نہ چاہے، زبان سے غلط لفظ ادا ہونے لگیں اور طبیعت اکتا جائے تو تلاوت بند کر دو اور اگر مخاطب مختلف افراد ہوں، جو باہمی مذاکرہ کر رہے ہوں تو پھر معنی ہوگا، جب قرآن مجید کے

[6777] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن باب: اقرؤوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم برقم (٥٠٦٠) وبرقم (٥٠٦١) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: كراهية الاختلاف برقم (٧٣٦٤) انظر (التحفة) برقم (٣٢٦١)

معانی اور مطالب میں اختلاف پیدا ہو جائے، شکوک وشبہات بڑھنے لگیں اور باہمی دنگا اور فساد کا اندیشہ پیدا ہو جائے اور گروہ بندی یا دھڑے بندی پیدا ہونے لگے تو پھر مذاکرہ ختم کر دو، یا قرأت کے بارے میں تنازع شروع ہو جائے تو پھر اس سے باز آ جاؤ اور بکھر جاؤ۔

[6778] ٤-(. . .)حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا))

[6778] - حضرت جندب رضی اللہ عنہ (یعنی عبد اللہ کے بیٹے) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھو، جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں موافقت نہ رہے، (اختلاف پیدا ہو جائے) تو اٹھ کھڑے ہو۔''

[6779] (. . .)حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اقْرَؤُا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا))

[6779] - ابوعمران رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جندب رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا، جبکہ ہم کوفہ میں بچے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پڑھو'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

٢......بَابٌ: فِي الْأَلَدِّ الْخَصِمِ

باب ٢: انتہائی سخت جھگڑالو کے بارے میں

[6780] ٥-(٢٦٦٨)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ))

[6778] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٧١٩)

[6779] تقدم تخريجه برقم (٦٧١٩)

[6780] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المظالم باب: قوله تعالى: ﴿وهو الد الخصام﴾ برقم (٢٤٥٧) وفى التفسير باب: (وهو الد الخصام) برقم (٤٥٢٣) وفى الاحكام باب: الالد الخصم برقم (٧١٨٨) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة البقرة برقم (٢٩٧٦) والنسائى فى (المجتبى) باب: الالد الخصم برقم ٢٤٨ / ٨۔۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٢٤٨)

[6780] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب مردوں سے برا اور مبغوض وہ شخص ہے، جو انتہائی سخت جھگڑالو ہے۔

فائدہ:...... اَلَدّ: بہت جھگڑالو، کیونکہ لَدَدْ جھگڑے کو کہتے ہیں اور خَصِمٌ، بھی سخت اور جھگڑے کی مہارت کو کہتے ہیں، مقصد یہ ہے، اس کا کام محض جھگڑنا اور بحث کرنا ہے، جائز یا ناجائز اور حق و باطل سے غرض نہیں ہے، حق کے ابطال اور باطل کے اثبات کے لیے جھگڑنا بھی اس میں داخل ہے۔

۳......بَابِ: اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى

باب ۳: یہود اور نصاریٰ کے طرز عمل یا ڈگر کی پیروی کرنا

[6781] ٦-(٢٦٦٩)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ))

[6781] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلی امتوں کی ڈگر پر چلو گے، برابر، برابر، جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کے برابر ہے اور ایک ہاتھ، دوسرے ہاتھ کے برابر ہے، حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو تم اس میں بھی ان کی پیروی کرو گے۔'' ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا یہود اور نصاریٰ مراد ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''اور کون۔''

مفردات الحدیث ✲ سَنَن: ڈگر، رویہ، طرز عمل، جو لوگ اس کو سُنَنٌ پڑھتے ہیں، ان کے نزدیک سُنَّة (طریقہ، راستہ) کی جمع ہے کہ ان کے راستوں پر چلو گے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے دین اور شریعت کے ساتھ جو وطیرہ اور طرز عمل اختیار کیا تھا، ہو بہو یہ امت بھی وہ طرز عمل اختیار کرے گی، انہیں کی طرح بدعملی اور بداخلاقی کا مظاہرہ کرے گی، دین کے اندر نئی نئی بدعات کو رواج دے گی، اپنے نبی کے بارے میں غلو کرے گی اور اپنی کتاب کو اپنی تاویلوں کا نشانہ بنائے گی، ان امتوں نے اپنی کتابوں میں تحریف لفظی اور تحریف معنوی کی اور اس امت نے بھی

[6781] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: ما ذكر عن بنی اسرائیل برقم (٣٤٥٦) وفی الاعتصام بالكتاب والسنة باب: قول النبی ﷺ (ولتتبعن سنن من كان قبلكم) برقم (٧٣٢٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٧١)

قرآن و حدیث میں تحریف معنوی کی، حتی کہ احادیث میں تحریف لفظی بھی کی، قرآن مجید میں یہ کوشش کامیاب نہیں ہو سکی، کیونکہ یہ آخری کتاب ہے، لیکن تحریف لفظی کی کوشش کی گئی، اپنی کتابوں میں آیات سے استدلال کرتے وقت شعوری اور غیر شعوری طور پر، آیت میں کمی و بیشی کی اور خواہشات و اھوا کی پیروی میں ان کو بھی پیچھے چھوڑ گئے، ماں، بیٹی تک سے بدفعلی کا ارتکاب کیا۔

[6782] (. . .)حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ۔

[6782]۔امام صاحب اپنے چند رفقاء سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

نوٹ......: چند رفقاء مجہول ہیں، اس لیے اس روایت کو مقطوع یا منقطع نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ یہاں کوئی راوی ساقط نہیں ہے، بعض نسخوں میں امام مسلم کے شاگرد ابو اسحاق ابراہیم بن سفیان نے اپنی سند سے اس کو متصلاً بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اگلی حدیث ہے۔

[6783] (. . .)قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6783]۔امام مسلم کے شاگرد اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کو متصل بیان کرتے ہیں۔

۴......بَابُ: هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ

باب ٤: قول و فعل میں غلو اور انتہا پسندی اختیار کرنے والے تباہ ہوئے

[6784] ۷۔(۲۶۷۰)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا**))

[6784]۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بال کی کھال اتارنے والے تباہ ہوئے۔'' آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔

[6782] تقدم

[6783] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٧٢٣)

[6784] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی لزوم السنة برقم (٤٦٠٨) انظر (التحفة) برقم (٩٣١٧)

مفردات الحدیث ☆ **الْمُتَنَطِّعُوْنَ**: غلو اور انتہائی پسندی اختیار کرنے والے، بال کی کھال اتارنے والے، کیونکہ تنطع کا معنی غلو اور تعمق ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، بے مقصد اور بے فائدہ موشگافیاں کرنا اور حد سے بڑھنا پسندیدہ طرز عمل نہیں ہے، کیونکہ یہ بدعملی اور راہ فرار اختیار کرنے یا بہانہ سازی کا باعث بنتا ہے، جس طرح بنو اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے پوچھا، اس کی عمر کتنی ہو، جب یہ بتا دیا گیا تو کہا، اس کا رنگ کیسا ہو، یہ بتا دیا گیا تو کہنے لگے اور وضاحت کرو، کیونکہ ایسی گائیوں میں اشتباہ و التباس موجود ہے، لیکن ورع اور پرہیز گاری اختیار کرنا اور مشتبہ چیزوں سے بچنے کی کوشش کرنا مطلوب ہے، مثلاً ایک کپڑا صاف ستھرا ہے اور ابھی بھی طے کر کے رکھا گیا ہے اور دوسرے کپڑے کے بارے میں شبہ ہے، اس پر کسی بچے کے بول کے چھینٹے پڑ گئے ہیں لیکن اس کو دھو دیا گیا ہے تو دوسرے کپڑے کی بجائے پہلا کپڑا لینا یہ غلو اور انتہا پسندی ہے۔ لیکن اگر کپڑا پاک صاف ہے اور دوسرے کپڑے کو گارا لگا ہے تو پہلے کپڑے کو لینا ورع اور پرہیز گاری ہے۔

٥...... بَاب :رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهِ وَظُهُوْرِ الْجَهْلِ وَالْفِتَنِ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ

باب٥: آخری زمانہ میں علم کا اٹھ جانا، قبض ہو جانا اور جہالت وفتنوں کا غلبہ ہو جانا

[6785] ٨-(٢٦٧١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا))

[6785]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی علامات میں سے ہے، علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، شراب پی جائے گی اور زنا عام ہو گا۔''

فائدہ :...... علم اٹھنے اور جہالت کے جمنے یا پھیلنے سے مراد یہ ہے کہ علم دین میں رسوخ ختم ہو جائے گا، آہستہ آہستہ پختہ کار اور باعمل علماء اٹھ جائیں گے اور ان کی جگہ کم علم، بدعمل افراد آ جائیں گے، جنہیں دینی مسائل کی واقفیت کم ہو گی، بدعملی زیادہ ہو گی اور انہی کو لوگوں میں عزت و شرف حاصل ہو گا اور اس کا آغاز عرصہ دراز سے شروع ہو چکا ہے، قاضی عیاض م ٥٤٤ھ نے اپنے دور کے علماء کے بارے میں یہی لکھا ہے کہ ہمارے دور میں اس کا مصداق ظاہر ہو گیا ہے، کیونکہ اب لوگوں نے جہلاء کو امیر بنا لیا ہے اور وہ اللہ کے دین میں اپنی رائے سے فتویٰ دے رہے ہیں اور اپنی رائے سے حکم لگا رہے ہیں، آج کاغذی علم عام ہو گیا ہے، کتابیں دن بہ دن نئی نئی آ

[6785] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: رفع العلم وظهور الجهل برقم (٨٠)
انظر (التحفة) برقم (١٦٩٦)

رہی ہیں، لیکن ان کو پڑھنے والے اور سمجھنے والے دن بہ دن کم ہو رہے ہیں، دنیوی علوم کے مقابلہ میں دینی علوم کی کوئی اہمیت نہیں رہی، سکولوں اور کالجوں میں تعداد دن بہ دن بڑھ رہی ہے اور دینی طلبہ کی کمی ہو رہی ہے، شراب، زنا عام ہے اور فحاشی اور عریانی کا سیلاب آیا ہوا ہے، علانیہ فسق و فجور کا ارتکاب ہو رہا ہے۔

[6786] ٩-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ))

[6786]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے تلامذہ سے کہا، کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، میرے بعد، آپ سے سننے والا کوئی تمہیں یہ حدیث نہیں سنائے گا، ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت پھیل جائے گی، یا اس کا غلبہ ہوگا، زنا عام ہوگا، شراب عام پی جائے گی، مرد ختم ہوتے جائیں گے اور عورتیں رہ جائیں گی، حتی کہ پچاس عورتوں کا نگران و نگہبان ایک ہوگا۔''

مفردات الحدیث ✲ أَشْرَاط: شَرَط کی جمع ہے، علامت، نشانی، يَذْهَبُ الرِّجَالُ: جنگ و جدال اور قتل و غارت کی بنا پر، مرد روز بروز کم ہوتے جائیں گے، عورتوں کی تعداد بڑھتی جائے گا، جس کا آغاز ہو چکا ہے۔

فائدہ:...... پچاس عورتوں کا ایک قیم، نگران و نگہبان ہوگا، کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ان سب سے شادی کرلے گا، وہ مردوں کی قلت کی بنا پر، اپنے خاندان کی تمام عورتوں کا محافظ ہوگا، کیونکہ باقی سب قتل ہو چکے ہوں گے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات اس وقت فرمائی، جبکہ بصرہ میں ان کے سوا کوئی اور صحابی موجود نہیں تھا اور وہ ان چند ایک صحابہ میں سے ہیں، جو سب سے آخر میں فوت ہوئے ہیں۔

[6787] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي

[6786] اخرجه البخاری فی (صحیحه) ي العلم باب: رفع العلم وظهور الجهل برقم (٨١) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی اشراط الساعة برقم (٢٢٠٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: اشراط الساعة برقم (٤٠٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٠)

[6787] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٠٩)

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6787]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، ابن بشر اور عبدہ کی حدیث میں ہے، میرے بعد تمہیں کوئی یہ حدیث نہیں سنائے گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6788] ۱۰۔(۲۶۷۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ))

[6788]۔ ابو وائل بیان کرتے ہیں، میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو دونوں نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے کچھ ایسے دن ہیں، جن میں علم اٹھا لیا جائے گا اور ان میں جہالت اتر آئے گی اور ان میں قتل بکثرت ہوں گے، ھَرج قتل کو کہتے ہیں۔''

فائدہ:...... دن بہ دن قتل و غارت اور دہشت گردی میں اضافہ ہو رہا ہے اور قیامت کے قریب مرد بہت ہی کم رہ جائیں گے، اس لیے علم کم ہوتے ہوئے تقریباً ختم ہو جائے گا۔

[6789] (. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبِي مُوسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ

[6789]۔ امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے دو اساتذہ کی مختلف سندوں سے ابو وائل کے واسطہ ہی سے بیان کی ہے۔

[6788] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفتن باب: ظهور الفتن برقم (٧٠٦٢) وبرقم (٧٠٦٤) وبرقم (٧٠٦٥) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی الهرج والعبادة فيه برقم (٢٢٠٠) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: ذهاب القرآن والعلم برقم (٤٠٥٠) وبرقم (٤٠٥١) انظر (التحفة) برقم (٩٠٠٠)

[6789] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٧٢٩)

[6790] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6790]۔ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی ایک ہی سند سے شقیق کے واسطہ سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6791] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ اِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي مُوسٰى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

[6791]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے ابو وائل ہی کے واسطہ سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔ جبکہ مجلس میں عبداللہ اور ابو موسیٰ دونوں باہمی گفتگو کر رہے تھے۔

[6792] ١١۔(١٥٧)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ ((الْقَتْلُ)) [راجع:٣٩٦]

[6792]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہو جائے گا، علم قبض کر لیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، دلوں میں حرص و لالچ ڈال دی جائے گی اور قتل بکثرت ہوں گے۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، ھَرج کسے کہتے ہیں، فرمایا: ''قتل کو۔''

مفردات الحدیث ❊ **الشُّحُّ**: حرص، لالچ، ھَرج: عربی زبان میں اختلاط، دنگا فساد کو کہتے ہیں، جس کا نتیجہ کشت و خون نکلتا ہے اور حبشی زبان میں قتل و خون کو کہتے ہیں۔

یتقارب الزمان: اس کے مختلف معانی اور مطالب بیان کیے گئے۔

۱۔ حدیث میں بیان کردہ امور کا ظہور اور کثرت، قیامت کے قریب ہوگی، کیونکہ یہ علامات قیامت میں سے ہیں۔

[6790] تقدم تخريجه برقم (٦٧٢٩)

[6791] تقدم تخريجه برقم (٦٧٢٩)

[6792] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: حسن الخلق والسخاء وما يكره من البخل برقم (٦٠٣٧) والفتن باب: ظهور الفتن برقم (٧٠٦١) وابو داود في (سننه) في الفتن والملاحم باب: ذكر الفتن ودلائلها برقم (٤٢٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨٢)

۲۔ لوگوں کے احوال و اخلاق اور عادات و کردار ملتے جلتے ہوں گے، دین سے دور ہو چکے ہوں گے۔
۳۔ جہالت اور لاعلمی میں ملتے جلتے ہوں گے، علم میں تو مراتب مختلف ہوتے ہیں، اس لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے نہیں رہیں گے اور فسق و فجور کا غلبہ ہوگا۔
۴۔ زمانہ یعنی وقت میں سے برکت اٹھ جائے گی، اس لیے وہ بڑی تیزی اور برق رفتاری سے گزرے گا، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جامع ترمذی میں روایت ہے، سال، مہینہ کے برابر ہوگا اور ماہ، ہفتہ کے برابر ہوگا، ہفتہ، ایک دن کے برابر ہوگا، دن، ایک گھڑی کی طرح ہوگا اور ایک گھڑی، لکڑی جلنے کے بقدر، قاضی عیاض رحمہ اللہ کے نزدیک یہ بے برکتی کی وجہ سے ہے اور امام خطابی کے نزدیک عیش و عشرت کی فراوانی کی بنا پر۔
۵۔ امام بیضاوی کے نزدیک حکومتیں جلد، جلد گرنے لگیں گی اور لوگوں کی عمریں کم ہوں گی۔
۶۔ اور بقول امام ابن ابی جمرہ، قوت کارکردگی کم ہو جائے گی، لوگ پہلوں کی طرح زیادہ سے زیادہ کام نہیں کرسکیں گے، لیکن علت اور سبب کا پتہ نہیں چل سکے گا۔ ممکن ہے یہ ضعف ایمان اور شریعت کی مخالفت کا نتیجہ ہو۔

تَظْهَرُ الْفِتَنُ: قلت علم اور فسق و فجور کی کثرت کی بنا پر دنگا اور فساد عام ہوگا اور فتنے بڑھ جائیں گے اور يُلْقَى الشُّحُّ، حقوق ادا کرنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہوگا اور قبضہ گروپ عام ہوں گے، جو دوسروں کے مال و دولت اور اشیاء پر قبضہ کرنا چاہیں گے۔

[6793] (. . .) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ**)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

[6793]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہوگا اور علم قبض کر لیا جائے گا،'' آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[6794] ۱۲۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((**يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ**)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا

[6794]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہوگا اور علم کم ہوگا،'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6793] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٣٣)
[6794] تقدم تخريجه برقم (٦٧٣٣) وهذا الحديث اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: ظهور الفتن برقم (٧٠٦١) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: ذهاب القرآن والعلم برقم (٤٠٥٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٧٢)

فائدہ :......علم کم ہوتے ہوتے اٹھ جائے گا، یا القلیل کالمعدوم، کم نہ ہونے کے برابر ہے، اس لیے اس کو رفع یا قبض سے تعبیر کر دیا گیا۔

[6795] (. . . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشُّحُّ

[6795]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی مختلف سندوں سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ''حرص ڈال دی جائے گی'' کا ذکر نہیں ہے۔

[6796] ١٣۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))

[6796]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لے، لیکن وہ علماء کو قبض (فوت) کر

[6795] طريق يحيى بن ايوب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٠) وطريق ابن نمير اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: من اجاب الفتيا باشارة اليد والراس برقم (٨٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٢) وطريق محمد بن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٧) وطريق ابي طاهر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٤٧٨)

[6796] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: كيف يقبض العلم برقم (١٠٠) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يذكر من ذم الراى وتكلف القياس برقم (٧٣٠٧) والترمذي في (جامعه) في العلم باب: ما جاء في ذهاب العلم برقم (٢٦٥٢) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: اجتناب الراى والقياس برقم (٥٢) انظر (التحفة) برقم (٨٨٨٣)

کے علم قبض فرمائے گا، حتی کہ جب وہ کسی عالم کو نہیں چھوڑے گا، لوگ جاہلوں کو رئیس (امیر) بنالیں گے، ان سے دریافت کیا جائے گا، چنانچہ وہ علم کے بغیر فتویٰ (جواب) دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ دلوں سے علم کو چھین سکتا ہے کہ وہ اس کو مٹا دے یا دلوں سے محو کر دے، لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا، پختہ کار اور ثقہ عالم فوت ہو جائیں گے، جس کی بنا پر علم دن بہ دن کم ہوتا جائے گا اور آخر کار کالعدم ہو جائے گا اور جاہلوں کا دور دورہ ہوگا، جس کا آغاز کافی عرصہ سے ہو چکا ہے۔

[6797] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَاْسِ الْحَوْلِ فَسَاَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ

[6797]۔ امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ کی مختلف سندوں سے، ہشام بن عروہ کی مذکورہ بالا سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، عمر بن علی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر میں سال کے اختتام پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے پہلے کی طرح حدیث دہرا دی اور کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

[6798] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

[6797] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٣٧)

[6798] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٩٤)

[6798]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6799] ١٤-(. . .)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَائَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُؤُسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ)) قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذٰلِكَ أَعْظَمَتْ ذٰلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هٰذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتّٰى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَائَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولٰى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ

[6799]۔حضرت عروہ رحمۃ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اے میرے بھانجے! مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، حج کے لیے ہمارے ہاں سے گزرنے والے ہیں تو ان سے مل کر ان سے دریافت کرو، کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بہت سا علم حاصل کیا ہے، چنانچہ میں انہیں ملا اور ان سے ان چند باتوں کے بارے میں دریافت کیا، جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے، جو باتیں انہوں نے بیان کیں، ان میں یہ بھی تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ لوگوں کے دلوں سے علم نہیں نکالے گا، لیکن علماء کو قبض کرے گا، سو علم بھی ان کے ساتھ اٹھ جائے گا اور لوگوں میں جاہلوں کو سردار بنا چھوڑے گا، جو انہیں علم کے بغیر جوابات دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' عروہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں تو جب میں نے یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنائی، انہوں نے اس کو بڑا سمجھا اور اس کا انکار کیا اور پوچھا، کیا تجھے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ عروہ کہتے ہیں جب اگلا سال آیا تو انہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے مجھے فرمایا، حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ آئے ہوئے ہیں،

[6799] تقدم تخريجه برقم (٦٧٣٨)

انہیں ملو، پھر بات چیت کا آغاز کرو، حتی کہ تم ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کرنا، جو انہوں نے تمہیں علم کے بارے میں سنائی تھی، چنانچہ میں انہیں ملا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے پہلی دفعہ کی طرح حدیث سنا دی تو جب میں نے اس کی خبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی، انہوں نے کہا، میرے خیال میں انہوں نے صحیح کہا ہے، میں جان رہی ہوں، انہوں نے اس میں کوئی کمی وبیشی نہیں کی۔

فوائد :...... ❶ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر کسی ایک فاضل اور فقیہ اور مزاج رسول کی شناسائی رکھنے والے کو کسی حدیث کا علم نہیں ہے تو اس کو اس بات کی دلیل نہیں بنایا جا سکتا کہ یہ حدیث ہی نہیں ہے، نیز کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی درایت وعقل پر بھی کسی حدیث کو نہیں پرکھا جا سکتا کہ اس کی عقل و درایت میں یہ حدیث نہ آتی ہو تو اس کا انکار کر دیا جائے، جیسا کہ آج کل یہ فتنہ پھیل رہا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعض وجوہ کی بنا پر، اس حدیث کو بڑا خیال کرتے ہوئے انکار کرتی ہیں اور پوچھتی ہیں، کیا واقعی انہوں نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی تھی، کہیں انہوں نے اہل کتاب کی کتب سے تو نقل نہیں کیا، یا تم نے تو نسبت کرنے میں غلطی نہیں کی، حالانکہ یہ روایت صحیح ہے۔ ❷ اگلے سال جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، مصر سے حج کے لیے مکہ معظمہ تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عروہ بن زبیر بھی وہاں موجود تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کے مطابق عروہ رحمہ اللہ نے پھر حضرت عبداللہ سے یہ حدیث پوچھی اور انہوں نے بلاکم وکاست بیان کر دی، جو اس بات کی دلیل ہے، صحابہ کرام احادیث کے بیان کرنے میں انتہائی حزم واحتیاط سے کام لیتے تھے اور انہیں یاد رکھتے تھے اور اس بنا پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یقین ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو آپ کی طرف نسبت کرنے میں وہم لاحق نہیں ہوا۔

٦...... بَاب: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا اِلَى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ

باب ٦: جس نے اچھا طریقہ جاری کیا یا برا طریقہ نکالا اور جس نے ہدایت یا ضلالت (گمراہی) کی طرف بلایا، (اس کا حکم)

[6800] ١٥۔(١٠١٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُوسٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ وَاَبِي الضُّحٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَاٰى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَئُوا

[6800] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة وانها حجاب من النار برقم (٢٣٥١)

عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِّنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَـآءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُوْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَنَّ **فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ**)) [راجع:۲۳۵۱]

[6800] ۔حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ جنگلی لوگ آئے، جو اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے ان کی بدحالی اور ضرورت کو محسوس فرما لیا تو آپ نے لوگوں کو صدقہ پر ابھارا، سو لوگوں نے صدقہ دینے میں تاخیر کی، حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر کبیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے، پھر ایک انصاری آدمی درہموں کی ایک تھیلی لایا، پھر دوسرا آدمی صدقہ لایا، پھر لوگ مسلسل آنے لگے، حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر مسرت پیدا ہو گئی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''جس نے اسلام کے اندر اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا، اس کے لیے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور دوسروں کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی اور جس نے اسلام میں غلط طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس پر، اس عمل کرنے والوں کے برابر گناہ رکھا جائے گا اور ان دوسروں کے بوجھ (گناہوں) میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوا، ایک نیک عمل اور اچھے کام پر جو سب سے پہلے عمل کرتا ہے اور دوسروں کے لیے اس پر عمل کرنے کا نمونہ پیش کرتا ہے، یا ان کے لیے تحریک کا باعث بنتا ہے تو اس کے بعد اس کی دیکھا دیکھی، عمل کرنے والوں کی طرح اس کو بھی ثواب ملے گا، لیکن اس کا خیر اور صالح عمل ہونا، قرآن وسنت سے ثابت ہونا ضروری ہے، جیسا کہ یہاں صدقہ ایک اچھا اور نیک عمل تھا، لوگوں نے اس پر عمل کرنے میں تاخیر کر دی، جب ایک صحابی نے اس کا آغاز کر دیا تو دوسروں میں بھی اس کا داعیہ پیدا ہو گیا اور صدقہ لانے والوں کا تانتا بندھ گیا، اس پر آپ نے یہ بات فرمائی، اس لیے اس حدیث کو بنیاد بنا کر اپنی طرف سے کوئی عمل ایجاد کر لینا، جبکہ قرآن وسنت میں اس کا وجود نہیں ہے، وہ اس حدیث کا مصداق نہیں ہے، بلکہ دوسری حدیث کا مصداق ہے، جس میں آپ نے فرمایا ہے، "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ عَمَلُنَا فَهُوَ رَدٌّ" جس نے ایسا کام کیا، جو ہم نے نہیں کیا، وہ مردود ہے، اس لیے، اس حدیث کی آڑ میں میلاد، عرس، سوئم اور چہلم وغیرہ کو سند جواز دینا، حدیث کے مفہوم سے بے خبری کی دلیل ہے۔ اس حدیث کی مزید وضاحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی آگے آنے والی حدیث کر رہی ہے۔

[6801] (. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ

[6801]۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا اور لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دی، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6802] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ))** ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ

[6802]۔حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ اچھے طریقہ کو رواج دیتا ہے، جس پر اس کے بعد عمل ہوتا ہے۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[6803] (. . .)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

[6803]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6801] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة وانها حجاب من النار برقم (٢٣٥١)

[6802] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة وانها حجاب من النار برقم (٢٣٥١)

[6803] تقدم تخريجه في الزكاة باب: الحث على الصدقة ولو بشق تمرة او كلمة طيبة وانها حجاب من النار برقم (٢٣٤٨) وبرقم (٢٣٤٩)

[6804] ۱۶ ـ(۲۶۷۴)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا اِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا

[6804] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے، اس کے لیے اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ہوگا، یہ چیز ان کے اجر میں کچھ کمی نہیں کرے گا اور جو ضلالت وگمراہی کی طرف بلاتا ہے، اس پر اتنا گناہ ہوگا، جس قدر گناہ اس کی پیروی کرنے والوں پر ہوگا اور اس سے ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

[6804] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة لزوم السنة برقم (٤٦٠٩) والترمذی فی (جامعه) فی العلم باب: ما جاء فیمن دعا الی هدیٰ فاتبع او الی ضلالة برقم (٢٦٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٧٦)

حدیث نمبر 6805 سے 6873 تک

۵۰......كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ

۵۰۔ ذکر، دعا، توبہ اور استغفار کا بیان

۱......بَاب: الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۱: ذکر الٰہی کی ترغیب

[6805] ۲-(۲۶۷۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي اِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً)) [انظر: ۶۸۲۹ و ۶۹۵۲]

[6805] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ برتر اور بزرگ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے ساتھ میرے بارے میں اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے، میں اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور گر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے ان سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اور گر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔''

[6805] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۴۶)

مفردات الحديث ✲ آنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ: میں اپنے بندے کے ساتھ، میرے بارے میں اس کا جو ظن ہے، اس کے مطابق سلوک کرتا ہوں، اگر وہ دعا کرتے وقت قبولیت کا گمان رکھتا ہے، توبہ کے وقت اس کی قبولیت کا گمان رکھتا ہے اور استغفار کے وقت بخشش کی امید رکھتا ہے، عبادت پر اجر وثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے ان گمانوں کے مطابق اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں اور ظاہر ہے، حسن ظن حسن عمل کے نتیجہ میں صادق اور درست ہوتا ہے، بدعملی سے صحیح حسن ظن پیدا نہیں ہوسکتا، کاشتکار محنت و مشقت برداشت کر کے اچھی فصل کی امید رکھ سکتا ہے، گھر بیٹھ کر فصل کاشت کرنے کی امید نہیں رکھ سکتا، ایک طالب علم، محنت وکوشش کر کے اچھے نمبروں کے حصول کی امید کرسکتا ہے، بدمحنت اور کام چور ہو کر اچھے نمبروں کی امید نہیں رکھ سکتا۔''

وَاَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ: جب وہ مجھے زبان سے، دل سے، عمل سے کسی بھی طرح یاد کرتا ہے تو میری رحمت و توفیق اور راہنمائی اور نگہداشت ونگہبانی اسے حاصل ہوتی ہے اور جس مقصد کے لیے مجھے یاد کرتا ہے، میں اسے پورا کرتا ہوں اور میں اس کی پشت پر ہوتا ہوں، کیونکہ اس کے علم واحاطہ میں تو ہر انسان، ہر وقت ہے، وہ کافر ہو یا مسلم، اس کو یاد کرے یا بھلائے، یاد کرنے پر، رحمت، توفیق، رہنمائی اور نگہداشت حاصل ہوتی ہے۔

اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ، ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ: اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے، یعنی الگ تھلگ یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے طور پر الگ تھلگ یاد رکھتا ہوں، اس کی حفاظت ونگہداشت کرتا ہوں، اس کو اجر وثواب دیتا ہوں، اللہ کا نفس، اس خالق کی شان کے مطابق ہے اور انسان کا نفس اس کے مخلوق ہونے کے مطابق ہے، لیکن اس کی کیفیت و ماہیت کو جاننا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے، نہ اس کی تاویل کی ضرورت ہے۔

اِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ: اگر وہ میرا ذکر دوسروں کی موجودگی میں کرتا ہے، دوسروں میں بیٹھ کر مجھے بھول نہیں جاتا، یا اپنے کاروبار اور معاملات میں یاد رکھتا ہے تو میں فرشتوں میں اس کا ذکر خیر اور تعریف کرتا ہوں۔

اِنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا: اگر وہ میری اطاعت وفرمانبرداری کر کے میرا تقرب چاہتا ہے تو میں اس کے عمل سے بڑھ کر اس کے قریب ہوتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ اپنی رحمت، توفیق اور اعانت وحفاظت کا حقدار قرار دیتا ہوں اور اسے مزید نیکیوں اور اطاعت کی توفیق بخشتا ہوں، شِبْر، بالشت ذراع، ہاتھ، باع، دو ذراع، یعنی دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر، اس کے لیے شبر، ذراع، باع، مشی (چلنا) هَرْوَلَة (دوڑنا) کے الفاظ انسانی محاورہ کے مطابق استعمال ہوئے ہیں، انسان والی کیفیت وصورت مقصود نہیں ہے، اس کی رحمت کی وسعت کا اظہار مقصود ہے۔

[6806] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا))

[6806] اخرجه مسلم في (صحيحه) في: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار باب: فضل الذكر والدعاء والتقرب الى الله تعالى برقم (٦٧٧٣) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: في ←

[6806]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں، یہ جملہ نہیں ہے، ''اگر وہ ایک ذراع (ہاتھ) قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں۔''

[6807] ٣۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ))

[6807]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو بہت سی احادیث سنائیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، جب میرا بندہ، میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو بالشت (ایک ہاتھ) بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف چار ہاتھ بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف دو ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے بڑھ کر آتا ہوں۔''

فائدہ:...... اس حدیث جِئْتُهُ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ: میں اس سے زیادہ تیز رفتاری سے بڑھ کر اس کے پاس آتا ہوں، سے مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اصل مقصود، اس کے عمل کی قبولیت اور اس کا اپنا قرب بخشا ہے کہ میں اس کی نیکی و عبادت سے بڑھ کر اس پر اپنی رحمت کی بارش کرتا ہوں اور اپنی توفیق و اعانت سے سرفراز فرماتا ہوں، کیونکہ اس کی عمومی معیت تو ہر انسان کو ہر وقت حاصل ہے اور اس حدیث میں تو خصوصی معیت مراد ہے، جس کا مدار انسان کی نیک کرداری، اطاعت و فرمانبرداری پر ہے۔

[6808] ٤۔(٢٦٧٦) حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ ((سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ))

← حسن الظن بالله عزوجل برقم (٣٦٠٣) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: فضل العمل برقم (٣٨٢٢) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٠٥)

[6807] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٤)

[6808] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١٧)

[6808] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستہ پر چلے جا رہے تھے کہ آپ کا جُمْدان نامی پہاڑ پر گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''چلتے رہو، یہ جُمْدان ہے، الگ تھلگ رہ جانے والے (مُفَرِّدون) سبقت لے گئے'' ساتھیوں نے پوچھا، مُفَرِّدُوْنَ سے کیا مراد ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں۔''

فائدہ :...... مُفَرِّدٌ یا مُفْرِدٌ سے وہ انسان مراد ہے، جس کے ساتھی اور ہم جولی مر گئے ہیں اور وہ اکیلا الگ تھلگ رہ گیا ہے اور اَفْرَدَ الرَّجُلُ، اس وقت کہتے ہیں، جب وہ سوجھ بوجھ کے بعد الگ تھلگ ہو کر اوامر و نواہی کے امتثال و پابندی کے لیے یکسو ہو جائے تو معنی ہوا جو لوگ خلوت نشینی اختیار کرتے ہوئے لوگوں کی مجالس سے بچ کر ذکر الٰہی میں وقت صرف کرتے ہیں، وہ مرد ہوں یا عورت، وہ اجر و ثواب کی بازی جیت گئے اور اللہ کی قبولیت و رضا کے بڑے مراتب و درجات حاصل کر گئے اور بہت آگے بڑھ گئے۔

۲...... بَاب: فِيْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَضْلِ مَنْ اَحْصَاهَا

باب ۲: اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کو یاد رکھنے کی فضیلت

[6809] ۵-(۲۶۷۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اِسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ ((اَبِي عُمَرَ مَنْ اَحْصَاهَا))

[6809] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کو یاد کیا، جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ یکتا ہے، (طاق اور فرد ہے) اور طاق کو پسند کرتا ہے۔'' ابن ابی عمر کی روایت میں حفظها کی جگہ احصاها ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث میں حفظها اور احصاها دو لفظ آئے ہیں اور ایک حدیث سے دوسری حدیث کی تفسیر ہوتی ہے کہ اصول کے مطابق، احصاها کا معنی بھی یاد کرنا ہے، اگرچہ بعض نے اس کا معنی ایمان رکھنا کیا ہے، بعض نے ان کے مطابق عمل کرنا مراد لیا ہے اور بعض نے ان کی معرفت مراد لی ہے۔

کسی صحیح حدیث میں ان ننانویں ناموں کی تعیین نہیں آئی ہے، حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے تحت، ترمذی شریف اور

[6809] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: لله مئة اسم غير واحد برقم (٦٤١٠) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: (٨٣) برقم (٣٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٤)

آیات قرآنیہ کی روشنی میں ننانوے نام لکھے ہیں، اگرچہ جمہور علماء کے نزدیک بعض احادیث کی بنا پر اللہ کے اسماء صرف یہی نہیں ہیں اور بھی بہت سے نام ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے، لیکن یہ فضیلت انہی ناموں کو حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ چونکہ یگانہ اور یکتا ہے، اس لیے وہ اس انسان کو پسند کرتا ہے، جو دوسروں سے الگ تھلگ اور یکسو ہو کر، یا سب سے کٹ کر اس کو یاد کرتا ہے، کسی اور کو اپنے دل میں اتنی جگہ نہیں دیتا کہ وہ اسے اس سے غافل کر سکے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے عام طور پر عبادات میں بھی طاق کو ملحوظ رکھا ہے، تین دفعہ استنجا لازم ہے، یا کم از کم مسنون ہے، تین دفعہ اعضائے وضو دھونا افضل ہے، پانچ نمازیں ہیں، طواف، سعی سات دفعہ ہے، تین جمرات ہیں، سات دفعہ ان کو مارنا ہے، سات ایام ہیں، سات آسمان ہیں، سات زمینیں ہیں، سات سمندر ہیں، وغیرہ۔

ان ننانویں ناموں کی فضیلت بیان کرنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ معین میں اگر وہ مبہم ہیں، ان کا پتہ نہیں ہے تو وہ ان کو یاد کرنا کیسے ممکن ہے اس لیے حافظ ابن حجر نے جامع ترمذی اور قرآنی آیات کی روشنی میں جو ننانویں نام لکھے ہیں ان پر اعتماد کرنا چاہیے جو یہ ہے۔

هوالله، الذى لا اله، الا هو، الرحمن، الرحيم، الملك، القدوس، السلام، المومن، المهيمن، العزيز، الجبار، المتكبر، الخالق، البارى، المصور، الغفار، القهار، الوهاب، الرزاق، الفتاح، العليم، القابض، الباسط، الخافض، الرافع، المعز، المذل، السميع، البصير، الحكم، العدل، اللطيف، الخبير، الحليم، العظيم، الغفور، الشكور، العلى، الكبير، الحفظ، المقيت، الحسيب، الجليل، الكريم، الرقيب، المجيب، الواسع، الحكيم، الودود، المجيد، الباعث، الشهيد، الحق، الوكيل، القوى، المتين، الولى، الحميد، المحصى، المبدى، المعيد، المحى، المميت، الحى، القيوم، الواجد، الماجد، الواحد، الاحد، الصمد، القادر، المقتدر، المقدم، الموخر، الاول، الاخر، الظاهر، الباطن، الوالى، المتعال، البر، التواب، المنتقم، العفو، الروف، مالك الملك، ذوالجلال والاكرام، المقسط، الجامع، الغنى، المغنى، المانع، الضار، النافع، النور، الهادى، البديع، الباقى، الوارث، الرشيد، الصبور

اللہ تعالیٰ کے ان ناموں میں کچھ اختلاف ہے تفصیل کے لئے دیکھئے قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ کی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ (اردو) فقہ الاسماء الحسنیٰ (عربی) دکتور عبدالرزاق بن عبدالمحسن البدر حفظہ اللہ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کے نزدیک احصاء کے تین مراتب ہیں۔ (۱) اسماء کو یاد کرنا اور شمار کرنا۔ (۲) ان کے معانی و مطالب کو جاننا (۳) اور ان کے واسطہ سے دعا کرنا۔

[6810] ٦-(. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[6810] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٤٥٥) و (١٤٧٦٥)

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ))

[6810] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو ان کو یاد رکھے گا، جنت میں داخل ہوگا۔'' ہمام کی روایت میں یہ اضافہ ہے، ''وہ طاق ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔''

٣......بَاب: اَلْعَزْمِ بِالدُّعَآءِ وَلَا يَقُلْ اِنْ شِئْتَ

باب ۳: دعا عزم اور قطعیت کے ساتھ کرنا چاہیے، یوں نہ کہے، اگر تو چاہے

[6811] ٧۔(٢٦٧٨)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَآءِ وَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِي فَاِنَّ اللّٰهَ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ))

[6811] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک دعا کرے تو عزم و یقین کے ساتھ دعا کرے اور یوں نہ کہے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عنایت فرما دے، کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔''

فائدہ:......عاجزی ومحتاجی اور فقیری و گدائی کا تقاضا یہی ہے کہ بندہ اپنے کریم، رب سے، بغیر کسی شک اور تذبذب کے اپنی حاجت مانگے، اس طرح نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو ایسا کر دے، کیونکہ اس میں استغناء اور بے نیازی کا اظہار ہوتا ہے اور یہ مقام عبدیت اور آداب دعا کے منافی ہے، اس لیے بندے کو چاہیے کہ وہ اس طرح عرض کرے، کہ میرے آقا، میرے مولا، میری یہ حاجت تو پوری کر ہی دے، تیرے سوا میری مشکل کون حل کرے گا، میری حاجت روائی کون کرے گا، میں کس کے پاس جاؤں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے گا، اپنے ارادہ اور مشیت ہی سے کرے گا، کوئی ایسا نہیں ہے، جو زور ڈال کر یا دھونس جما کر اس کی مشیت کے خلاف اس سے کچھ کروا سکے، یا اس سے کچھ لے لے۔

[6812] ٨۔(٢٦٧٩)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ

[6811] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: ليعزم المسالة فانه لا مكره له برقم (٦٣٣٨) انظر (التحفة) برقم (٩٤٤)

[6812] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٥)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَیْءٌ اَعْطَاهُ

[6812] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی ایک دعا کرے تو یوں نہ کہے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، بلکہ درخواست پورے عزم و یقین کے ساتھ کرے اور بہت رغبت و اشتیاق کا اظہار کرے، کیونکہ اللہ کے لیے، اس کو کچھ بھی دینا مشکل نہیں ہے۔''

[6813] ۹۔(. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِی اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ))

[6813] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ہرگز یوں نہ کہے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف فرما دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحمت فرما دے۔'' دعا عزم و یقین سے کرے، کیونکہ اللہ جو چاہے گا وہی کرے گا، اس پر کوئی جبر نہیں کر سکتا۔''

۴......بَاب: كَرَاهِةِ تَمَنِّی الْمَوْتِ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ

باب ٤. کسی تکلیف و مصیبت کے آ جانے پر موت کی تمنا کرنا ناپسندیدہ ہے

[6814] ۱۰۔(۲۶۸۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِی ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِی مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِی وَتَوَفَّنِی اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِی))

[6814] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی پیش آمدہ تکلیف کی بنا پر موت کی تمنا ہرگز نہ کرے، سو اگر وہ کوئی ایسی دعا کے لیے مضطر ہو، اس کے بغیر چارہ نہ پائے تو یوں کہے، اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو دنیا سے مجھے اٹھا لے۔''

[6813] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٢٠٩)

[6814] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب: الدعاء بالموت والحياة برقم (٦٣٥١) والترمذی فی (جامعه) فی الجنائز باب: ما جاء فی النهی عن التمنی للموت برقم (٩٧١) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: تمنی الموت برقم (١٨٢٠) انظر (التحفة) برقم (٩٩١)

فائدہ:...... اس قسم کی حدیثوں میں درحقیقت اس موت کی تمنا اور آرزو سے ممانعت فرمائی گئی ہے، جو کسی دنیوی تکلیف اور پریشانی سے تنگ آ کر کی جاتی ہے، کیونکہ یہ صبر وشکیب کی صفت کے خلاف ہے، نیز جب تک آدمی زندہ ہے، اس کے لیے توبہ و استغفار کر کے اپنے دامن کو صاف کرنے کا اور حسنات و طاعات کے ذریعہ اپنے ذخیرۂ آخرت میں اضافہ اور اللہ تعالیٰ کا مزید تقرب حاصل کرنے کا موقع موجود ہے اور دنیوی مصائب اور مشکلات اس کے لیے کفارۂ سیئات بنتی ہیں اور موت کی دعا کر کے اس موقعہ کو گنوانا ہے، جو بندہ کے لیے خسارہ ہی خسارہ ہے، ہاں اگر دینی طور پر فتنہ وفساد کا اندیشہ ہے اور دینی خسارے کا ڈر ہے تو پھر موت کی دعا کرنا جائز ہے۔

[6815] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ))

[6815]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے، اس تکلیف کے سبب جو اسے پہنچی ہے۔

[6816] ١١۔(. . .) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ))

[6816]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہ ہوتا، ''تم میں سے کوئی موت کی آرزو ہرگز نہ کرے۔'' تو میں موت کی تمنا کر لیتا۔

[6817] ١٢۔(٢٦٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

[6815] طريق ابن ابى خلف اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المرضى باب: تمنى المريض الموت برقم (٥٦٧١) انظر (التحفة) برقم (٤٤١) وطريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٧)

[6816] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التمنى باب: ما يكره من التمنى برقم (٧٢٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٢)

[6817] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى المرضى باب: تمنى المرضى برقم (٥٦٧٢) وفى الدعوات باب: الدعاء بالموت والحياة برقم (٦٣٤٩) وبرقم (٦٣٥٠) وفى الرقاق باب: ما ←

[6817] ۔ قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت خباب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ پیٹ پر سات داغ لگوا چکے تھے تو انہوں نے کہا، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے نہ روکا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔

فائدہ :...... بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیماری اور تکلیف کی شدت کی بنا پر دعا کرنا چاہتے تھے، لیکن بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، زندگی کے آخری دور میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مال و دولت کی فراوانی عطاء فرمائی تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ شاید یہ دنیوی مصائب و شدائد جھیلنے کا بدلہ مل رہا ہے، اس طرح آخرت کے ثواب میں کمی واقع ہو جائے گی اور وہ سارا ثواب آخرت میں سمیٹنا چاہتے تھے۔

[6818] (. . .) حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6818] ۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں۔

[6819] ۱۳ ۔ (۲۶۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا))**

[6819] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو بہت سی احادیث ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی تھیں، ان میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی موت کی تمنا نہ کرے اور نہ اس کی آمد سے پہلے اس کے لیے دعا کرے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی مر جائے گا تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور بندہ مومن کی عمر تو اس کے لیے خیر ہی میں اضافہ کا وسیلہ ہے۔''

← يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها برقم (٦٤٣٠) وبرقم (٦٤٣١) وفي التمني باب: ما يكره من التمني برقم (٧٢٣٤) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: الدعاء بالموت برقم (١٨٢٢) انظر (التحفة) برقم (٣٥١٨)

[6818] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٥٨)

[6819] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٦٦)

فائدہ:...... اسلام مومن کے سامنے اس کی زندگی کا روشن پہلو ہی رکھتا ہے، تاریک پہلو سے بچاتا ہے، اس لیے عمر کے اضافہ سے حسنات و طاعات کے اضافہ کی امید دلائی، گناہوں میں گرفتار ہونے کا تذکرہ نہیں کیا، کیونکہ ایک مومن سے نیکیوں کی ہی امید کرنی چاہیے اور گناہوں سے توبہ واستغفار کی توقع کرنا چاہیے۔

٥......بَاب: مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

باب ٥: جو اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا محبوب رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے

[6820] ١٤-(٢٦٨٣)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهُ))

[6820] ۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

فائدہ:...... اس باب میں آنے والے احادیث کے مجموعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کا موقعہ اور محل وہ وقت ہے، جب انسان نزع (جان کنی) کی حالت میں ہوتا ہے اور اس کو آخرت میں اپنے انجام کی خبر دے دی جاتی ہے اور آخرت میں اس کے لیے جو جزا یا سزا ہوتی ہے، وہ اس پر منکشف کر دی جاتی ہے، جس کی پوری وضاحت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آ رہی ہے۔

[6821] (. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

[6820] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: من احب لقاء الله احب الله لقاه (٦٥٠٧) واخرجه الترمذي في (جامعه) في الجنائز باب: ما جاء فيمن احب لقا الله احب الله لقاه برقم (١٠٦٦) وفي الزهد باب: ما جاء من احب لقاء الله احب الله لقاه برقم (٢٣٠٩) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: فيمن احب لقا الله برقم (١٨٣٥) (١٨٣٦) انظر (التحفة) برقم (٥٧٠٥)

[6821] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٦١)

[6821] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

[6822] ۱۵ ۔(۲۶۸۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهُ))

[6822] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنا محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا، اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔'' تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے نبی! کیا اس سے مراد موت کی ناپسندیدگی ہے؟'' تو ہم سب ہی موت کو ناپسند کرتے ہیں، سو آپ نے فرمایا، ''بات اس طرح نہیں ہے، بلکہ جب مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی بشارت دی جاتی ہے، وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی اطلاع دی جاتی ہے تو وہ اللہ کو ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

[6823] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6823] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6824] حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّآءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللّٰهِ))

[6822] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: من احب لقاء الله احب الله لقاه برقم (٦٥٠٧) والترمذي في (جامعه) في الجنائز باب: ما جاء فيمن احب لقا الله احب الله لقاه برقم (١٠٦٧) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: فيمن احب لقاء الله برقم (١٨٣٧) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: ذكر الموت والاستعداد له برقم (٤٢٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٦١٠٣)

[6823] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٦٣)

[6824] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٤٢)

[6824] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو انسان اللہ کو ملنا پسند کرتا ہے، اللہ اس کو ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کو ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ اس کو ملنا ناپسند کرتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔''

فائدہ:......موت اللہ کی ملاقات کا پیش خیمہ اور دروازہ ہے اور ملاقات کا آغاز اس کے بعد ہوتا ہے، اس لیے موت کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی الگ چیز ہے، اس لیے موت کو ناپسند کرنا، اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرنا نہیں ہے، کیونکہ بعض دفعہ مومن انسان، دینی فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے موت سے طبعی طور پر ناپسند ہونے کے باوجود، آخرت کی نعمتوں کے حصول اور فتنہ دینی سے محفوظ رہنے کی خاطر موت کو پسند کرتا ہے اور بعض دفعہ اعمال صالحہ میں اضافہ کی امید اور گناہوں سے توبہ واستغفار کے سبب موت کو ناپسند کرتا ہے۔

[6825] (. . .)حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ بِمِثْلِهِ

[6825]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6826] ١٧۔(٢٦٨٥)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ)) قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ)) وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلٰكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتْ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

[6825] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦١٤٢)

[6826] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: فيمن احب لقاء الله برقم (١٨٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٩٢)

[6826] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد شریح بن ہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں، چنانچہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے ام المومنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنی ہے، اگر صورت حال یہی ہے تو ہم تباہ ہو گئے تو انہوں نے فرمایا، ''اصلی تباہ ہونے والا وہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تباہ قرار دیں اور وہ حدیث کیا ہے، اس نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔'' اور ہم میں سے ہر ایک (طبعی طور پر) موت کو ناپسند کرتا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے، لیکن اس کا مفہوم وہ نہیں ہے، جو تم سمجھ رہے ہو، لیکن جب آنکھیں اوپر اٹھ جائیں اور سینہ میں سانس گھٹنے لگے اور جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں سکڑ جائیں (یعنی نزع کی حالت طاری ہو جائے) اس وقت جو انسان اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا، اللہ اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

فائدہ :...... **اس حدیث سے معلوم ہوا، بعض دفعہ انسان ایک حدیث کا صحیح مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے، یا اس کو حدیث کے بارے میں تذبذب لاحق ہو جاتا ہے تو اپنے ناقص علم کی بنیاد پر کسی حدیث کا انکار کر دینا، ایک مسلمان کا شیوہ نہیں ہے، اس کو دوسرے اہل علم سے رابطہ قائم کر کے، اس کا صحیح معنی و مفہوم سمجھنا چاہیے۔ اپنے آپ کو عقل کل کا مالک نہیں سمجھنا چاہیے۔**

[6827] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ

[6827] ۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6828] ١٨ ۔ (٢٦٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ))

[6827] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٦٧)

[6828] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: من احب لقاء الله احب الله لقاه برقم (٦٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٣)

[6828] ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

٦......بَاب: فَضْلِ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ٦: ذکر اور دعا کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا تقرب

[6829] ١٩ـ(٢٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي))

[6829] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، میرا معاملہ میرے بندے کے ساتھ اس کے میرے بارے میں یقین کے مطابق ہے اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

[6830] ٢٠ـ(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً))

[6830] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، جب میرا بندہ، مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتے ہوئے آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔''

[6829] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء في حسن الظن بالله برقم (٢٣٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٨٢١)

[6830] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد، باب ذكر النبي ﷺ وروايته عن ربه برقم (٧٥٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٠١)

مفردات الحدیث ✲ بَاعٌ: بُوْعٌ اور بَوع تینوں کا معنی اپنے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر ہے، جس کو چار ہاتھ کے برابر قرار دیا جاتا ہے۔

[6831] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الْقَیْسِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِیهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ ((اِذَا اَتَانِی یَمْشِی اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً))

[6831]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے کرتے ہیں، اس میں ''جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں'' کا ذکر نہیں ہے۔

[6832] ۲۱۔(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو کُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی وَاَنَا مَعَهٗ حِینَ یَذْکُرُنِی فَاِنْ ذَکَرَنِی فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِی وَاِنْ ذَکَرَنِی فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِنْهُ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِی یَمْشِی اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً))

[6832]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میرا معاملہ میرے بندے کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، سو اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے، میں اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے دوسرے لوگوں کے سامنے مجلس میں یاد کرتا ہے، (دعوت و ارشاد اور وعظ و نصیحت کا فریضہ سرانجام دیتا ہے) تو میں اسے ان سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس کے چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

[6833] ۲۲۔(۲۶۸۷) حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَیْدٍ

[6831] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٧٧١)

[6832] تقدم تخریجه فی الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب: الحث علی ذکر الله تعالی برقم (٦٧٤٧)

[6833] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: فضل العمل برقم (٣٢١) انظر (التحفة) برقم (١١٩٨٤)

عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً))

[6833]۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتے ہیں، جو شخص ایک نیکی لے کر آتا ہے تو اس کے لیے اس کے دس گنا برابر ثواب ہے اور میں اضافہ کرتا ہوں اور جو ایک بدی لے کر آتا ہے، سو اس کے لیے اس کے برابر برائی ہے، یا میں بخش دیتا ہوں اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میرے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس کے چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چل کر آتا ہے، میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھے زمین کی پورائی (بھرنے) کے برابر غلطیوں کے ساتھ ملتا ہے، بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میں اسے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملتا ہوں۔''

[6834] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَهُ ((عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيدُ))

[6834]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ ہے، ''اس کے لیے اس کے دس گنا ہے، یا میں اضافہ کرتا ہوں۔''

فائدہ :...... ہر مومن مخلص کے لیے ہر نیکی کا اجر وثواب کم از کم دس گنا ہے، اس سے کم نہیں ہوتا، لیکن نیت میں صدق و اخلاص، موقع اور محل، حالات وظروف، دلی نشاط کے اعتبار سے اس میں سات سو گنا اضافہ ہو سکتا ہے، بلکہ صبر و ثبات کی فراوانی کی صورت میں بغیر حساب وشمار کے ملتا ہے اور بدی کرنے کی صورت میں مومن کے لیے ایک ہی گناہ ہے، لیکن اس کی دوسری نیکیوں اور دل میں کراہت و ناپسندیدگی کی صورت میں وہ گناہ معاف بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ ان الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ، نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور اگر مسلمان شرک کا مرتکب نہ ہو تو اس کے زمین کو بھرنے کی پورائی کے برابر غلطیاں بھی معاف ہو سکتی ہیں، توبہ و استغفار سے یا دوسری نیکیوں کے سبب یا رحمت و کرم سے۔

[6834] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٧٤)

٧......بَاب: كَرَاهَةِ الدُّعَآءِ بِتَعْجِيلِ الْعُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا

باب ۷: دنیا ہی میں فوری سزا ملنے کی دعا کرنا مکروہ ہے

[6835] ٢٣ ـ(٢٦٨٨)حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ))

[6835] ـ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان آدمی کی عیادت فرمائی، جو لاغر، کمزور ہو کر چوزہ کی طرح ہو گیا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا، ''کیا تو کوئی دعا کرتا تھا، یا اللہ سے کچھ مانگتا تھا؟'' اس نے کہا، جی ہاں، میں دعا کرتا تھا، اے اللہ! تو نے جو سزا مجھے آخرت میں دینی ہے تو اس کے عوض مجھے جلد دنیا میں ہی وہ سزا دے دے، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا، یا یہ تیرے بس میں نہیں ہے تو نے یہ دعا کیوں نہ کی، اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی سے نواز اور آخرت میں بھی بھلائی سے نوازنا اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچانا۔'' اور آپ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی، اس نے اسے شفا بخش دی۔

مفردات الحدیث ✲ **قَدْ خَفَتَ**: وہ بالکل دبلا پتلا اور کمزور و ناتواں ہو کر مِثْلَ الْفَرْخ مرغی کے چوزے کی طرح ہو گیا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، انسان کی قدرت اور بس میں نہیں ہے کہ وہ اللہ کے عذاب کو جھیل سکے، اس لیے انسان کو مصیبت اور آزمائش میں اس کے اٹھنے کی دعا کرنا چاہیے اور یہ دعا نہیں کرنا چاہیے کہ یا اللہ، گناہوں کی جو سزا آخرت میں دینی ہے، وہ دنیا ہی میں دے دے، بلکہ دنیا و آخرت دونوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کی دعا مانگنا چاہیے اور حَسَنه میں ہر قسم کی خیر و خوبی اور صلاح و فلاح داخل ہے اور یہ انتہائی جامع دعا ہے۔

[6835] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في عقد التسبيح باليد برقم (٣٤٨٧) وبرقم (٣٤٨٨) انظر (التحفة) برقم (٣٩٣)

[6836] (. . .) حَدَّثَنَاهُ عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَنْ حُمَيْدٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ ((وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ

[6836]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں صحت یابی کی دعا کا ذکر نہیں ہے۔

[6837] ٢٤۔(. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُ فَشَفَاهُ

[6837]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور وہ چوزہ کی طرح (کمزور و ناتواں) ہو چکا تھا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا: ''تیرے اندر اللہ کا عذاب جھیلنے کی طاقت نہیں ہے۔'' اور اس کی صحت یابی کی دعا کا ذکر نہیں ہے۔

[6838] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

[6838]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

٨...... بَاب: فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ

باب ٨: ذکر کی مجلسوں کی فضیلت

[6839] ٢٥۔(٢٦٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ**

[6836] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٧٦)

[6837] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٦٨)

[6838] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٩٢)

[6839] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: فضل ذكر الله عزوجل برقم (٦٤٠٨) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٥٤)

حَتّٰى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

[6839] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بے شک، اللہ کے گشت کرنے والے فرشتے ہیں، جو اور کام نہیں کرتے، وہ مجالس ذکر کو تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکر کی مجلس مل جاتی ہے، جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے تو وہ اہل مجلس کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے ایک دوسرے کو ڈھانپ لیتے ہیں، حتی کہ زمین کی مجلس سے لے کر آسمان دنیا تک جگہ بھر جاتی ہے اور جب اہل مجلس بکھر جاتے ہیں تو وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، چنانچہ اللہ عزوجل فرشتوں سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ اہل مجلس کے بارے میں ان سے زیادہ جانتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ جواب دیتے ہیں، ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، وہ تیری تسبیح بیان کر رہے تھے، تیری عظمت و کبریائی بیان کر رہے تھے، تیری الوہیت بیان کر رہے تھے، تیری حمد کر رہے تھے اور تجھ سے درخواست کر رہے تھے، اللہ پوچھتا ہے، وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے، وہ فرماتا ہے، کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، نہیں، اے ہمارے رب! اللہ فرماتا ہے، اگر وہ میری جنت دیکھ لیتے تو پھر ان کی کیا حالت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ طلب کر رہے تھے، فرماتا ہے، وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، تیری آگ سے، اے رب! وہ فرماتا ہے، کیا انہوں نے میری آگ کا مشاہدہ کیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، نہیں، اللہ فرماتا ہے، اگر وہ میری آگ دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے بخشش طلب کر رہے تھے، اللہ فرماتا ہے، میں نے انہیں بخش دیا اور جو انہوں نے مانگا، میں نے انہیں دے دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ طلب کی اس سے پناہ دے دی، فرشتے عرض کرے ہیں، اے رب ان میں فلاں، بہت خطا کار بندہ ہے، وہ تو

بس گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا، اللہ فرماتا ہے، میں نے اس کو بھی بخش دیا، کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں، جن کا ہم نشین ناکام و محروم نہیں رہتا۔"

مفردات الحدیث ✽ سَيَّارة: گردش کرنے والے، بہت گھومنے والے، فُضُلًا: علماء نے اس کو پانچ طرح پڑھا ہے۔(۱) فاء اور ضاد دونوں پر پیش ہے، بقول امام نووی یہی راجح ہے۔(۲) فاء پر پیش ہے اور ضاد ساکن ہے اور بقول بعض یہی درست تر ہے۔(۳) فَـاء پر زبر ہے اور ضـاد ساکن ہے اور بقول قاضی عیاض جمہور اساتذہ بخاری اور مسلم میں اس طرح پڑھتے ہیں۔(۴) فُـضُلٌ: فاء اور ضاد پر پیش ہے اور لام مرفوع ہے یعنی مبتدائے محذوف کی خبر ہے۔(۵) فُضَلاءُ ہے یعنی فاضِل کی جمع ہے، پہلی چار صورتوں میں معنی ہوگا، وہ افراد و اشخاص کے ساتھ معین فرشتوں سے جدا صرف اسی کام پر مقرر ہیں کہ مجلس ذکر کو تلاش کریں۔ يَتَّبِعُوْن: جستجو اور تلاش کرتے ہیں، حَفَّ بَـعْـضُـهُـمْ بَعْضاً: اللہ کے ذکر کا نور اوپر کو چڑھتا جاتا ہے، اس طرح فرشتے اوپر تک ایک دوسرے کو گھیر لیتے ہیں۔ يَسْتَجِيْرُوْن: وہ امان اور پناہ طلب کرتے ہیں، خَطَّاءٌ: بہت خطا کار۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ایک جگہ بیٹھ کر تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل میں مشغول ہونا اور اللہ تعالیٰ سے جنت کی درخواست کرنا اور دوزخ سے پناہ طلب کرنا، اپنی حاجت کے حصول کا تیر بہدف نسخہ ہے، حتیٰ کہ اگر کوئی انسان گزرتے گزرتے بھی ان لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے تو وہ بھی محروم نہیں رہتا اور ایسی مجلس کو فرشتے آسمان دنیا تک ڈھانپ لیتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے، یہ مجلس مبتدعانہ طور واطوار، ریاء وسمع اور خلاف شریعت امور سے پاک ہو اور مسنون اوراد، مسنون انداز میں پڑھے جائیں، اپنے خود ساختہ الفاظ یا اپنے وضع کردہ طریقے نہ ہوں، مثلاً صبح و شام کی نمازوں کے بعد سب کا بیٹھ کر اپنے اپنے طور پر ذکر و فکر میں منہمک ہونا، جمعہ کے دن، امام کی آمد سے پہلے یا عصر کی نماز کے بعد ذکر و اذکار پڑھنا، دعا اور تلاوت وغیرہ، میں مشغول رہنا اور اس کے حضور درخواست کرنا۔

۹......بَاب: اَكْثَرِ دُعَآءِ بِاللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

باب ۹: اللهم ، اے اللہ! ہمیں دنیا میں کامیابی عنایت فرما اور آخرت میں بھی اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔" یہ دعا کرنے کی فضیلت

[6840] ۲۶-(۲۶۹۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ

[6840] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستغفار برقم (۱۵۱۹) انظر (التحفة) برقم (۹۹۶)

اَنَسًا اَیُّ دَعْوَةٍ کَانَ یَدْعُو بِهَا النَّبِیُّ ﷺ اَکْثَرَ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دَعْوَةٍ یَدْعُو بِهَا یَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ وَکَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِیهِ

[6840]۔ قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کون سی دعا ہے جو نبی اکرم ﷺ زیادہ کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپ کی اکثر دعا جو آپ کرتے تھے، یہ ہے، ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جب کوئی دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا کرنا چاہتے اس میں یہ دعا بھی کرتے۔

[6841] ۲۷۔(...) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ ((رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

[6841]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے، ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں خیر سے نوازا اور آخرت میں بھی خیر عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

فائدہ:...... آپ کے اس معمول سے یہ معلوم ہوا اور قرآن مجید کا اسلوب بیان بھی اس کا مؤید ہے کہ بندے کو اپنے رب سے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی طلب کرنا چاہیے اور اس بھلائی کا فیصلہ اور انتخاب اپنے رب پر چھوڑ دینا چاہیے، کیونکہ وہی بہتر جانتا ہے کہ ہمارے لیے حقیقی خیر کس چیز میں ہے، خاص طور پر دنیا کی چیزوں کا خیر ہونا اس پر موقوف ہے کہ وہ ہمارے لیے آخرت کی کامیابی کا ذریعہ اور وسیلہ بنیں اور کسی چیز کے اس پہلو کا جاننا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے، البتہ دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا اس کا التزام کرنا چاہیے، کیونکہ یہ بڑی سخت چیز ہے، بندے کی سب سے بڑی کامیابی یہی ہے کہ وہ دوزخ کے عذاب سے بچ جائے اور جنت میں چلا جائے، اس اعتبار سے یہ انتہائی مختصر اور جامع دعا ہے، جس میں بندے نے دنیا اور آخرت کی ہر مطلوبہ چیز کو مانگ لیا ہے۔

۱۰...... بَاب: فَضْلِ التَّهْلِیلِ وَالتَّسْبِیحِ وَالدُّعَاءِ

باب ۱۰: تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) تسبیح (سبحان اللہ کہنا) اور دعا کرنے کی فضیلت

[6842] ۲۸۔(۲۶۹۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ قَرَاْتُ عَلَی مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

[6841] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٤٥) لقد ورد هذا الحدیث فی تحفة الاشراف تحت رقم (٨/ ٣) وهو خطا والصحیح ما اثبتناه انه تحت رقم (٩/ ٢)

[6842] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی بدء الخلق باب: صة ابلیس وجنوده برقم ←

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

[6842] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو انسان دن میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے، ترجمہ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہی حکومت و سلطنت کا مالک ہے، وہی تعریف کا حقدار ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اس کو دس گردن آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور یہ دن بھر شام تک اس کے لیے شیطان سے محفوظ رہنے کا باعث بنیں گے اور کوئی شخص اس سے بہتر کام نہیں کرتا، مگر وہ جس نے ان کلمات کو سو سے زیادہ مرتبہ پڑھا اور جس نے دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا، اس کی غلطیاں معاف کر دی جاتی ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

[6843] ۲۹۔(۲۶۹۲)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ))

[6843] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح اور شام کے وقت سبحان اللہ وبحمدہ، سو دفعہ کہتا ہے، قیامت کے دن کوئی اس کے عمل سے بہتر عمل لے کر حاضر نہیں ہوگا، مگر وہ انسان جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ یہی کلمات کہے۔''

فائدہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان احادیث سے معلوم ہوا، ان کلمات میں اضافہ مطلوب ہے اور وہ اجر و ثواب

←(۳۲۹۳) وفی الدعوات باب: فضل التهليل برقم (٦٤٠٣) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (٦٠) برقم (٣٤٦٨) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب فضل لا اله الا الله برقم (٣٧٩٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٧١)

[6843] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما يقول اذا اصبح برقم (٥٠٩١) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (٦٠) برقم (٣٤٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٦٠)

میں اضافہ کا باعث ہیں، یہ ان اشیاء کی طرح نہیں ہے، جن میں کمی وبیشی ممکن نہیں ہے۔

[6844] ٣٠۔(٢٦٩٣) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبُواَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ

[6844]۔ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جو انسان، لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، دس دفعہ کہتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہے جو حضرت اسماعیل کی اولاد سے چار غلام آزاد کرتا ہے۔''

فائدہ:...... یہ حدیث بخاری شریف میں حضرت ابو ایوب انصاری سے مرفوعا منقول ہے، لیکن اس میں ایک گردن کا ذکر ہے، مسند احمد میں چار کا ذکر ہے اور امام مسلم نے بھی آگے وضاحت کر دی ہے کہ عمرو بن میمون نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے سنی ہے اور ابن ابی لیلیٰ نے حضرت ابو ایوب انصاری سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔

[6845] وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: حَدَّثَنَا عَبدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيْ، عن ربيع بن خيثم بمثل ذالك قال فقلت للربيع: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِيْ لَيْلٰى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

[6845]۔ امام مسلم نے اس سند کے ذریعے وضاحت کر دی ہے کہ ربیع بن خثیم نے یہ روایت عمرو بن میمون سے اور عمرو بن میمون نے اپنی ابن ابی لیلیٰ سے اور ابن ابی لیلیٰ سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[6846] ٣١۔(٢٦٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

[6844] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: فضل التهليل برقم (٦٤٠٤) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: (١٠٤) برقم (٣٥٥٣) انظر (التحفة) برقم (٣٤٧١)

[6845] تقدم

[6846] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: فضل التسبيح برقم (٦٤٠٦) وفي ←

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ))

[6846] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بول ہیں، زبان پر ہلکے ہوں گے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور رحمٰن کو بہت پیارے، سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔'' میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اس کی حمد وستائش کے ساتھ، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، جو بڑی عظمت والا ہے۔

فائدہ:...... سبحان الله وبحمده کا معنی ہے کہ وہ ہر عیب ونقص سے منزہ اور پاک ہے اور ہر خوبی وکمال سے متصف ہے، وہ ہر عیب سے پاک اور ہر کمال سے متصف ہونے کی بنا پر، محبت کا حقدار ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ سبحان الله العظیم ہے، عظمت وجلالت سے متصف ہے، اس لیے اس کی نافرمانی اور عصیان سے بچنا چاہیے، اس جامعیت کی بنا پر زبان سے آسانی اور سہولت کے ساتھ ادا ہونے کے باوجود یہ اللہ کو محبوب ہیں، اس بنا پر یہ میزان اعمال میں بھاری ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اعمال کا وزن ہوگا اور جس طرح مادی چیزیں ہلکی اور بھاری ہوتی ہیں اور ان کا وزن معلوم کرنے کے لیے آلات ہوتے ہیں، اس طرح بہت سی غیر مادی چیزیں بھی ہلکی اور بھاری ہوتی ہیں، جیسے حرارت وبرودت، یعنی گرمی اور ٹھنڈک، اس طرح قیامت کے دن اعمال کا وزن ہوگا۔

[6847] ۳۲۔(۲۶۹۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَاَنْ اَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ))

[6847] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دنیا کی وہ تمام چیزیں جن

← الایمان والنذور باب: قول الله تعالى: ﴿ونضع الموازين القسط ليوم القيامة﴾ برقم (٧٥٦٣) وفى التوحيد باب: اذا قال: والله لا اتكلم اليوم، فصلى، او قرا، او سبح، او حمد او هلل فهو على نيته برقم (٦٦٨٢) والترمذى فى (جامعه) فى الدعوات باب: (٦٠) برقم (٣٤٦٧) وابن ماجه فى (سننه) فى الادب باب: فضل التسبيح برقم (٣٨٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٠)

[6847] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الدعوات باب: فى العفو والعافية برقم (٣٥٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٥١٢)

پر سورج طلوع ہوتا ہے، ان سب چیزوں کے مقابلہ میں مجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک دفعہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہوں۔"

فائدہ :...... یہ چار کلمات اس قدر جامع ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مثبت ومنفی صفات پر حاوی ہیں، اللہ کے وہ تمام اسماء جو اللہ کی ذات پاک سے ہر عیب ونقص کی نفی کرتے ہیں، سبحان اللہ کا مفہوم ان سب پر حاوی ہے اور وہ تمام اسمائے حسنیٰ جو اللہ تعالیٰ کی ایجابی صفات کمال پر دلالت کرتے ہیں، وہ سب الحمد للہ کے احاطے میں آ جاتے ہیں، اس طرح جو اسمائے حسنیٰ اس کی وحدانیت و یکتائی اور اس کی شان بے مثال پر دلالت کرتے ہیں، ان کی پوری ترجمانی کلمہ لا الہ الا اللہ کرتا ہے اور وہ اسمائے حسنیٰ جن کا مفہوم ومدعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وہم و خیال اور گمان وقیاس سے بلند وبالا ہے، ان کی تعبیر وبیان، اللہ اکبر کا کلمہ کر رہا ہے، اس لیے جس نے دل کے شعور اور یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے، اس نے اللہ کی ساری ثناء اور صفات بیان کر دیں، اس لیے یہ چار کلمات، اپنی قدر و قیمت اور عظمت و برکت کے لحاظ سے بلاشبہ اس ساری کائنات سے فائق و برتر ہیں جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے، لیکن یہ خیال رہے، ان کلمات کے فضائل انہیں لوگوں کو حاصل ہوں گے جو اللہ کے احکام کے پابند ہیں اور اس کی منہیات سے اجتناب کرتے ہیں، لیکن جو لوگ اللہ کے احکام وتعلیمات کو نظر انداز کرتے ہیں اور محرمات کا ارتکاب کرتے ہیں اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، وہ محض ان کلمات کو زبان سے کہہ کر، اس اجر وثواب کے مستحق نہیں ہو سکتے، جو ان احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

[6848] ۳۳-(۲۶۹۶) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسٰى الْجُهَنِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُوسٰى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا اَقُولُهُ قَالَ ((قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)) قَالَ مُوسٰى اَمَّا عَافِنِي فَاَنَا اَتَوَهَّمُ وَمَا اَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسٰى

[6848]۔ حضرت مصعب رحمۃ اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، مجھے کچھ بول سکھائیں، جن کا میں ورد کروں، آپ نے فرمایا: یوں کہو، اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، میں اللہ بہت بڑے کی کبریائی بیان کرتا ہوں اور اس کی

[6848] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۹۴۰)

بہت زیادہ حمد وثناء بیان کرتا ہوں، کائنات کا رب اللہ، ہر عیب ونقص سے پاک ہے، نہ حرکت ہے اور نہ حرکت کی قوت ہے، مگر اللہ کی توفیق سے جو غالب، حکمت والا ہے۔'' اعرابی نے کہا، یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہوئے تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یوں کہو، اے اللہ مجھے معاف فرما دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت بخش اور مجھے رزق عطا فرما۔'' راوی موسیٰ کہتے ہیں، مجھے عافیت بخشش کا مجھے خیال گزرتا ہے اور مجھے یاد نہیں ہے، ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں موسیٰ رحمہ اللہ کا یہ قول بیان نہیں کیا۔

[6849] ٣٤-(٢٦٩٧)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي))

[6849]۔ ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو آپ اسے یہ دعا سکھاتے، ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت بخش اور مجھے رزق عطا فرما۔''

[6850] ٣٥-(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي))

[6850]۔ ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص مسلمان ہوتا، نبی اکرم ﷺ اسے نماز سکھاتے، پھر اسے ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کی تلقین فرماتے، ''اللهم اغْفِرْلِيْ وارحَمْنِيْ، وَاهْدِنِي وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِيْ،'' معنی اوپر والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ایمان لانے کے بعد سب سے اہم اور بنیادی عمل نماز ہے، جو ایمان کے بیج سے سب سے پہلے نمودار ہوتا ہے اور اس کے مسلمان ہونے کا عملی ثبوت فراہم کرتا ہے۔

[6851] ٣٦-(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُولُ

[6849] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الدعاء باب: الجوامع من الدعاء برقم (٣٨٤٥) انظر (التحفة) برقم (٤٩٧٧)

[6850] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٨٩)

[6851] تقدم تخريجه برقم (٦٧٨٩)

حِينَ اَسْاَلُ رَبِّي قَالَ قُلْ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهُ اِلَّا الْاِبْهَامَ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ))

[6851] ۔ ابو مالک رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، جبکہ آپ کی خدمت میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا، یوں کہو، "اللهم اغفرلي وارحمني، وعافني، وارزقني،" اور آپ نے انگوٹھے کے سوا (ایک ایک کر کے) سب انگلیاں بند کر لیں، (اور فرمایا) "چنانچہ یہ کلمات تمہارے لیے دنیا و آخرت دونوں کو جمع کر دیں گے۔"

[6852] ۳۷۔(۲۶۹۸) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسٰى الْجُهَنِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُوسٰى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيئَةٍ))

[6852] ۔ مصعب رحمہ اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟" چنانچہ آپ کے ہم نشینوں میں سے ایک نے سوال کیا، ہم میں سے ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "سو دفعہ سبحان اللہ کہے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔"

نوٹ......: یہاں "او" "و" کے معنی میں ہے، اس لیے بعض نسخوں میں واو ہے، یعنی ہزار نیکیوں کے ساتھ ہزار گناہ بھی معاف ہوں گے۔

۱۱...... بَاب: فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ

باب ۱۱: تلاوت قرآن اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

[6853] ۳۸۔(۲۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

[6852] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الدعوات باب (٥٩) برقم (٣٤٦٣) انظر (التحفة) برقم (٣٩٣٣)

[6853] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الادب باب: فى المعونة للمسلم برقم (٤٩٤٦) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمة باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم برقم (٢٢٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٥١٠)

الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))

[6853] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مومن کی دنیاوی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کی، اللہ اس کی روز قیامت کی مشکلات، (سختیوں) میں سے کوئی سختی دور فرمائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی پیدا کی، اللہ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ اپنے بندے کی مدد فرماتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو کسی ایسے راستہ پر چلتا ہے، جس سے وہ علم حاصل کر سکے، اللہ اس کے لیے اس کے سبب جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور جو لوگ بھی اللہ کے گھروں (مساجد) میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر تلاوت کتاب اللہ کرتے ہیں اور باہمی پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت اتر آتی ہے اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے اور جس شخص کے عمل اس کو پیچھے رکھتے ہیں، اس کا نسب و خاندان، اس کو تیز نہیں کرے گا، یعنی آگے نہیں بڑھائے گا۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ذکر کے لیے جمع ہونے سے اصل مقصود کسی دینی جگہ، مدرسہ، مسجد، وغیرھا میں قرآن کی تعلیم و تعلم، پڑھنے پڑھانے کے لیے جمع ہونا ہے، اس لیے تلاوت کے بعد تدارس کا اضافہ کیا گیا ہے، محض خالی خولی تلاوت کے لیے جمع ہونا مراد نہیں ہے، اس تعلیم و تعلم کے نتیجہ میں چار برکات میسر آتی ہیں۔

۱۔ سکینت یعنی قلبی اطمینان اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے، یعنی اطمینان خاطر اور جمعیت قلبی نصیب ہوتی ہے۔

۲۔ رحمت الٰہی اپنے آغوش اور سایہ میں لے لیتی ہے۔

۳۔ انہیں ہر طرف سے اللہ کے فرشتے گھیر لیتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

مَنْ بَطَّاهاَ بِهِ عَمَلُهُ: جس کے عمل اچھے بہتر نہیں ہیں، ان میں کمی وکوتاہی ہے، اس لیے وہ اچھے اور بلند درجات حاصل کرنے سے پیچھے رہ گیا ہے تو اس کے ازالہ کے لیے اس کا خاندانی شرف کام نہیں آسکے گا، اس لیے انسان کو خاندانی شرف ومنزلت کے غرہ میں مبتلا ہو کر نیک اعمال میں پیچھے نہیں رہنا چاہیے، آخرت میں تو اعمال حسنہ نے ہی کام آنا ہے۔

[6854] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح وَ حَدَّثَنَاهُ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِی صَالِحٍ وَفِیْ حَدِيثِ اَبِی اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَال رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِی مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ اَبِی اُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ

[6854]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر ابو اسامہ کی روایت میں تنگدست کے لیے آسانی اور سہولت فراہم کا ذکر نہیں ہے۔

[6855] ۳۹۔(۲۷۰۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِی مُسْلِمٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى اَبِی هُرَيْرَةَ وَاَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((**لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ** وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))

[6855]۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شہادت دیتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر کہیں اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور پر فرشتے ہر طرف سے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان پر چھا جاتی ہے، (اور

[6854] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی العلم باب: فضل طلب العلم برقم (٢٦٤٦) وفی القرات باب (١٢) برقم (٢٩٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٨٦)

[6855] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: ما جاء فی القوم يجلسون فيذكرون الله عزوجل ما لهم من الفضل برقم (٣٣٧٨) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: فضل الذكر برقم (٣٧٩١) انظر (التحفة) برقم (٣٩٦٤)

انہیں اپنے سایہ میں لے لیتی ہے) اور ان پر سکینت و اطمینان وسکون کی کیفیت) نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا اپنے ہاں کے لوگوں (مقرر فرشتوں) میں ذکر کرتا ہے۔''

[6856] (. . .)وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6856]۔ یہی حدیث امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6857] ٤٠۔(٢٧٠١)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ **((مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ))**

[6857]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں قائم ایک حلقہ میں پہنچے اور پوچھا، تم یہاں کیوں یا کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا، ہم بیٹھ کر اللہ کو یاد کر رہے ہیں، انہوں نے کہا، کیا اللہ کی قسم! تم صرف ذکر الٰہی ہی کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! ہم صرف اس کی خاطر بیٹھے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں، میں نے کسی بدگمانی کی بنا پر آپ لوگوں سے قسم نہیں لی، اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جس درجہ کا تعلق وقرب مجھے حاصل تھا، اس درجہ کے تعلق والا کوئی آدمی، آپ سے مجھ سے کم حدیثیں بیان کرنے والا نہیں ہے، صورت حال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنے ساتھیوں کے حلقہ پر پہنچے

[6856] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٧٩٥)

[6857] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعاء باب: ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله عزوجل ما لهم من الفضل برقم (٣٣٧٩) والنسائي في (المجتبى) في آداب القضاة باب: كيف يستحلف الحاكم برقم (٥٤٤١) مختصرا۔ انظر (التحفة) برقم (١١٤١٦)

تو فرمایا: ''تم یہاں کس مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہم بیٹھ کر اللہ کو یاد کر رہے ہیں اور اس نے ہمیں جو اسلام کی ہدایت سے نوازا ہے اور اسلام کی توفیق دے کر ہم پر احسان فرمایا ہے، اس پر اس کی تعریف کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تمہیں صرف اس چیز نے بٹھایا ہے؟'' انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! ہم صرف لیے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جان لو، میں نے تمہارے ساتھ کسی بدگمانی کی بنا پر قسم نہیں کی، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جبرائیل میرے پاس آئے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر ومباہات کا اظہار فرما رہا ہے۔''

مفردات الحدیث ❀ **يُبَاهِيْ لَكُمْ:** تمہاری تعریف وتوصیف کر رہا ہے، تمہارے اعمال حسنہ فرشتوں کو بتا کر فخر ومباہات کا اظہار فرما رہا ہے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، کسی کو اسلام و ہدایت کا نصیب ہو جانا، اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت پر موقوف ہے اور یہ اس کا احسان و انعام ہے اور اس کے اس انعام کو یاد کر کے اللہ کی حمد وثناء بیان کرنا یہ بھی اللہ کے ذکر میں داخل ہے اور اللہ کے کچھ بندوں کا کہیں اکٹھے بیٹھ کر اخلاص کے ساتھ اس کو یاد کرنا، اس کی باتیں کرنا، اس کی حمد وثناء کرنا، اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی اپنے مقرب فرشتوں کے سامنے تعریف وتوصیف بیان کرتا ہے اور اپنی رضامندی کا اظہار فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی توفیق وعنایت سے ہمیں بھی اپنے ان مخلص بندوں میں داخل فرمائے اور اپنی مغفرت، رحمت، سکینت اور رضامندی سے نوازے۔

۱۲...... بَاب: اِسْتِحْبَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ

باب ۱۲: بخشش طلب کرنے کا پسندیدہ ہونا اور یہ عمل بکثرت کرنا

[6858] ٤١ـ(٢٧٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

عَنِ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ**))

[6858] ۔ حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ جنہیں شرف صحبت حاصل ہے، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، میرے دل پر کبھی، ابر (پردہ) چھا جاتا ہے، چنانچہ میں دن بھر میں اللہ سے سو مرتبہ مغفرت مانگتا ہوں۔''

مفردات الحدیث ❀ **ليغان:** یہ غَیْن سے ماخوذ ہے، جس کا معنی غیم (بادل) ہے، یعنی پردہ چھا جانا۔

[6858] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستغفار برقم (١٥١٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٢)

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا ظہور ہوتا رہتا تھا، اس لیے آپ ہر وقت اللہ کی یاد میں مصروف رہتے تھے، لیکن آپ انسان اور بشر تھے اور حوائج بشریہ میں بھی مشغول ہوتے تھے، کبھی امت کے امور و معاملات کے حل کرنے میں مصروف ہو جاتے اور ان کے تنازعات اور جھگڑوں کو نپٹاتے، کبھی دشمن کے مقابلہ کے لیے اور ان سے معاملات طے کرنے کے لیے ساتھیوں کے ساتھ مشاورت فرماتے، ان اوقات میں ذکر الٰہی کی پہلی کیفیت میں فرق آ جاتا تھا، آپ نے اس کو اپنے مقام رفیع کی بنا پر، غَیْــن سے تعبیر کیا ہے، اس کو بعض نے حسنات الابرار، سیأت المقربین کا نام دیا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کے جلال و جبروت کا، جس درجہ کا انسان کو شعور و احساس ہوگا، وہ اس درجہ کے مطابق اپنے آپ کو حقوق عبودیت کی ادائیگی میں قصور وار سمجھے گا اور ہر وقت اسے یہ احساس رہے گا، حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو چونکہ اللہ کی معرفت بدرجۂ کمال حاصل تھی، اس لیے آپ پر یہ احساس غالب رہتا تھا کہ عبودیت کا حق ادا نہ ہوسکا، اس کو آپ نے غَیْن سے تعبیر فرمایا اور اس واسطے آپ بار بار، مختلف مجالس اور مواقع پر توبہ و استغفار فرماتے رہتے اور اس کا اظہار فرما کر دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرماتے اور ان کے لیے عملی طور پر اپنا اسوہ بھی پیش فرماتے۔

[6859] ٤٢-(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَغَرَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي اَتُوبُ فِي الْيَوْمِ اِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

[6859] ۔ حضرت اغر رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے ہیں، نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، کو حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ کی طرف لوٹو، اس کے حضور میں توبہ کرو، کیونکہ میں بھی دن میں سو سو مرتبہ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

فائدہ :...... استغفار کا معنی ہے، معافی مانگنا اور بخشش طلب کرنا اور توبہ کا معنی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا، اس کی طرف لوٹ آنا اور اس صحیح راہ کو اختیار کر لینا، جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی ہے، اگر آدمی جرم و گناہ سے باز نہ آئے اور صحیح روش اختیار نہ کرے تو زبان سے لاکھ دفعہ توبہ، میری توبہ کہے، یہ توبہ نہیں مذاق ہوگا، اس لیے استغفار اور توبہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں اور توبہ کی شرعی حقیقت یہ ہے کہ جو گناہ اور نافرمانی یا ناپسندیدہ عمل، انسان سے سرزد ہوا ہے، اس سے فوراً باز آ جائے، اس کے برے انجام کے خوف کے ساتھ اس پر اپنے دلی رنج اور ندامت و پشیمانی کا اظہار کرے اور آئندہ کے لیے اس سے بچے رہنے اور دور رہنے کا اور اللہ تعالیٰ کی

[6859] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٣)

فرمانبرداری اور اس کی رضاجوئی کا عزم پیدا کرے اور جو گناہ ہو گیا ہے، اس کا تدارک اور تلافی کرے اور اگر اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو وہ اگر مال سے تعلق رکھتا ہے تو اس کو واپس کرے، یا اس سے معاف کروائے، لیکن یہ خیال رہے کہ توبہ و استغفار صرف عاصیوں اور گناہ گاروں ہی کا کام نہیں ہے، بلکہ یہ عبودیت اور بندگی کا سب سے اعلیٰ مظہر ہے اور اس احساس و شعور کا مظہر ہے کہ اللہ کی بندگی کا حق ادا نہیں ہو سکا، اس لیے توبہ و استغفار اگر عاصیوں اور گناہ گاروں کے لیے مغفرت اور رحمت کا ذریعہ ہے تو مقرب انبیاء کے لیے درجات قرب و محبوبیت میں ترقی کا وسیلہ ہے، اس لیے نبی اکرم ﷺ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ استغفر اللہ کہتے تھے، حالانکہ نماز ایک بلند ترین عبادت ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ (التحريم: ٨)

''اے ایمان دار لوگو! اللہ کی طرف مخلصانہ رجوع کرو دل کے پورے انقیاد اور سچے عزم کے ساتھ لوٹو، جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنے کی خواہش باقی نہ رہے۔''

[6860] (. . .) حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ

[6860]۔ امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[6861] ٤٣۔(٢٧٠٣) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

[6861]۔ امام صاحب مختلف اساتذہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورج کے مغرب سے طلوع سے پہلے پہلے توبہ کر لی، اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔''

فائدہ: ...... توبہ اس وقت تک معتبر اور قبول ہے، جب تک زندگی کی آس اور امید ہو اور موت آنکھوں کے سامنے نہ آ گئی ہو، جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو یہ اس بات کی علامت ہے، دنیا ختم ہو گئی ہے، اس طرح

[6860] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٣)

[6861] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥١١) و (١٤٥١٨) وبرقم (١٤٥٧٠) وبرقم (١٤٥٧٤)

جب انسان پر غرغرہ کی کیفیت شروع ہو جاتی ہے، اس کے بعد زندگی کی کوئی آس اور امید باقی نہیں رہتی، یہ موت کی قطعی اور آخری علامت ہے تو ایسے وقت میں توبہ قبول نہیں ہوتی، اس لیے بندے کو ٹال مٹول سے کام نہیں لینا چاہیے، توبہ واستغفار کو لازم پکڑنا چاہیے، معلوم نہیں کس وقت موت کی گھڑی آجائے۔

١٣......بَاب: اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ إِلَّا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي وَرَدَ الشَّرْعُ بِرَفْعِهِ

باب ١٣: (جہاں شریعت نے جہری (بلند آواز سے) ذکر کی اجازت دی ہے اس کے سوا) آہستہ آواز سے ذکر کرنا پسندیدہ ہے

[6862] ٤٤-(٢٧٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفَهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

[6862]۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، چنانچہ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''اے لوگو! اپنے ساتھ نرمی کرو، (آواز پست کرو) تم کسی بہرے کو نہیں پکار رہے اور نہ ہی غائب کو تم سننے والے، قریبی کو، جو تمہارے ساتھ ہے، پکار رہے ہو۔'' حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور میں آپ کے پیچھے تھا اور میں یہ کلمات کہہ رہا تھا، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تو آپ نے فرمایا: ''اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہاری جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی طرف رہنمائی نہ کروں۔''

[6862] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة خیبر برقم (٤٢٠٥) وفی الدعوات باب: الدعاء اذا علا عقبة برقم (٦٣٨٤) وفی باب: قول لا حول ولا قوة الا بالله برقم (٦٤٠٩) وفی القدر باب: لا حول ولا قوة الا بالله برقم (٦٦١٠) وفی التوحید باب: (وکان الله سمیعا بصیرا) برقم (٧٣٨٦) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: فی الاستغفار برقم (١٥٢٦) وبرقم (١٥٢٧) وبرقم (١٥٢٨) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتهلیل والتحمید برقم (٣٤٦١) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: ما جاء فی: لا حول ولا قوة الا بالله برقم (٣٨٢٤) انظر (التحفة) برقم (٩٠١٧)

میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور بتائیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: کہو، "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ"

فائدہ :...... چونکہ اللہ تعالیٰ سننے والا اور قریب ہے، اپنے علم اور احاطہ سے ہر ایک کے ساتھ ہے، وہ ہر ایک کے ذکر و دعا کو سنتا اور جانتا ہے۔ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَىٰ وہ پوشیدہ اور پوشیدہ تر کو جانتا ہے، اس لیے دعا اور ذکر کے لیے آواز بلند کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے فرمایا:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾ (الاعراف:۵۵)

''اپنے رب کو گڑگڑا کر چپکے چپکے پکارو۔''

اس لیے ان مقامات کے سوا، جہاں بلند آواز کرنے کی اجازت ہے، آواز بلند کرنا درست نہیں ہے۔ اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لیے سعی و حرکت اور اس کے کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے، کوئی بندہ خود کچھ بھی نہیں کر سکتا، چونکہ اس کلمہ کے ذریعہ انسان اپنی انانیت سے دستبردار ہو کر تفویض اور تسلیم کا اظہار کرتا ہے اور اس بات کا اعتراف کرتا ہے، میرے بس میں کچھ بھی نہیں ہے، نہ میں جلب منفعت کر سکتا ہوں اور نہ دفع مضرت اور حضرت ابن مسعود کے بقول نہ میں اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر گناہ سے بچ سکتا ہوں اور نہ اس کی توفیق و اعانت کے بغیر اطاعت کی سکت و قوت رکھتا ہوں، اس اعتراف حقیقت کی بنا پر، آپ نے اس کلمہ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ قرار دیا ہے، گویا یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں انسان کے لیے اجر و ثواب کا خزانہ جنت میں محفوظ ہو جائے گا۔

[6863] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6863]۔ امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی ایک ہی سند سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6864] ۴۵-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ

عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً نَادٰى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا)) قَالَ فَقَالَ ((يَا أَبَا مُوسٰى أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ))

[6863] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٠٢)

[6864] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)

[6864] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے تو ایک آدمی جب بھی گھاٹی پر بلند ہوتا، بلند آواز سے کہتا، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم بہرے کو نہیں پکار رہے ہو اور نہ ہی غائب کو۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اے ابوموسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟'' میں نے عرض کیا، وہ کون سا کلمہ ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔''

[6865] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

[6865] ۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6866] (. . .) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ

[6866] ۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا، ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آگے سب سے پہلی روایت کے ہم معنی روایت ہے۔

[6867] ٤٦ـ(. . .) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَالَّذِي تَدْعُونَهُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

[6867] ۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے، آپ نے فرمایا: ''جس ذات کو تم پکار رہے ہو، وہ تمہاری اونٹنی کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔'' اور اس حدیث میں لا حول ولا قوة الا باللّٰه کا ذکر نہیں ہے۔

[6868] ٤٧ـ(. . .) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ

[6865] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)
[6866] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)
[6867] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)
[6868] تقدم تخريجه برقم (٦٨٠٢)

عَنْ اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ عَلٰی كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

[6868] ۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ کلمہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ یا جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟'' تو میں نے عرض کیا، ضرور بتائیں، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ الا باللّٰه''

۱۴......بَاب :الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ

باب ۱۴: دعائیں اور پناہ طلب کرنا

[6869] ۴۸۔(۲۷۰۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِی حَبِيبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

عَنْ اَبِی بَكْرٍ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِی دُعَاءً اَدْعُو بِهٖ فِی صَلٰوتِی قَالَ ((قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِی مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ))

[6869] ۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی، آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں مانگوں، آپ نے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا ہے، قتیبہ کی روایت میں ہے، بہت ظلم کیے ہیں اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا، اس لیے تو اپنے پاس سے مجھے مغفرت عنایت فرما اور مجھ پر رحم فرما، کیونکہ تو ہی بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوا، ہر انسان کو خواہ وہ کتنا ہی بلند مرتبہ ہو، حتی کہ درجہ صدیقیت ہی پر فائز کیوں نہ ہو، اپنے آپ کو قصوروار اور خطار کار سمجھنا چاہیے اور ہر وقت اللہ سے بخشش کی دعا کرنا چاہیے اور یہ بھی تصور کرنا چاہیے، کہ اے اللہ اگرچہ میں تو ناکارہ ہوں، بخشش کے قابل نہیں ہوں تو ہی اپنی طرف سے مجھے مغفرت سے سرفراز فرما اور اپنی نسبت اور اپنی شان کے مطابق مغفرت عطا کر، جتنا تو عظیم ہے، میری مغفرت بھی عظیم ہو، جو ہر کوتاہی کو شامل ہو۔

[6869] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الاذان باب: الدعاء قبل السلام برقم (۸۳٤) وفی الدعوات باب: الدعاء فی الصلاة برقم (٦٣٢٦) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (۹۷) برقم (۳۵۳۱) والنسائی فی (المجتبی) فی السهو باب: نوع آخر من الدعاء برقم (۱۳۰۱) انظر (التحفة) برقم (٦٦٠٦)

[6870] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي، يَا رَسُولَ اللهِ! دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: "ظُلْمًا كَثِيرًا"

[6870]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھائیں، جو میں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں مانگوں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں ہے، آپ نے فرمایا: ''ظُلْماً کثیرا، بہت ظلم کیے ہیں۔''

١٥...... بَابِ: التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ وَغَيْرِهَا

باب ۱۵: فتنوں وغیرہ کے شر سے پناہ مانگنا

[6871] ٤٩-(٥٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ ((اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)) [راجع: ١٣٢٥]

[6871]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ، ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں تجھ سے آگ کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے، قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے اور تونگری کے فتنہ کے شر سے اور فقر و تنگدستی کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

[6870] تقدم

[6871] اخرجه ابن ماجه فى (سننه) فى الدعاء باب: ما تعوذ منه رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨٨)

اے اللہ! میرے گناہ برف کے پانی اور برودت (اولوں) سے دھو ڈال اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے، جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک و صاف کیا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے، جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کر دی ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی، کاہلی اور انتہائی بڑھاپے سے اور گناہ سے اور قرضہ سے۔''

[6872] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6872]۔ یہی روایت امام صاحب کو ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ✲ فِتْنَةِ النَّارِ: آگ کی مصیبت اور اس کی آزمائش۔ فِتْنَةِ الْقَبْرِ سے مراد بھی، قبر کی تکالیف ہیں، جو کم درجہ کے مجرمین کے لیے ہیں اور عذاب قبر اور عذاب نار سے مراد، وہ عذاب اور دکھ، درد ہے، جو اول درجہ کے مجرموں یعنی کافروں اور مشرکوں کو ہوگا، جس کی طرف سورۃ ملک میں اشارہ کیا گیا ہے: ﴿کلما القی فیها فوج سالهم خزنتها الم یاتکم نذیر﴾ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کے دکھ، درد اور تکلیف سے پناہ مانگنی چاہیے کہ وہ ہر قسم کے گناہوں، شرک و کفر اور چھوٹے بڑے گناہوں سے محفوظ رکھے، اگر سرزد ہو جائیں تو توبہ و استغفار کی توفیق بخشے، فتنة الغِنٰی اور فتنة الفقر، دولت مندی اور فقر و محتاجی کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ دولت مندی اور خوش حالی عنایت فرمائے تو اس کے سبب فخر و غرور اور تکبر و گھمنڈ پیدا نہ ہو اور مال و دولت کے صحیح استعمال کی توفیق ملے، جیسا کہ مالدار صحابہ عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہما کو ملی اور اس کے سبب انہوں نے بلند درجات حاصل کیے اور اگر فقر و فاقہ میں مبتلا کرے تو صبر و قناعت عنایت فرمائے، صبر و قناعت سے محروم نہ رکھے، غنا اور فقر کے یہی شر ہیں، جس سے پناہ مطلوب ہے، غناء کی صورت میں اسراف و تبذیر کا بھی خطرہ ہے اور مال و دولت کے حقوق کی ادائیگی سے بخل و کنجوسی کا بھی، نیز حلال و حرام کے امتیاز کے نظر انداز کر دینے کا بھی اور فقر کی صورت میں بے صبری کے ساتھ، جزع و فزع اور ناجائز ذرائع سے مال کمانے کا خطرہ ہے اور مسیح دجال کا فتنہ اور آزمائش بھی بہت بڑی ہے، جس سے قیامت کے قریب کے لوگوں کو گزرنا ہوگا، اس طرح آپ نے گناہوں کے اثرات دھونے اور دل کے پاک صاف کرنے اور گناہوں سے بہت دور رکھے جانے کی دعا کی تلقین کی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت کے بغیر گناہوں سے بچنا ممکن نہیں ہے اور نہ اس کے بغیر کوئی اوران کے اثرات کو دور کرسکتا ہے، گناہوں کی سوزش و حرارت کی بنا پر ٹھنڈا پانی استعمال کرنے کی دعا مانگی

[6872] طریق ابی کریب عن ابی معاویة اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الدعوات باب: التعوذ من فتنة القبر برقم (٦٣٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٧١٩٩) وطریق ابی کریب عن وکیع اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الدعواتباب: الاستعاذة من ارذل العمر برقم (٦٢٧٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الدعوات باب: ما تعوذ منه رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٧٢٦٠)

ہے، کسل وسستی کی بنا پر انسان اپنے دنیوی اور دینی فرائض کی سرانجام دہی میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے، معاش اور معاد دونوں ہی متاثر ہوتے ہیں، مَغْرم، قرضہ بھی حساس اور صاحب شعور انسان کے لیے زندگی کے لطف سے محرومی اور ذہنی اذیت کا باعث بنتا ہے، جس سے اس کی قوت کار متاثر ہوتی ہے اور وہ دنیا کی سعادتوں اور آخرت کی بہت سی کامرانیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ مأثم، گناہ، کی صورت میں بھی صاحب ضمیر انسان بے قراری اور اضطراب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ہرم انتہائی بڑھاپا بھی انسان کو بالکل ہی از کار رفتہ کرتا ہے اور دوسروں کا دست نگر بن جاتا ہے، ہوش وحواس میں بھی کمزوری اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے، جس دین و دنیا دونوں متاثر ہوتے ہیں۔

١٦......بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَغَيْرِهِ

باب ١٦: عجز وکسل وغیرہ سے پناہ مانگنا

[6873] ٥٠-(٢٧٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

[6873]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں تجھ سے عاجزی و بے بسی، سستی و کاہلی، بزدلی اور انتہائی بڑھاپے اور بخل سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں، قبر کے عذاب سے اور موت وحیات کے فتنہ سے۔''

فائدہ:...... کم ہمتی، بے بسی، کاہلی، سستی، بزدلی اور کنجوسی، ایسی کمزوریاں ہیں، جن کی وجہ سے آدمی وہ جرأتمندانہ اور ہمت وحوصلے والے اقدامات اور محنت وقربانی والے کام نہیں کر سکتا، جن کے بغیر نہ دنیا میں کامیابی میسر آ سکتی ہے اور نہ آخرت میں فوز وفلاح سے ہم کنار ہو کر اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ان کی موجودگی میں دینی و دنیوی فرائض اور حقوق کی پاسداری ہو سکتی ہے، زندگی کے فتنہ سے مراد اپنے دور حیات میں دنیا پر ریجھ کر، خواہشات نفس کا اسیر بن جانا ہے اور موت کے فتنہ سے مراد، موت کے وقت غلط اقدام کر بیٹھنا، یا فتنہ قبر سے دوچار ہونا ہے۔

[6873] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد باب: ما يتعوذ من الجن برقم (٢٨٢٣) وفي الدعوات باب: التعوذ من فتنة المحيا والممات برقم (٦٣٦٧) وابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستعاذة برقم (١٥٤٠) والنسائي في (المجتبى) في الاستعاذة باب: الاستعاذة من الهم برقم (٥٤٦٧) انظر (التحفة) برقم (٨٧٣)